साधु

लेखक - सूरज हरदोय

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۹۳

خلق کو رستہ دکھانا ہے فقط سادھو کا کام
پاپ سے زنہار بچنا ہے نقط سادھو کا کام

سادھو

گیان و دھیان - مذہب فلسفہ علم و اخلاق کا ماہواری رسالہ

ایڈیٹر سورج نراین مہر دہلوی

جلد ۲۰ | بابت ماہ مارچ و اپریل | نمبر ۳ و ۴

فہرست مضامین برہدارنیک اپنشد

سلسلے کے لئے دیکھو سادھو ماہ

مفصل فہرست اندر دیکھو

مطبوعہ سادھو پریس روشنپورہ دہلی - پرنٹر و پبلشر سورج نراین مہر

چندہ سالانہ تین روپے ایک آنہ

دستور العمل

۱- سادھو ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں نکلتا ہے اور جبتک کوئی خاص وجہ نہ ہوگی ہمیشہ پہلے ہی ہفتے میں نکلیگا جن صاحبان کے پاس نہ پہنچے وہ اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر اطلاع دیں دوسرا پرچہ بھیجدیا جائیگا۔ مگر یہ اطلاع ہر مہینے کی پندرہ تاریخ تک دفتر سادھو تک پہنچ جانی چاہیئے۔ ورنہ بعد میں بلا ادائیگی قیمت کوئی نمبر نہیں بھیجا جائیگا ؛

۲- سادھو میں کسی قسم کا اشتہار نہیں لیا جاتا۔ اس لیئے کوئی صاحب اشتہار کے متعلق مضمون بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں ؛

۳- سادھو میں کسی شخص کے مضامین داخل نہیں کئے جاتے اس لیئے کوئی صاحب مضمون بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں ؛

۴- سادھو کے نمونے کے پرچہ کی قیمت ۲؍ ہے۔ اس لیئے کوئی صاحب مفت نمونہ روانہ کرنے کے لیئے درخواست نہ کریں ؛

۵- سادھو کے متعلق خط و کتابت صرف منیجر کے نام ہونی چاہیئے۔ جواب کے لیئے جوابی پوسٹ کارڈ بھیجئے ورنہ شکایت جواب معاف۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا ضرور حوالہ دیجیئے۔ اس کے بغیر نام کا پتہ نہیں لگتا ؛

۶- جن صاحبان کا چندہ اس مہینے میں ختم ہوگیا ہے اُن کے پاس اگلے مہینے کا سادھو مع ۲ روپیہ کا وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر خریداری منظور نہیں ہے تو اطلاع دیجئے ورنہ آپ بونا فائیڈ خریدار تصور ہونگے ؛

رام نراین ماتھر منیجر سادھو دہلی

اوم تت ست

وقت گزراں مہر گزر جاتا ہے ۔ انساں آتا ہے آکے مرجاتا ہے
ہے زندۂ جاوید وہی نیک انجام ۔ جو ان کے کچھ کام بھی کرجاتا ہے

بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ کے

بھاشیہ کے مطابق عام فہم اردو میں

اُپنشد مع شرح

جلد نہم

برہدارنیک

از

منشی سورج نرائن مہر دہلوی

مطبوعہ سادھو پریس [illegible] دہلی پنٹر و پبلشر سورج نرائن مہر

سنہ ۱۹۱۷

اوم تت ست

فہرست مضامین برہدآرنیک اپنشد

چھٹا براہمن - گارگی کے سوالات

چوتھے براہمن میں آتما کا سروپ بتایا گیا اور پانچویں میں اس کو پہنچنے کے سادھن۔ یہ آتما گیان سروپ ہونے کی وجہ سے ساکشات اپروکش برہم ہے اور سب سے اندرونی شے ہے۔ پرتھوی اور پانی وغیرہ کثیف تتووں سے لگا کر من بدھی وغیرہ لطیف تتووں کیا مایا تک سب کارخانہ نقشہ خواب کی طرح جھوٹا ہے اور اسمیں ایک شے دوسرے کا کارن یا علت معلوم ہوتی ہے۔ کاریہ بیرونی ہوا کرتا ہے اور کارن اندرونی مثلاً کڑے چوڑی وغیرہ نام وصورت والی چیزیں بیرونی ہیں سونا چونکہ سب میں اوت پروت ہے اسواسطے اندرونی ہے اور ان کا کارن ہے۔ گویا سونا سوت یا دھاگا ہے اور اس میں اسکے تمام کاریہ پروئے ہوئے ہیں۔ وہ نہ ہو تو بکھر کر سب کا ناش ہو جائے۔ گارگی اسی اصول کو ذہن میں رکھکر یاگیہ ولکیہ سے پوچھتی ہے۔ کہ جسطرح پرتھوی میں اس کا کارن جل یا پانی اوت پروت ہے اسیطرح جل کس شے میں اوت پروت ہے۔ اور جل کا کارن کس ہے۔ اسطرح ایک سلسلے کا سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر یاگیہ ولکیہ اگیانی ہے تو اس سلسلے میں پھنسکر نکل نہیں سکیگا کیونکہ اس میں ٹھیراو کہیں ہو نہیں سکتا اسطرح ہم اُسے جیت لیں گے۔ اور اگر گیانی ہے۔ تو سب سے اندرونی چیز یعنی آتما کا اُپدیش کریگا اور ایسے گیانی سے اُپدیش لیکر ہم کسی درجے کو پہنچینگے۔ اس تمہید کے بعد ہم اُپنشد کا ترجمہ اور مختصر شرح دیتے ہیں جو

ا۔ اب اُس سے واچکنو کی بیٹی گارگی نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ یہ جو سب کچھ پانی میں اوت پروت ہے بھلا خود پانی کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) اے گارگی ہوا میں۔ بھلا ہوا کس میں پروئی

ہوئی ہے - اے گارگی سورج لوکوں میں - بھلا سورج لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں - اے گارگی چندر لوکوں میں - بھلا چندر لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں - اے گارگی اندر لوکوں میں - بھلا اندر لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں - اے گارگی پرجاپتی لوکوں میں - بھلا پرجاپتی لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں - اے گارگی برہم لوکوں میں - بھلا برہم لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں - (اس پر یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) اے گارگی سوال کی حد سے باہر سوال نہ کر - ورنہ تیرا سر گر جائیگا - جو دیوتا سوال کی حد سے باہر ہے تو اس کے متعلق سوال کرتی ہے - (بس بس) اے گارگی سوال کی حد سے باہر سوال نہ کر یہ سنکر واچکنو کی بیٹی گارگی خاموش ہو گئی ؎

گارگی اپنے سوال کا جواب جس صورت میں یاگیہ ولکیہ سے لینا چاہتی ہے اس کا اشارہ خود دیتی ہے یعنی پرتھوی کا کارن جل ہے - یہاں خیال رکھنا چاہیئے کہ پرتھوی سے زمین اور پانی سے معمولی پانی کے معنی شاستر میں نہیں لئے جاتے - بلکہ پرتھوی وہ تتو ہے جسکا خاصہ گندھ یا بو ہے اور پانی وہ جس کا خاصہ ذایقہ یا رس ہے - مطلب یہ ہے کہ جس تتو کا علم ہمیں قوت شامہ سے ہوتا ہے وہ پرتھوی ہے - اور جس کا زبان سے وہ جل یا پانی - جل پرتھوی کا کارن اسطرح ہے جسطرح انڈے کی لطیف رطوبت کثیف ہو جاتی ہے تو پرند کے بچے کی صورت کثیف اختیار کرتی ہے - پانی چونکہ لطیف ہے اسواسطے اپنے کاریہ پرتھوی میں اوت پروت یا پرویا ہوا ہے - اسیطرح پانی کا کیا کارن ہے جو اس میں پرویا ہوا ہو - یاگیہ ولکیہ کو جواب میں اگنی یا آگ کو بتانا چاہیے تھا مگر چونکہ آگ پرتھوی یا جل کے سہارے کے بغیر کہیں ملتی نہیں اسواسطے اُسے چھوڑ کر چوتھے تتو یعنی ہوا کو لیتا ہے اور اسکے بعد ہوا کے کارن انترکش یا

خلا کو جس میں پرنا اُڑتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ آکاش ہے۔ پس یاگیہ ولکیہ نے موٹی نظر سے
معمولی عقل کے آدمیوں کو سمجھانے کی غرض سے ستھول برہمانڈ میں کاریہ کارن
بھاو یہ بتایا ہے کہ پرتھوی کا کارن جل ہے۔ جل کا آگ۔ آگ کا ہوا۔ ہوا کا
آکاش۔ یہ موٹا برہمانڈ یعنی براٹ ہوا ٭

اب سُوکشم سرشٹی یعنی پران اندریہ اور من کے لوک لینا ہے۔ انہیں سے
گندھرو لوک۔ سورج لوک۔ چندر لوک اور تارا لوک چاروں پتری لوک یا آسٹرل
پلین کے مختلف درجے ہیں۔ کیونکہ سب میں گندھرو نگر کی طرح خیالی ہونے
اور نیز درخشاں ہونے کے خواص پائے جاتے ہیں اور آسٹرل شکلیں سب
درخشاں ہوا کرتی ہیں۔ شُرتی نے چار درجے لئے ہیں اور تین مفہوم رکھے
ہیں۔ ان لوکوں کے سات درجوں کا دلچسپ اور مفصّل حال میری کتاب چہل در وپیش
میں دیا ہوا ہے۔ دیو لوک۔ اندر لوک اور پرجاپتی لوک سورگ یعنی منٹل پلین
کے درجے ہیں۔ جن میں سے تین مذکور کئے ہیں اور چار مفہوم رکھے ہیں۔
ان کا حال بھی چہل درویش میں دیکھو۔ یہ سُوکشم لوک ہیں۔ اور ہرنیہ گربھ کی
سُوکشم سرشٹی کہلاتے ہیں ٭

براٹ اور ہرنیہ گربھ کے لوکوں میں جتنی مخلوق ہے وہ صورت
دار چیزیں ہیں۔ آگے کے جن لوکوں میں نام و صورت دار انفرادی چیزیں نہیں
ہیں انہیں برہم لوکوں کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً بدّھی کا طبقہ اور مایا کا طبقہ۔
ان کا ادھشٹھاتا دیوتا مایو پہت چیتن ہے۔ وہ بیدار ہے اور سرشٹی ابھی
شروع نہیں ہوتی تو بدّھی کی حالت ہے۔ اور اگر لوگ نیند میں ہے تو
مہانڈی سُشپتی کی حالت ہے۔ اسی کو پہلے پاد براٹ اور دوسرے پاد
ہرنیہ گربھ کے پہلو سے نظر سے تیسرا پاد یعنی ایشور کا نام دیا جاتا ہے۔

(دیکھو میرا ماناڈوکیہ اُپنشد جو ساد دھو میں نکل چکا ہے) یہاں تک مایا کا خاکہ ہے اور مایا کے ہی پہلو سے نگاہ سے کاریہ کارن بھاؤ نبھ سکتا ہے۔ اسی واسطے یاگیہ ولکیہ گارگی کے سوالات کا یکے بعد دیگرے جواب دیتا چلا آتا کہ یہ تو کاریہ ہے اور یہ اُس کا کارن ہے۔

گارگی اس پر اکتفا نہیں کرتی۔ بلکہ برہم لوک جو مایا کا انتہائی درجہ ہے اُس کا کارن بھی اسیطرح پوچھتی ہے جسطرح اب تک نیچے کے طبقوں کا پوچھ چلی آتی ہے۔ اگر مایا کا کارن برہم کو بنایا جائے تو سوال اُٹھیگا کہ اس برہم کیا کارن ہے۔ یہ کہنے سے کام نہیں چلتا کہ برہم کا اور کوئی کارن نہیں ہے بس سلسلہ ختم ہوگیا۔ سوال تو وہی جوں کا توں بنا رہا کہ ختم کیوں ہوگیا۔ اگر اہل سانکھیہ نے دھوکا کھایا ہے یہ لوگ کاریہ کارن بھاؤ کے ماننے والے ہیں۔ مگر ان کے مت پر یہ اعتراض عاید ہوتا ہے کہ جب تم اور سب چیزوں کا کارن مانتے ہو تو پرکرتی کو بغیر کارن کیسے مان سکتے ہو اس کا جواب کچھ نہیں ہے۔ ویدانت شاستر نے یہ دھوکا نہیں کھایا ہے۔ ہمارے یہاں کاریہ کارن بھاؤ بچوں کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔ ایک بیچید برہم ہے جس میں کاریہ کارن بھاؤ کا امکان ہی نہیں ہے۔ جگت اور جیو جب برہم روپ ہیں۔ جیو جب موکش کی حالت میں ہے تو اُسے سمرو دھو یعنی غیر محدود ہستی کا بھان ہوتا ہے اور جب بندھ کی حالت میں تو جگت کے نام و صور کے جلوے دیکھتا ہے جو نقشۂ خواب کی طرح جھوٹے ہیں۔ اسی میں سے اُٹھتے ہیں اور اُسی میں لے ہوجاتے ہیں۔ نہ کوئی کاریہ ہے نہ کوئی کارن ہے۔ اِسے وِورت واد کہتے ہیں یعنی ادھشٹھان کا ریہ یا منتر سے نظر آنا۔ جیسے خواب میں اپنی ذات احد کو انیک صورتوں میں

عالم خواب میں دیکھتا ہے ٭

یہی وجہ ہے کہ یاگیہ ولکیہ گارگی کو آگے سوال پوچھنے سے منع کرتا ہے۔ سوال اور سوال کا جواب مایا کے احاطے میں ہیں۔ جہاں تک یہ چلینگے مایا ہی مایا ہے۔ مایا سے اوپر اُٹھنا ہے تو کاریہ کارن بھاو کی مدد سے نہیں اُٹھ سکتے۔ اُپنشدوں میں جس برہم کی تعلیم دی گئی ہے اس کا انوبھو ہم پہنچاؤ اور اسے اپنی ذات یا آتما محسوس کرو۔ اسوقت تم پر کھلیگا کہ کاریہ کارن دھوکا ہی دھوکا ہے۔ دھوکے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ شروع میں طالب علم کو کاریہ کارن بھاو پر اسواسطے ڈالا جاتا ہے۔ کہ وہ کثرت سے ہٹ کر وحدت کی طرف آئے۔ جب یہ مرحلہ طے ہوگیا تو پھر کاریہ کارن بھاو کی ضرورت نہیں رہتی۔ یاگیہ ولکیہ نے اسی امر کو ذہن میں رکھ کر گارگی کے سوالات کے جواب دئیے ہیں۔ اب جو وہ برہم کی کارنتا پر سوال اُٹھاتی ہے تو ان اوستھا یعنی سلسلۂ لامتناہی سے روکنے کے واسطے کہتا ہے۔ کہ سوالوں کی حد ہیں سوال کر حد سے باہر نہ جا۔ اگر تو نے مجھ سے نامناسب و بیہودہ سوال کئے تو تیرا سر کٹ کر گر جائیگا۔ کیونکہ مجھے یہ برہم ریج دیوتا دے چکے ہیں کہ جو اس قسم کے بیہودہ سوال مجھ سے کریگا۔ اُس کا سر خودبخود کٹ کر گر جائیگا۔ چنانچہ آگے کتھا آتی ہے جس میں شاکلیہ کا سر کٹ کر گر گیا ہے۔ یہ سنکر گارگی خاموش ہوگئی ٭

چھٹے برہمن کا خلاصہ

۱۔ چوتھے براہمن میں آتما کا سروپ بتایا گیا اور پانچویں میں اسکو پہنچنے کے سادھن۔ اس براہمن میں اُسکو سب سے اندرونی شئے بتایا گیا ہے جس میں سب اوت پروت ہیں ٭

۲۔ گارگی کاریہ کارن بھاؤ کی نظر سے پوچھتی ہے کہ جسطرح پرتھوی ہیں کارن ہونے کی وجہ سے جل اوت پروت ہے۔ اسطرح جل میں کیا اوت پروت ہے اور جل کے کارن ہیں کیا۔ وغیرہ وغیرہ ۞

۳۔ یاگیہ ولکیہ مایا کی نظر سے پرتھوی کا کارن جل۔ جل کا آگ۔ آگ کا ہوا اور ہوا کا آکاش بتاتا ہے۔ یہ ستھول براٹ ہوا۔ سوکشم سرشٹی میں آسٹرل پلین کے چار طبقے گنوا‌تا ہے اور منٹل کے تین۔ یہ ہرنیہ گربھ لوک ہیں۔ کارن اوستھا برہم لوک یعنی مایوپہت چیتن بتاتا ہے جسے ایشور بھی کہتے ہیں ۞

۴۔ اسکا بھی کارن گارگی پوچھتی ہے تو اُسے یہ کہکر خاموش کر دیتا ہے کہ تیرا سوال حد سے باہر ہے یعنی کاریہ کارن بھاؤ مایا کے احاطے میں ہے برہم میں نہیں ہے۔ جگت برہم کا کاریہ نہیں ہے۔ بلکہ وِورت ہے ۞

ساتواں براہمن۔ اُدّالک کے سوالات

چھٹے براہمن میں مایا کے کارخانے کی انتہا برہم لوک کو بتایا گیا جس کا ادھشٹھاتا دیوتا مایوپہت چیتن ہے یعنی وہ چیتن جس کے ساتھ مایا لگی ہوئی ہے۔ اسی کا دوسرا نام ایشور ہے۔ یہی سب کے اندر اور باہر ہے۔ جگت کا اُپادان کارن یعنی علّت مادّی بھی یہی ہے۔ اُس مادّے کو حرکت دینے والا پران بھی یہی ہے۔ اور نظام عالم قایم رکھنے والا چیتن پُرش بھی یہی ہے۔ کائنات نقشۂ خواب ہے اور اس خواب کی دنیا میں اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس براہمن میں دو پہلو سے نظر سے برہم گیان بیان ہوا ہے۔ ایک تو یہ کہ دنیا میں جتنی چیزیں

ہیں وہ کس سُوت میں مالا کے دانوں کی طرح پروئی ہوئی ہیں۔ اور اسواسطے قایم ہیں بکھر نہیں جاتیں۔ ظاہر ہے کہ یہ وہ پیشمی اور ہمشٹی پران ہے جو ہر ذیحیات کی حیات ہے اور جو کچھ ہے اس میں اسطرح پرویا ہوا ہے جسطرح سُوت میں مالا کے دانے پروئے ہوتے ہیں۔ یہ سب کا قایم رکھنے والا نہ ہو تو ہر چیز بکھر کر ناش ہو جائے۔ دوسرا پہلو ہے نظر یہ ہے کہ مالِک پرانا چیتن یا ایشور چونکہ عالم میں انتظام و نظام رکھتا ہے اور ہر ایک چیز کے اندر اسیطرح رہتا ہوا جسطرح خواب میں کائنات خواب کی ہر چیز کے اندر رہتا ہے ہر چیز سے اُس کا خاص کام لیتا ہے۔ اسواسطے اُسی کا دوسرا نام انتریامی ہے یعنی اندر سے یمن یا حکومت کرنے والا۔ گویا ہر شے ایک خول یا جسم ہے جس میں یہ انتریامی رہتا ہے اور اندر رہ کر تمام اعمال و افعال کراتا ہے۔ انہیں دونوں یعنی سوتر آتما اور انتریامی کے متعلق اُدّالک اب یاگیہ ولکیہ سے سوال کرتا ہے۔ کہانی اُسی قسم کی ہے جیسے بھُجیو براہمن میں بیان ہوئی ہے اور اس کی غرض بھی وہی ہے جس کی تشریح بھُجیو براہمن میں کی گئی ہے ؂

۱۔ اب اُس سے ارُن کے بیٹے اُدّالک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ ہم مدر دیش میں کپی کے بیٹے پتنچل کے گھر وید کا کرم کانڈ پڑھتے تھے۔ اُس کی بیوی پر ایک گندھرو آتا تھا۔ ہم نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس نے اپنا نام اتھروَن کا بیٹا کبندھ بتلایا اور کپی کے بیٹے پتنچل اور ہم طالب علموں کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کاپیہ کیا تو اُس سُوتر آتما کو جانتا ہے جس میں یہ لوک پرلوک اور تمام چیزیں قایم ہیں۔ پتنچل نے کہا کہ مہاراج میں تو نہیں جانتا۔ پھر اُس نے کپی کے بیٹے پتنچل اور ہم طالب علموں کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کاپیہ کیا تو اُس انتریامی کو جانتا ہے جو اس لوک پرلوک اور تمام چیزوں پر اندر سے حکومت کرتا ہے۔

پتنچل نے کہا کہ مہاراج میں تو نہیں جانتا۔ پھر اس نے کپی کے بیٹے پتنچل اور ہم علموں کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کاپیہ۔ جو شخص اُس سوتر آتما اور انتریامی کو جانتا ہے وہی برہم کا جاننے والا ہے۔ لوکوں کا جاننے والا ہے۔ دیوتاؤں کا جاننے والا ہے ویدوں کا جاننے والا ہے۔ بھُوتوں کا جاننے والا ہے۔ آتما کا جاننے والا ہے۔ غرض سب کا جاننے والا ہے۔ اُس نے جو ہیں سوتر آتما اور انتریامی دونوں بتائے انہیں میں جانتا ہوں۔ اے یاگیہ ولکیہ اگر تو ان سوتر آتما اور انتریامی دونوں کو نہیں جانتا اور برہم جاننے والے کا حصّہ یعنی گائیں لیجاتا ہے تو تیرا سر کٹ کر گر جائیگا۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) اے گوتم میں ان اور انتریامی دونوں کو جانتا ہوں۔ (اس پر اُدّالک نے کہا کہ) تو جو یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ جیسا جانتا ہے ویسا کہہ بھی تو سہی ۔

کہانی کے جملوں کی تشریح بعینہ ویسی ہی جیسی بھُجیو براہمن میں کی گئی ہے۔ اس واسطے یہاں دوبارہ نہیں دیگئی۔ اُدّالک اپنے علم کی عظمت جتانے کی غرض سے اسے گندھرب سے حاصل کیا ہوا بتاتا ہے۔ اور جسطرح یاگیہ ولکیہ نے گارگی سے کہا تھا کہ تو نے اپنے سوال بند نہیں کئے تو تیرا سر گر جائیگا۔ علیٰ ہذا اُسی دھمکی کو دُہراتا ہے کہ اگر تو میرے سوالوں کا جواب دینے میں قاصر رہا اور گائیں لے چلا جو سب سے بڑھ کر گیانی کا حصّہ ہیں تو تیرا سر بھی گر جائیگا۔ یاگیہ ولکیہ کہتا ہے کہ میں سوتر آتما اور انتریامی دونوں کو جانتا ہوں۔ اُدّالک اس کے قول کے اعتبار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ جانتا ہے تو بیان کر ۔

یاگیہ ولکیہ اوّل سوتر آتما یا اُس سوت کو لیتا ہے جس میں یہ لوک پرلوک اور سب کچھ پرویا ہوا ہے ۔

۲۔ اُس نے کہا کہ اے گوتم تحقیقاً ہوا وہ سوت ہے جس میں یہ لوک پرلوک اور

تمام چیزیں گُتھی ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے اے گوتم مردہ آدمی کو کہتے ہیں کہ اسکے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ ہوا کے سُوت سے ہی بندھے ہوئے تھے۔ (یہ سُنکر اُدّالک بولا کہ) یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ اب انتریامی کو بتا ٭

کائنات میں جتنی چیزیں باصورت و باحصص نظر آتی ہیں وہ ستھول یعنی کثیف یا مادّی کہلاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ انکی صورت قایم رکھنے اور ان کے حصّوں کو باہم مربوط رکھنے کے لیئے قوت یا انرجی کی ضرورت ہے۔ اسی کو سنسکرت میں پران کہتے ہیں۔ شرتی نے اسے ہوا کہا ہے یعنی لطیف اور بہنے والی چیز۔ یہی دونوں پران کے خاصّے بھی ہیں۔ یہ پران وہ سُوت ہے جس میں ہر چیز مالا کے دانے کی طرح پروئی ہوئی ہے۔ پران نے جہاں کسی جسم کو چھوڑا اور وہ مردہ ہوا۔ چنانچہ شرتی عام کہاوت ذکر کرتی ہے کہ مُردے کے اعضا کو لوگ کہتے ہیں کہ ڈھیلے پڑ گئے۔ وجہ یہ ہے کہ پران روپ جس سُوت سے وہ بندھے ہوئے تھے وہ باندھنے والا سوت اب انہیں جکڑے ہوئے نہیں ہے جسطرح جسم انسانی پران سے قایم ہے اسیطرح اجسام حیوانی اجسام نباتاتی اور اجسام جمادانی کا بھی حال ہے۔ غرض سوتر آتما کا اطلاق پران پر ہے ٭

اشیائے کثیف مادّی ہیں۔ لطیف پران اُن میں رہ کر اُنکی شکلیں قایم رکھتا ہے اور انہیں حرکت دیتا ہے۔ اسطرح کثیف و لطیف کائنات مہیّا ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر انہیں دونوں پر ٹھیر گئے۔ تو مادّہ پرست دہریوں کیطرح نظام عالم کی توضیح ناممکن ہے۔ دنیا میں جدھر دیکھو نظام اور انتظام ملتا ہے۔ اس نظام و انتظام کا رکھنے والا چیتن پرش ماننا پڑتا ہے جو کیا سمشٹی اور کیا ویشٹی کی ہر ایک چیز کو قاعدے پر چلائے اور انتظام میں کسیطرح کی خرابی برپا

نہ ہونے دے۔ پس مادّے اور پران کا ناظم انتریامی بھی بتانا چاہئے۔ اسیواسطے اُدّالک نے یاگیہ ولکیہ سے کہا کہ پران کو تو تو نے سوتر آتما درست بتایا۔ اب انتریامی کو بتا۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے ؞

۳۔ جو پرتھوی میں رہتا ہوا پرتھوی کے اندر ہے۔ جسکو پرتھوی نہیں جانتی۔ جسکا پرتھوی جسم ہے۔ جو پرتھوی کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۴۔ جو پانی میں رہتا ہوا پانی کے اندر ہے۔ جسکو پانی نہیں جانتے۔ جسکا پانی جسم ہیں۔ جو پانیوں کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۵۔ جو آگ میں رہتا ہوا آگ کے اندر ہے۔ جس کو آگ نہیں جانتی۔ جس کا آگ جسم ہے۔ جو آگ کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۶۔ جو خلا میں رہتا ہوا خلا کے اندر ہے۔ جس کو خلا نہیں جانتی۔ جس کا خلا جسم ہے۔ جو خلا کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۷۔ جو ہوا میں رہتا ہوا ہوا کے اندر ہے۔ جس کو ہوا نہیں جانتی۔ جس کا ہوا جسم ہے۔ جو ہوا کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا انتریامی امرت ہے ؞

۸۔ جو دیولوک میں رہتا دیولوک کے اندر ہے۔ جسکو دیولوک نہیں جانتا۔ جسکا دیولوک جسم ہے جو دیولوک کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۹۔ جو سورج میں رہتا ہوا سورج کے اندر ہے۔ جس کو سورج نہیں جانتا۔ جس کا سورج جسم ہے۔ جو سورج کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۱۰۔ جو اطراف میں رہتا ہوا اطراف کے اندر ہے۔ جس کو اطراف نہیں جانتیں۔ جس کا اطراف جسم ہیں۔ جو اطراف کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؞

۱۱۔ جو چاند تاروں میں رہتا ہوا چاند تاروں کے اندر ہے۔ جسکو چاند تارے

نہیں جانتے جسکا چاند تارے جسم ہیں۔ جو چاند تاروں کو اندر سے یمن کرتا ہے وہ تیرا آتما انتر یامی امرت ہے ؛

۱۲۔ جو آکاش میں رہتا ہوا آکاش کے اندر ہے۔ جسکو آکاش نہیں جانتا جسکا آکاش جسم ہے۔ جو آکاش کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتر یامی امرت ہے ؛

۱۳۔ جو اندھیرے میں رہتا ہوا اندھیرے کے اندر ہے۔ جس کو اندھیرا نہیں جانتا۔ جسکا اندھیرا جسم ہے۔ جو اندھیرے کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتر یامی امرت ہے ؛

۱۴۔ جو اُجالے میں رہتا ہوا اُجالے کے اندر ہے۔ جسکو اُجالا نہیں جانتا۔ جسکا اُجالا جسم ہے۔ جو اُجالے کو اندر سے یمن کرتا ہے وہ تیرا آتما انتر یامی امرت ہے ؛

۱۵۔ جو تمام بھوتوں میں رہتا ہوا تمام بھوتوں کے اندر ہے جس کو تمام بھوت نہیں جانتے۔ جسکے تمام بھوت جسم ہیں۔ جو تمام بھوتوں کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتر یامی امرت ہے ؛

یہ ادھی بھوت کا مضمون ہوا۔ اب ادھی دیو کے مضمون کو لیا جاتا ہے ؛

تیسری کنڈیکا کی تشریح ذیل میں درج ہے۔ باقی تمام کنڈیکاؤں کی تشریح بھی اسطرح سمجھنی چاہئے۔ انتر یامی یعنی مایا کی اُپادھی والا چیتن وہ ہے جو پرتھوی میں رہتا ہے۔ یعنی اُس عنصر میں جس کا خاصہ بُو ہے اور جسکا کاریہ ہمارا کرۂ ارضی ہے۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ پرتھوی میں تو ہم سب ہی رہتے ہیں۔ پھر کیا سب ہی انتر یامی ہیں۔ نہیں۔ بلکہ جو پرتھوی میں رہتا ہے اور پرتھوی کے اندر ہے یعنی ویاپک ہے۔ اس پر پھر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پرتھوی میں ویاپک تو پرتھوی کا ابھمانی دیوتا بھی ہے۔ کیا وہ انتر یامی ہے۔ نہیں۔ بلکہ وہ جس کو پرتھوی نہیں جانتی۔ بھلا کیوں۔ اس وجہ کہ محض جڑ جسم ہے جس چیتن

پُرش کا یہ پرتھوی جسم ہے اور جو اندر سے اس کا یمن کرتا ہے یعنی اندر سے
اس پر حکومت کرتا ہے یا قاعدے پر چلاتا ہے - جڑ پدارتھ کی طرح صرف
حرکت ہی نہیں دیتا وہ انتریامی آتما ہے صرف پرتھوی کا ہی نہیں بلکہ
ہر چیز اور ہر ذیحیات کا - یہی چیتن چلانے والے سے دنیا کا کارخانہ چل رہا ہے
پرتھوی کے بعد شرتی دوسرے عنصر پانی کو لیتی ہے اور پھر تیسرے عنصر
آگ کو - چوتھے عنصر ہوا کو لینے سے پہلے انترکش یا خلا کو اس واسطے لیا ہے کہ
خلا میں ہی ہوا رہتی ہے - اسیطرح پانچویں عنصر آکاش کو لینے سے پہلے دیولوک
کو لیا ہے جس میں دیوتا رہتے ہیں اور جو پرکاشمان ہے - پھر سورج کو لیا ہے
اور اس کے بعد اطراف کو جن کا خیال سورج کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے انکے
بعد چاند تاروں کو اور پھر آکاش کو جس میں دیولوک سورج اطراف اور چاند
تارے وغیرہ سب قیام رکھتے ہیں - اندھیرے سے وہ طبقے مراد ہیں جنمیں
ابھی مخلوق کے رہنے کے کُرے نہیں بنے ہیں - اُجیلے سے وہ طبقے جنمیں
بننے لگے ہیں - اخیر کی کنڈیکا خلاصے کے طور پر ہے جس میں سب چیزوں کو
جسم بتایا ہے اور انتریامی کو اُن میں ویاپک چیتن شکتی - مطلب یہ ہے
کہ پانچ بھوتوں کے جتنے آدھی بھوتک کاریہ ہیں سب میں ایک ویاپک مالیہ ہے
چیتن انترایامی روپ سے رہتا ہے اور نظام عالم چلاتا ہے ؛

آدھی بھوتک مضمون کو ختم کرکے شرتی اب آدھیاتم اندریوں اور انتہکرن کو لیتی ہے
۱۶ - جو ناک میں رہتا ہوا ناک کے اندر ہے جس کا ناک جسم ہے جو ناک کو اندر سے
یمن کرتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ؛

۱۷ - جو گویائی میں رہتا ہوا گویائی کے اندر ہے جس کو گویائی نہیں جانتی جسکا

گویائی جسم ہے۔ جو گویائی کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۸۔ جو آنکھ میں رہتا ہوا آنکھ کے اندر ہے جسکو آنکھ نہیں جانتی جس کا آنکھ جسم ہے۔ جو آنکھ کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۹۔ جو کان میں رہتا ہوا کان کے اندر ہے۔ جسکو کان نہیں جانتا جس کا کان جسم ہے۔ جو کان کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۰۔ جو من میں رہتا ہوا من کے اندر ہے۔ جسکو من نہیں جانتا جس کا من جسم ہے۔ جو من کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۱۔ جو جلد میں رہتا ہوا جلد کے اندر ہے۔ جسکو جلد نہیں جانتی جس کا جلد جسم ہے۔ جو جلد کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۲۔ جو گیان میں رہتا ہوا گیان کے اندر ہے۔ جسکو گیان نہیں جانتا۔ جس کا گیان جسم ہے۔ جو گیان کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

آدھی بھوتک وہ چیزیں ہیں جو پانچ بھوتوں یعنی خاک آب آتش باد اور آکاش سے بنی ہیں۔ انکا ذکر اوپر ہوا اور بتایا گیا کہ ان میں اور خود پانچ بھوتوں میں انتریامی ویاپک ہے۔ اندریوں اور انتہ کرنوں کی نسبت خیال رہے کہ یہ قوتیں بسیط ہیں۔ یعنی کُل عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس حالت میں ان کو ادھی دیو کہتے ہیں۔ انکا جو حصہ جسم انسانی سے محدود ہے وہ ادھیاتم کہلاتا ہے۔ اندریاں دو قسم کی ہیں۔ کرم اندریاں یعنی گویائی ہاتھ پاؤں اُپستھ اور پایو۔ انمیں شرتی نے صرف گویائی مذکور کر دی ہے اور باقی چار مفہوم رکھی ہیں۔ گیان اندریاں کان جلد آنکھ زبان یا قوت ذائقہ اور ناک ہیں انمیں سے چار مذکور ہوئی ہیں اور ایک زبان مفہوم رکھی ہے۔ انتہ کرن یعنی حواس

اندرونی چار ہیں۔ من، چت، بدھی اور اہنکار۔ ان میں سے دو یعنی من اور بگیان
یا بدھی تو شرتی نے بتادیئے ہیں اور باقی دو مفہوم سمجھنے چاہئیں ۔

اندریاں اور انتہ کرن چونکہ لطیف قوتیں ہیں۔ اسواسطے اکثر فلسفی
انہیں میں اٹک رہتے ہیں اور انہیں ہی آتما ماننے لگتے ہیں۔ آجکل کے مغربی
فلسفی زیادہ تر ذہن کو آتما مان رہے ہیں۔ ہمارے بودھ فلسفی زیادہ تر
بگیان یا بدھی پر آکر اٹک رہے ہے۔ شرتی صاف صاف بتاتی ہے کہ کیا
اندریاں اور کیا انتہ کرن محض جسم و جسمانیات میں داخل ہیں یعنی مادی
ہیں۔ بھلا کیا وجہ یہ کہ انمیں سے ہر ایک تبدیلی پذیر اور فانی ہے۔ پس یہ
تو جسم ہی ہیں انترجامی آتما انکے اندر ہے۔ شرتی کے جملوں کے معنی اسطرح
کرو جسطرح تیسری کنڈیکا میں تشریح کی جاچکی ہے ۔

آدھی بھوت تک اندر ادھیاتم تتو سب لے لئے گئے۔ ان سب کا کارن
ایک مایا اور رہتی ہے۔ شرتی اب اُسے لیتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ بھی
جسم ہی ہے۔ انترجامی آتما اس کے اندر ہے۔ بعد میں مایا کی اُپادھی
سے قطع نظر کرکے شُدھ سچدانند برہم کا اپدیش کرتی ہے جو تمام اُپنشدوں
کی خاص تعلیم ہے ۔

۲۳۔ جو بیج میں رہتا ہوا بیج کے اندر ہے۔ جس کو بیج نہیں جانتا جسکا
بیج جسم ہے۔ جو بیج کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انترجامی امرت
ہے۔ یہ دیکھا نہیں جاتا دیکھتا ہے۔ سُنا نہیں جاتا سُنتا ہے۔ سوچا
نہیں جاتا سوچتا ہے۔ جانا نہیں جاتا جانتا ہے۔ اس سے الگ
کوئی اور سوچنے والا نہیں ہے۔ اس سے الگ کوئی اور جاننے والا نہیں ہے

یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ فانی ہے۔ یہ سُنکر ارُن کا
بیٹیا اُدّالک خاموش ہوگیا ؞
بیج پیدا کرنے والی شے کا نام ہے۔ درخت کے بیج سے درخت پیدا ہوتا
ہے۔ جانور کے بیج سے جانور۔ آدمی کے بیج سے آدمی۔ یہاں چونکہ تمام سُھقول سوکشم
سرشٹی کہنے کے بعد بیج کا لفظ مذکور ہوا ہے اسواسطے اس سے سُتھول سُوکشم
سرشٹی کا کارن پرکرتی یعنی پیدا کرنے والی چیز مایا مراد ہے جس سے جگت
کی تمام رچنائیں ظہور میں آتی ہیں۔ یہ چونکہ جڑ ہے اسواسطے منتظم نظام عالم
نہیں رچ سکتی۔ چیتن انتریامی ہی اسے اندر سے یمن کرتا ہے تو ہی رچنا کا
امکان ہے۔ پس جو فلسفی مثلاً شُونیہ وادی یا سانکھیہ والے اس انتہائی علت
مادی پر ٹھیر جاتے ہیں اور انتریامی پر نہیں پہنچتے وہ بڑے بھاری دھوکے
میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایک جسم ہی ہے جو جڑ ہے۔ اور گیان سے خالی ہے۔
اس کی روح چیتن انتریامی ہے۔ اس کو نہ مانا جائے۔ تو جگت رچنا کا امکان
ہی نہیں ہو سکتا ؞
انتریامی وہ چیتن ہے جس کے ساتھ اندر سے یمن کرنے یعنی جگت رچنا
کی اُپادھی لگی ہوئی ہے۔ اِسے نکال دیا جائے تو یہ شُدّھ بُدّھ مُکت گیان سروپ
برہم ہے جس میں بشئے کا لیش تک نہیں ہے۔ اب شرتی اُسے لیتی ہے اور
کہتی ہے کہ جیسے آتما انتریامی امرت بنا یا جا نار ہا ہے وہ دیکھنے سُننے والا وغیرہ
وغیرہ ہے اور آپ دیکھا سُنا نہیں جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ شُدّھ گیان سروپ
سویم جیوتی اور پرکاش روپ ہے جو ہر چیز کو پرکاشتا ہے اور آپ جڑ چیزوں
کیطرح کسی کا بشئے نہیں ہے۔ پھر ہی نہیں بلکہ اس کے سوا کوئی اور دیکھنے سُننے
والا نہیں ہے۔ یعنی جسم انسانی میں جو جیو دیکھتا سنتا اور گیان کرتا ہے

وہ شدھ گیان سروپ برہم ہی ہے۔ اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے
کہ گیان برہم کا ہی سروپ ہے۔ اسواسطے گیان روپ جیو برہم ہی ہے۔ اس
گیان کے علاوہ اور جو کچھ ہے یعنی محسوس ہونے والی کائنات اور کائنات
کی تمام چیزیں وہ سب فانی یعنی آنے جانے والی یا تبدیلی پذیر ہیں اور سواسطے
خواب کے نقشوں کی طرح متھیا یا جھوٹی ہیں سچا ہے تو بس انکا ناظر سچا ہے۔
شرتی کہتی ہے کہ یہی ناظر آتما انتریامی امرت ہے۔ یعنی اے ناظر
کتاب جو چیز تیرے گیان میں آتی ہے وہ سب منوراج اور نقشہ خواب
کیطرح جھوٹی ہے۔ تو سب کا انتریامی غیر فانی ہے۔ وہم و پندار چھوڑ اور تو
اب مکت ہے۔ یہ انتریامی براہمن کا نفس مطلب ہے۔ جو اس براہمن کا
پاٹھ کرتے ہیں۔ اس کے مطلب پر غور کرتے ہیں۔ اس کی اُپاسنا کرتے ہیں۔
اور ہر چیز کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ تو جسم ہے اور انتریامی اس جسم
کی روح ہے جو خود میں ہی ہوں۔ ان کیطرف تمام قوائے قدرت کھنچی ہیں۔
اور جو کامنا ہوتی ہے فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آتم بھنڈار میں کسی
چیز کی کمی نہیں ہے۔ اور جب سب چیزوں کو آتم روپ دیکھا جاتا ہے
تو پھر کمی کس بات کی رہ سکتی ہے۔ یہ ایک رہسیہ ہے جو فقیر مہر کو ایک
برہم نشٹھ گیانی نے بتایا تھا۔

ساتویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ چھٹے براہمن میں مایا کے کارخانے کی انتہا برہم لوک کو بتایا گیا۔ اس کا
ادھشٹھاتا مایا وبہشٹ چیتن یا ایشور ہے۔ یہ سب اسیطرح اوت پروت
ہے جسطرح سوت مالا کے دانوں میں ہوتا ہے۔

۲- اسی ایشور کو اس براہمن میں اوّل تو سوترآتما یعنی پران روپ دکھایا گیا ہے۔ مگر پران پر چونکہ جڑ ہونے کا شبہ ہوتا ہے اس واسطے بعد میں انتریامی چیتن کہا گیا ہے ٭

۳- انتریامی کو سب میں ویاپک دکھانے کی غرض سے شرتی پانچ بھوتوں اور ان کے کاریوں مثلاً چاند سورج کو۔ کرم اندریوں۔ گیان اندریوں اور انتہ کرنوں کو۔ اور اخیر میں سب کے کارن مایا کو لیتی ہے اور بتاتی ہے کہ یہ سب اجسام ہیں اور ان کے اندر ان کی روح انتریامی چیتن ہے جو سب کو قاعدے کے ساتھ چلاتا ہے ٭

۴- اخیر میں یہ دکھایا ہے کہ انتریامی چیتن میں سے انتریامی پن کی اُپادھی نکال دی جائے تو یہی سرو ویاپک گیان سروپ برہم ہے جو خود چیزوں کی طرح دیکھا سنا وغیرہ نہیں جاتا بلکہ سب کا دیکھنے سننے والا وغیرہ وغیرہ ہے ٭

آٹھواں براہمن گارگی کے دو اور سوالات

ساتویں براہمن میں بتایا گیا ہے کہ جو چیز ہے وہ پران کے سُوت میں مالا کے دانے کی طرح پروئی ہوئی ہے یعنی پران ہی اسے اسکی موجودہ صورت میں قایم رکھتا ہے اور اسکی حرکت و سکون کا باعث ہے۔ اس پران کو سوترآتما کا نام دیا جاتا ہے۔ پران پر چونکہ جڑ ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ اس واسطے شرتی نے پران کا خیال چھوڑ کر انتریامی کو لیا ہے جو مایا کی اُپادھی کے ساتھ چیتن ہے اور اس واسطے ہر چیز کو قاعدے میں رکھ کر چلا سکتا ہے۔

یا باکی اُپادھی کو چھوڑ کر جو پرم تتو باقی رہتا ہے۔ وہ شُدھ برہم ہے۔ چنانچہ اُپادھی والے برہم کے بعد شُدھ برہم کا بیان ہونا چاہئے۔ وہ گارگی کے سوالوں کے جواب میں یاگیہ ولکیہ بیان کرتا ہے۔ گارگی کو پہلے اسواسطے چپکا کر دیا تھا کہ وہ کارن کارن بھاو کے سلسلے میں یاگیہ ولکیہ کو چھل یعنی منطقی دھوکے سے جیتنا چاہتی تھی۔ اب جب اُسے یہ معلوم ہوگیا کہ یاگیہ ولکیہ گیانی آدمی ہے تو اپنے شکوک کے رفع کرنے اور یقین کے درجے کو پہنچنے کے لئے وہ انتہائی سوال اُٹھاتی ہے جو جگیاسو کے دل میں اُٹھا کرتے ہیں ؁

۱۔ اب واچکنو کی بیٹی نے کہا کہ اے برہمنوں مہاراج ہوشیار ہو جاؤ۔ میں اس سے دو سوال اور پوچھونگی۔ اگر اس نے اُن کے جواب دیدیئے تو تم میں سے کوئی اس برہم وادی کو جیت نہیں سکیگا۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) پوچھ گارگی ؁

۲۔ وہ بولی کہ اے یاگیہ ولکیہ جسطرح کاشی یا ودیہہ نگر کا پُر جلال راج کمار اُترے ہوئے چلّے کو کمان پر چڑھا کر دشمنوں کے چھید نے والے دو تیروں کو لے کر کھڑا ہو۔ اسی طرح میں دو سوالوں کو لیکر تیرے سامنے کھڑی ہوئی ہوں۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) گارگی بیان کر ؁

۳۔ اُس نے کہا کہ جو دیولوک سے اوپر ہے۔ پرتھوی سے نیچے ہے۔ دیولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ اور جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ کس میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ؁

۴۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ جو دیولوک سے اوپر ہے۔ پرتھوی سے نیچے ہے دیولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ اور جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ آکاش میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ؁

گارگی کو چونکہ دو اہم سوالات پوچھنے ہیں۔ اس لئے اوّل تو برہمنوں سے کہتی ہے

کہ اگر یاگیہ ولکیہ نے اُن کا جواب دیدیا تو وہ حقیقت میں برہم گیانی اور برہم وادی ہے۔ تم میں سے اُسے کوئی جیت نہیں سکیگا۔ دوسرا اپنے سوالوں کی اہمیت جتانے کے واسطے خود یاگیہ ولکیہ سے کہتی ہے کہ میرے سوال معمولی سوال نہیں ہیں۔ بلکہ پُرجلال اور قدرانداز شہزادوں کے سے تیر ہیں۔ جن کی چوٹ بچانی سخت مشکل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اِن سوالوں کا جواب سوچ سمجھکر دینا چاہیئے ٭

پہلا سوال یہ ہے کہ جو دِیُولوک یعنی آکاش سے بھی جس میں چمکتے ہوئے تارے ہیں اوپر ہے۔ اور جو آکاش کے مقابلے ہماری یہی زمین ہے اس سے بھی نیچے ہے۔ اور آکاش اور زمین کی درمیانی خلامیں بھی بھرپور ہے۔ مطلب یہ کہ دیش یا مکان کے لحاظ سے سرو ویاپک ہے۔ اور پھر مکان کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ زمان کے لحاظ سے بھی ماضی حال اور استقبال میں ہر چیز میں ویاپک ہے۔ یا ہر چیز میں پرویا ہوا ہے۔ وہ خود کس میں اوت پروت ہے ٭

گارگی کا یہ پہلا سوال ظاہر ہے کہ پران یا سوتر آتما کے متعلق ہے جیس کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان ہر چیز قایم ہے۔ جہاں اس پران نے کسی چیز کو چھوڑا اور وہ مردہ ہوئی۔ یعنی اپنی حیثیت میں نہ رہی۔ پس ویاکرت یعنی مشہودی اشیا کے لحاظ سے پران سرو ویاپک ٹھہرتا ہے۔ گارگی کے سوال کا نفس مطلب یہ ہے کہ آیا یہ پران ہی منزل انتہائی ہے۔ جیسے آجکل کے سائینس داں مانتے ہیں یا اس سے اوپر بھی کچھ ہے۔ اسکا صاف جواب یہ ہے کہ پران چونکہ جڑ چیز ہے وہ منتظم نظام عالم نہیں رہ سکتا۔ اسواسطے اس کے اوپر چیتن پُرش ماننا پڑتا ہے۔ جو پرکرتی اور پران دونوں سے

کام لیکر منتظم نظام عالم رہ سکے۔ اِسے اویاکرت الیشور کہو۔ انتریامی کہو۔ یا جاہے جو نام اور رکھ لو۔ چنانچہ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے۔ کہ کُنبتاً و یاپک پران خود جس میں پرویا ہوا ہے وہ مایہ بہت چیتن ہے جسے انتریامی کا نام بھی دیا جاتا ہے یہاں یاگیہ ولکیہ آکاش کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یوگی کو سمادھی میں ایک ویاپک آکاش کا انوبھو ہوتا ہے یہی مایہ بہت چیتن کی حالت ہے اور یہی پرکرتی اور پُرش کے میل کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ گارگی سوتر آتما کو پوچھتی ہے کہ وہ کس میں اوت پروت ہے اور یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے کہ مایہ بہت چیتن میں جسکا انوبھو سمادھی میں سرو ویاپک آکاش کی طرح ہوتا ہے ؛

پیشتر اس کے کہ دوسرا یہ سوال اُٹھایا جائے کہ یہ مایہ بہت چیتن یا آکاش خود کس میں اوت پروت ہے۔ گارگی یقینی طور پر یہ بات سمجھنے کے لئے اپنے سوال کو دُہراتی ہے۔ اور یاگیہ ولکیہ یقین دلانے کے لئے وہی جواب پھر دیتا ہے۔ بعد ازاں دوسرا سوال اُٹھایا جاتا ہے ؛

۵ ۔ اُس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تجھے نمسکار ہو۔ تو نے مجھے یہ رمز بتایا اب دوسرا سوال سُن (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) پوچھ گارگی ؛

۶ ۔ اُس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ جو دیولوک سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو دیولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ کس میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ؛

۷ ۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ جو دیولوک سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو دیولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جسے ماضی حال استقبال سب

کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ آکاش ہی میں اوت پروت یعنی پرویا ہؤا ہے۔ گارگی نے پوچھا کہ یہ آکاش کس میں اوت پروت ہے ؟

گارگی یاگیہ ولکیہ کو اس وجہ سے نمسکار کرتی ہے کہ اس نے اُسے یہ رمز خفی بتایا ہے کہ سوتر آتما پران انتہائی مرحلہ نہیں ہے بلکہ مایوپہت چیتن یا ایشور جو پران کو حرکت دیتا ہے اُس سے اونچے درجے کا تتو ہے۔ چونکہ بات باریک ہے اسواسطے نشچے کرنے کیلئے گارگی پھر وہی سوال کرتی ہے اور یاگیہ ولکیہ نشچے کرانے کے لئے پھر وہی جواب دیتا ہے۔ اُس کا جواب سُن کر گارگی اب دوسرا سوال اُٹھاتی ہے۔ کہ یہ ایشور انتہائی درجہ ہے یا اس کے اوپر کچھ اور بھی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایشور کے ساتھ جگت کی پیدائش پالن اور فنا کی اُپادھی لگی ہوئی ہے۔ اگر ایشور کو ہی مرحلہ انتہائی تسلیم کیا جائے تو جگت چونکہ انادی اور اننت ہے یعنی نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ اسواسطے سرشٹی وغیرہ کی اُپادھی سے خلاصی ناممکن ہے۔ اس صورت میں موکش جو پرم شانتی کی حالت ہے ناممکن ٹھیریگی۔ پس یہ بتانا چاہئے کہ مایوپہت چیتن سے اوپر کچھ ہے یا نہیں۔ یہی سوال گارگی نے پہلے بھی اُٹھایا تھا۔ مگر اسوقت چونکہ وہ یاگیہ ولکیہ کو چھل یعنی منطقی دھوکے سے جیتنا چاہتی تھی۔ یاگیہ ولکیہ نے اُسے خاموش کر دیا تھا۔ اب چونکہ نمسکار کر کے یعنی چیلے کا بھاو اختیار کر کے پوچھتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے ؟

ناظرین کو خیال رہے کہ اوپر جو پران اور آکاش کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں انکے معنی میں نے مادے کو حرکت دینے والی قوت یا فورس اور مایوپہت چیتن یا ایشور کئے گئے ہیں۔ ساتویں براہمن میں اُدالک کو جو جواب

یاگیہ ولکیہ نے دیئے ہیں۔ اُن سے ان دونوں الفاظ کے یہی معنی منترشٹ بھی ہوتے
ہیں۔ لفظ آکاش کی تشریح شری شنکر آچاریہ نے کچھ نہیں کی ہے۔ اس معلوم ہوتا
ہے کہ وہ آکاش سے صرف آکاش تتو مراد لیتے ہیں۔ جو دوسرے تتو ہوا کا کارن
ہے۔ ہاں چونکہ آکاش پہلا تتو ہے اس واسطے اُس سے مادہ یا ایتھر سمجھا
جا سکتا ہے۔ یعنی پران یا فورس مادے میں اوت پروت ہے۔ جس ہی وہ
کام کرتی ہے۔ آنم پوران کے مصنف شری شنکر آنند مہاراج آکاش سے مایا
مراد لیتے ہیں اور سوتر آتما سے انتریامی ایشور جو مایا کا کاریہ ہے۔ یہ معنی بھی ہو سکتے
ہیں۔ ہم نے سب دیدیئے ہیں۔ ناظرین کو اختیار ہے کہ چاہے جو نسی لگالیں۔
آکاش سے پہلا تتو آکاش مراد لو۔ مایا سمجھو یا مایو پہت ایشور کے معنی کرو۔ سوال
یہ باقی رہتا ہے کہ بس یہی انتہائی درجہ ہے یا اس کے اوپر کوئی اور بھی درجہ
ہے۔ چنانچہ اب یاگیہ ولکیہ اس انتہائی درجے کو لیتا ہے۔

۸۔ اسنے کہا کہ اے گارگی براہمن اسے اکشر یعنی غیر فانی کہتے ہیں۔ یہ نہ کثیف
ہے۔ نہ لطیف ہے۔ نہ عریض ہے۔ نہ طویل ہے۔ نہ سُرخ ہے۔ نہ چکنا ہے۔
بے سایہ ہے۔ بے تاریکی ہے۔ بے ہوا ہے۔ بے آکاش ہے۔ بے تعلق ہے
بے ذائقہ ہے۔ بے بُو ہے۔ بے آنکھ ہے۔ بے کان ہے۔ بے بانی ہے۔ بے
من ہے۔ بے روشنی ہے۔ بے منہ ہے۔ بے اندازہ ہے۔ بے اندر ہے۔
بے باہر ہے۔ یہ کچھ نہیں کھاتا۔ اس کو کوئی نہیں کھاتا۔

مایو پہت چیتن یا ایشور جس ذات پاک میں نقشہ خواب کی طرح نمایاں
ہے۔ وہ شُدھ برہم ہے۔ جسے براہمن یعنی برہم گیانی اکشر یعنی ذات لافانی
غیر متبدل بتاتے ہیں۔ کیونکہ فنا یا موت ایک تبدیلی ہی کا نام ہے۔ چونکہ یہ
شُدھ گیان سروپ ہونے کی وجہ سے سدا ایک رس ہے۔ اس واسطے

اس میں منبتدل ہونے والی کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ پس اس کو نفی اوصاف
و اشیا ہی سے بتایا جا سکتا ہے۔ یعنی یہ کثیف یا لطیف نہیں ہے۔ کثیف
دربیہ یعنی جواہر ہوتے ہیں جو عریض و طویل ہوں۔ لطیف اُن کے گُن یا عرض
ہوتے ہیں مثلاً سرخی چکنائی وغیرہ۔ یہ نہ دربیہ ہے نہ گُن ہے۔ سایہ شکل
والی موٹی چیز کا ہوتا ہے یہ وہ شکل دار شئے بھی نہیں ہے۔ تاریک وہ شئے
لطیف ہے جو نظر نہ آئے۔ یہ وہ بھی نہیں ہے۔ تو پھر کیا کارن یا واسنا
روپ ہے۔ نہیں وہ بھی نہیں ہے۔ کیا وجہ کہ بے تعلق ہے۔ مطلب یہ کہ
ستھول سوکشم اور کارن تینوں سے علیحدہ ہے۔ یہ ستھول سوکشم کارن سب
مایا اور مایا کے کاریوں میں داخل ہیں۔ اکشر یعنی برہم ان میں سے نہیں ہے
نہیں ستھول وغیرہ کی تشریح دیتے ہیں کہ برہم بے ہوا اور بے آکاش وغیرہ ہے
یعنی اسمیں یہ پانچ بھوت کچھ بکار پیدا نہیں کرتے اور وہ پانچ بھوت نہیں ہے۔ بے ذائقہ
و بو وغیرہ یعنی پانچ تنماترائیں نہیں ہے۔ بے بانی۔ بے آنکھ۔ بے من یعنی
کرم اندریہ۔ گیان اندریہ۔ اور انتہ کرن نہیں ہے۔ بے اندازہ ہے یعنی
ماپ تول میں نہیں آسکتا۔ مطلب یہ کہ محدود نہیں غیر محدود ہے۔ اسواسطے
اسمیں اندر باہر کچھ نہیں ہے۔ اور چونکہ آپ ہی آپ ہے اسواسطے نہ کسی کو
اپنا بِشے بناتا ہے۔ نہ خود کسی کا بِشے ہوتا ہے۔ یہ کھانے کے معنی ہیں ؂

یہی شدھ گیان سروپ برہم جب مایا کے سمبندھ سے ایشور بھاو کو پہنچتا
ہے۔ تو تمام انتظام عالم کا محرک ہوتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں ؂

۹۔ اے گارگی اس اکشر کے حکم میں سورج چاند جکڑے ہوئے رہتے ہیں۔
اے گارگی اس اکشر کے حکم میں آسمان و زمین جکڑے ہوئے رہتے ہیں۔

اے گارگی اس اکشر کے حکم میں پلک جھپکانے کا عرصہ۔ گھڑی۔ دن۔ رات پندرھواڑے۔ مہینے۔ موسم۔ اور سال جکڑے ہوئے رہتے ہیں۔ اے گارگی اس اکشر کے حکم سے مشرقی رُخ دریا سفید پہاڑوں سے نکل کر بہتے ہیں اور مغربی رخ دریا اور اور دریا اپنی اپنی اطراف میں۔ اے گارگی اس اکشر کے حکم سے دانی آدمیوں کی تعریف ہوتی ہے۔ دیوتا یجمان کے آدھین رہتے ہیں۔ اور پتر ہوی کے ؀

۱۰۔ اے گارگی اس اکشر کو نہ جان کر جو اس دنیا میں بہت برسوں تک بھی ہوم کرتا ہے۔ یگیہ کرتا ہے۔ تپ کرتا ہے۔ اُسکا پھل خاتمے والا ہی ہوتا ہے۔ اے گارگی اس اکشر کو جانے بغیر جو اس دنیا سے کوچ کرتا ہے۔ وہ قابل رحم ہے۔ اور جو اس اکشر کو جانکر اس دنیا سے کوچ کرتا ہے وہ براہمن ہے ؀

۱۱۔ اے گارگی یہ اکشر نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا ہے۔ نہ سُنا ہوا سُننے والا ہے۔ نہ منن کیا ہوا منن کرنے والا ہے۔ نہ بگیان کیا ہوا بگیان کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی دیکھنے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی سننے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی منن کرنے والا ہے۔ اسکے علاوہ نہ کوئی بگیان کرنے والا ہے۔ اے گارگی تحقیقاً اس اکشر میں آکاش اوت پروت ہے ؀

سورج اور چاند کے جو خاص کام ہیں۔ دیولوک اور زمین جو اس طرح قایم ہیں۔ اور وقت لمحے سے لگا کر سال تک جس میں سارے کام ہوتے ہیں۔ اسی اکشر ایشور کے حکم کے تابع ہیں۔ مطلب یہ کہ نظام عالم اندھا مادہ قایم نہیں رکھ سکتا۔ تمام کارروائی چیتن ایشور کی ہے۔ اسی کے حکم سے دریا بہتے ہیں۔ اور یگیوں میں دان کرنے والے لوگوں کی تعریفیں ہوتی ہیں۔ دیوتا یجمان کے دئیے ہوئے ہوم کے بھوگوں سے قوی ہوتے

ہیں اور پیشتر ہوئی پانے سے بمطلب یہ کہ کرم مادّی شے ہے۔ وہ خود بخود اپنا پھل نہیں
دے سکتا۔ اسی اکشر پرش کے حکم سے دیتا ہے ٭

اس اکشر کو نہ جان کر کتنے ہی عرصے تک آدمی ہوم یگیہ اور تپ کیوں
نہ کرے۔ اسکا پھل ہمیشہ انجام پذیر ہوگا یعنی اسکے صلے میں وہ تھوڑے یا
بہت عرصے کے لئے سورگ میں جائیگا۔ وہاں کے بھوگ بھوگیگا۔ اور ثمرۂ اعمال
ختم ہونے پر وہاں سے نکالا جا کر پھر اسی دنیا میں جنم لیگا۔ پس اکشر پرش
کو جانے بغیر جو مرتا ہے اسکی حالت قابل رحم و افسوس ہے۔ کیونکہ اُسے پھر
سنسار ہی ہوگا۔ اس کے برعکس اکشر کو جان کر جو دُنیا سے کوچ کرتا ہے۔
وہ براہمن یعنی برہم کا جاننے والا ہے۔ اُسے سنسار میں آنا نہیں پڑتا۔ مطلب یہ
ہے کہ جو محض کرم کے بندے ہیں وہ یگیہ دان تپ کر کر کے آواگون میں ہی پھنسے
رہا کرتے ہیں۔ ان کے برعکس جو گیانی یہ جانتے ہیں کہ برہم شُدّھ گیان سروپ ہے۔
مایا کے سمبندھ سے وہی ایشور بھاؤ کو پہنچکر نظام عالم قایم رکھتا ہے۔ مگر قایم رکھتے
ہوئے بھی اسکی ماہیت ذاتی میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ تمام کثرت خیالی ہے۔
وہ موکش پد کو پہنچتا ہے ٭

اسی شُدّھ برہم یا اکشر کو نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا وغیرہ کہا گیا ہے۔ یعنی
گیان سروپ ہونے کی وجہ سے ناظر ہے۔ کسی کے گیان کا بِشے یعنی جُز نہیں
اسی طرح اور سب جملوں کے معنی کرلو۔ منن کرنا من کا کام ہے۔ بگیان یا نشچے
کرنا بدھی کا۔ اب یہ دیکھئے کہ برہم چونکہ گیان سروپ ہے۔ اور گیان کے
حصّے بخرے ہو نہیں سکتے۔ اسواسطے بس ایک یہی چیتن ہے اور کل کائنات
اسی میں نقشۂ خواب کی طرح نمایاں ہے۔ اسی لئے اس کے سوا اور کوئی
دیکھنے والا نہیں ہے مطلب یہ کہ نیاسے اور سانکھیہ وغیرہ میں جو لاتعداد

ارواح مانی گئی ہیں۔ اسطرح نہیں۔ ان جملوں کی شرح واضح طور پر اسی ادھیائے کے ساتویں براہمن میں ہو چکی ہے۔ اسواسطے یہاں طول نہیں دیا۔ اس شدھ برہم میں آکاش یعنی مایو پرکرتی یا ایشور اوت پروت یعنی پرو یا ہوا ہے٭

گارگی کو جو اپنے سوالات کا جواب مل گیا اور تشفی ہو گئی کہ یاگیہ ولکیہ پورن برہم گیانی ہے۔ تو تمام حاسد برہمنوں کو مخاطب کر کے کہتی ہے٭

۱۲۔ وہ بولی کہ اے مہاتما براہمنو بس اسی بات کو بڑا مانو کہ تم اس سے نمسکار کر کے چھوٹ جاؤ۔ تم میں سے کوئی اس برہم وادی کو نہیں جیت سکیگا یہ کہہ کر واچکنو کی بیٹی چپ ہو گئی٭

اس کا مطلب یہ ہے کہ یاگیہ ولکیہ ایسا بڑا برہم گیانی اور برہم وادی ہے کہ اسکا مباحثے میں جیتنا تو درکنار رہا۔ اگر تم عجز و نیاز کر کے ہی اس سے چھوٹ جاؤ تو غنیمت سمجھنا٭

آٹھویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ چھٹے اور ساتویں براہمنوں میں یکتائی کی تعلیم سوتر آتما اور انتریامی کے ذریعے سے دی گئی۔ اس براہمن میں مایا کو چھوڑ کر جو پرم تتو شدھ برہم باقی رہتا ہے اس کی تعلیم ہے٭

۲۔ گارگی دو سوال پوچھتی ہے۔ ایک تو سوتر آتما یا مایو پرکرتی ایشور کے متعلق جو سب میں اسطرح پرویا ہؤا ہے جسطرح مالا کے دانوں میں سوت پرویا ہؤا ہو۔ اس کو آکاش کا نام دیا گیا ہے٭

۳۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا اس سے بھی اوپر کوئی وجود ہے۔ یاگیہ ولکیہ اس

سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ شُدھ برہم اس سے اوپر ہے جو گیان سروپ ہے۔ اس کو اکشر کا نام دیا گیا ہے ۔

ٹ۔ تقریباً اسی انداز سے گارگی نے پہلے بھی سوال کئے تھے۔ مگر چونکہ منطقی چھل سے کام لینا چاہتی تھی اس واسطے یاگیہ ولکیہ نے چپکا کر دیا تھا۔ اب رفع شک اور گیان لینے کے لئے کئے ہیں۔ اس لئے کافی و وافی جواب ملے ہیں جن سے تشفی پاکر وہ یاگیہ ولکیہ کی عظمت تسلیم کرتی ہے۔ اور براہمنوں سے کہتی ہے کہ تم اس کو مباحثے میں نہیں جیت سکتے ۔

نواں براہمن شاکلیہ کے سوالات

آٹھویں براہمن میں برہم کے دو سروپ بیان ہوئے۔ اوّل مایا کے ساتھ جسکو آکاش یا وایا ایک ایشور سمجھتے ہیں۔ دوسرے شُدھ جو محض گیان سروپ ہے۔ شاکلیہ مایوپہت ایشور کے متعلق اب کچھ سوال اُٹھاتا ہے جو دیوتاؤں میں اسی ایشور کے ظہورات مختلفہ کی نسبت ہیں اور اُپاسناؤں سے وابستہ ہیں۔ چونکہ یہ رموز خفی ہر شخص کو معلوم نہیں ہوتے اسواسطے انکی غرض یاگیہ ولکیہ کو نیچا دکھانے کی ہے۔ مگر یاگیہ ولکیہ سب کے کافی و وافی جواب دیتا ہے۔ اسطرح مایوپہت چیتن کا فیصلہ ہو چکتا ہے تو یاگیہ ولکیہ خود شُدھ برہم کے متعلق سوالات اُٹھاتا ہے۔ جن کا جواب شاکلیہ کو نہیں آتا۔ اور اسکا سر سبھا میں گر پڑتا ہے ۔

ا۔ اب اُس سے بدگدھ شاکلیہ نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ دیوتا کتنے ہیں۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) انکی تعداد نِود سے جانی جاتی ہے۔ یعنی جتنے

(وشو دیوں کی) وشستی کے منتر میں بتائے گئے ہیں۔ تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار (کل تین ہزار تین سو چھ) اس نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں۔ تینتیس۔ اُسنے کہا ہاں۔ اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں۔ دو۔ اُسنے کہا ہاں۔ اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں۔ ڈیڑھ۔ اسنے کہا ہاں۔ اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں۔ ایک۔ اسنے کہا ہاں۔ یہ تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار کون سے ہیں ؛

۲۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) یہ انکی مہما یعنی عظمت ہے۔ دیوتا تینتیس ہی ہیں۔ شاکلیہ نے پوچھا کون سے تینتیس۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ آٹھ وسو۔ گیارہ رُدر۔ بارہ سورج۔ یہ اکتیس ہوئے۔ ایک اندر اور ایک پرجاپتی ملا کر تینتیس ہو گئے ؛

۳۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ وسو کون سے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ آگ۔ پرتھوی۔ ہوا۔ انترکش یعنی خلا۔ سورج۔ دیو لوک۔ چاند اور تارے۔ یہ آٹھ وسو ہیں اور چونکہ یہ کُل کائنات انہیں میں قیام رکھتی ہے۔ اسواسطے انہیں وسو یا نواس ستھان کا نام دیا جاتا ہے ؛

۴۔ رُدر کتنے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ گیارہ۔ دس تو اس پُرش میں پران ہیں اور ایک من۔ جب یہ جسم نکلتے ہیں تو رُلاتے ہیں۔ اور چونکہ رُلاتے ہیں اس واسطے رُدر کہلاتے ہیں ؛

۵۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ سورج کتنے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ بارہ ہیں۔ یعنی برس کے بارہ مہینے۔ یہی اس سب کو لیکر چلتے ہیں۔ اور چونکہ اس سب کو لیکر چلتے ہیں اس واسطے آدتیہ کہلاتے ہیں ؛

۶۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ کون اندر ہے اور کون پرجاپتی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ گرجتا بادل اندر ہے اور یگیہ پرجاپتی۔ اُسنے پوچھا گرجتا کیا ہے۔

یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ بجلی۔ پھر اس نے پوچھا کہ یگیہ کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے
جواب دیا کہ پشو یعنی جانور ۔

شاکلیہ کا پہلا سوال دیوتاؤں کی تعداد کے متعلق ہے۔ یاگیہ ولکیہ کہتا ہے
کہ یہ تعداد تو وید کے منتروں میں دی ہوئی ہے جنہیں نِوِد کا نام دیا جاتا
ہے۔ ان میں کل تعداد تین ہزار تین سو چھ بتائی ہے۔ اس پر شاکلیہ پھر
پوچھتا ہے کہ نِوِد کے منتروں کے کیا حقیقت میں یہی معنی ہیں۔ یاگیہ ولکیہ
جواب دیتا ہے کہ اتنی تعداد کثیر بتانے سے منتروں کا مدعا دیوتاؤں کی
عظمت کا جتانا ہے کہ چونکہ وہ بہت سے کام کر سکتے ہیں ہر کام کے لحاظ
سے ایک ایک دیوتا مان لیا ہے۔ ورنہ دیوتا تینتیس ہیں۔ انہیں
تینتیس کو ہی تینتیس طرح کے دیوتا کہتے ہیں۔ چونکہ کوٹی کروڑ کو بھی کہتے
ہیں اس واسطے اگیانیوں نے تینتیس کروڑ دیوتا مان لئے ہیں ۔

ان تینتیس دیوتاؤں میں آٹھ وسو گیارہ رُدر۔ بارہ آدتیہ یا
سورج۔ ایک اندر اور ایک پرجاپتی شامل ہیں۔ وسو آگ۔ پرتھوی
ہوا۔ خلا۔ سورج۔ دیولوک۔ چاند اور تارے ہیں۔ ان میں کائنات کے
کل لوک آ گئے جو ہر قسم کی مخلوق کے تو اس ستھان یعنی رہنے کے مکان ہیں
جن میں وہ کرم کرتے ہیں اور پھل بھوگتے ہیں۔ یہی وسو کے معنی بھی ہیں۔
یعنی جس میں کوئی رہے۔ رُدر رُلانے والے کو کہتے ہیں۔ یہ گیارہ
ہیں۔ پانچ کرم اندریاں۔ پانچ گیان اندریاں اور ایک من۔ یہ رُلانے
والے اس واسطے کہلاتے ہیں کہ مرتے وقت آدمی کے جسم سے نکل جاتے ہیں تو
اُس کے رشتہ داروں کو رُلاتے ہیں۔ سورج یا آدتیہ بارہ مہینے ہیں
انہیں میں سب کام ہوتے ہیں۔ گویا یہ تمام کائنات کو اپنے ساتھ لیتا ر

چلتے ہیں۔ لفظ آدتیہ کے معنی ازروے مادہ آدونا یا نتی ہیں یعنی ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اندرہ گرجنے والا اور مینہ برسانے والا بادل ہے جو اناج پیدا کرتا ہے اور پرجا کے پالن کا باعث ہے۔ پرجاپتی یگیہ ہے جو اس باعث زندگی خلق بادل کو لاتا ہے۔ موٹے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ بادل گرج ہے اور یگیہ وہ جانور جو قربان کیا جاتا ہے ؛

تینتیس دیوتاؤں کا بیان ہوا۔ شاکلیہ نے یہ بھی پوچھا تھا کہ دیوتا تینتیس ہی ہیں یا تعداد اور بھی گھٹ سکتی ہے۔ اس کے جواب میں یاگیہ ولکیہ نے گھٹاتے گھٹاتے دیوتاؤں کی تعداد ایک پر لا ڈالی تھی۔ چنانچہ شرتی اب اسے کھولتی ہے ؛

۷۔ شاکلیہ نے پوچھا کون سے چھ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ اگنی پرتھوی۔ ہوا۔ انترکش۔ سورج۔ اور دیولوک ؛

۸۔ شاکلیہ نے پوچھا کون سے تین۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ تین لوک۔ انہیں ہی تمام دیوتا رہتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ کون سے دو۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ان اور پران۔ پھر پوچھا کہ کون سا ڈیڑھ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہ جو پاک کرتا ہے ؛

۹۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ پاک کرنے والا تو ایک رہا۔ اسے ڈیڑھ کیسے کہتے ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اس میں سب بڑھتے ہیں اسواسطے یہ ایک بڑھ کر ڈیڑھ ہے۔ شاکلیہ نے پھر پوچھا کہ وہ ایک دیوتا کونسا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ پران۔ یہی برہم کہلاتا ہے ؛

عالم کثرت کا پھیلاو بہت ہے۔ اسے سمیٹ کر وحدت پر لاتا ہے۔ اسواسطے اوّل دیوتاؤں کی تعداد تین ہزار سے زیادہ بتائی اور پھر تینتیس۔ تینتیس کا خلاصہ

کر کے چھ پر لاتے ہیں کہ اگنی پرتھوی ہوا انترکش سورج اور دیولوک یہ سب
چیزیں شامل ہیں۔ انہیں بھی گھٹا کر تین لوکوں پر لا ڈالتے ہیں جن میں
تمام مخلوق رہتی ہے۔ اور پھر دو پر یعنی ان یا مادہ اور پران وایو یعنی انرجی
یا قوت جو اس مادے پر کام کر کے نام و صورت والی چیزوں کی خلقت کا
باعث بنتی ہے۔ ان دونوں کو بھی ڈیڑھ پر لا ڈالتے ہیں جو پاک کرنے والی
ہوا ہے جس کا ایک ظہور پران ہے۔ مگر ہوا ایک ہے ڈیڑھ کیسے بنا یا
سنو چونکہ ہوا میں سے پران یا طاقت لے ایکر ہر شے بڑھتی ہے اسواسطے
یہ ہوا ایک نہیں بلکہ ایک سے زیادہ ڈیڑھ ٹھیرتی ہے۔ اس ہوا کو
بھی پھر ایک پر لا ڈالتے ہیں۔ جو پران مادے کے مقابلے میں جڑ قوت
یا شکتی نہیں ہے۔ بلکہ مہا پرش چیتن یعنی ایشور ہے جو اپنے سنکلپ سے
کائنات کو ظہور میں لاتا ہے اور جسے ادپر انتریامی کہا گیا ہے۔ اسی کی
سنکلپ شکتی دراقع میں پران کا نام پاتی ہے اور کہیں خود اسی کو پران
کہہ دیا جاتا ہے ٭

اور یہ عالم کثرت کو گھٹاتے گھٹاتے ایک پران پر لا ڈالا ہے جو ایشور کی سنکلپ
شکتی ہے۔ اسی کی آٹھ ادھیاتم قسموں پر اب سوال و جواب کے پیرایے
میں بحث اٹھائی جاتی ہے ٭

۱۰۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے جو اس پرش کو
جانتا ہے جسکا جسم زمین ہے۔ لوک یا سادھن آگ ہے۔ من جوتی ہے
اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں
کے پرم آشرے پرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو جسم کا ابھمانی

آتما ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا امرت ۔

شاکلیہ پوچھتا ہے کہ وہ پُرش کون ہے جسکا جسم زمین ہے وغیرہ وغیرہ کیونکہ جو اس رمز مخفی کو جانتا ہے وہی گیانی کہلانے کا مستحق ہے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے کہ جسم خاکی کا ابھمانی جیو ہے۔ کیونکہ زمین یعنی خاک سے پیدا شدہ جسم کو یہ اپنا گھر مانتا ہے۔ آگ یعنی بگیہ اگنی اسکے لوک پرلوک کا ساوھن ہے۔ من کے نور یعنی سنکلپ بکلپوں سے تمام کام کرنا اور اپنے اپنے آپ کو اسیطرح کرتارتھ جانتا ہے جیسے کوئی روشنی میں چلے پھرے تو اسکو کسیطرحکا شک وشبہ نہیں ہوا کرتا۔ اور تمام آتماؤں یعنی ان مے وغیرہ پانچ کوشوں کا یہی پرم آشرے یعنی بڑا بھاری سہارا ہے۔ جیو بھاو میں ہی یہ کوش رہتے ہیں۔ جہاں بھوٹا جیو بھاو چھوٹا اور پھر ایک بھی آتما یعنی کوش نہیں رہتا۔ یہ جواب دیکر یاگیہ ولکیہ کہتا ہے کہ اے شاکلیہ یہ بھی پوچھ اس کا دیوتا یعنی کارن کیا ہے جسمیں سے یہ پیدا ہوتا ہے۔ شاکلیہ پوچھتا ہے تو یاگیہ ولکیہ کہتا ہے کہ امرت۔ بھگونت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ امرت کے معنی یہاں مایع ہونے کی وجہ سے باپ کے ویرج اور ماں کے رکت کے لیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں دونوں کے میل سے جیو پیدا ہوتا ہے۔ مالویہ جی پنڈت جینن کے معنی زیادہ اچھے ہیں کیونکہ اسے ہی اوپر پران کہا گیا ہے جو اپنی سنکلپ شکتی سے جیو بھاو کا کارن ہے۔ آگے کی سات کنڈیکاؤں کے معنی بھی اسیطرح کئے جائیں گے۔ یہ سب پران ہی کی مختلف اوستھا تم صورتیں ہیں ۔

۱۱۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پُرش کو جانتا ہے۔ جس کا جسم کام ہے۔ ہردے سادھن ہے۔ من جوتی ہے۔

اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو کام سے پرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اسکا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا عورت ٭

۱۲۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پرش کو جانتا ہے۔ جس کا جسم روپ ہیں۔ سادھن آنکھ ہے۔ من جوتی ہے۔ اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو سورج میں پرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے پھر کہا۔ ستیہ ٭

۱۳۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پرش کو جانتا ہے جس کا جسم آکاش ہے۔ سادھن کان ہے۔ من جوتی ہے۔ اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو شنتا اور جواب لیتا ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا۔ دشایا سمت ٭

۱۴۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ۔ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پرش کو جانتا ہے۔ جس کا جسم اندھیرا ہے۔ ہردے سادھن ہے۔ بھی جوتی ہے۔ اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو چھایا روپ پرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا موت ٭

۱۵۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے جو اس پرش کو جانتا ہے۔ جسکا جسم روپ ہیں۔ سادھن آنکھ ہے۔ من جوتی ہے۔ اور

تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو آئینے میں پُرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا۔ پران ۔

۱۶۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پُرش کو جانتا ہے۔ جسکا جسم پانی ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من جوتی ہے اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو پانی میں پُرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا۔ ورن ۔

۱۷۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پُرش کو جانتا ہے۔ جسکا جسم ویرج ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من جوتی ہے۔ اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو پُتر میں پُرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا۔ پرجاپتی ۔

جس پُرش کو دسویں کنڈیکا میں اگیانی جیو بتایا ہے۔ اُسی کو گیارھویں میں کام کا نام دیا گیا ہے۔ صرف پہلو سے نظر کا فرق ہے۔ ایک میں جسم خاکی کے اکھلان کو پیش نظر رکھا ہے اور دوسری میں صرف کام کو جسکا سادھن ہردے یا قلب ہے اور دیوتا یعنی کارن عورت ۔

بارھویں اور تیرھویں کنڈیکاؤں کے معنی ادھی دیو میں تو وہ اُن دیوتاؤں کے ہونگے۔ جن کے جسم تو سورج اور آکاش ہیں۔ مگر چونکہ ان سے پہلی اور ان سے بعد کی کنڈیکاؤں میں جیو ہی کا بیان ہے۔ اسواسطے یہ معنی زیادہ بہتر ہیں کہ چونکہ سورج میں جو پُرش ہے وہ وہی ہے جو آنکھ میں ہے۔ اور آکاش میں

جو پرش ہے وہ وہی ہے جو کان میں ہے - اس لئے یہاں دیکھنے اور سننے
والے جیو ہی مراد ہیں - جو دیکھتے اور سنتے وقت ہمہ تن چشم و گوش ہو جاتے ہیں -
آنکھ اور کان ان کے گیان کے سادھن ہیں جن کی رشمی میں کام کرتے
ہیں وغیرہ وغیرہ - ستیہ اور دشا کو دیوتا اس نظر سے کہا ہے کہ آنکھ سے
جو دیکھ لیا وہ ستیہ ہوتا ہے - اور آواز کسی خاص سمت سے ہی آیا
کرتی ہے - اسواسطے یہ ستیہ اور دشا ہی آنکھ اور کان کے گیانوں کے
دیوتا یا باعث ہیں ٭

چودھویں - پندرھویں اور سولھویں کنڈیکاؤں میں پرچھائیں عکس
در آئینہ - اور عکس در آب کو لیا ہے - جو جسم انسانی سے ہی متعلق ہیں -
پرچھائیں سیاہ ہوتی ہے - اور اگیان کو بھی تاریک مانا ہے - یہ پرش وہ ہے
جسکا انوبھو سشپتی میں ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ اگیان کا دیوتا موت ہے -
کیونکہ جنم مرن اسی سے ہوتا ہے - عکس در آئینہ صاف اور روشن ہوتا ہے
پس یہ سشپتی کے مقابلے سمادھی کی سی حالت سمجھنی چاہیے جس میں بدھی
یا پران کے روشن جلوے ہوتے ہیں - مگر یہ بھی اگیان ہی کی حالت ہے -
اسواسطے اسکا دیوتا پران بتایا ہے - عکس در آب سے معمولی سوکشم
شریر مراد ہے - یگیہ میں چونکہ گھی دودھ وغیرہ مائع چیزوں کی آہتیاں دی
جاتی ہیں - اور انہیں کے سوکشم انشوں سے یجمان کا سوکشم شریر بنتا مانا گیا ہے -
اسواسطے گویا پانی کا جسم بنا ہے - اسکا ابھمانی جیو جو عکس کی مانند ہے
ساتواں پرش ہے - ورن پانی کا معروف دیوتا ہے - سترھویں کنڈیکا کے
معنی صاف ہیں - خاص شرح کی ضرورت نہیں ہے ٭

پران کی آٹھ ادھیاتم قسمیں جسم انسانی کے لحاظ سے بیان ہوئیں۔ اب ادھی دیو
قسمیں دِشاؤں کے لحاظ سے سوال و جواب کے پیرایہ میں دی جاتی ہیں۔
مگر ان کے بیان سے پیشتر شرتی شاکلیہ کے ساتھ یاگیہ ولکیہ کے سوال
و جواب تمہید کے طور پر ادا کر دیتی ہے ۔

۱۸۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے شاکلیہ تجھے ان برہمنوں نے آگ اٹھانے کا
دست پناہ بنا رکھا ہے ۔

۱۹۔ شاکلیہ بولا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ تو جو ان کورو اور پانچال کے برہمنوں
میں سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر بولتا ہے سو کون سے برہم کو
جانتا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں دِشاؤں یعنی اطراف کو ان کے
دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں یعنی جائے قیام کے ساتھ جانتا ہوں۔ شاکلیہ
بولا کہ اگر تو دشاؤں کو ان کے دیوتاؤں اور پرتشٹھا کے ساتھ جانتا ہے تو بتا ۔

۲۰۔ اس شرقی سمت میں تو کون سے دیوتا والا ہے۔ یعنی تیرا کونسا دیوتا
ہے۔ سورج۔ یہ سورج کس میں قیام رکھتا ہے۔ آنکھ میں۔ آنکھ کا قیام کس میں
ہے۔ شکلوں میں۔ کیونکہ آنکھ سے آدمی شکلوں کو دیکھتا ہے۔ یہ شکلیں
کس میں قایم ہیں۔ ہردے یا قلب میں۔ قلب سے ہی آدمی شکلوں کو
جانتا ہے۔ قلب میں ہی شکلوں کا قیام ہے۔ شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ
ولکیہ ٹھیک ہے ۔

شاکلیہ جو اسطرح بے دھڑک یاگیہ ولکیہ سے سوال پر سوال کئے جاتا
ہے۔ اس لئے رشی اُسے متنبہ کرتا ہے کہ دیکھ مجھے سورج بھگوان کا بر ہے
کہ جو شخص اسطرح ہٹ سے سوال پر سوال کئے جائیگا۔ اس کا سر گر جائیگا
بس تو اتنا تو سوچ کہ ان حاسد برہمنوں نے تجھے دست پناہ یا چمٹا بنا رکھا ہے

کہ میرے غصّے کی آگ کو تو ہی آگے بڑھ کر اُٹھائے۔ یہ تیرے لیئے اچھا نہیں ہے۔
شاکلیہ اس پر طنزاً کہتا ہے کہ تو جو اس پنڈتوں کی سبھا میں ایسا بڑھ بڑھ کر
بول رہا ہے۔ مجھے بھی تو بتا۔ کہ کون سے برہم جاننے کا تجھے گھمنڈ ہے۔ یاگیہ
ولکیہ نے کہا کہ میں سمتوں کو انکے دیوتاؤں اور جائے قیام کے ساتھ جانتا
ہوں۔ اس پر شاکلیہ اس سے سوال کرنے شروع کرتا ہے ؛

پہلا سوال سمت مشرق کے متعلق ہے کہ اسکا دیوتا کون ہے۔
یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے کہ سورج۔ شاکلیہ پوچھتا ہے کہ سورج کا قیام کس
شے میں ہے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے کہ آنکھ میں۔ کیا وجہ کہ آنکھ سے
ہی سورج کی روشنی دیکھ سکتے ہیں اور سورج کی بابت شہادت دیسکتے
ہیں کہ ہے۔ یہی سوال آنکھ کی نسبت اُٹھتا ہے کہ اسکا قیام کس میں ہے۔
ظاہر ہے کہ شکلوں میں کیونکہ شکلیں دیکھتی ہے تو شہادت ملتی ہے کہ آنکھ ہے
ورنہ آدمی اندھا ہے یعنی اس کی آنکھ نہیں ہے۔ تیسرا سوال یہ ہے
کہ ان شکلوں کا قیام کس چیز میں ہے۔ ظاہر ہے کہ ہردے یعنی من میں۔
آنکھ اگر کھلی ہوئی بھی ہو اور پردہ روشن پر تصویر بھی بنے تو بھی اگر من متوجہ
نہ ہو تو شکل کا گیان نہیں ہوتا۔ من ہی شکل کا گیان کرتا ہے۔ اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شکلوں کا قیام من میں ہے۔ یعنی جسطرح خواب میں کیا من
شکلوں کا گیان کرتا ہے بعینہ وہی حال بیداری کا ہے۔ گیان روپ برہم
میں مایا کے سمبندھ سے من کی کلپنا ہوئی ہے۔ اور وہ من ان طلسماتی نقشوں
کی جائے قیام ہے۔ جس میں یہ اُٹھتے ہیں۔ کچھ عرصے قائم رہتے ہیں۔ اور
آخر لے ہو جاتے ہیں۔ یہ سنکلپ شکتی برہم کا سب سے اونچا ظہور ہے۔ اگلی
کنڈیکاؤں کی تشریح بعینہ اسیطرح کرنی چاہیے ؛

۲۱ - اس سمت جنوبی میں تیرا دیوتا کون ہے - یم راج - یہ یم راج کس میں قیام رکھتا ہے - یگیہ میں - یگیہ کا قیام کس میں ہے - دکشنا میں - دکشنا کس میں قایم ہے شردھا میں - جب آدمی شردھا کرتا ہے تو ہی دکشنا دیتا ہے - اس واسطے شردھا میں دکشنا قایم ہے - یہ شردھا کا قیام کس میں ہے - ہردے یا قلب میں - قلب سے شردھا کو جانتا ہے - قلب میں ہی شردھا کا قیام ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؛

۲۲ - اس سمت مغربی میں تیرا دیوتا کون ہے - ورن - یہ ورن کس میں قیام رکھتا ہے - پانی میں - پانی کا قیام کس میں ہے - ویرج میں - ویرج کس میں قایم ہے - ہردے یا قلب میں - اسواسطے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ قلب سے نکلا ہے - قلب میں بنا ہے - پس ویرج کا قیام قلب میں ہی ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؛

۲۳ - اس سمت شمالی میں تیرا دیوتا کون ہے - سوم - یہ سوم کس میں قیام رکھتا ہے - دیکشا یعنی یگیہ کرنے کی نیت میں - دیکشا کا قیام کس میں ہے - قلب میں - کیونکہ قلب سے ہی آدمی ستیہ کو جانتا ہے - قلب میں ہی ستیہ کا قیام ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؛

۲۴ - اس قطبی سمت میں تیرا دیوتا کون ہے - اگنی - اس اگنی کا کس میں قیام ہے - بانی میں - بانی کا کس میں قیام ہے - قلب میں - قلب یا ہردے کا کس میں قیام ہے ؛

۲۵ - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے پریت - اگر تو ہردے کو ہمارے جسم سے علیحدہ مانے اور اگر قلب جسم سے علیحدہ ہو تو اس کو کتے کھا جائیں یا پرند پھاڑ ڈالیں ؛

سمت جنوبی کا دیوتا یم راج معروف ہے۔ جسکے لوگ ہیں مرکر جاتے ہیں اور کیے ہوئے یگیوں کا پھل بھوگتے ہیں۔ سوم سے سوم لتا مراد ہے جس کا عرق یگیہ میں کشید کیا جاتا تھا اور جو شمال سے آتی تھی۔ قطبی سمت تا سر کے اوپر کی سمت ہے اور چونکہ اس میں تاروں کی روشنی بہت ہے اسواسطے اسکا دیوتا اگنی ہے۔ چاروں کنڈیکاؤں میں جو قیاموں کے سلسلے بتائے گئے ہیں ان کے معنی صاف ہیں۔ اوپر کیطرح لگالو۔ ہر سلسلہ ہردے یعنی من پر آکر ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ آخر میں شاکلیہ پوچھتا ہے کہ یہ ہردے کس میں قایم ہے۔ اسکا جواب ظاہر ہے کہ جسم انسانی میں۔ کیا وجہ کہ ہردے یا من جسم میں نہ ہو تو جسم مردہ ہے۔ اسی واسطے یاگیہ ولکیہ شاکلیہ کو پریت کہتا ہے کہ اگر ہردے کو جسم سے علیحدہ مانتا ہے تو تو پریت یعنی مُردہ ہے۔ چاروں کنڈیکاؤں کا مطلب یہ ہے کہ مرکر آدمی کسی نہ کسی دشا میں جاتا ہے۔ جس کا ادھی دیو کوئی خاص دیوتا ہے۔ مگر یہ بھی من کی ہی کلپنا ہے ؏

اوپر بتا یا گیا کہ مختلف سلسلوں سے تمام دشاؤں کے ادھی دیو ہردے یا من میں قیام رکھتے ہیں۔ اب پرانوں کے سلسلے سے بتایا جاتا ہے کہ اس سلسلے کی اخیر کڑی شُدّھ برہم ہے ؏

۲۶۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ تیرا اور آتما کا کس میں قیام ہے۔ پران میں۔ پران کا کس میں قیام ہے۔ اپان میں۔ اپان کا کس میں قیام ہے۔ ویان میں۔ ویان کا کس میں قیام ہے ؟ اُدان میں۔ اُدان کا کس میں قیام ہے۔ سمان میں۔ یہ ہی نیتی نیتی آتما ہے۔ بے گرفت ہے اس لئے پکڑا نہیں جاتا ہے۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے۔ اس لئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے اس لئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ ہے۔ اسلئے تکلیف نہیں

اُٹھانا ناش نہیں ہوتا۔ یہ آٹھ جسم۔ آٹھ لوک یا سادھن۔ آٹھ دیوتا۔ اور آٹھ پُرش ہیں۔ جو ان آٹھ پرشنوں کو تقسیم کے لحاظ سے علیحدہ سمجھ کر اور ہردے کے لحاظ سے ایک جا کر ان سے گزر جاتا ہے۔ اُس اُپنشدوں میں بتائے ہوئے پُرش کو میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ اگر مجھ سے نہ کہیگا تو سر گر جائیگا شاکلیہ نہ بتا سکا۔ اسکا سر گر گیا۔ اور اسکی ہڈیاں چور لے گئے اور سمجھ کر لے گئے ۔

شاکلیہ پوچھتا ہے کہ تیرا یعنی جسم خاکی کا جس میں سب کو وہم خودی ہوتا ہے۔ اور آتما کا یعنی سنکلپ کرنیوالے ہردے یا من کا کس میں قیام ہے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے کہ پران میں۔ کیونکہ جب تک پران ہے جسم اور من دونوں رہتے ہیں۔ پران نہ رہے تو مردہ ہو جاتے ہیں۔ پران کا کس میں قیام ہے۔ ظاہر ہے کہ اپان میں۔ ورنہ پران ہمیشہ اوپر کو ہی اُٹھتا رہے۔ اپان اُسے نیچے کی طرف کھینچتا ہے۔ اس اپان کا قیام ویان میں ہے جو بیچ میں رہتا ہے۔ ورنہ پران اوپر کو اور اپان نیچے کو لگا تار ہی چلتا رہے۔ اس ویان کا اُدان میں قیام ہے جو کیل کیطرح نابھی چکر میں گڑا ہوا ہے اور تینوں کو باندھے رکھتا ہے۔ یہ اُدان خود سمان میں قیام رکھتا ہے جسے پہلے سوتر آتما کہہ آئے ہیں۔ مایا کی اُپادھی کے لحاظ سے یہی انتریامی ہے۔ اور بغیر اُپادھی اکشر یعنی شُدھ برہم جسے نیتی نیتی کہکر پکارا جاتا ہے اور جو بے گرفت بے ٹوٹ پھوٹ۔ بے لوث۔ بے بندھ اور بے فنا ہے ۔

یہ آٹھ جسم یعنی پرتھوی کام وغیرہ ہیں۔ آٹھ لوک سادھن آنکھ ہردے وغیرہ ہیں۔ آٹھ دیوتا امرت ستیہ وغیرہ ہیں۔ اور آٹھ پُرش شریر ایکھائی کام شے وغیرہ ہیں۔ یہ پران کی ہشت گونہ تقسیم ادھیاتم کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ ہے۔ ادھی دیوہ میں ہردے یا من میں آکر ایک ہو جاتے ہیں۔ ان کو جو شخص جانتا ہے کہ مجھ

گیان سروپ آتما جس محض من کے کھیل یا کلپنا ہیں وہ ان سب سے گزر کر اس
پُرش یعنی برہم کے بھاؤ کو پہنچتا ہے جو صرف اُپنشدوں سے ہی جانا جاتا
ہے اور کسی طرح نہیں۔ اے شاکلیہ اس پُرش کو مجھے بتلا اگر نہیں بتا سکا تو
تیرا سر گر جائیگا یعنی تو مر جائیگا۔ چونکہ شاکلیہ نہیں بتا سکا اسکا سر گر گیا۔ اور
چیلے اسکی ہڈیاں گھر لے کر چلے تو راستے میں چور یہ سمجھ کر کہ اس تھیلی میں روپے
ہیں چُرا کر لے گئے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برہم گیانی کے ساتھ ہٹ دھرمی
سے بحث کرنی اچھی نہیں ہے۔ اس میں سراسر نقصان ہی
نقصان ہے ۔

مباحثہ ختم ہوا۔ یاگیہ ولکیہ برہمنوں کو شکست دے کر انہیں اجازت دیتا
ہے کہ کوئی یا سب اُس سے جو چاہیں پوچھیں۔ اور جب کوئی کچھ نہیں پوچھتا
تو خود سوال کر کے خود ہی جواب دیتا ہے ۔

۲۷۔ اب یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ براہمنو مہاراج۔ جو کوئی چاہے مجھ سے سوال
کرے یا سب کریں۔ یا جو چاہے میں اس سے کچھ پوچھوں یا سب سے
پوچھوں۔ اس پر ان برہمنوں کی ذرا بھی ہمت نہ ہوئی۔ پھر اس نے ان سب سے
مندرجہ ذیل شلوکوں میں سوال کئے ۔

۱۔ جیسا ایک بڑا بھاری درخت ہوتا ہے ویسا ہی سچ مچ انسان ہے۔ اُس کے
بال پتے ہیں اور کھال باہر کی چھال ۔

۲۔ کھال سے خون یوں جاری ہوتا ہے جسطرح چھال سے رس۔ اسی لئے
زخمی انسان سے لہو اسطرح بہا کرتا ہے جسطرح رس کاٹے ہوئے درخت
میں سے نکلتا ہے ۔

۳ - گوشت گودے کے ٹکڑے - نسیں ریشے - ہڈیاں اندر کی لکڑیاں اور مغز استخوان مغز ہے ۔

۴ - کٹا ہوا درخت جڑ سے پھر نیا ہو کر اُگ آتا ہے - اسیطرح موت سے کاٹا ہوا درخت جسم کس جڑ سے اُگتا ہے ۔

۵ - ویرج سے مت کہو - کیونکہ وہ تو جیتے جاگتے آدمی میں ہوتا ہے - مگر درخت مرنے کے پیچھے دانے سے تمام و کمال پیدا ہو جاتا ہے ۔

۶ - اگر جڑ سے کٹ جائے تو درخت پھر نہیں اُگا کرتا - انسان موت سے کاٹا جا کر بھلا کس جڑ سے پھر پیدا ہوتا ہے ۔

۷ - پیدا ہو کر یہ پھر پیدا نہیں ہوا کرتا - پس سوال یہی رہا کہ اسے پھر پیدا کون کرتا ہے - برہم گیان اور آنند روپ ہے - دان کرنے والے کا پرم ستھان ہے اور اُس شخص کا جو برہم میں قیام رکھتا ہے اور اُسے جانتا ہے ۔

یاگیہ ولکیہ کے اجازت دینے پر بھی جب کسی براہمن کی سوال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی - تو یاگیہ ولکیہ خود اُن سے کہتا ہے کہ جسم انسانی اور درخت میں مندرجہ ذیل مشابہت ہے کہ آدمی کے بال اور کھال ہوتی ہے - زخمی ہوتا ہے تو خون بہتا ہے - گوشت - رگیں - ہڈیاں - اور ہڈیوں میں مغز ہوتا ہے - درخت میں انکی بجائے پتے اور چھال ہوتی ہے - کاٹو تو رس بہتا ہے - گودے کے ٹکڑے گوشت - ریشے نسیں - سخت لکڑی ہڈیاں - اور مغز مغز استخواں ہے - غرض ان وجوہات سے جسم اور درخت دونوں ایک سے ہیں ۔

فرق یہ ہے کہ درخت کی جڑ سلامت رہے اور تنہ شاخیں وغیرہ کٹ جائیں تو وہ پھر از سر نو اُگ آتا ہے - سوال یہ ہے کہ موت جسم انسانی کے درخت کو کاٹ ڈالتی ہے تو پھر یہ کس جڑ سے اُگتا ہے - یہ کہنا درست

نہیں کہ بیج سے آدمی کا جسم پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بیج تو جیتے جاگتے آدمی
میں سے نکلتا ہے۔ درخت کا بیج درخت سے جدا ہو کر بہت دنوں رکھا رہے
تو بھی بونے پر پھوٹتا ہے اور درخت پیدا کر دیتا ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ
درخت جڑ سے کٹ جائے تو پھر نہیں اُگا کرتا۔ انسان موت سے کاٹا جا کر
پھر کس جڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر دہریوں کی طرح یہ کہو کہ جو پیدا ہو گیا۔ اور عمر
بسر کر کے مر گیا۔ وہ پھر پیدا نہیں ہو سکتا۔ تو محض غلط ہے۔ کیونکہ اس
صورت میں کئے ہوئے کرموں کا پھل نہیں ملیگا۔ اور نہ کئے ہوئے
کرموں کا پھل گلے بندھیگا۔ پس سوال وہی باقی رہا کہ آدمی جب مر جاتا ہے
تو دنیا میں اُسے پھر کون جنم دیتا ہے ۞

• براہمن جواب سے قاصر رہے تو یاگیہ ولکیہ خود جواب دیتا ہے۔ کہ
دوبارہ جنم کا باعث محض مادّہ یا کرم نہیں۔ بلکہ برہم گیان روپ اور آنند
سروپ ہے۔ وہی دانی یعنی اگیانی کرم کرنے والوں کی پرم گتی ہے یعنی
انہیں ان کے کرموں کا پھل دیتا ہے اور جو گیانی اس میں قیام رکھتے ہیں
اور اُسے جانتے ہیں۔ انکی بھی پرم گتی ہے۔ بھلا کس طرح۔ اسطرح کہ برہم کو
گیان سروپ کہا ہے۔ اس گیان میں انوبھو دو طرح کا ہی ہو سکتا ہے۔
ایک تو الٹا انوبھو کہ میں کرتا بھوگتا جیو ہوں اور میں نے جو کرم کئے ہیں اُنکا
پھل مجھے ملنا چاہئے۔ یہ اگیان کی حالت ہے۔ اور اس میں سنکلپ کے مطابق
پھل ملتا ہے۔ اور بار بار دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے۔ یہ وہ جڑ یا بیج ہے
جس سے جسم کا درخت مرنے کے بعد پھر پیدا ہوتا ہے۔ اب گیان کو لیجے۔
وہ یہ جان لیتا ہے کہ جو کچھ دوئی نظر آتی ہے وہ نقشِ بر آب یا موج
سراب کی طرح محض جھوٹی ہے۔ اس کا دیکھنے والا ایک میں سچا ہوں اسطرح

دوئی دور ہو کر سروپ کا یعنی برہم کا انوبھو ہوتا ہے۔ جو پرم آنند روپ ہے۔ یہ سب سے بڑھا انوبھو ہے۔ اسواسطے برہم ہی اُس گیانی کی بھی پرم گتی ہے جو برہم کو جانتا ہے اور اُس میں قیام رکھتا ہے۔ اب ناظرین کو اختیار ہے کہ چاہے جو لستا راستہ اختیار کریں ❊

نویں برہمن کا خلاصہ

۱۔ آٹھویں برہمن میں برہم کے دو سروپ بیان ہوئے۔ اوّل مالوہیت چیتن یعنی ایشور جس کو آکاش کا نام دیا گیا ہے۔ دوسرے شُدھ جس کو اکشر کہا گیا ہے ❊

۲۔ شاکلیہ اول دیوتاؤں کی تعداد پوچھ کر کثرت کے متعلق سوال اُٹھاتا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نو دِشٹشر کے منتروں کے مطابق دیوتاؤں کی تعداد ۳۰۰۶ بتاتا ہے جو ان دیوتاؤں کی بھوتیاں ہیں۔ پھر تینتیس دیوتا بتاتا ہے یعنی آٹھ وسو۔ گیارہ رُدر۔ بارہ سورج۔ اندر۔ اور پرجاپتی۔ پھر چھ یعنی اگنی۔ پرتھوی۔ ہوا۔ انترکش۔ سورج۔ اور دیولوک۔ پھر تین یعنی تینوں لوک۔ پھر دو یعنی ان اور پران۔ پھر ڈیڑھ یعنی ہوا۔ اور پھر ایک یعنی پران

۳۔ پران کی ادھیاتم یعنی جسم انسانی یا وِشٹی کے لحاظ سے آٹھ قسمیں ہیں جن کے آٹھ آٹھ جسم۔ لوک یا سادھن۔ دیوتا۔ اور پُرش ہیں۔ اور ادھی دیو یعنی دیوتاؤں کے لحاظ سے پانچ قسمیں یہ دونوں محض من کے کھیل ہیں۔ اور من جسم میں قیام رکھتا ہے ❊

۴۔ جسم اور من دونوں کا قیام پران میں ہے۔ پران کا اپان میں۔ اپان کا ویان میں۔ ویان کا اُدان میں۔ اُدان کا سمان میں۔ جو سوتر

آتما ہے۔ یہی انتریامی اور اکشر پُرش ہے ؛

۵۔ شاکلیہ کے سوالات کا جواب دیکر یاگیہ ولکیہ خود اُس سے اُپنشد برہم کے متعلق سوال کرتا ہے جو صرف اُپنشدوں سے جانا جاتا ہے۔ شاکلیہ چونکہ جواب نہیں دے سکتا۔ اس واسطے مر کر گر جاتا ہے ؛

۶۔ اب یاگیہ ولکیہ برہمنوں سے کہتا ہے کہ درخت اور جسم انسانی دونوں ایک سے ہیں۔ درخت جڑ یا بیج سے دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے۔ آدمی کا دنیا میں دوبارہ جنم لینا کس جڑ یا بیج سے ظہور میں آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محض جڑ مادے یا کرموں کی وجہ سے نہیں بلکہ چیتن برہم کی وجہ سے جو اگیانی اور گیانی دونوں کی پرم گتی ہے ؛

چوتھا ادھیائے

یاگیہ ولکیہ اور جنک کا مکالمہ

پہلا براہمن - چار پادوالے برہم کی اپاسنائیں

تیسرے ادھیائے کے اخیر میں بتایا گیا کہ ادھیاتم کے لحاظ سے آٹھ پرش اور ادھی دیو کے لحاظ سے دِشاؤں کے پانچ دیوتا گو بیوہار میں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر ہردے یا من میں جاکر سب ایک ہو جاتے ہیں۔ نیز جسم اور من دونوں سمان یا سوتر آتما میں قیام رکھتے ہیں۔ جو مایو بہت چیتن یعنی

ایشور کے لحاظ سے انتریامی ہے - اور سروپ کے لحاظ سے شُدھ برہم - اس
براہمن میں یہ بتایا جائیگا کہ مختلف اُپاسناؤں کے ذریعے سے من شُدھ کرکے
برہم کو کیونکر پہنچ سکتے ہیں تیسرے ادھیاے میں گیان سکھانے کا طریق
متخاصمین کا بحث مباحثہ تھا - جس میں ایک دوسرے کو زیر کرنے کی
کوشش بھی تھی - اور سگن نرگن برہم کا گیان بھی - اس ادھیاے میں
طریق تو وہی سوال و جواب کا ہے - مگر یہ گورو اور چیلے کے درمیان ہیں -
جو گیان سکھانے کا سب سے بہتر طریق ہے - یہ ادھیاے برہدارنیک
میں سب سے زیادہ دلچسپ اور گیان کتھا سے بھرا ہوا ہے ۔

ا - ودیہہ نگر کا راجہ جنک سنگھاسن پر بیٹھا تھا کہ یاگیہ ولکیہ آیا - راجہ
نے پوچھا کہو یاگیہ ولکیہ کس غرض سے آئے - گئوؤں کی چاہنا سے یا
دقیق سوالوں کے جواب دینے کی غرض سے - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے
راجہ دونوں غرضوں سے ۔

راجہ کو سنگھاسن پر بیٹھا اس غرض سے بتایا ہے کہ جو ملنے والا
آئے بے تکلف ملجائے - راجہ کا یہ پوچھنا کہ گئوؤں کی چاہنا سے آئے
یا مشکل سوالوں کے جواب دینے کی غرض سے - پچھلی سبھا کی طرف
اشارہ ہے - جسکا بیان تیسرے ادھیاے میں ہوا ہے - یاگیہ ولکیہ
جواب دیتا ہے کہ دونوں ہی غرضوں کو مدِنظر رکھ کر آیا ہوں ۔

اوپر یاگیہ ولکیہ نے کہا ہے کہ دونوں غرضوں یعنی گئوؤں کے لینے
اور گیان کے متعلق باریک سوالوں کے جواب دینے کے واسطے آیا
ہوں - چنانچہ راجہ کو خود پوچھ کر سوال کرنیکا موقع دیتا ہے - لالچ ہوتا تو انکا

"قاعدہ بھی یہی ہوتا ہے کہ خود طالب علم سے سوال پُوچھ کر اس کی ہمت بڑھاتے ہیں۔ تاکہ وہ خوف اور شرم وحیا چھوڑ کر بے تکلف سب باتیں پوچھ سکے جو پوچھنی چاہتا ہے۔ پچھلے مباحثے میں چونکہ شاکلیہ کا سر گر گیا تھا۔ اس لیئے یاگیہ ولکیہ سے سوال کرتے ہوئے بھی راجہ قدرتاً ڈرتا ہے اور حوصلہ افزائی کی ضرورت خاص ہے"

۲۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ شلنی کے بیٹے جتوا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً بانی برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو شلنی کے بیٹے نے تجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً بانی برہم ہے۔ بے شک نہ بولنے والے یعنی گونگے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اُس نے تجھے اس بانی کا جسم اور پرتشٹھا یعنی جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاؤ ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ بانی ہی اسکا جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ پرگیا یعنی علم کے نام سے اس کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ اس میں علم پسہ گیا بتا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی بانی۔ تحقیقاً بانی سے ہی دوست جانا جاتا ہے۔ اور رگ وید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروانگرس اتہاس۔ پوران۔ ودیا۔ اُپنشد۔ شلوک۔ سُوتر۔ انو ویاکھیان۔ ویاکھیان۔ یگیہ کے متعلق دھرم۔ ہوم۔ کھایا۔ پیا۔ یہ لوک۔ پرلوک اور تمام چیزیں بانی سے ہی جانی جاتی ہیں۔ اے راجہ بانی ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر بانی کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو بانی نہیں چھوڑتی۔ تمام چیزیں

اسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ پدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دئیے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہئیے۔ راجہ کو گیان دینے کے لئے یاگیہ ولکیہ خود پوچھتا ہے کہ جو کچھ تجھے کسی آچاریہ نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ اس کے جواب میں جنک کہتا ہے کہ جِتوا رشی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ بانی یعنی کلام ہی برہم ہے یعنی بانی کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرنی چاہئیے۔ یاگیہ ولکیہ اس غرض سے کہ بتانے والے آچاریہ میں راجہ کی شردھا نہ گھٹے کہتا ہے کہ جس شخص نے بچپن میں ماں سے تعلیم پائی ہے۔ لڑکپن میں باپ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عالم شباب میں لایق آچاریہ یا گورو سے تعلیم پائی ہے۔ وہ جو کچھ کسی کو بتاتا ہے ٹھیک ہی بتاتا ہے۔ پس جِتوا نے جو تجھے یہ بتایا ہے کہ بانی برہم ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ نہ بولنے والے یعنی گونگے غریب کو کچھ نہیں ملا کرتا۔ وجہ یہ کہ وہ اپنی ضرورتوں کے اظہار پر قادر نہیں ہے۔ اسی واسطے سب کا محتاج رہتا ہے۔

مگر اُپاسنا کے لئے بانی کو صرف برہم جان لینے سے کام نہیں چلتا بلکہ تین باتیں اور جاننی چاہئیں۔ ایک تو بانی کا شریر یعنی جسم جیسے دھیان کرنے کی مورتی کا ہوتا ہے۔ دوسرے بانی کی جائے قیام یعنی کہاں رہتی ہے تیسرے بانی کا اُپنشد یعنی خفی نام جو ہر ایک کو معلوم نہیں ہوتا اور خاص پھل کا دینے والا ہوتا ہے۔ یہ باتیں جِتوا نے چونکہ راجا کو نہیں بتائی ہیں۔ اسلئے یاگیہ ولکیہ بتاتا ہے۔ کہ بانی برہم کا جسم یہی بانی یا کلام ہے جو منہ سے بولا جاتا ہے۔ جائے قیام آکاش ہے یعنی وہی سوتر آتما یا انتریامی جسکا بیان تیسرے ادھیائے کے پچھلے تین براہمنوں میں ہوا ہے۔ اسی میں یہ بانی اُٹھتی ہے۔ قائم رہتی

ہے۔ اور لئے ہوتی ہے۔ اور اسکا رہسیہ یا خفی نام پرگیا یا علم یعنی جاننا ہے۔
اس پر راجہ پوچھتا ہے کہ یہ جاننا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے۔ کہ
محض بانی اور کچھ نہیں۔ کیا وجہ کہ اس بانی سے ہی جانا جاتا ہے کہ آدمی
دوست ہے یا دشمن۔ اور بھی سب چیزیں مثلاً رگ وید وغیرہ۔ بانی سے
ہی جانی جاتی ہیں۔ ان سب کی تشریح میتریی براہمن کی دسویں کنڈیکا
یا پیرے میں ہو چکی ہے۔ اس لئے یہاں نہیں دی گئی۔ یگیہ کے متعلق
دھرم وہ ہے جو یگیہ کے کرنے سے وید بتاتا ہے یعنی یگیہ کا پھل۔
اسی طرح ہوم کرنے کا پھل۔ کھانے پینے کا پھل۔ اس لوک اور پرلوک کے
بھوگ۔ اور تمام چیزیں بانی سے ہی جانی جاتی ہیں۔ آدمی خود وید پڑھتا
ہے یا آچاریوں سے سنتا ہے تو بانی ہی سے وہ سب کچھ جانتا ہے۔
گونگا غریب کچھ نہیں جان سکتا۔ اسواسطے پھل سے بھی محروم ہے٭

اسطرح جو بانی کو برہم جان کر اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کو یہ
بانی برہم تیاگ نہیں دیتا۔ بلکہ سب پھل دلواتا رہتا ہے۔ یعنی دنیا کی
ہر شے اسے فایدہ پہنچاتی رہتی ہے اور وہ جیتے جی دیوتاؤں کی طرح
خوشی سے عمر بسر کرتا ہے اور مر کر دیوتا بھاؤ کو پہنچکر سورگ میں بھوگ بھوگتا ہے

اپنی نامکمل اپاسنا کی اسطرح تکمیل سن کر جنک راجہ ایسا خوش ہوا کہ یاگیہ
ولکیہ سے کہنے لگا کہ اس گیان کی گورودکشنا میں میں آپ کو ہزار گائیں
اور ہاتھی کیطرح موٹا اور طاقتور سانڈ دیتا ہوں۔ مگر یاگیہ ولکیہ جانتا ہے
کہ یہ بانی کا برہم جاننا محض ایک اپاسنا ہے۔ اور ایسی ایسی کئی اور باقی
ہیں۔ اور پھر کثرت کے خیال کو ان کے ذریعے سے ہٹا کر راجہ کو برہم کی
ایکتا کا گیان دینا ہے۔ اس واسطے بانی برہم کے متعلق جو گیان دیا گیا ہے

اسکو کافی نہ سمجھ کر راجہ سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے ہنوز گورو دکشنا نہیں لیا چاہتا۔ کیا وجہ کہ ابھی تجھے پورا گیان نہیں دیا گیا۔ میرے باپ کا جس سے میں نے بدّیا سیکھی ہے یہ عہد تھا کہ جب تک چیلے کو پورا گیان نہ دیا جائے اسوقت تک اُس سے دکشنا نہیں لینی چاہیے۔

جسطرح بانی برہم کی چار پادوں میں اُپاسنا بتائی گئی ہے اسیطرح پانچ اُپاسنائیں اور بتائی جاتی ہیں۔ انکی شرح بھی بعینہ ویسی ہی ہے جیسی اوپر دی گئی ہے۔ خاص شرح طلب الفاظ کے معنی دئیے جائینگے۔ سب تشریح ضروری نہیں ہے۔

۳۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ شلبہ کے بیٹے اُدنک نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً پران برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے شلبہ کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً پران برہم ہے بے شک بے پران آدمی کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اس نے تجھے اس پران کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہی پران جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور پیارے کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہیے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ پیار اپن کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی پران۔ یقیناً پران ہی کے لئے آدمی غیر مستحقوں کو یگیہ کراتا ہے۔ نہ لینے کے لائق چیزیں لیتا ہے۔ اور جس طرف موت کا خوف ہوتا ہے۔ اسطرف بھی جاتا ہے۔ اے راجہ پران ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر پران کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو پران نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فایدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ

جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے
کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمّل تعلیم دئیے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہئے
یہ۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ بارنش کے بیٹے
برکو نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً آنکھ برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ
اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔
سو تجھے بارنش کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً آنکھ برہم ہے۔ بے شک
بے آنکھ کے آدمی یعنی اندھے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اسنے تجھے اس
آنکھ کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔
یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے
یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہی آنکھ جسم ہے۔ آکاش جائے
قیام ہے۔ اور ستیہ کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جنک نے پوچھا
کہ اے یاگیہ ولکیہ ستیہ پن کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی آنکھ
تحقیقاً آنکھ سے دیکھتے ہوئے ہی آدمی کو کہا کرتے ہیں کہ تو نے دیکھا۔ وہ جواب
دیتا ہے کہ ہاں دیکھا یہی ستیہ ہوتا ہے۔ اے راجہ آنکھ ہی پرم برہم
ہے۔ جو اسطرح جانکر آنکھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو آنکھ نہیں چھوڑتی
تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا
ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا
ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمّل تعلیم دئیے چیلے
سے کچھ نہیں لینا چاہئے ✣

۵۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ بھردواج گوتر کے
گردبھی وپیت اچاریہ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً کان برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے

کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہؤا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہؤا کرتا
ہے۔ سو تجھے بھاردواج نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً کان برہم ہے۔ بے شک بے کان
کے آدمی یعنی بہرے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اسنے تجھے اس کان کا جسم اور جائے
قیام بھی بتائی؟ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو
برہم کا ایک پاد ہؤا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا
کہ یہی کان جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور اننت کے نام سے اسکی اُپاسنا
کرنی چاہیئے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ اننت پن کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا
کہ اے راجہ یہی کان۔ اسی وجہ سے اے راجہ آدمی تحقیقاً جسطرف جاتا ہے
اُس طرف یعنی دشا کی حد نہیں پاتا۔ دشا اننت ہے اور یہ دشا ہی کان ہے
بس اے راجہ کان ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر کان کی اُپاسنا
کرتا ہے۔ کان اسے نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔
دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ ودیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا
سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا
عہد تھا کہ بنا مکمّل تعلیم دئے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہیئے۔

۶۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ جابال کے بیٹے
ستیہ کام نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً من برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ
اور گورو سے تعلیم پایا ہؤا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہؤا کرتا ہے۔
سو تجھے جابال کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً من برہم ہے۔ بے من کے آدمی
یعنی بے سوچ بچار نے والے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اسنے تجھے اس من کا
جسم اور جائے قیام بھی بتائی؟ جنک نے کہا یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ
پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہؤا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے

بنا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہی من جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور آنند کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ آنند بنا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی من۔ من سے ہی تحقیقاً مرد عورت کی کامنا کرتا ہے۔ اور اس میں آپ جیسا بیٹا پیدا کرتا ہے۔ پس اے راجہ من ہی پرم برہم ہے۔ جو اس طرح جان کر من کی اُپاسنا کرتا ہے۔ من اُسے نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا یہی خیال تھا کہ بنا تکمیل تعلیم دیئے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہیئے ؛

یہ۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ شُکل کے بیٹے بدگدھ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً قلب یا ہردے ہی برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے شاکلیہ نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً ہردے برہم ہے۔ بے ہردے کے آدمی کو بھلا کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اس نے تجھے اس ہردے کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی ہردے جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ ستھتی یعنی قیام کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ جنک نے کہا کہ قیام بنا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی ہردے۔ ہردے سے ہی تحقیقاً سب چیزوں کی جائے قیام ہے۔ ہردے میں ہی سب چیزیں قیام پذیر رہا کرتی ہیں۔ پس اے راجہ ہردے ہی پرم برہم ہے۔ جو اس طرح جان کر ہردے کی اُپاسنا کرتا ہے۔ ہردے اُسے نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ

جنک بولے لاکھ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دئے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہئیے۔

اوپر پانچ برہم اُپاسنائیں بتائی گئی ہیں۔ (۱) پران برہم۔ جسکا جسم پران۔ جائے قیام آکاش۔ اور نام پیارا ہے۔ (۲) آنکھ برہم جسکا جسم آنکھ۔ جائے قیام آکاش اور نام ستیہ ہے۔ (۳) کان برہم۔ جس کا جسم کان۔ جائے قیام آکاش اور نام اننت ہے۔ (۴) من برہم جس کا جسم من۔ جائے قیام آکاش اور نام آنند ہے۔ (۵) ہردے برہم جس کا جسم ہردے۔ جائے قیام آکاش۔ اور نام ستھتی ہے۔ پانچوں خفی ناموں کی وجہ شرتی نے یہ بتائی ہے کہ پران سب کو پیارا ہوتا ہے۔ آنکھ سے دیکھی ہوئی شے ستیہ کہلاتی ہے۔ کان اننت اسواسطے ہیں کہ آواز جب سنتے ہیں کسی طرف یا دشائیں سنتے ہیں اور طرف یا سمت اننت یعنی بے حد ہے۔ من کا آنند روپ ہونا اس بات سے ظاہر ہے کہ استری پتر وغیرہ وغیرہ سب کی آنند دائک کامنا من میں ہی اول اٹھا کرتی ہے۔ ہردے سے یہاں بدھی سمجھنی چاہئیے کیونکہ من سے اونچی ہوتی ہے۔ ایک ہی انتہکرن کی چار برتیاں من چت بدھی اور اہنکار ہیں۔ بدھی کو ستھتی یعنی قیام کا نام اسواسطے دیا گیا ہے کہ عالم عالم خیال ہے۔ پس جو چیز ہے وہ بدھی ہی میں نقشۂ خواب کیطرح اٹھتی ہے قایم رہتی ہے اور آخر لے ہو جاتی ہے۔

سب اُپاسناؤں کا پھل ایک ہے یعنی اُپاسیہ برہم جیتے جی اُپاسک کو نہیں چھوڑتا۔ ہر طرح رکشا کرتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کی طرف جھک کر اسے فائدہ پہنچاتی ہے۔ گویا زندگی میں دیوتا بنا رہتا ہے۔ اور مرنے کے بعد

دیو بھاو کو پہنچکر دیوتاؤں کے ساتھ بھوگ بھوگتا ہے ؞

اب یہ دیکھیئے کہ یہ اُپاسنائیں کس اصول پر قایم ہیں۔ دنیا میں کثرت ہی کثرت ہے اور آدمی اس میں پریشان رہتا ہے۔ اس اضطراب سے نکلنے کے دُور کرنے کی سبیل یہ ہے کہ ایک چیز کو پکڑ لو اور اسکا دھیان کیا کرو۔ مثلاً اوّل کرم اندریہ بانی کو لو۔ یہ تمہارے اندر ادھیاتم روپ سے محدود ہے مگر تمام کائنات میں بھی گو یا بانی یعنی آواز نکالنے کی طاقت ہوکر پھیلی ہوئی ہے یہیں بانی کی قوت کو دیا پک سمجھو اسیطرح شرتی پر ان کو لیتی ہے اور پھر دو گیان اندریوں یعنی آنکھ اور کان اور دو انتہ کرن کی برتیوں یعنی من اور بدھی کو۔ اخیر درجہ پر بدھی کو اس لئے لیا ہے کہ جگت کا متھیا ہونا راجہ کے ذہن میں بیٹھ جائے۔ اور اسطرح وہ کثرت کے عالم خیال سے نکال کر ایک ذات پاک گیان سروپ برہم پر پہنچ سکے ؞

پہلے براہمن کا خلاصہ

ا۔ تیسرے ادھیائے میں گیان کی تعلیم منتخاصین کی بحث کے ذریعے سے دیگئی ہے۔ اس ادھیائے میں گورو اور چیلے کے سوال وجواب کے ذریعے سے ہے ؞

۲۔ من کے شدھ کرنے اور گیان حاصل کرنے کے لایق بنانے کے لیئے اول اُپاسنا کی ضرورت ہے۔ جس میں چت کو کثرت کے خیالات سے ہٹایا جاتا ہے اور ایک شے پر لگایا جاتا ہے۔ راجہ جنک نے جو چھ ناکمل اُپاسنائیں مختلف آچاریوں سے سیکھی ہیں۔ یاگیہ ولکیہ ان کی تکمیل کرتا ہے ؞

۳۔ اُپاسناؤں کی ترتیب مندرجۂ ذیل ہے۔ اوّل کرم اندریہ بانی۔ دوسرے پران۔ تیسرے اور چوتھے گیان اندریاں آنکھ اور کان۔ پانچویں اور چھٹے انتہ کرن

من اور ٹیڈہ جی۔ نقشہ ذیل میں ان کے متعلق تمام باتیں ان کے ساتھ دی ہوئی ہیں

نمبر	اپاسنیہ برہم	اسکا جسم	جا قیام	مخفی نام	نام رکھنے کی وجہ	پھل
۱	بانی	اودھیاتم بانی	آکاش	پرگیا	سب چیزیں بانی سے جانی جاتی ہیں	[illegible]
۲	پران	اودھیاتم پران	آکاش	پیارا	پران سب کو پیارا ہے	
۳	آنکھ	اودھیاتم آنکھ	آکاش	ستیہ	آنکھ سے دیکھی چیز ستیہ ہوتی ہے	
۴	کان	اودھیاتم کان	آکاش	اننت	آواز دشا سے آتی ہے اور دشا اننت ہے	
۵	من	اودھیاتم من	آکاش	آنند	من ہی آنند کا سنکلپ کرتا ہے	
۶	بدھی	اودھیاتم بدھی	آکاش	ستھتی	عالم خیال کی ہر شے کا قیام بدھی میں ہے	

دوسرا براہمن چار اوستھائیں

پہلے براہمن میں اپاسناؤں کا بیان ہوا۔ اس براہمن میں یہ بیان ہے کہ اپاسنائیں من کی شدھ کرنیکا وسیلہ ہیں۔ آورش برہم گیان ہے جو چار اوستھا یعنی حالتوں کے ذریعے سے اب سکھایا جاتا ہے۔ شروع تمہید اس بات سے اٹھاتی ہے کہ گیان سیکھنے کے لئے چیلے کو گورو سے عجز و نیاز کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

۱۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک سنگھاسن سے اتر کر بولا کہ اے یاگیہ ولکیہ تجھے نمسکار ہو مجھے گیان سکھا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ جس طرح کوئی بڑے بھاری سفر پر

جاتا ہے تو رتھ یا کشتی لینا ہے۔ اسیطرح ان اُپنشدوں سے تو یکسو قلب ہوا ہے۔ پھر اسطرح قابل تعظیم اور صاحب زر ہو کر۔ وید پڑھ کر۔ اور اپنشد سُنکر یہاں سے چھوٹ کر تجھے کہاں جانا ہے۔ جنک نے کہا کہ مہاراج مجھے معلوم نہیں کہاں جانا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں تجھے بتاتا ہوں جہاں جانا ہے جنک نے کہا بتائیے مہاراج ؎

پہلے اُدھیائے میں جو چھ اُپاسنائیں بیان ہوئیں۔ اُن سے جنک کو معلوم ہو گیا کہ یاگیہ ولکیہ بڑا گیانی ہے۔ اس سے گیان لینا چاہیئے۔ چنانچہ وہ اپنے راج سنگھاسن سے نیچے اُتر کر اس کے قدموں میں پڑا کہ مہاراج مجھے گیان دیجئے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ زمانے کا قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی آدمی خشکی یا تری کے سفر دور و دراز پر جاتا ہے تو رتھ یا کشتی لینا ہے اور اس میں سفر کرتا ہے۔ تجھے بھی عقبےٰ کا سفر درپیش ہے۔ اسکے لئے تو نے تیاری یہ کی ہے کہ اُپنشد یعنی مخفی اُپاسناؤں سے قلب کو یکسو کیا ہے۔ قابل تعظیم ہے یعنی لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ اور وہ تجھے عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ صاحب زر ہے یعنی روپیہ پیسا خیرات کرتا ہے۔ وید پڑھا ہے یعنی کرم کانڈ مثلاً یگیہ وغیرہ کرتا رہتا ہے۔ اُپنشد سُنے ہیں یعنی پروکش گیان آچاریوں سے سُنا ہے۔ اسطرح تو نے من کی شدھی اُپاسنا۔ کرم۔ اور گیان سے کی ہے۔ یہ تیرا انتہیّہ سفر ہے۔ اب یہ بتا کہ یہاں سے چھوٹ کر یعنی دنیا سے رخصت ہو کر تجھے کہاں جانا ہے یعنی تیری منزل مقصود کیا ہے۔ جنک نے جب یہ کہا کہ مجھے معلوم نہیں تو یاگیہ ولکیہ بولا کہ میں بتاتا ہوں ؎

جس منزل مقصود پر یاگیہ ولکیہ راجا جنک کو پہنچاتا ہے وہ تریہ یعنی چوتھا پد

شُدھ برہم ہے۔ رہنے کی منزلیں تین ہیں یعنی بیداری۔ خواب۔ اور سُشپتی کی تین حالتیں۔ ان کے ابھمانی چیتن کو وشو تیجس۔ اور پراگیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اگیان یعنی وہم رفع ہو جائے تو ان تینوں حالتوں سے چھوٹ کر چیتن شُدھ رہ جائیگا۔ یہی موکش کی حالت ہے جسے وید نیتی نیتی کہکر پکارتا ہے ہر جیو یعنی ویشٹی کا یہی حال سمجھو سمشٹی کے ابھمانی یہی چیتن براٹ۔ ہرنیہ گربھ یا سوتر آتما۔ اور ایشور کا نام پاتے ہیں۔ ویشٹی اور سمشٹی کی یکتائی ہے۔ اسطرح ایک شُدھ گیان سروپ برہم رہ جاتا ہے جو ویدانت گیان کا آدرش ہے۔ اس مضمون کو مفصّل دیکھنا ہو تو بہرا نڈوکیہ اُپنشد دیکھو۔ یہی گیان ینج کا طریق یاگیہ ولکیہ یہاں استعمال کرتا ہے ؛

۲۔ یہ جو داہنی آنکھ میں پُرش ہے اسکا نام اِندھ یعنی پرکاشمان ہے۔ اِندھ ہوتے ہوئے پروکش سے اس کو اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتاؤں کو مخفی نام پیارا ہوتا ہے۔ ظاہر ناموں کے مخالف ہیں ؛

۳۔ جو بائیں آنکھ میں پُرش ہے وہ اسکی رانی براٹ ہے۔ ان کے ملنے کی جگہ ہردے کا آکاش ہے۔ ان کا ان یا غذا ہردے کے اندر کا سُرخ گولا ہے۔ یہ جو ہردے کے اندر جال سا تنا ہوا ہے ان کا اوڑھنا ہے۔ یہ جو ہردے میں سے ناڑی اوپر اُٹھتی ہے انکے باہر جانے کا راستہ ہے۔ جسطرح بال کا ہزاروان حصّہ باریک ہوتا ہے اسطرح کی ہِتا نام ناڑیاں ہردے کے اندر ہیں۔ ان سے غذا اندر پہنچتی ہے۔ اس واسطے تیجس وشو کے مقابلے میں بہت ہی لطیف غذا کھانے والا ہے ؛

۴۔ اس کی مشرقی طرف مشرق میں جانے والے پران ہیں۔ جنوبی طرف جنوب میں جانے والے مغربی طرف مغرب میں جانے والے۔ شمالی طرف شمال میں

جانے والے - اونچی طرف اونچے جانے والے - نیچی طرف نیچے جانے والے - سب طرف
سب طرف جانے والے - یہ نیتی نیتی آتما ہے - بے گرفت ہے اسلئے پکڑا
نہیں جاتا - بے ٹوٹ پھوٹ ہے اسلئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں - بے لوث ہے
اس لیئے ملوث نہیں ہوتا - بندھن سے آزاد ہے اس لیئے تکلیف نہیں
پاتا - اسکا ناش نہیں ہوتا - اے جنک تو ابھے پد یعنی بے خوفی کو پہنچ گیا - اس پر
ودیہہ نگر کے راجہ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو بھی ابھے پد کو پہنچے جو ہمیں اس کا
گیان دیتا ہے - تجھے نمسکار ہے - یہ ودیہہ کا ملک اور یہ میں سب تیرے ہیں ؛

عالم بیداری میں آدمی کے گیان کا زیادہ تر حصہ وہ ہوتا ہے جو آنکھ سے
حاصل کیا جاتا ہے - اور دونوں آنکھوں میں داہنی آنکھ زیادہ دیکھتی ہے - اسلئے
آتما کا مقام اس داہنی آنکھ ہی کو مانا گیا ہے - اسی کو آتما پرش کہا جاتا ہے - داہنی
آنکھ میں عالم بیداری کا جو بھوگتا پرش رہتا ہے - اُس کا اصلی نام اندھ
یعنی پرکاشمان یا ذات نوری ہے - اس اصلی نام کو تو چھپاتے ہیں اور ظاہر
طور پر اسے اندر کہہ دیا کرتے ہیں - جیسا اس اُپنشد میں جگہ جگہ آیا ہے -
دیوتاؤں کو مخفی نام پسند ہیں - ظاہری ناموں سے مخالفت کرتے ہیں - اس
بھوگتا کا بھوگیہ جا ہے - یہ بائیں آنکھ میں ہے - اور اس کا نام ویراٹ ہے
دائیں آنکھ کا پرش اندر ہے اور یہ اندرانی - عالم بیداری میں یہ دونوں
آنکھوں کے گیان سادھن سے پیار کرتے رہتے ہیں ؛

رات کو جیسے استری پرش یکجا ہوتے ہیں - اسیطرح ان کے یکجا ہونیکا
مکان ہردے کا آکاش ہے - اس مکان میں ان کا کھانا خون ہردے کا
سرخ سرخ لطیف پنڈا یا گولا ہے - اور اوڑھنے کی چادر باریک باریک
ناڑیوں کا جال - جو ہردے کے اوپر تنا رہتا ہے - یہاں اندر مہاراج

وِشو سے تیجس بنتے ہیں۔ اور خواب کی کائنات میں رچ رچ کر خوب مزے لوٹتے ہیں۔ ہردئے سے اوپر جو باریک سُشمنا ناڑی جاتی ہے وہ راستہ ہے جس سے خواب سے بیداری یا سُشپتی کے عالم میں پہنچتے ہیں۔ اور اِس پاس جو بہت سی ناڑیاں یا باریک باریک اعصابی ریشے ہیں۔ اُن سے کھائے ہوئے اناج کا لطیف جو ہر تیجس کو غذا ملتی ہے۔ بظاہر ہے کہ جاگرت کے بھانی وِشو کے مقابلے میں بہت ہی لطیف کھانا ہے۔ دیکھو جاگرت میں جو وِشو تھا وہی خواب میں تیجس ہے۔ جاگرت میں اسکا بھوگ کثیف تھا۔ اب لطیف ہے ؂

اِن دونوں حالتوں میں عالم کثرت کے تماشے ہیں سُشپتی کے عالم میں جسکا بھانی پراگیہ کا نام پاتا ہے۔ کثرت اُڑ جاتی ہے۔ اور ایک اگیان میں لپٹا ہوا چیتن رہ جاتا ہے۔ جسکے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ محض پران یا سُوتر آتما روپ ہے اور چونکہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اسواسطے شُرتی نے اسے وِیا یک کہا ہے۔ چنانچہ جس جس سمت میں اسکا پران ہے وہی وِیا یک ہے۔ مثلاً عالم بیداری میں ہمارا مشرق کی طرف حرکت کرنے والا پران ہمارے جسم خاکی سے محدود ہے یا یوں سمجھو کہ ہم نے اُسے محدود وان رکھا ہے سُشپتی میں چونکہ محدود کرنے والا جسم نہیں ہے۔ اسواسطے پراگیہ کو وِیا یک انتریامی کہا ہے اس پراگیہ میں سے بیہوشی یا اگیان کی اُپادھی نکال دو۔ تو یہی شُدھ گیان سروپ رہ جاتا ہے جسمیں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہوسکتی۔ اسیواسطے شُرتی اس کو نیتی نیتی کہتی ہے یعنی یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں۔ نہ یہ پکڑا جاسکتا ہے نہ ٹوٹ پھوٹ سکتا ہے۔ نہ ملوث ہوتا ہے۔ نہ اسے فنا ہے۔ کیونکہ یہ سب دھرم جاگرت سوپن اور سُشپتی کی اُپادھیوں کے ہیں۔ بے اُپادھی

شُدھ گیان تمام دھرموں سے خالی ہے اور سدا مُکت ہے ٭
یہ وہ منزل مقصود ہے جس پر تمام کرم اُپاسنا اور گیان سے من کی
شُدھی کرکے راجہ جنک کو پہنچا ہے۔ راجہ چونکہ من کی شُدھی کر چکا ہے۔
فوراً یہ بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔ اور یاگیہ ولکیہ رشی سے معلوم کرکے بولا
کہ اے جنک تو ابھے پد یعنی بےخوفی کے مقام یا موکش کی حالت کو پہنچ گیا۔
جنک تنزل سے شکریہ ادا کرتا ہوا بولا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو بھی اسے ابھے پد کو
پہنچے جو تو نے مجھے سمجھایا ہے۔ میں تجھے جھک کر نمسکار کرتا ہوں۔ اور ہزار گائیں
دیہی کیسی میرا تمام راج تیری نذر ہے اور میں خود تیرا غلام ہوں۔ یہ برہم گیانی
کے بنے کہلاتی ہے ٭

اوپر جو چاروں حالتیں دی گئی ہیں وہ ویشٹی کے لحاظ سے دی گئی ہیں
مگر ویشٹی وہی ہے جو سمشٹی ہے۔ کیا وجہ کہ آنکھ میں جو جاگرت کا ابھمانی
پُرش ہے۔ اسکی اُس پُرش کے ساتھ ایکتا ہے جو سورج میں ہے۔ اسطرح
وِشو اور ویراٹ ایک ہیں۔ جاگرت کے ہی وشو اور ویراٹ سوپن یعنی سوکشم
سرشٹی کے تیجس اور ہرنیہ گربھ ہیں۔ اور کارن شریر کے پراگیہ اور ایشور۔ رہا
تُریہ یا چوتھا پد اُس میں بھید کرنے والی اُپادھی کوئی ہے نہیں۔ پس اسمیں
ویشٹی سمشٹی کی کلپنا ہو ہی نہیں سکتی۔ اس شُدھ گیان میں مایا کے سمبندھ
سے کارن سوکشم۔ اور ستھول اُپادھیوں کی متھیا کلپنا ہے۔ جب ہر اُپادھی
نقشہ خواب کی طرح جھوٹی اور ہستی سے عاری ہے۔ پھر کاہیکی ویشٹی اور
کاہیکی سمشٹی۔ جو ویشٹی ہے وہی سمشٹی ہے اور جو سمشٹی ہے وہی ویشٹی
ہے۔ ایک شُدھ بُدھ سدا مُکت سبھاؤ آتما، وہی برہم ہی برہم ہے
جسے ابھے پد کا نام دیا جاتا ہے۔ اے ناظر کتاب تو بھی اسی حالت کو پہنچ

پھر ہر برہم گیانی یاگیہ ولکیہ تجھے دیکھ کر یہی کہیگا کہ تو ابھے پد کو پہنچ گیا ہے ؞

دوسرے براہمن کا خلاصہ

۱- پہلے براہمن میں چھ اُپاسنائیں بتائی گئیں۔ اس براہمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُپاسنا کا سادھن کس آدرش پر پہنچاتا ہے ؞

۲- جنک اپنی نامکمل اُپاسناؤں کی تکمیل یاگیہ ولکیہ سے سُن کر اس سے گیان سیکھنا چاہتا ہے۔ یاگیہ ولکیہ اوّل یہ سوال پوچھتا ہے کہ یگیہ اور دان اور نیز کرم اُپاسنا اور گیان کا تہیہ سفر کر کے تو کس منزل مقصود پر پہنچا چاہتا ہے جنک کو چونکہ معلوم نہیں۔ یاگیہ ولکیہ خود بتاتا ہے۔ کہ وہ منزل مقصود گیان سروپ آتما ہے جو ابھے پد ہے ؞

۳- اُس کے سمجھنے کا طریق یہ ہے کہ بیداری میں یہ داہنی آنکھ میں رہتا ہے اور اسکا نام اندر ہے۔ بائیں آنکھ میں اسکا بھوگ یعنی اندرانی رہتی ہے۔ سوپن میں اسکا قیام ہردے میں ہوتا ہے۔ اور وہاں یہ خواب دیکھا کرتا ہے سُشپتی میں یہ پران روپ اور ویاپک ہوتا ہے۔ تمام اُپادھیوں سے مبرا یہی شُدھ برہم ہے۔ جنک اس گیان کو سمجھ کر اور ابھے پد کو پہنچ کر یاگیہ ولکیہ کو نمسکار کرتا ہے ؞

تیسرا براہمن اوستھاؤں کا مفصل بیان

دوسرے براہمن میں جاگرت۔ سوپن سُشپتی اور تریہ چار حالتوں کا مختصر بیان دیا گیا۔

اس براہمن میں انہیں کو کھول کر دکھایا جاتا ہے۔ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ چاروں حالتوں کا گیان آتما کو ہوتا ہے۔ آیا یہ گیان آتما کا گُن ہے جیسے نیایک وغیرہ مانتے ہیں یا آتما خود جوتی یعنی گیان سروپ ہے۔ شُرتی اس بحث کی تمہید کہانی سے اُٹھاتی ہے ۞

۱۔ ایک بار ودیہہ نگر کے راجہ کے پاس یاگیہ ولکیہ آیا۔ آیا یہ سوچکر تھا کہ کچھ بولوں گا نہیں۔ مگر اگنی ہوتر کے بارے میں دونوں کی کچھ گفتگو ہوئی۔ یاگیہ ولکیہ نے جنک کو بر دان دیا۔ اُسنے یہ بر مانگا کہ جو چاہے جتنے سوال پُوچھ لیا کروں۔ یاگیہ ولکیہ نے منظور کر لیا۔ چنانچہ جنک نے پوچھا ۞

۲۔ اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کون سی جوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ سورج جوتی ہے۔ سورج روپ جوتی سے یہ بیٹھتا اُٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ۞

کہانی کی غرض تعلیم کو دلچسپ بنانا ہے۔ یاگیہ ولکیہ گو یہ سوچکر راجہ جنک کے پاس گیا تھا کہ میں کچھ بولونگا نہیں یعنی گیان دھیان کے بارے میں کچھ تقریر نہ کرونگا۔ مگر گیانی راجہ جنک کب چھوڑتا تھا۔ اُسنے خود اگنی ہوتر یعنی ویدک کرم کانڈ کے بارے میں تقریر شروع کی۔ جنک کی علمیت سے یاگیہ ولکیہ بہت خوش ہوا اور بولا کہ جو چاہو بر مانگ لو۔ راجہ نے بر یہی مانگا کہ میں آپ سے جتنے سوال چاہے پوچھ لیا کروں۔ شاکلیہ کی طرح میرا سر کٹ کر نہ گرے۔ یاگیہ ولکیہ نے منظور کر لیا تو راجہ نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس پُرش یعنی آدمی کی جوتی کون سی ہے یعنی کس نور کی روشنی میں کام کاج کرتا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ سورج کے نور سے۔ بھلا کیوں۔

اس وجہ سے کہ آدمی کا بیٹھنا اٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ کام کاج کرنے جانا۔ اور ختم کر کے گھر واپس آنا۔ دن میں سورج کی روشنی پر منحصر ہیں۔ راجہ نے کہا درست ہے۔

دن میں بے شک سورج کی روشنی ہوتی ہے۔ مگر رات کو نہیں ہوتی۔ اسواسطے آدمی کی جوتی فقط سورج ہی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ راجہ سوال پر سوال اٹھاتا ہے۔ کیونکہ یاگیہ ولکیہ سے پہلے ہی بر مانگ چکا ہے اور یہ بھی جواب دینا ہے۔

۳۔ سورج جب غروب ہو جاتا ہے تو اے یاگیہ ولکیہ اس پرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ چاند اس کی جوتی ہوتی ہے۔ چاند روپ جوتی سے یہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے اور پھر واپس آجاتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔

۴۔ سورج جب غروب ہو جاتا ہے۔ اور چاند چھپ جاتا ہے۔ تو اے یاگیہ ولکیہ اس پرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ آگ اسکی جوتی ہوتی ہے۔ آگ روپ جوتی سے یہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔

۵۔ جب سورج غروب ہو جاتا ہے۔ چاند چھپ جاتا ہے۔ اور اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ تو اے یاگیہ ولکیہ اس پرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ بانی جوتی ہوتی ہے۔ بانی روپ جوتی سے یہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے اس واسطے اے راجہ جہاں ہاتھ نہیں جاتا جاتا اور وہاں آواز اٹھتی ہے۔ تو یہ پرش پہنچ جاتا ہے۔ راجہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔

۶- جب سورج غروب ہو جاتا ہے۔ چاند چھپ جاتا ہے۔ اگنی شانت
ہو جاتی ہے۔ اور آواز نہیں آتی تو اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی
ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ آتما ہی اس کی جوتی ہوتی ہے
آتما روپ جوتی سے یہ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے
اور پھر واپس آجاتا ہے ۔

آدمی کی پہلی جوتی یا نور سورج کو بتایا جس کی روشنی میں وہ سب کام
کاج کرتا ہے۔ سورج چھپ جاتا ہے تو دوسری جوتی چاند کی روشنی ہے
یہ بھی نہیں رہتا تو تیسری جوتی آگ کی ہے مثلاً شمع چراغ وغیرہ۔ یہ بھی
نہیں رہتی تو چوتھی جوتی بانی یا کلام ہے۔ جہاں اندھیرے میں ہاتھ کو
ہاتھ نہیں سوجھتا وہاں آواز اُٹھے تو کان سے سُنکر اور من سے بچار کر
آدمی پہنچ سکتا ہے۔ گویا یہاں بانی ہی سورج چاند اور چراغ کی روشنی کا
کام کرتی ہے۔ مگر جہاں آواز بھی نہیں ہے۔ وہاں بھی تو آدمی آتا جاتا
ہے۔ اسواسطے ان مادی اسباب کے علاوہ جوتی کوئی اور ہی ہونی
چاہئے۔ یہ آتما کے گیان کی جوتی یا روشنی ہے۔ کیونکہ اسکے علاوہ اور
کوئی جوتی اسوقت ہے نہیں جسکی طرف انگلی سے اشارہ کیا جائے۔ پس
جہاں کوئی مادی روشنی نہیں وہاں صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا نور
علم ہوتا ہے جسکے چاندنے میں آدمی سب کام کرتا ہے ۔

اوپر بتایا گیا کہ آخری جوتی آتما کی ہے۔ آتما کا اطلاق جسم خاکی پران من
بدھی اور آنندمے کوش سب پر ہوتا ہے۔ چنانچہ جنک سوال کرتا ہے
کہ کونسا آتما۔ یاگیہ ولکیہ اس کا جواب دیتا ہے۔ اور بیداری سشپتی اور خواب کی

تین حالتیں بنتا ہے ؀

۷ ۔ راجہ نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ کون سا آتما ۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا
کہ یہ جو وگیان مے پرانوں میں ہردے کے اندر گیان سروپ پرش ہے ۔ یہی
وگیان بن کر دونوں لوکوں میں پھرتا ہے ۔ گویا سوچتا بھی ہے اور حرکت بھی
کرتا ہے ۔ یہی خواب بن کر اس دنیا اور اس کی فانی شکلوں سے گزر جاتا ہے ؀

۸ ۔ یہی پرش پیدا ہوتا ہوا اور جسم رچتا ہوا پاپیوں سے ملوّث ہوتا ہے
اور جسم سے اونچا اٹھتا ہوا اور مرتا ہوا پاپیوں کو چھوڑ دیتا ہے ؀

جنک کے یہ سوال کرنے پر کونسا آتما ہے ۔ یاگیہ ولکیہ آتما کی پہچان اور
جونیوں سے کرنے کے لئے اس کی پانچ صفات بیان کرتا ہے ۔ اوّل
وگیان مے یعنی اپنے گیان سے بدھی کی صورت بنا ہوا ۔ دوسرے ہردے
یعنی قلب کے اندر ۔ اور جونیوں کی طرح باہر نہیں جسے اندریاں دیکھ سکیں ۔
تیسرے پرانوں میں یعنی گیان اور کرم اندریوں سے گھرا ہوا ۔ چوتھے گیان سروپ
یعنی جوتی روپ ۔ پانچویں پرش یعنی غیر مادی روح جس کا نور بدھی کی طرح
مستعار نہیں ہے ۔ یہ وہ آتما ہے جس کی جوتی سے آدمی کام کرتا ہے ۔
پہلے جو چار جوتیاں یعنی سورج چاند آگ اور بانی بتائیں تھیں ۔ وہ محض
زینے تھے جن پر قدم بقدم چڑھا کر یاگیہ ولکیہ نے راجا کو آتما پر لا پہنچایا
ہے ۔ یہی اصلی جوتی ہے جس کے پرکاش میں آدمی ہر کام کرتا ہے ؀

آتما محض جوتی یا گیان سروپ ہے ۔ اس لئے یہ بلحاظ ماہیت ذاتی
اس میں کچھ کرنا کرانا نہیں ہے ۔ پھر یہ اس لوک یعنی جاگرت کے جگت میں
اور پرلوک یعنی سُشپتی میں پھرتا پھراتا کیوں ہے ۔ یعنی کبھی گہری نیند میں جاتا
ہے ۔ کبھی جاگرت میں آتا ہے ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ بدھی میں ستوگن پردھان

ہونے سے آتما کا عکس پڑتا ہے اور وہ چیتن سی ہو جاتی ہے۔ آتما جاگرت میں ہے۔ گیان سروپ آتما کو اگیان سے وہم یہ ہے کہ مجھ میں ہے۔ گو یا اپنے وہم سے وہ بدھی بنا ہوا ہے۔ مگر یہ محض وہم ہی وہم ہے۔ چنانچہ شرتی کہتی ہے کہ بدھی کا روپ بنا ہوا یہ دونوں لوکوں میں پھرتا ہے۔ گو یا سوچتا بھی ہے اور حرکت بھی کرتا ہے۔ اس گو یا کے لفظ سے ہی ظاہر ہے کہ حقیقت میں سوچتا اور حرکت نہیں کرتا۔ محض اپنے آپ کو وہم سے مانتا ہے کہ سوچتا اور حرکت کرتا ہوں۔ کیا وجہ کہ یہی جب خواب بن جاتا ہے تو دنیا اور اسکی وہمیہ نام و صورت کے نقشوں کے پھنساوے سے باہر جاتا ہے۔ اگر یہ نقشے سچے ہوتے اور آتما حقیقت میں بدھ ہوتا تو تبدیل حالت ناممکن تھی۔ پس بیداری بھی اسکی مانی ہوئی شے ہے اور خواب بھی ۔

جس طرح بیداری اور سشپتی کی حالتوں کی تبدیلی اسکی مانی ہوئی چیز ہے۔ اسیطرح عالم خواب میں پیدا ہونا۔ اپنا جسم رچ لینا۔ اور پاپوں میں پھنسکر دکھ اٹھانا۔ نیکیوں پاپوں اسکی مانی ہوئی یا وہمیہ ہیں۔ کیونکہ جب اس حالت خواب کو چھوڑتا ہے اور جسم خواب سے اونچا اٹھ کر مرتا ہے یعنی بیدار ہوتا ہے تو خواب کی زندگی میں جو دکھ تھے اُنسے چھوٹ جاتا ہے ۔

اوپر بیداری خواب اور سشپتی کی تین حالتوں کیطرف اشارہ کیا گیا۔ اب انکی تھوڑی بہت تشریح کرکے خواب کی حالت سے آتما کا سویم جوتی ہونا بتایا جاتا ہے ۔

۹۔ اس پُرش کے دو ہی مقام ہیں۔ یہ لوک اور پرلوک۔ سندھی تیسرا سوپن کا مقام ہے۔ اس سندھی کے مقام میں رہتا ہوا یہ دونوں مقاموں

یعنی اس لوک اور پرلوک کو دیکھتا ہے۔ خود ہی اپنے پرکاش اور جوتی سے انہیں رچ کر سوتا ہے۔ یہاں یہ پُرش سویم جوتی یعنی خود ہی پرکاش سروپ ہوتا ہے
۱۰۔ عالم خواب میں رتھ گھوڑے اور راستے نہیں ہوتے خود رتھ گھوڑے اور راستوں کو رچ لیتا ہے۔ آنند مود اور پرمود نہیں ہوتے خود آنند مود اور پرمود کو پیدا کر لیتا ہے۔ تالاب جھیلیں اور دریا نہیں ہوتے خود تالاب جھیلیں اور دریا بنا لیتا ہے۔ کیونکہ یہ پُرش خالق ہے ؀

اس پُرش کے دو لوک یا مقام ہیں۔ ایک تو یہ لوک یعنی ہماری بیداری کی دنیا۔ اور دوسرے پرلوک یعنی سُشُپتی۔ پھر سُوپن یا خواب کیا چیز رہا۔ یعنی سندھی یا مقام اتصال کیا۔ جبکہ خواب میں عالم بیداری کے سے سُکھ دُکھ بھی بھوگتا ہے اور سُشُپتی کا سا آنند بھی۔ اب یہ دیکھئے کہ سُشُپتی میں جیسے سہارے والا یہ پُرش ہوتا ہے یعنی بیداری کی اچھی بُری واسنائیں لیکر گہری نیند سوتا ہے۔ انہیں کے مطابق بیداری میں سُکھ دُکھ بھوگتا ہے۔ اور جب سوتا ہے یعنی عالم خواب میں جاتا ہے تو اس دنیا یعنی عالم بیداری کی سب ماترائیں یعنی واسنائیں لے کر جاتا ہے۔ خود ہی انکا یعنی بیداری کی نام و صورت والی چیزوں کا ناش کرتا ہے یعنی اپنی نظر کے سامنے سے ہٹا دیتا ہے۔ اور اپنے پرکاش اور جوتی یعنی قوت خیال سے نئی دنیا رچ لیتا ہے۔ چونکہ عالم خواب میں ذات بینا آتما کے سوا اور کچھ چیز نہیں ہے۔ اس لئے یہاں اسکا خود جوتی ہونا صاف صاف سمجھ میں آتا ہے۔ بیداری میں چونکہ ایک عالم کثرت نظر کے سامنے ہوتا ہے اس واسطے آتما سویم پرکاش ہوتا ہوا بھی سویم پرکاش معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ادھر تو سورج کی جوتی ذرکا رہے۔ ادھر

اندریوں من بدھی وغیرہ کی خواب میں سوائے خواب میں آتما کے اور کوئی ہے نہیں۔ اس لئے صاف ظاہر ہے کہ آتما آپ ہی جوتی ہے ❊
یہاں خواب میں رتھ گھوڑے راستے وغیرہ کچھ نہیں ہوتے۔ آتما اپنی جوتی یا گیان یعنی خیالی قوت سے سب کو رچ لیتا ہے۔ یہاں آنند یعنی پشنے کے دیکھنے سے جو سکھ ہوتا ہے۔ مود یعنی پشنے کے خود لے لینے سے جو سکھ ہوتا ہے۔ پرمود یعنی پشنے کے بھوگنے سے جو سکھ ہوتا ہے۔ تینوں نہیں ہیں۔ مگر بلا عذر وغیرہ کے خود انہیں پیدا کر لیتا ہے۔ یہی حال بھوگ کے اور سامانوں یعنی باغ باغیچوں تالاب ندیوں وغیرہ کے پیدا کر لینے کا ہے۔ اس پیدا کرنے کی وجہ کیا۔ یہ کہ یہ پرش خود خالق ہے خلقت کر لینے میں کسی کا محتاج نہیں ہے ❊

اوپر بتایا کہ آتما سوئم پرکاش ہے اور عالم خواب کی خلقت میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ یہ خود خالق ہے۔ اسی مضمون کے مندرجۂ ذیل شلوک دیئے جاتے ہیں ❊

۱۱۔ اس مقام پر یہ شلوک ہیں۔ خواب سے عالم بیداری کے جسم کو چھوڑ کر خود جاگتا ہوا سوتی ہوئی اندریوں کو دیکھتا ہے۔ اور مصفا اندریوں کو لے کر یہ درخشاں متحرک پرش پھر مقام بیداری میں آتا ہے ❊

۱۲۔ پرانوں سے ورلے گھونسلے یعنی جسم خاکی کی رکشا کرتا ہوا بیرونی گھونسلے سے پھر پھرا کر یہ درخشاں متحرک اور لافانی پرش جہاں جی چاہتا ہے جاتا ہے ❊

۱۳۔ خواب میں نشیب و فراز کو پہنچتا ہوا یہ دیو بہت سے روپ بناتا ہے

عورتوں کے ساتھ خوش خرم کھیلتا ہے۔ ہنستا ہے۔ اور مقامات خوف دیکھتا ہے یعنی ہر اس۔ سب اسکی آرام گاہوں کو تو دیکھتے ہیں۔ مگر کوئی اس کو نہیں دیکھتا۔ کہتے ہیں کہ سوتے ہوئے آدمی کو یکایک نہ جگانا چاہئے۔ کیونکہ جس اندریہ کو لیکر وہ حالت خواب میں گیا ہے۔ اسی کی راہ سے جسم میں نہ داخل ہو تو لاعلاج بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خواب اسکا مقام بیداری ہی ہے۔ کیونکہ جو کچھ عالم بیداری میں دیکھا کرتا ہے۔ وہی عالم خواب میں بھی دیکھتا ہے۔ یہاں یہ پرش سویم جوتی یعنی خود ہی پرکاش روپ ہوتا ہے۔ یہ سنکر جنک نے کہا کہ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کے متعلق کہئے۔

خواب کا جسم رچنے سے پیشتر ضروری ہے کہ جسم بیداری کا خیال آدمی چھوڑے اور خواب کے جسم میں اطمان کرے۔ اس لئے کہا کہ خواب سے بیداری کا جسم چھوڑتا ہے۔ لوگ اسے سوتا ہوا یعنی بیہوش سمجھتے ہیں۔ مگر یہ بیہوش نہیں ہوتا۔ بلکہ جاگتا یعنی باہوش ہوتا ہے۔ کیونکہ خواب کے تمام نظارے دیکھتا ہے۔ پھر سوتا کون ہے۔ اندریاں جو بیداری میں تو جاگتی یعنی کام دیتی ہیں اور خواب میں نہیں۔ یہ ان سوئی ہوئی اندریوں کو دیکھتا ہے۔ اور پھر جب عالم بیداری میں آتا ہے تو سوئی ہوئی مصنا یعنی سنوگن کے کاریہ اندریوں کو ساتھ لیکر آتا ہے۔ پرش کے معنی ہیں گیان روپ جیو۔ درخشاں اس واسطے کہا کہ گیان کی روشنی سے چمکتا ہے۔ اور متحرک یعنی ہنس اس واسطے کہ بیداری سے خواب۔ خواب سے سشپتی۔ اور سشپتی سے خواب یا بیداری میں آتا جاتا رہتا ہے۔

یہ لافانی پرش جب عالم خواب میں جاتا ہے تو ورلے گھونسلے یعنی جسم خاکی سے

تعلق بالکل ہٹا نہیں لیتا - بلکہ پران سے اس کی رکشا کرتا ہے یعنی سوتے آدمی کے
جسم خاکی میں سانس برابر آتے جاتے رہتے ہیں - خود ایک بیرونی یعنی خواب کا
جسم رچ کر عالم رویا میں چلتا پھرتا ہے اور جہاں چاہتا ہے سیر کرتا پھرتا ہے۔
عالم خواب میں نشیب و فراز یعنی اونچی اور نیچی حالتیں تصور کر کر کے
سکھ کے بھوگ کرتا رہتا اور خوش ہوتا ہے اور خوف و خطر میں پڑ پڑ کر دکھ
اٹھاتا ہے ۔

اس کی آرامگاہوں یعنی بیداری خواب اور سشپتی کی حالتوں کو یا
خواب کے نظاروں کو تو سب دیکھتے ہیں۔ مگر اس کو کوئی نہیں دیکھتا یعنی
اس کا سروپ کوئی نہیں پہچانتا کہ یہ شدھ بدھ مکت سبھاؤ گیان سروپ
آتما ہے۔ تینوں حالتوں سے ملوث نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ ۔

خواب کا بیان کر کے شرتی اب ایک حکمت کی بات بتاتی ہے کہ
سوتے ہوئے آدمی کو یکدم و یکبارگی نہیں جگانا چاہئے - کیا وجہ کہ جس اندریہ
کی راہ سے جیو بیداری سے خواب کی حالت میں گیا ہے - اسی اندریہ کی
راہ سے پھر جسم میں داخل نہیں ہوا تو لاعلاج بیماریاں مثلاً اندھاپن وغیرہ
لاحق ہو جاتی ہیں - یہ بات بتا کر شرتی خواب کا دوسرا مسئلہ بتاتی ہے -
خواب کے دو مسئلے ہیں - ایک تو یہ خواب کی دنیا جیو اپنے خیال سے خود
رچتا ہے - دوسرا یہ کہ بیداری کی دنیا کی طرح ایک لطیف دنیا پہلے ہی سے
خواب میں موجود ہوتی ہے - اور رات کو جیو اس میں جا کر تماشے دیکھتا ہے -
ویدانتی پہلا مسئلہ مانتے ہیں - بودھ اور تھیوسوفیسٹ دوسرا - برہم سوتروں
میں اس دوسرے مسئلے کی تردید بڑے شد و مد کے ساتھ کی گئی ہے -
دونوں صورتوں میں ظاہر ہے کہ یہ پُرش سویم جوتی ہے - یہ گیان شنکر

جنک ایسا خوش اور ممنون ہؤا کہ یاگیہ ولکیہ سے کہنے لگا کہ بھگوان میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں ٭

خواب کا بیان ختم ہؤا اور بتایا گیا کہ یہاں آتما سویم جوتی ہوتا ہے۔ اب شرتی یہ دکھاتی ہے کہ بیداری خواب۔ اور سشپتی تینوں حالتوں میں آتما گیان سروپ ہونے کی وجہ سے بے لوث رہتا ہے ٭

۱۵۔ وہ اس پرسادو کی حالت میں رمن کر کے اور پھر چل کر اور پُنیہ یا پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں خواب کے لئے آتا ہے۔ اور جو کچھ وہاں دیکھتا ہے اس سے ملوث نہیں ہوتا کیونکہ یہ پُرش بے لوث ہے۔ یہ شنکر جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کے لئے کہئے ٭

۱۶۔ وہ اس خواب میں رمن کر کے اور چل پھر کر اور پُنیہ یا پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں بیداری کے لئے آتا ہے۔ اور جو کچھ وہاں دیکھتا ہے اس سے ملوث نہیں ہوتا کیونکہ یہ پُرش بے لوث ہے۔ یہ شنکر جنک نے کہا اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کے لئے کہئے ٭

۱۷۔ وہ اس بیداری میں رمن کر کے اور چل پھر کر اور پُنیہ یا پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں خواب کے لئے آتا ہے ٭

۱۸۔ جسطرح مگرمچھ دریا کے دائیں بائیں دونوں کناروں میں پھرتا ہے۔ اسیطرح یہ پُرش دونوں حالتوں یعنی بیداری اور سشپتی میں پھرا کرتا ہے ٭

۱۹۔ جسطرح اس آکاش میں باز یا شکرا اُڑ کر تھک جائے اور بازو

جوڑ کر آشیانے کا رُخ کرے اسیطرح یہ پُرش سُشپتی کی حالت کیطرف دوڑتا ہے۔ جہاں نہ کچھ خواہش کرتا ہے نہ کچھ خواب دیکھتا ہے ❊

۲۰۔ اس کی ہِتا نام ناڑیاں ہیں۔ ایسی باریک جیسا بال کا ہزارواں حصّہ ہوتا ہے۔ ان میں سفید، نیلا پیلا ہرا لال رس بھرا رہتا ہے۔ جب اسے گویا مارتے ہیں۔ یا باندھتے ہیں۔ یا یہ خود ہاتھی سے بھاگتا ہے۔ یا گڑھے میں گرتا ہے۔ تو عالم بیداری میں جو خوف دیکھتا ہے۔ اگیان سے یہی یہاں اننتا ہے۔ جہاں اپنے آپ کو دیوتا یا راجہ کیطرح مانتا ہے۔ یا یہ جانتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ تو یہ اسکا پرم لوک ہے ❊

یہ سارا سُشپتی کی حالت کی ہے کیونکہ اس میں آدمی پرسن یعنی سُکھی ہوتا ہے۔ اس میں وہ خواب سے گیا تھا۔ گویا خواب سُشپتی کی جائے پیدائش تھا۔ پھر سُشپتی سے خواب میں واپس آتا ہے۔ جانے کا جو طریق تھا واپس آنیکا طریق ظاہر ہے کہ اس سے اُلٹا ہوگا۔ اب یہ دیکھئے کہ سُشپتی سے خواب میں اسی موقت واپس آئیگا جسوقت رمن کر چکیگا یعنی سُکھ کا بھوگ چکیگا۔ چل پھر چکیگا یعنی ہر طرح کی واسناؤں کے مزے لے چکیگا جن کو پُن اور پاپ کا نام دیا گیا ہے اور جو نیچ روپ سے سُشپتی میں ہی ہیں اور آتما اُن کا پرکاش کرتا ہے۔ مگر سُشپتی میں جو کچھ یہ آتما دیکھتا ہے۔ اس سے ملوّث نہیں ہوتا کیا وجہ کہ محض گیان سروپ ہونے کی وجہ سے اِن جھوٹے نقشوں سے بے لوث ہے۔ بعض شارح رمن کرنے۔ چلنے پھرنے۔ اور دُکھ سُکھ بھوگنے کو پہلی حالت خواب سے متعلق سمجھتے ہیں سُشپتی ختم ہونے کے بعد خواب ہوتا ہے اور خواب کے بعد بیداری۔ سولھویں اور سترھویں کنڈیکاؤں کے جملوں کی شرح

ایسی ہی ہے جیسی اوپر بیان ہوئی - اس لیے علیحدہ نہیں دیگئی ۔

خواب چونکہ سندھی کی حالت ہے - اس واسطے اصلی حالتیں دو ہی ہیں - یعنی بیداری اور سشپتی - آتما مچھ کیطرح کبھی اس کنارے یعنی بیداری اور کبھی اُس کنارے یعنی سشپتی کی طرف جاتا ہے - جب بیداری یا خواب کے بھوگ بھوگتا تھک جاتا ہے تو جسطرح تھکا ہؤا شکرا یا باز اپنے بازو جوڑکر گھونسلے کا رُخ کرتا ہے اسیطرح آتما سشپتی میں چلا جاتا ہے - جہاں نہ کامنائیں ستاتی ہیں اور نہ خواب کے دُکھ سُکھ پیش نظر ہوتے ہیں سشپتی سے پھر خواب ہوتا ہے - اسوقت آتما کا مقام خاص باریک قلب کے اندر کی ناڑیاں ہوتی ہیں - جن میں خلطوں یعنی سودا صفرا وغیرہ کے مختلف رنگوں کے عرق ہوتے ہیں - ان کی وجہ سے عالم بیداری میں جو دُکھ یا سُکھ اسنے بھوگے ہیں وہی یہاں نمایاں ہوتے ہیں - مثلاً اگر پاپ طلوع ہوتے ہیں تو ایسے خواب دیکھتا ہے کہ لوگ اسے مار یا باندھ رہے ہیں یا ہاتھی پیچھے دوڑتا ہے اور خود کنوئیں میں گرتا ہے - پُن اُدے ہوتے ہیں تو راجاؤں کے سے بھوگ بھوگتا ہے یا جن دیوتاؤں کے یگیہ یا اُپاسنا کرتا رہا ہے - اُن کے سے بھوگ مل رہے ہیں - یہ تمام اگیان کا کارخانہ تھا - اگر آدمی گیانی ہے اور بیداری میں اپنے آپ کو برہم روپ سے دیکھتا ہے تو خواب میں بھی یہی دیکھیگا کہ میں ہی سب کچھ ہوں - میرے سوا اور کچھ نہیں ہے - یہ اس جیو کا سب سے اونچا یعنی پرم لوک ہے ۔

جیو کا سب سے اونچا لوک یہ بیان ہؤا کہ اُسے یہ الوبھو ہو کہ بس میں ہی میں ہوں -

میرے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔ مگر یہ اُدبھوت صرف آتم گیانی کو ہی ہوا کرتا ہے سب کو کیونکر سمجھایا جائے۔ شُرتی اس سمجھانے ہی کی غرض سے سشپتی کی حالت کو لیتی ہے۔ اور نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے ؂

۲۱۔ یہ اس کا بے خواہش۔ بے پاپ اور بے خوف روپ ہے جسطرح کوئی پیاری استری سے ہم آغوش ہوکر سوئے تو اندرونی و بیرونی کسی چیز کو نہیں جانتا۔ اسیطرح پُرش پراگیہ آتما سے ہم آغوش ہوکر اندرونی و بیرونی کوئی چیز نہیں جانتا۔ یہ اسکا ایسا روپ ہے جسمیں تمام خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اپنے بس ہوتی ہیں۔ آپ بے خواہش اور رنج سے علیحدہ ہوتا ہے ؂

۲۲۔ یہاں باپ باپ نہیں رہتا۔ ماں ماں نہیں رہتی۔ چور چور نہیں رہتا۔ برہم ہتیارا برہم ہتیارا نہیں رہتا۔ دیوتا دیوتا نہیں رہتے۔ وید وید نہیں رہتے۔ چانڈال چانڈال نہیں رہتا۔ پولشک پولشک نہیں رہتا۔ فقیر فقیر نہیں رہتا۔ تپسوی تپسوی نہیں رہتا۔ پاپ سے بے لوث پُن سے بے لوث غرض قلب کے تمام رنج و آلام سے آدمی تر جاتا ہے ؂

جو برہم لوک یا برہم لوک اوپر بیان ہوا وہ آتما کا ایسا روپ ہے جس میں نہ کوئی خواہش رہتی ہے نہ پاپ رہتا ہے۔ نہ خوف رہتا ہے۔ بس ایک آنند ہی آنند اور غیر محدود دین کی حالت ہوتی ہے۔ اسی کی مثال سے توضیح کرتے ہیں کہ جسطرح کوئی اپنی پیاری استری کے ساتھ آرام کرتا ہو تو اسے نہ کسی بیرونی شے کی خبر رہتی ہے نہ اندرونی کی۔ اسیطرح جب آدمی سشپتی میں پراگیہ سے متحد ہوتا ہے تو اندر باہر کی اُسے کچھ خبر نہیں رہتی۔ اُسکا یہ روپ ایسا ہوتا ہے گویا تمام خواہشیں پوری ہوگئیں۔ یا

ان خواہشوں کا پورا ہونا اپنے ہاتھ ہے۔ اس واسطے تکلیف نہیں ہیں۔ یا کوئی خواہش نہیں رہی ہے۔ غرض سشپتی میں رنج و غم کا ذرا بھی لیش نہیں رہتا۔ یہی موکش کی حالت ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سشپتی میں بے ہوشی ہے۔ اور موکش میں بیہوشی نہیں۔ موکش کو بلکہ یوں سمجھ لو کہ عالم بیداری میں سشپتی ہو رہی ہے۔ اور تمام دوئی اُڑ گئی ہے سشپتی میں دوئی نہ رہنے کی مثالیں یہ ہیں کہ یہاں باپ باپ نہیں رہتا۔ یعنی بیداری میں جو جھوٹا باعث تکلیف رشتہ آدمی نے منسوب کر رکھا تھا وہ نہیں رہتا۔ اسی پر اور الفاظ کے معنی قیاس کر لو۔ چانڈال وہ شخص کہلاتا ہے جو برہمنی عورت اور شودر مرد سے پیدا ہو۔ پولسک وہ ہے جو چھتری عورت اور شودر مرد سے پیدا ہو۔ چونکہ اس حالت میں دوئی کی صورتیں ہیں نہیں۔ اسواسطے آدمی پن پاپ اور قلب کے تمام رنج و آلام سے آزاد ہو جاتا ہے ؀

اوپر بتایا گیا کہ سشپتی میں دوئی کی صورتیں نہیں رہتیں۔ اسواسطے پاپ پن۔ دُکھ سُکھ۔ رنج و غم نہیں رہتا۔ یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ جس طرح شونیہ وادی مانتا ہے اسیطرح اس حالت میں آتما کا ہی ابھاؤ کیوں نہ مانا جائے۔ وجہ یہ کہ اس حالت میں کچھ رہتا ہی نہیں ہے۔ شرتی آتما کے اثبات اور صور دوئی کی نفی کی وجہ بتاتی ہے ؀

۲۳۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں دیکھتا تو دیکھتا ہوا ہی نہیں دیکھتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے کی دیکھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے دیکھے ؀

۲۴۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سونگھتا۔ تو سونگھتا ہوا ہی نہیں سونگھتا کیونکہ

لافانی ہونے کی وجہ سے سونگھنے والے کی سونگھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے سونگھے ؞

۲۵۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں چکھتا۔ تو چکھتا ہوا ہی نہیں چکھتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے چکھنے والے کی چکھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی جسے چکھے ؞

۲۶۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں بولتا۔ تو بولتا ہوا ہی نہیں بولتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے بولنے والے کی بولنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے کہے یا بولے ؞

۲۷۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سُنتا۔ تو سُنتا ہوا ہی نہیں سُنتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے سُننے والے کی سُننے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے سُنے ؞

۲۸۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سوچتا۔ تو سوچتا ہوا ہی نہیں سوچتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے سوچنے والے کی سوچنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے سوچے ؞

۲۹۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں چھوتا تو چھوتا ہوا نہیں چھوتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے چھونے والے کی چھونے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے جانے ؞

۳۰۔ تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں جانتا۔ تو جانتا ہوا ہی نہیں جانتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے جاننے والے کی جاننے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے جانے ؞

سُشپتی کی حالت میں گیان سروپ آتما بیداری یا خواب میں

جسطرح آنکھ پسے پٹیوں کو دیکھا کرتا ہے اسطرح نہیں دیکھتا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آتما نہیں رہا۔ یا اسمیں دیکھنے کی طاقت نہیں رہی۔ بلکہ اس حالت میں نہ آنکھ اندریہ ہے اور نہ اُسکا کوئی بشئے۔ دونوں اپنے کارن یعنی اگیان میں لے ہو گئے ہیں۔ یہ باعث ہے کہ وہ جب کچھ نہیں دیکھتا تو دیکھنے کی طاقت رکھتا ہوا ہی نہیں دیکھتا۔ کیا وجہ کہ آتما گیان سروپ ہونے کی وجہ سے غیر متبدّل اور لا فانی ہے۔ اسیواسطے نہ خود اسکا ناش ممکن ہے نہ اُسکی دیکھنے کی شکتی کا۔ چنانچہ سُشپتی سے عالم بیداری یا عالم خواب میں جاتا ہے۔ تو فوراً ہی دیکھنے کی شکتی عود کر آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سُشپتی میں آتما بھی موجود تھا اور بیج روپ سے دیکھنے کی شکتی بھی موجود تھی ناش نہیں ہو گئی تھی۔ پس سُشپتی میں جو یہ شکتی کام نہیں دیتی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں اپنے سے علیحدہ کوئی بشئے نہیں ہوتا جسے سُشپتی میں غرق جیو دیکھے۔ اسی پیر اور اندریوں وغیرہ کو قیاس کر لو۔ شرتی کرم اندریوں میں صرف بانی کو مذکور کرتی ہے باقی چار مفہوم سمجھنے چاہئیں۔ پانچوں گیان اندریاں شرتی نے خود مذکور کر دی ہیں۔ رہے چار انتہ کرن ان میں سے دو شرتی نے مذکور کئے ہیں۔ سوچنے کی طاقت یعنی من۔ اور جاننے کی طاقت یعنی بدّھی۔ باقی دو یعنی چِت اور اہنکار مفہوم سمجھنے چاہئیں۔

اوپر بتایا گیا کہ سُشپتی میں اگیان سے پیدا شدہ نام و صورت کے جلوے نہیں ہوتے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ بیداری و خواب میں ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ سُشپتی میں صرف وحدت ہی وحدت رہ جاتی ہے۔ جو بے نظیر آنند کی حالت ہے۔

۳۱۔ تحقیقاً جہاں اور سا ہوتا ہے وہاں اور اور کو دیکھے۔ اور اور کو سونگھے۔ اور اور کو چکھے۔ اور اور کو بولے۔ اور اور کو سُنے۔ اور اور کو سوچے۔ اور اور کو چھوئے۔ اور اور کو جانے ؂

۳۲۔ اے راجہ یہ برہم لوک یانی ہے۔ ایک ناظر اور بے دوئی۔ یاگیہ ولکیہ نے جنک کو یہ تعلیم دی کہ یہ لوک کرنا بھوگتا جیو کی پرم گتی ہے۔ بڑی بھاری خوش اقبالی ہے۔ پرم لوک ہے۔ پرم آنند ہے۔ اسی آنند کے شمہ بھر سے سب جیو آنندی رہتے ہیں ؂

۳۳۔ آدمیوں میں جو رتھی سدھی والا اوروں کا راجہ۔ اور آدمیوں کے تمام بھوگوں سے سب سے بڑھ کر بہرہ ور ہے۔ اسکا آنند آدمیوں کا پرم آنند ہے۔ ایسے ایسے آدمیوں کے سو آنند مل کر لوک جیتنے والے پتروں کا ایک آنند ہوتا ہے۔ لوک جیتنے والے پتروں کے سو آنند مل کر گندھرو لوک کا ایک آنند ہوتا ہے۔ گندھرو لوک کے سو آنند مل کر کرم دیوتاؤں کا یعنی اُن لوگوں کا ایک آنند ہوتا ہے جو اپنے کرموں سے دیو بھاو کو پہنچے ہیں۔ کرم دیوتاؤں کے سو آنند ملکر آجان دیوتاؤں کا ایک آنند ہوتا ہے اور یہی وید کے جاننے والے۔ بے پاپ۔ بے خواہش آدمی کا ہے۔ آجان دیوتاؤں کے سو آنند ملکر پرجاپتی لوک کا ایک آنند ہوتا ہے اور یہی وید کے جاننے والے بے پاپ بے خواہش آدمی کا ہے۔ یہ کہکر یاگیہ ولکیہ بولا کہ اے راجہ پرجاپتی لوک کے سو آنند ملکر اس برہم لوک کا ایک آنند ہوتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں اس سے آگے موکش کے متعلق کہیئے۔ یاگیہ ولکیہ ڈر گیا کہ صاحب عقل راجہ نے تمام اوستھاؤں کے متعلق مجھے مجبور کر دیا ہے ؂

سشپتی کی حالت میں نظارہ ہائے کثرت نہیں ہوا کرتے۔ عالم خواب بیداری میں اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ گیان سروپ آتما اگیان کے بس سے عالم و معلوم و علم تری پٹی منتھ ہم کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اور مانتا ہے اور شیوں کو اور مانتا ہی لئے یہاں یعنی خواب یا بیداری میں یہ آتما اپنے آپ کو اور سا خیال کرتا ہے گو حقیقت میں اور ہوتا نہیں۔ وہاں اور کو اور دیکھتا ہے یعنی خود ناظر بن کر منظور شیوں کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح اور جملوں کے معنی کرو۔ سشپتی کی حالت وحدت کی حالت ہوتی ہے پس وہ سمندر کے پھیلے ہوئے پانی کی مانند ہے کہ بس ایک پانی ہی پانی ہے اور کچھ نہیں۔ ذات احد ہے۔ بے دوئی ہے۔ اور پانی کیطرح جڑ نہیں بلکہ ناظر یعنی گیان سروپ ہے اند آنند روپ ہے۔ یہ یگیاولکیہ جی بیان کرتا ہے یعنی کرتا بھوگتا جیو کی پرم گتی یعنی سب سے اونچی حالت ہے۔ سب سے بڑھ کر خوش اقبالی ہے۔ سب سے اونچا لوک ہے۔ سب سے بڑا آنند ہے۔ اسی آنند کے ذرہ بھر سے تمام کائنات آنندی ہو رہی ہے۔ یہ نہ ہو تو کسی کو ذرا سا بھی آنند نہیں ہو سکتا۔ یہ آنند کی حالت سشپتی ہے جس کا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے اور جس کے بھوگ کے شاہ سے گدا تک سب رہتے ہیں سشپتی چونکہ کثرت نہیں ہے اسواسطے اُسے برہم لوک کہا جا سکتا ہے اور موکش کی حالت سمجھانے کے لئے ایک یہی مثال ہو سکتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ سشپتی میں بے ہوشی ہے اور موکش بیداری یا بر بکلپ سمادھی کی حالت ہے۔ پس برہم لوک کے دونوں ہی معنی ہو سکتے ہیں یعنی سشپتی بھی اور موکش بھی۔ مگر چونکہ راجہ موکش کے متعلق اور سوال اُٹھاتا ہے۔ اس لئے یہاں سشپتی ہی کے معنی کرنے بہتر ہیں۔

یہ برہم لوک کے آنند سے اور آنندوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شرتی لکھتی

آدمی کا پرم آنند دکھائی ہے اور اُس سے سوگنا پتروں کا آنند بتاتی ہے۔ جو اپنے کرموں سے پتری لوک یا آسٹرل پلین کے کسی اونچے درجے میں آنند بھوگتے ہیں۔ یہ سورگ کا نیچا درجہ سمجھنا چاہئے۔ ان سے سو درجے بڑھ کر گندھرو لوک میں آدمیوں کا آنند ہوتا ہے جو اپنے کرموں سے وہاں پہنچے ہیں۔ ان سے سو درجے بڑھ کر آجان دیوتاؤں کا ہوتا ہے جو دیو لوک میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ یہی آنند اُن وید کے پڑھنے اور مطلب سمجھنے والے گیانیوں کا ہوتا ہے جو گیان میں مست رہتے ہیں اور جنہیں پاپ یا کامنائیں نہیں ستانے پاتیں۔ آجان دیوتاؤں کے آنند سے سو درجے بڑھ کر یہ برہم لوک کا آنند ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ برہم لوک کا آنند کتنا پرم آنند ہے۔ راجہ نے یہ سُنکر اور خوش ہو کر یاگیہ ولکیہ کو ہزار گائیں دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ سُشپتی سے آگے موکش کے متعلق مجھے گیان دیجئے۔ یاگیہ ولکیہ ڈر گیا بھلا کیوں۔ اس وجہ سے کہ اس دانا راجہ کو سوال کرنے کی اجازت میں نے دے رکھی ہے۔ یہ اوستھاؤں کے متعلق پوچھ پوچھ کر میرا تمام گیان لے لیگا ؛

راجہ نے چونکہ سُشپتی سے گزر کر موکش کے متعلق پھر سوال اُٹھایا ہے۔ اسواسطے یاگیہ ولکیہ اوّل سُشپتی سے بیداری پر آتا ہے اور پھر مرنے کے مضمون کو لیتا ہے بعد میں موکش کا بیان آئیگا ؛

۳۴۔ تحقیقاً یہ آتما خواب میں رمن کر کے اور چل پھر کر اور پُن پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں بیداری کے لئے آتا ہے ؛

۳۵۔ جسطرح لدا ہوا چھکڑا شور کرتا چلے۔ اسیطرح جسم خاکی میں اطمینان کرنیوالا

آتما جس پر پراگیہ سوار ہوتا ہے اسوقت شور کرتا ہوا چلتا ہے۔ جب آدمی اوپر کے سانس بھرتا ہے ؛

۳۶۔ جب وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ یعنی بڑھاپے یا بیماری سے کمزوری کو پہنچتا ہے۔ توجسطرح آم گولر یا پیپلی بندھن سے چھوٹ کر زمین پر گرتی ہے اسیطرح یہ پرش اپنے اعضا سے چھوٹ کر الٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں زندگی کے لیئے آتا ہے ؛

۳۷۔ جسطرح راجہ کو آتے دیکھ کر سپاہی منصف رتھ بان اور گاؤں کے عہدہ دار کھانے پینے کی چیزیں اور مکان مہیا کرتے ہیں۔ کہ وہ راجہ آیا وہ راجہ آیا۔ اسیطرح اس گیان والے آدمی کیلئے تمام بھوت سامان مہیا کرتے ہیں۔ کہ وہ برہم آیا وہ برہم آیا ؛

۳۸۔ جسطرح پیارے راجہ کے پاس سپاہی منصف رتھ بان اور گاؤں کے عہدہ دار آتے ہیں اسیطرح آتما کے پاس تمام پران آتے ہیں جب یہ اوپر کے دم بھرتا ہے ؛

شرتی سے جسطرح خواب ہوتا ہے اور خواب سے جسطرح آدمی عالم بیداری میں آتا ہے۔ اسکی تشریح اوپر ہو چکی ہے۔ اب مرنے کے وقت کو لیکر حقیقت آدمی ہائے ہائے کا شور مچاتا ہے جسطرح لدا ہوا چھکڑا چوں چوں کرتا چلتا ہے۔ اسیطرح جسم میں اٹھان کرنیوالا جیو جسکے چت میں دنیا کی وابستگی اسباب کی طرح لدی ہوتی ہیں اور پراگیہ یعنی گیان سروپ آتما سوار ہوتا ہے۔ غل و شور مچاتا ہے۔ بھلا کس وقت۔ جب جسم کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپا یا بیماری موت کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ اسوقت یہ پرش اپنے اعضا سے جدا ہو کر اسیطرح گرتا ہے جسطرح آم گولر یا پیپلی پک کر اور ڈنٹھل سے

علیحدہ ہوکر زمین پر گرے - اُلٹے طریق سے یعنی جسطرح اس جنم میں آیا تھا اس کے برعکس طریق سے اونچے نیچے لوکوں میں یا اسی دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیئے جاتا ہے - اور وہاں اسے دوسرا جنم ملتا ہے ٭

جو جو کرم موجودہ جنم میں اسنے کئے ہیں یعنی یگیہ دان اُپاسنا وغیرہ وغیرہ اُن کے پھل دینے والے ادھکاری پُرش اسیطرح مرنے کے بعد اونچے نیچے لوکوں میں اس کے استقبال کا انتظار کرتے ہیں جسطرح راجہ اپنے کسی گانوں میں جائے تو عہدہ دار اس کے استقبال کرنے کے انتظار میں رہتے ہیں اور راجہ کی طرح ہی ثمرہ اعمال کے مطابق کھانا پینا اور مکان یعنی سب بھوگ مہیا کر رکھتے ہیں جسطرح راجہ کے عہدہ دار انتظار میں یہ کہا کرتے ہیں کہ وہ راجہ آیا - اسیطرح یہ ادھکاری پُرش پکارا کرتے ہیں کہ وہ برہم یعنی کرنا بھوگنا جیو آیا - اور جسطرح راجہ کے پاس اس کے تمام عہدہ دار جمع ہوتے ہیں اسیطرح مرنے والے پُرش کے پاس یعنی اس کی بُدّھی میں تمام پران یعنی اندریاں جمع ہو جاتی ہیں ٭

تیسرے براہمن کا خلاصہ

ا - دوسرے براہمن میں گیان کی چار حالتوں یعنی جاگرت سوپن سُشپتی اور تُریہ کا مختصر بیان ہوا - اس براہمن میں انہیں کی تفصیل و تشریح ہے اور اوّل آتما کے سویم جوتی ہونے سے بحث اُٹھائی گئی ہے ٭

۲ - جس جوتی یا روشنی میں آدمی کام کاج کرتا ہے - دن میں وہ سورج ہے - رات کو چاند یا آگ یعنی چراغ وغیرہ - اور انکی عدم موجودگی میں بانی - جب یہ چاروں نہیں ہوتیں تو ظاہر ہے کہ آدمی کا آتما خود جوتی ہوتا ہے - مثلاً

مثلاً خواب میں جہاں آتما کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ آتما کی جوتی سے ہی سب کام ہوتے ہیں۔ بیداری سشپتی اور سمادھی میں بھی آتما جوتی سروپ ہے۔ خواب میں اسکا جوتی سروپ ہونا سمجھ میں اچھی طرح بیٹھتا ہے۔ اس لئے خواب کی مثال دی گئی ہے۔ عالمِ خواب میں دُکھ سُکھ کا بھوگ بُرے اور اچھے کرموں کے مطابق ملتا ہے۔ اور انہیں کرموں کی وجہ سے تبدیلی حالت ہوتی ہے

۳۔ خواب سے سشپتی۔ سشپتی سے پھر خواب یا جاگرت۔ اور خواب یا جاگرت سے پھر سشپتی ہوا کرتی ہے۔ آتما چونکہ گیان سروپ ہے اسواسطے اس کی تینوں حالتوں میں کسی طرح کی لوٹ نہیں ہوتی۔

۴۔ حالتیں واقع میں دو ہیں جاگرت اور سشپتی۔ خواب سندھی یا مقام اتصال ہے۔ جیسے جاگرت کی واسناؤں کے مطابق نظارے پیش نظر رہتے ہیں۔ سشپتی کے سُکھ کا بھی انوبھو ہوتا ہے۔ اور آدمی اپنے آپ کو سروانا بھاو سے بھی دیکھتا ہے جو گیان کی حالت ہے۔

۵۔ بیداری و خواب میں نظارہائے کثرت ہوتے ہیں سشپتی میں ایک وحدت رہ جاتی ہے مگر نہ گیان سروپ آتما کا نہ اسکی شکتیوں کا ناش ہوتا ہے۔ کیونکہ تبدیل حالت ہونے پر دونوں دیکھے جاتے ہیں۔

۶۔ سشپتی سے جو وحدت اور آنند کی حالت ہے موکش کی حالت کی توضیح ہوتی ہے۔ یہ برہم لوک کہی جا سکتی ہے اور اسکا آنند بڑے سے بڑے آنند سے بھی سو درجے بڑھ کر ہے۔ جس آنند کے سلسلے کو منترقی آدمی کے پرم آنند سے شروع کر کے سو درجے بڑھاتی ہوئی برہم لوک کے آنند تک پہنچاتی ہے۔

۷۔ اخیر میں مُغرتی مرنے کی حالت بیان کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ آدمی نے

جیسے کرم کئے ہیں۔ انہیں کے مطابق پھل دینے کے لئے کائنات کے ادھکاری پُرش جیو کے انتظار میں اسطرح رہا کرتے ہیں جسطرح دنیا میں راج ادھکاری راجہ کے استقبال کرنے کے منتظر رہا کرتے ہیں ۔

چوتھا براہمن جنم مرن اور موکش

چار حالتوں میں سے تین یعنی بیداری خواب اور سُشپتی کا بیان تفصیل و تشریح کے ساتھ دیا گیا اور بتایا گیا کہ مرنے والے آدمی کے انتظار میں دیوتا کیونکر رہا کرتے ہیں۔ اب شُرتی موت کی ماہیئت دکھاتی ہے اور بتاتی ہے کہ اگیانی کو سنسار کیونکر ہوتا ہے۔ اور گیانی موکش کسطرح پاتا ہے ۔

۱۔ جب یہ آتما کمزوری میں دب کر غفلت میں ڈوبتا ہے۔ تو یہ پران اکٹھے ہو کر اُس کے پاس آتے ہیں۔ وہ ان نوری اندریوں کو لے کر ہردے یعنی بُدھی میں اُترتا ہے۔ جب یہ آنکھ کا پُرش باہر واپس چلا جاتا ہے۔ تو آدمی کو روپ یعنی رنگ وصورت کا گیان نہیں ہوتا ۔

۲۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہو گیا ہے نہیں دیکھتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں سونگھتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں چکھتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں بولتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں سُنتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں سوچتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں چھوتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں جانتا۔ اب اس کے ہردے کا اگلا حصہ چمکتا ہے۔ اسی روشنی میں یہ آتما نکلتا ہے۔ آنکھ سے سر سے یا جسم کے کسی اور حصے سے۔ اسکے نکلنے کے ساتھ پران نکلتا ہے۔ پران کے نکلنے کے ساتھ

تمام پران نکلتے ہیں۔ وہ بگیان کے ساتھ ہوتا ہے اور بگیان کے ساتھ ہی
ہے۔ ودیا کرم اور پہلی پرگیا اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے ؛

۳۔ جسطرح کیڑا تنکے کے کنارے پر پہنچکر اور کسی اور سہارے کو لیکر اپنے آپ
کھینچ لیتا ہے۔ اسیطرح یہ آتما اس جسم کو چھوڑکر اور مردہ بناکر اور کسی اور سہارے
لیکر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے

۴۔ جسطرح سنار سونے کا ٹکڑا لیکر زیادہ نئی اور بہتر صورت گھڑ لیتا ہے
اسیطرح یہ آتما اس جسم کو چھوڑکر اور مردہ بناکر کوئی اور زیادہ نیا اور بہتر جسم
ہے۔ پتر کا۔ گندھرو کا۔ دیوتا کا۔ پرجاپتی کا۔ برہم لوک کا۔ یا کسی اور ذیجیات
جب آدمی مرتا ہے تو کمزوری بہت ہوتی ہے اور غفلت چھا جاتی ہے
اندریاں سکڑکر اکٹھی ہو جاتی ہیں اور بدھی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں
اپنے اپنے علیحدہ کام کرنے کے لائق نہیں رہتیں۔ مثلاً آنکھ میں جو دیکھنے
طاقت سورج سے آئی ہے وہ نہیں رہتی گویا سورج میں واپس چلی گئی
کھلی رہے تو بھی کچھ نظر نہیں آئیگا۔ چنانچہ مرتے ہوئے آدمی کے پاس جو
لوگ کھڑے ہوتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ اسکی اندریاں اکٹھی ہو رہی ہیں
اسواسطے آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا۔ اسیطرح اور اندریاں اور انتہکرن اپنے
اپنے دیوتاؤں میں مل جاتے ہیں۔ ان دیوتاؤں کے نام اس کتاب کے
صفحہ ۲۰۷ پر دئیے ہوئے ہیں۔ اسطرح ایک یعنی بدھی روپ ہو کر یہ آتما نکلنے
کو تیار ہوتا ہے ؛

ہردے کا اگلا حصہ جس میں تمام ناڑیاں ہوتی ہیں چمکتا ہے اور اسکی
روشنی میں آتما جسم سے نکلتا ہے۔ آنکھ سے۔ سر کو پھوڑکر۔ یا جسم کے کسی اور حصے
مثلاً منہ ناک کان گدا وغیرہ سے۔ اس کے نکلنے کے ساتھ پران جو جسم کو

سہارے رہتا ہے نکلتا ہے۔ پران کے نکلتے ہی تمام اندریاں اور انتہ کرن نکلتے ہیں۔ بگیان ساتھ ہوتا ہے یعنی وہ بدھی جس میں اندریاں ملی ہوئی ہیں۔ تین چیزیں اور ساتھ ہوتی ہیں۔ جو کرم کئے ہیں۔ ودیا یعنی ویدانا گیان یا اُپاسنا۔ اور پچھلے جنم کا گیان۔ آدمی جب مرتا ہے تو زندگی میں جو جو کام اچھے بُرے کئے ہیں اُن کا تمام نقشہ نظر کے سامنے گزر جاتا ہے تاکہ جیو اُس سے سبق حاصل کرے۔ یہ پچھلے جنم کا گیان ہے۔ اُپاسنا اور کرم واسنا روپ سے جیو کے ساتھ رہتے ہیں ؂

جیو جب مردہ جسم سے نکل آیا تو سوال اُٹھتا ہے کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ شرتی مثال سے اسکی توضیح کرتی ہے۔ کہ جسطرح کیڑا تنکے کی نوک پر پہنچ جائے تو دوسری چیز کا سہارا لے کر اور بدن کو سکیڑ کر اُس چیز پر چلا جاتا ہے۔ اسیطرح جیو اپنے مردہ جسم کو چھوڑ کر اور دوسرا سہارا پاکر اُس پر چلا جاتا ہے۔ بھلا یہ دوسرا سہارا کیا ہے سنو۔ جسطرح سُنار سونے کا ٹکڑا لیکر اسی سے زیادہ نیا اور بہتر زیور گھڑ لیتا ہے۔ اسیطرح اپنے مردہ جسم انسانی کو چھوڑ کر جیو نیا اور بہتر چولا اختیار کرتا ہے مثلاً اونچے لوکوں میں پتروں دیوتاؤں وغیرہ کا۔ یا اور جیووں کا۔ جو نیچے لوکوں یا اس دنیا میں رہتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں چونکہ چولا نیا ہوگا۔ اس لئے کمزور بوڑھے اور بیمار جسم انسانی سے اُسے بہتر ہی سمجھنا چاہئے۔ اسواسطے شرتی نے زیادہ نیا اور بہتر کہا ہے ؂

اگیانی کو نیا جسم ملتا ہے یعنی وہ آواگون میں پڑا چکر کھایا کرتا ہے۔ گیانی کو دوبارہ جنم نہیں ہوتا کیونکہ وہ برہم روپ ہو جاتا ہے۔ انہیں دونوں

مضامین کو شرتی کھولتی ہے ✤

۵ - تحقیقاً برہم سروپ آتما بدھی روپ ہوتا ہے - من روپ - پران روپ - آنکھ روپ - کان روپ - پرتھوی روپ - پانی روپ - ہوا روپ - آکاش روپ - آگ روپ - بے آگ روپ - خواہش روپ - بے خواہش روپ - کرودھ روپ - بے کرودھ روپ - دھرم روپ - بے دھرم روپ - غرض سب ہی روپ ہوتا ہے - پس جیسے کام کرتا ہے یا جیسے چال چلن والا ہوتا ہے - ویسا ہی اسکا یہ یا وہ روپ ہوتا ہے - اچھے کام کرنے والا نیک ہوتا ہے - برے کام کرنے والا بد - پن کے کاموں سے پنیاتما ہوتا ہے - پاپ کے کرم کرنے سے پاپی - اسی واسطے کہتے ہیں کہ یہ پرش کام مے ہے جیسی کامنائیں کرتا ہے ویسا ہی اسکا عقیدہ ہوتا ہے - جیسا عقیدہ ہوتا ہے ویسے ہی کام کرتا ہے - جیسے کرم کرتا ہے ویسے ہی ان کے پھل بھوگتا ہے ✤

۶ - چنانچہ شلوک ہے کہ - جہاں اسکا من بندھا ہوتا ہے اسی وابستگی سے کرموں کے ساتھ وہاں جاتا ہے - اور جو کچھ کرتا ہے اسکے خاتمے پر یہ کامی اس لوک سے اس لوک میں کام کرنے کے لئے آتا ہے - اب بے خواہش آدمی یعنی اکام کو لو - جو نشکام ہوتا ہے جسکی خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں - یا جسے بس آتما کی خواہش ہوتی ہے - اس کے پران اوپر نہیں اٹھتے - وہ برہم ہو کر برہم کو پہنچتا ہے ✤

۷ - چنانچہ یہ شلوک ہے کہ جب اس کے قلب کی تمام کامنائیں رفع ہو جاتی ہیں - تو انسان فانی لافانی ہو کر برہم کا انوبھو کرتا ہے جسطرح سانپ مردہ کینچلی کو چھوڑ کر سوتا ہے اسیطرح اس گیانی کا جسم سوتا ہے - اور آپ بے جسم لافانی پران یعنی ساکشی برہم گیان سروپ ہو جاتا ہے - جنک نے یہ

گیان شنکر کہا کہ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں ٭

آدمی کا آتما برہم یعنی شدھ گیان سروپ ہے - گیان میں انوبھو دو طرح کا ہی ممکن ہے - اپنے سروپ کا جو غیر محدود اور پرم آنند روپ ہے یہ موکش کا سب رہا انوبھو ہے - دوسرا الٹا انوبھو یعنی اگیان سے اپنے آپ کو کچھ کا کچھ جاننا جیسے خواب میں روزمرہ دیکھا جاتا ہے - اسی اگیان سے یہ آتما اپنے آپ کو بگیان سے یعنی بدھی روپ یا بدھی کی طرح مانتا ہے - من روپ مانتا ہے - غرض جو کچھ ہے سب آتما ہی کے روپ اگیان کی وجہ سے ہیں - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگیان میں پھنسکر آدمی جیسے کرم کرتا ہے یا جیسا اس کا چال چلن ہوتا ہے ویسا ہی اسکا روپ بن جاتا ہے - اچھے اور برے کاموں کی واسنا چونکہ من میں بھری رہتی ہے - اسواسطے وہ نیک یا بد اور پنیاتما یا پاپی اپنے آپ کو مانتا ہے - اسواسطے یہ قول بالکل سچا ہے کہ آدمی اپنی خواہشوں کا پتلا ہے - جیسی خواہشیں من میں بھری رہتی ہیں انہیں کے مطابق اسکے عقاید ہوتے ہیں - ویسے ہی کام کرتا ہے - اور ظاہر ہے کہ جیسے کام کریگا ویسے ہی پھل بھوگیگا ٭ چنانچہ اسی مضمون کا شلوک ہے کہ - جہاں آدمی کے من کی واسنگی ہوتی ہے - اسی واسنگی کے باعث سے ویسے ہی کرم کر کے وہاں پہنچتا ہے اور کرم بھوگ کے خاتمے پر پھر اسی دنیا میں چلا آتا ہے - یہاں پھر کرم کرتا ہے اور انکے پھل بھوگنے کے لئے پھر اونچے نیچے لوکوں میں جاتا ہے - غرض ایک ایسا چکر ہے کہ کہیں ٹھہراو ممکن نہیں ہے - یہ اگیانی کی حالت ہے - اس بندھ سے چھوٹا چاہو تو ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ عالم عالم خیال ہے - جیسے تمہارے خیال ہیں - ویسے ہی عقیدے ہونگے - جیسے عقیدے ہونگے ویسے ہی کام کروگے اور جیسے کام کروگے ویسے ہی پھل پاؤگے - بس بڑی بات من کا شدھ رکھنا ہے -

پھر بانی کی شُدھی ہے۔ پھر کرم کی شُدھی ہے۔ من میں بُرے خیالات اور بُری کامنائیں بھولکر بھی نہ اُٹھنے دو ٭

سب سے بہتر بات یہ ہے کہ من کو بے خواہش یعنی نشکام رکھو۔ یہ نہیں کرسکتے تو یوں سمجھا کرو کہ ہماری جو چھوٹی موٹی کامنائیں ہیں وہ سب پوری ہوئی ہوئی ہیں۔ اِنکا کیا فکر کرنا۔ یا کامنا ہو تو بس ایک آتما کی ہو۔ من ایسا شُدھ ہو جاتا ہے تو آدمی گیانی بن جاتا ہے۔ مرکر اگیانیوں کی طرح اسکے پران اونچے نہیں اُٹھا کرتے تاکہ کسی لوک میں جاکر اور جسم دھارن کریں بلکہ یہیں لے ہو جاتے ہیں یعنی سمشٹی پران میں مل جاتے ہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب آدمی کو کوئی کامنا نہیں ستائے۔ جب تک ایک بھی کامنا باقی ہے جنم ہوگا اور ضرور ہوگا۔ جب کوئی کامنا نہیں ہوتی تو فانی انسان اپنے آپکو لافانی برہم محسوس کرتا ہے۔ اسکا مُردہ جسم سانپ کی چھوڑی ہوئی کینچلی کیطرح گھر میں پڑا رہتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بے جسم۔ لافانی۔ پران یعنی ساکشی روپ جو زندگی کا اصلی باعث ہے اور گیان سروپ برہم انوبھو کرتا ہے۔ یہ جاگرت سوپن اور سشپتی کے مقابلے میں چوتھا یعنی تُریہ پد ہے جو موکش کی حالت ہے۔ اِس حالت کو پہنچکر پھر جسم نہیں ملتا۔ اس اونچے پد کو سُنکر جنک ایسا خوش اور ممنون ہوا کہ اُس نے یاگیہ ولکیہ سے کہا کہ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں ٭

او یہ موکش کی شُدھ حالت بیان ہوئی۔ یاگیہ ولکیہ اُسی کے متعلق کچھ شلوک راجہ کو سناتا ہے۔ جن میں سے بعض اور اُپنشدوں میں بھی آئے ہیں۔ یہ برہم گیانی کا انوبھو ظاہر کرتے ہیں۔ پہلے کچھ شلوک گیان اُپاسنا اور اگیان تین رستوں کے متعلق ہیں ٭

۸- میں نے لطیف چھپے ہوئے اور پُرانے رستے پر قدم رکھا ہے اور اُسے جان لیا ہے۔
اسی پر مستقل مزاج برہم گیانی مُکت ہو کر اس دنیا سے اونچے سورگ میں جاتے ہیں ۔

۹- اُس میں سفید نیلے پیلے ہرے اور لال رنگ ہیں۔ یہ رستہ براہمن نے جانا ہے
اور اسی سے برہم گیانی پُنیہ سے نورانی بن کر پہنچتا ہے ۔

۱۰- جو لوگ اودیا کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ گہرے اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں
ان سے بھی گہرے اندھیرے میں وہ جاتے ہیں جنہیں ودیا میں وابستگی ہے ۔

۱۱- بے آنند کے جو لوگ گہرے اندھیرے سے گھرے ہوئے ہیں ان میں مر کر
وہ لوگ جاتے ہیں۔ جو اگیانی اور نادان ہیں ۔

برہم گیان کے راستے کو لطیف یعنی سوکشم اس واسطے کہا کہ ہر ایک کو دکھائی
نہیں دیا کرتا۔ پھیلا ہوا اس واسطے کہا کہ بہت لمبا چوڑا ہے اور اسکا پار نہیں ملتا۔
پُرانا اس لئے ہے کہ اناد کال سے گیانی اسی پر چلے آئے ہیں۔ انوبھوی
رشی کہتا ہے کہ میں نے اس پر قدم رکھا ہے یعنی اس پر چلا ہوں اور اس سے
اچھی طرح واقف ہوں۔ یہ وہ رستہ ہے جس پر مستقل مزاج یعنی لگاتار محنت سے
نہ گھبرانے والے گیانی دنیا کے بندھ سے نجات پاکر بندھ میں پھنسانے والی
دنیا سے اونچے سورگ لوک یعنی موکش پد پر چڑھتے ہیں ۔

یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ اس رستے کو جانیں اور اس پر چلیں کیونکر
سنو۔ مرحلے تین ہیں۔ اول پُنیہ یعنی اعمال نیک کرو جس سے من کا میل دور ہو۔
دوسرے اُپاسنا کرو جس سے وکشیپ یعنی اضطراب رفع ہو۔ سفید نیلے پیلے ہرے
اور لال رنگ۔ ہردے کی ناڑیوں کے ہیں۔ اور سب طرف سے دھیان ہٹا کر
ان پر جمایا کرو۔ اسی کا نام اُپاسنا ہے۔ پھر اگیان کو دور کرکے نورانی گیانی بنو۔
پھر یہ رستہ تمہیں نظر آنے لگا اور تم اس پر چل سکو گے ۔

برہم گیان پر چلنے اور موکش پد پر پہنچنے کا یہ طریق ہے جو بیان ہؤا۔ جو لوگ اودّیا کی اُپاسنا کرتے ہیں یعنی محض ویدک کرم یگیہ وغیرہ اس نظر سے کرتے ہیں کہ مرکر پھل پائیں وہ گھرے اندھیرے میں جانیکا سامان کر رہے ہیں۔ کیونکہ بھوگوں کے اونچے لوکوں میں جائیں گے اور گیان اور موکش کی روشنی سے بہرہ نہیں پائینگے۔ بھوگ ختم ہونے پر یہیں آئیں گے اور اسطرح اگیان سے گھرے ہوئے اندھیرے لوکوں میں ہی چکّر کھاتے رہیں گے۔ اِن سے بھی زیادہ گھرے اندھیرے میں وہ لوگ پریشان رہا کرتے ہیں جو ودّیا یعنی کرم کے سادھن بنا گیان بھی کر کے یگیہ کیا کرتے ہیں۔ انہیں پھل زیادہ ملتا ہے اور اندھیرے لوکونمیں اور بھی زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ یہ لوک وہ ہیں جنمیں آنند کا نام نہیں ہے کیونکہ انہیں دُکھ بار بار جھیلنا ہی رہتا ہے۔ اندھیری ہیں کیونکہ گیان کی روشنی سے خالی ہیں۔ انہیں اس دنیا سے رحلت کر کے وہ لوگ جایا کرتے ہیں جو اگیانی ہیں اور نادان ہیں۔ یہ شلوک ایش اُپنشد میں بھی ہے۔ مگر اخیر کے الفاظ اور ہیں۔ اس سے پہلا شلوک بھی ایش اُپنشد میں آیا ہے۔

برہم گیان کا راستہ بیان ہؤا۔ اُسپر چلنے کے لئے تیاری کی سبیل بتائی گئی۔ اور اور راستوں پر چلنے سے نقصان دکھایا گیا۔ اب شرتی گیان کا پھل بتاتی ہے۔

۱۲۔ اگر آدمی آتما کو جان لے کہ یہ میں ہوں۔ تو کیا چاہتا ہؤا اور کسکی کامنا سے جسم کو جلائے۔

۱۳۔ جسنے یہ جان لیا کہ میں شدھ بدھ آتما ہوں اور اُس بن کیطرح گھنے جسم میں داخل ہوں۔ وہ کائنات کا خالق ہے۔ سب کا خالق ہے۔ اسکا لوک ہے۔ وہ خود لوک ہے۔

۱۴۔ یہیں رہتے ہوئے ہمیں اُس آتما کو جاننا چاہئے۔ نہ جاننا تو بڑا سخت ناش ہے۔ جو اُسکو جان لیتے ہیں وہ غیر فانی بنجاتے ہیں۔ اور سب دُکھ ہی اُٹھاتے ہیں۔

۱۵۔ جب آدمی ماضی و استقبال کے ایشور اس آتم دیو کو اچھی طرح دیکھ لیتا ہے

تو پھر کسی سے نفرت نہیں کیا کرتا ہے۔

کرم کرنے کی تحریک کامناؤں سے ملتی ہے اور کامنا اور چاہنا پوری آتم وقفیت ہوا کرتی ہیں جب جسم کو تکالیف سخت پہنچا کر کام کئے جاویں۔ شرتی کہتی ہے کہ آدمی آتما کا یہ گیان اگر کرلے کہ میں شدھ گیان سروپ اور سدا مکت ہوں۔ تو پھر کس چاہنا یا کامنا سے جسمانی تکالیف اٹھائے۔ تمام تکلیفوں اور دکھوں کا باعث کامنائیں ہیں جو اگیان سے پیدا ہوتی ہیں اور آتم گیان سے رفع ہو جاتی ہیں۔ پس آتما کے شدھ بدھ مکت سروپ کا گیان تمام دکھوں سے چھڑانے والا ہے۔

برہم گیان سے ایک تو دکھوں کا ناش ہوتا ہے۔ دوسرے سروآتم بھاو پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسطرح کہ جب آدمی کو یہ انوبھو ہوتا ہے کہ میں اس جسم خاکی میں رہتا ہوا بھی گیان سروپ آتما ہوں تو کائنات ظاہر ہے کہ اس گیان میں نقشۂ خواب کی طرح نمایاں ہوتی دکھائی دیگی۔ ناظر آدمی خود رہیگا اور منظور دنیا جیسے وہ اپنے نقشۂ خواب کی طرح دیکھیگا۔ گویا کائنات اور اس کی سب چیزوں کا خالق وہی ہے۔ لوگوں کا بنانے والا ہی نہیں بلکہ خواب بین کی طرح خود تمام لوک ہے۔

یہیں رہتے ہوئے یعنی جیتے جی آتما کو جان لینا چاہئے اور جیون مکت ہو جاتا ہے۔ ورنہ بڑا بھاری ناش یعنی آواگون یا جنم مرن کا پھنسا وا رہیگا۔ جو لوگ جیتے جی آتم گیان کر لیتے ہیں۔ وہ برہم روپ ہو کر لافانی بن جاتے ہیں۔ باقی سب اس بحر فنا یعنی دنیا میں غوطے کھاتے اور دکھ اٹھاتے رہتے ہیں۔

برہم گیان کے تین فائدے بیان ہوئے یعنی دکھ سے چھوٹنا سروآتم بھاو اور جنم مرن سے رہا ہونا۔ اب چوتھے فائدے کو شرتی لیتی ہے۔ یہ نفرت کا

نہ رہنا۔ یعنی من میں نفرت کے خیال کا نہ اٹھنا ہے۔ اور اس نفرت میں ہی رغبت بھی شامل
ہے۔ نفرت و رغبت ہی بندھ کا باعث ہیں۔ آدمی جب یہ جان لینا یعنی
خود انوبھو کر لینا ہے کہ گیان سروپ آتما ماضی و استقبال کا ایشور ہے۔ یعنی
جگت اسی میں زمان ماضی میں نقشہ خواب کی طرح اُٹھا ہے۔ زمان حال
میں قایم ہے۔ اور زمان مستقبل میں لے ہو جائیگا۔ تو پھر کسی سے نفرت نہیں
کیا کرتا کیا وجہ کہ خواب کا جو نقشہ ہے وہ ذات ناظر سے جدا نہیں ہے
بلکہ ناظر ہی دو یا نتر سے اس نقشے کی صورت میں عیاں ہے یعنی جو ہے
وہ آتم روپ ہے۔ پس نفرت کرے تو کس سے کرے اور رغبت رکھے تو کس سے رکھے

جس برہم کے گیان کا رستہ بتایا گیا۔ اور جسکے گیان کے پھلوں کی توضیح کی گئی
اب شرتی اُس برہم کا سروپ یعنی ماہیت بیان کرتی ہے ۞

۱۶۔ سال اپنے دنوں کے ذریعے سے جس سے نیچے نیچے ہی چکر کھاتا رہتا
ہے۔ اُس جوتیوں کی جوتی لافانی برہم کی اُپاسنا دیوتا عمر مان کر کرتے ہیں ۞

۱۷۔ جس میں پانچ پُرش آکاش کے ساتھ قایم ہیں۔ اسی کو برہم گیانی آتما
برہم لافانی اور امرت مانتا ہے ۞

۱۸۔ جو برہم کو پران کا پران۔ آنکھ کی آنکھ۔ کان کا کان۔ اور من کا من
جانتے ہیں۔ وہی اُس پرانے اور اگلے برہم کو اچھی طرح جانتے ہیں ۞

۱۹۔ من سے ہی دیکھنا چاہئے کہ یہاں کچھ بھی گوناگونی نہیں ہے۔ جو یہاں
گوناگونی یا کثرت دیکھتا ہے وہ موت پر موت پاتا ہے ۞

۲۰۔ اس کو ذات احدیت میں دیکھنا چاہئے کہ بے اندازہ ہے۔ حق ہے۔
بے کدورت ہے۔ آکاش سے بھی پرے ہے۔ بے پیدایش ہے۔ آتما ہے۔

غیر محدود ہے۔ ذات عظیم ہے اور لافانی ہے ۞

۲۱۔ مستقل مزاج برہم گیانی کو چاہیئے کہ صرف اسی کو جان کر نشچے کر لے۔ بہت الفاظ کو نہ پڑھے کیونکہ یہ محض بانی کا تھکانا ہے ۞

سال اپنے دنوں کے ذریعے سے جس برہم سے نیچے ہی نیچے گردش کرتا ہے۔ یعنی جو ذاتِ قدیم ہمارے کلپنا کئے ہوئے وقت کی حد سے باہر ہے۔ کیا وجہ کہ وہ جوتیوں کی جوتی گیان سروپ ہے۔ جیسے گیان سروپ ہونے کی وجہ سے ہی فنا نہیں ہے یعنی کال کے چکر میں نہیں آتی۔ اُسی کی اُپاسنا دیوتا عمر مان کر کرتے ہیں۔ اسلیئے خود پر کاشمان اور امر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سرشٹی سنھتی اور پرلے سب اُسی ایک کال کے ادھشٹھاتا کے آدھین ہیں۔ وہ خود نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ یعنی دونوں طرف کال کی حد میں نہیں آتا۔ بلکہ خود کال کی کلپنا اُسی میں ہے ۞

جس میں پانچ پُرش یعنی پران۔ آنکھ۔ کان۔ من۔ اور آکاش جنکا ذکر اگلے شلوک میں ہے قایم ہیں۔ یعنی ان پانچوں کی ہستی اور کام برہم کے آدھین اُسی طرح ہیں۔ جسطرح خواب کی چیزوں کا دارومدار خواب بین پر ہوتا ہے۔ اسی کو گیانی لوگ آتما یعنی سروویاپک۔ برہم یعنی سب سے بڑا۔ لافانی یعنی نہ مرنے والا۔ امرت یعنی ذات باقی مانتے ہیں ۞

جو گیانی برہم کو پران کا پران جانتے ہیں۔ یعنی مادّی پران محض نقشہ خواب ہے اور حرکت دینے والی گیان شکتی اس کے اندر برہم کی ہی۔ اسی پر باقی جملوں کو قیاس کر لو۔ وہی اُس پُرانے یعنی ذات قدیم اور اگلے یعنی سب سے پہلے موجود برہم کو کماحقہ جانتے ہیں ۞

من سے یعنی خوب غور و فکر اور عقل سے کام لیکر۔ نشچے کر لینا چاہیئے

کہ یہاں یعنی دنیا میں گوناگونی یا کثرت مطلق نہیں ہے۔ کیا وجہ کہ ریگ میں سرپ
نظر آئے۔ رات کو خواب نظر آئے۔ یا رسی میں سانپ نظر آئے۔ تو کثرت
واقعی اور سچی تو نہیں ہوئی۔ ریگ وہی ریگ ہے۔ خواب میں وہی خواب میں
ہے۔ رسی وہی رسی ہے۔ دوئی مطلق نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے گیان سروپ
برہم وہی ایک گیان سروپ برہم ہی برہم ہے۔ جو یہاں کثرت دیکھتا ہو اُسے
موت پر موت ہوا کرتی ہے۔ کیا وجہ کہ جس کے دل میں کثرت کی واسنا بیٹھی ہوئی
ہے۔ مثلاً فلاں امیر ہے میں نہیں۔ اُسے یہ بھوگ نصیب ہیں مجھے نہیں۔ میرے
پاس یہ ہو۔ میرے پاس وہ ہو۔ یہی خیالات اُسے دنیا میں بار بار کھینچ کر لائینگے
اور جب تک ہر کثرت کی واسنا نہ نکلیگی برابر آواگون میں چکر دیتے رہیں گے

پس کثرت کا واہمہ باطل چھوڑ کر برہم کو ذات احد اسطرح دیکھنا چاہیئے
کہ بے اندازہ ہی جسکا اندازہ نہیں کرسکتے حق ہے یعنی نظارہائے نقشہائے خواب کی طرح
جھوٹے ہیں۔ ایک برہم ہی ذات خواب میں کیطرح سچا ہے۔ اس میں کدورت
یعنی میل نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ مایا اور مایا کاریوں سے وہ ملوث نہیں
ہوتا۔ آکاش جو سب چیزوں کی جگہ دنیا ہے اُس سے بھی وہ پرے
ہے کیونکہ خود آکاش اس میں کلپت ہے۔ بے پیدائش و فنا ہے یعنی جسطرح
مکان سے محدود نہیں ہے اسیطرح زماں سے بھی محدود نہیں ہے۔ آتما
برہم ذات عظیم سب ویاپک کے معنی میں ہیں ۔

مستقل مزاج یعنی لگاتار سوچ بچار کرنے والے برہم گیانی کو لازم ہے
کہ صرف اسی برہم کا گیان کرے۔ اور یہ نتیجہ کرے کہ اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے
اور میں ہی یہ برہم ہوں۔ اس نتیجے سے وہ موکش پد کو پہنچیگا۔ بہت سے الفاظ
یعنی طرح طرح کے شاستر اور کتابوں کے کتب خانے پڑھنے سے کچھ حاصل

نہیں ہے کیونکہ وہ شخص بانی یعنی قوّت گویائی کا تھکانا ہے جس میں فایدے کی بجائے اُلٹا نقصان ہے ÷

برہم کا سروپ بیان ہوا۔ شرتی اسی سروپ کی تشریح مزید کرتی ہے۔ سنیاس کی بدھی سے اس کو پہنچنے کی سبیل بتاتی ہے۔ اور گیانی کی نسبت کہتی ہے کہ وہ پُن پاپ دونوں سے گزر جاتا ہے ÷

۲۲۔ تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدائش آتما جو پرانوں میں گیان مئے ہے ہردے کے اندر آکاش میں سوتا ہے۔ سب کو بس میں رکھنے والا ہے۔ سب کا ایشور ہے۔ سب کا راجہ ہے۔ نہ اعمال نیک سے بڑھتا ہے نہ اعمال بد سے گھٹتا ہے۔ سب بھوتوں کا ایشور راجہ۔ اور پالن کرنے والا ہے۔ یہی انتظام میں رکھنے والا بند ہے تاکہ یہ لوگ غیر منتظم نہ ہو جائیں۔ اسکے جاننے کی چاہنا براہمن لوگ وید کے پڑھنے۔ یگیہ۔ دان۔ تپ۔ اور نرجل برتوں سے کرتے ہیں۔ اسی کو جان کر آدمی مُنی بنتا ہے۔ سنیاسیوں نے اسی لوک کی خواہش کرتے ہوئے سنیاس دھارن کیا ہے۔ اور پہلے گیانیوں نے اولاد کی خواہش نہیں کی ہے۔ کہ ہم اولاد کا کیا کرینگے۔ ہمارا تو یہ آتم لوک ہے۔ وہ بیٹے کی خواہش سے۔ دولت کی خواہش سے۔ لوک کی خواہش سے اوپر اٹھ کر بھیک مانگنے پھرنے لگے ہیں۔ جو بیٹے کی خواہش ہے وہی دولت کی خواہش ہے۔ اور جو دولت کی خواہش ہے وہی لوک کی خواہش ہے۔ یہ دونوں خواہشیں ہی ہیں۔ یہ نیتی نیتی آتما بے گرفت ہے اسلئے پکڑا نہیں جاتا۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے اس لیئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے اسلئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ ہے اس لیئے تکلیف نہیں اٹھاتا۔ بے ناش ہے۔ اس کو ان

دونوں باتوں کی لوث نہیں ہوتی کہ عبثم خاکی سے میں نے کیا تو پُن کئے ہیں اور کیا پاپ کئے ہیں۔ دونوں سے ہی گزر جاتا ہے۔ نہ اسے کئے ہوئے یا نہ کئے ہوئے کرموں کی جلن جلایا کرتی ہے ❊

شرتی اوّل آتما کے سروپ کی تشریح مزید میں کہتی ہے کہ یہ ذات عظیم یعنی مہدو یا یک ہے۔ بے پیدایش ہے یعنی زماں سے محدود نہیں ہے۔ جو اندریوں یا پران میں بھی چیتن ہے جسکے مستعار نور سے وہ سب کام کرتی ہیں۔ اور ہر آدمی کے ہردے آکاش میں رہتا ہے۔ یاد رہے کہ گیان سروپ صرف روح یا آتما ہے۔ اُس کے سوا جو کچھ ہے وہ جڑ ہے۔ ان سب جڑ چیزوں کو یہ اپنے بس میں یعنی انضباط میں رکھتا ہے۔ اسواسطے سب کا ایشور اور راجہ ہے اور نیز چونکہ گیان سروپ ہے اسلئے اسے کرموں کی کچھ لوث نہیں ہے۔ نہ اچھے کرموں سے اس میں کچھ بڑھاو ہوتا ہے نہ بُرے کرموں سے گھٹاو۔ سب بھوتوں یعنی جاندار وں اور بے جان چیزوں کا ایشور یعنی قادر مطلق۔ راجہ یعنی حاکم اور پالن کرنے والا یعنی اُن کو انکی حالتوں میں قایم رکھنے والا یہی ہے۔ غرض یہ اُس بند کی مانند ہے جو بہتے اور چڑھے ہوئے دریا کے پانی کو روک لیتا ہے کہ بس یہاں تک تو آئیگا۔ خرابیاں پیدا کرنے کے لئے آگے نہ جانے پائیگا۔ اسیطرح چیتن ہونے کی وجہ سے آتما عالم کو نظام وانتظام میں رکھتا ہے۔ بدنظمیاں اور خرابیاں واقع نہیں ہونے دیتا۔ اسی سے ضمناً یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ چارواک یعنی دہریے۔ اہل دوئی یعنی سانکھیہ والے اور بودھ وغیرہ جو یہ مانتے ہیں کہ مادّہ ہی منتظم نظام عالم رچ لیتا ہے ان کے مسایل ماننے کے لایق نہیں ہیں ❊

دوسرے یہی گیان سروپ آتما وہ معراج ہے جس کو کرمی لوگ اُپاسک

گیانی سب ہیش نظر رکھتے ہیں۔ چنانچہ شرتی کہتی ہے کہ کرم کانڈی براہمن جو وید پڑھا کرتے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر بلاناغہ پاٹھ کیا کرتے ہیں۔ دان دیتے ہیں اور یگیہ کرتے ہیں اور اہل ریاضت یا یوگی جو تپ کرتے ہیں اور برت رکھتے ہیں۔ سب اسی کے جاننے کی غرض سے کرتے ہیں۔ وجہ یہ کہ یہ تمام تپجا وغیرہ من کے شدھ کرنے کی ہیں۔ کوئی جانے یا نہ جانے۔ کرم یا یوگ کرتے کرتے من جب شدھ ہو جاتا ہے تو آدمی گیان کا ادھکاری ہو جاتا ہے۔ اسی کو جانکر یعنی ویدوں میں پڑھ کر آدمی منی یعنی بچار شیل ہوتا ہے۔ اور بانپرستھ آشرم میں جاکر جنگلوں میں رہتا ہے اور اُپاسنا سے من کو شدھ کر کے گیان کا ادھکاری بنتا ہے۔ اسی آتم لوک کی چاہنا سے آدمی سنیاس دھارن کرتا ہے۔ بیٹے دولت اور اونچے لوکوں کی خواہش چھوڑتا ہے۔ اور بھیک مانگ کر گزارہ کر لیتا ہے۔ یہ گیان مارگ ہے جسکا پہلا قدم بیٹے یعنی زن و فرزند اور گھر بار سے بیراگ ہے۔ دولت یعنی زر و مال جائداد وغیرہ سب سے بیراگ ہے۔ عزت و شہرت وغیرہ سے بیراگ ہے۔ اور لوک یعنی اونچے لوکوں کی خواہش سے بیراگ ہے۔ یہ بیراگ کا مضمون پہلے ادھیائے میں شرح و بسط سے دیا ہوا ہے۔ اسلئے یہاں طول نہیں دیا گیا۔ غرض یہ وہ آتما ہے جسے نیتی نیتی سے ہی کہا جاتا ہے۔ یعنی یہ بھی نہیں ہے وہ بھی نہیں ہے کیونکہ یہ اور وہ کا اشارہ مایا کے کاریوں پر ہی ہو سکتا ہے۔ آتما شدھ گیان سروپ ہونے کی وجہ سے ایسے گزرا ہوا ہے۔ اسیواسطے اُسے بے گرفت وغیرہ کہا ہے۔ ان الفاظ کی تشریح اوپر دی جاچکی ہے۔ آتم گیانی پر چونکہ یہ کشف ہو جاتا ہے کہ میں شدھ گیان روپ ہوں اسواسطے اپاپ پن کا خیال اُسے ستانے نہیں پاتا۔ نہ یہ جلایا ہوا کرتا ہے کہ ہائے فلاں کام میں نے کیوں کیا اور فلاں کیوں نہیں کیا۔ یوں سمجھ لو کہ جبتک آدمی خواب کی دنیا میں ہے۔ چھوٹے پاپ پن اور کرنی ناکرنی کا مونکا چھناوا اُسے دکھ دیا کرتا ہے جہاں

بیدار رہتا ہے پھر یہ پچھتاوا نہیں ستاتے یا تلا ہے اسیطرح اگیان کی حالت میں جنتک آدمی بندھن میں ہے دنیوی خیالات اُسکے لئے باعث تکلیف ہوتے ہیں موکش کی حالت میں یہ سب نبول اُڑ جاتے ہیں جسطرح اندھیرے میں رسی کے سانپ سے جو خوف ہوتا ہے وہ رسی کی جان لینے پر دُور ہی جاتا رہتا ہے

جو مضمون اوپر دیا گیا ہے اُس کی سند میں شرتی ایک رچا یعنی رگ وید کا منتر نقل کرتی ہے کہ برہم گیانی کو پنّ پاپ کے کرموں سے نہ کچھ خوشی ہوتی ہے نہ پچھتاوا آیا کرتا ہے۔ بلکہ اسکی زندگی جیون مکتوں کی زندگی ہوتی ہے جیون مکتی کے سادھن شم دم وغیرہ ہیں۔ انکی طرف شرتی اشارہ کرتی ہے کہ گیانی کو انہیں سے پہنچا کر آزادی و خود مختاری کی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ جو برہم گیان کا آدرش ہے اور جس کو پیش نظر رکھ کر ہی برہم گیان تحصیل کیا جاتا ہے ٭

۲۳۔ یہاں یہ رچا عاید ہوتی ہے۔ یہ برہم گیانی کی دوامی عظمت ہے کہ وہ کرم سے نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ اسی پد یعنی مقام کو جاننا چاہئے۔ جانکر آدمی پاپ کرم سے لیپایمان نہیں ہوتا۔ اس واسطے گیانی شم دم اُپرتی تتکشا اور سمادھی سے بہرہ ور ہو کر آتما کو آتما سے دیکھتا ہے۔ سب کو آتم روپ دیکھتا ہے۔ اس پر پاپ گزر نہیں پاتا یہ پاپ سے گزر جاتا ہے اس کو پاپ نہیں جلاتا یہ پاپ کو جلا ڈالتا ہے۔ بے پاپ بے میل بے شک و شبہ برہم گیانی ہو جاتا ہے۔ یہ کہکر یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہ برہم لوک ہے اور اس پر میں نے تجھے پہنچایا ہے۔ یہ سُن کر جنک بولا کہ میں آپ بھگوان کو اپنا ملک بدیہہ اور ملک کے ساتھ اپنے آپ کو دیتا ہوں ٭

۲۴۔ تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدائش ہے تمام غذا کا کھانے والا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے اُسے دولت ملتی ہے ٭

۲۵۔ تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدائش آتما اجر امر امرت ابھے برہم ہے۔ تحقیقاً ابھے برہم ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ برہم ہے ٭

رچا یعنی رگ وید کے منتر کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی اپنے آپ کو آدمی برہم محسوس کرتا ہے تو اچھے یا برے کرموں سے اپنے آپ میں کچھ بیشی کمی نہیں دیکھتا یعنی سکھ دکھ نہیں اٹھاتا۔ اس مقام پر پہنچنا چاہیے۔ آدمی پہنچ جاتا ہے تو پھر کرم اُسے ملوث نہیں کر سکا کرتے۔ یہ جیون مکتی کی حالت ہے۔ اس کے مزید سادھن شم یعنی من کا شانت رکھنا۔ دم یعنی اندریوں کا دمن یا ضبط کرنا۔ اُپ رتی یعنی خواہشوں سے سیری۔ تتکشا یعنی دکھ سکھ کا سہہ لینا اور ان سے نہ گھبرانا۔ اور سمادھی یعنی سب طرف سے چت کو ہٹا کر ایک برہم میں لگائے رکھنا ہیں۔ یہ کوشش کر کر کے ہم پہنچانے چاہئیں۔ یہ ہم پہنچ گئے تو آدمی آتما سے یعنی بدھی سے آتما کو یعنی اپنے آپ کو محسوس کریگا کہ میں جسم خاکی نہیں ہوں بلکہ شدھ بدھ مکت آتما ہوں۔ اور اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ سب کو آتم روپ دیکھیگا یعنی جو کچھ ہے سب میں ہی ہوں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پاپ اُس پر قادر نہیں ہو سکیگا اور پچھتاوے سے اسے نہیں جلا سکیگا۔ اُلٹا وہ خود پاپ پر قادر ہو کر اُسے جلا ڈالیگا۔ کیا وجہ کہ مایا کے کاریہ اب اسکی نظر میں ہیچ ہیں۔ سرو آتم بھاو کو پہنچ گیا ہے اور وہی تمام و کمال اُڑ گئی ہے۔ بس وہ بے پاپ اور بے میل ہے اور دل میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ یہ مقام بتا کر یاگیہ ولکیہ کہتا ہے کہ اے راجہ میں نے تجھے اس اونچے مقام پر پہنچا دیا ہے۔ راجہ تسکریہ میں اپنے ملک اور اپنے آپ کو یاگیہ ولکیہ کی نذر کرتا ہے ٭

اس برہم گیان کے دو پھل ہیں۔ اس شخص کے لئے جسکو پورا انو بھو تو ہوا نہیں ہے۔ صرف یہ جانتا ہے کہ برہم ہی سرو آتم بھاو سے دنیا میں بطور

محیط ہے بہ پھل ملتا ہے کہ برہم ہی چونکہ غذا کا کھانے والا ہے اور دولت کا
دینے والا ہے۔ اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور روپے پیسے سے کسی کا محتاج
نہیں رہتا۔ وجہ ظاہر ہے کہ بیماری وغیرہ افکار سے پیدا ہوتی ہیں اور کمی
زر کا خیال بے قناعتی ہے۔ گیانی کو چونکہ فکر ستاتے نہیں اور قناعت سے
رہنا سہنا ہے۔ اسواسطے صحت و دولت کی کمی نہیں ہوتی ؛

اس کے برعکس جو پورا برہم گیانی ہے۔ جگت کو نقشۂ خواب کی طرح
دیکھتا ہے۔ یا جگت اس کی نظر سے اُٹھ گیا ہے۔ اور محض پرکاش کی
حالت میں رہتا ہے۔ وہ ظاہر ہے کہ اجر ہے یعنی بُڑھاپے سے زوال پذیر
نہیں ہے۔ امر ہے یعنی موت سے فنا پذیر نہیں ہے۔ امرت یعنی ذات باقی و
لافانی اور ابھے یعنی بے خوف اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے۔ بھلا کیوں۔ اسواسطے
کہ برہم تحقیقاً بے زوالی اور لافانیت اور بے خوفی کا مقام ہے۔ کیا وجہ کہ زوال و موت
و خوف ہمیشہ دوسرے کے باعث سے ہوا کرتا ہے۔ جہاں برہم انوبھو ہے
یعنی آدمی اپنے آپ کو ذات غیر محدود انوبھو کرتا ہے۔ وہاں خوف ہو تو کس
سے ہو۔ زوال پہنچائے تو کون پہنچائے۔ مارے تو کون مارے جو ایسا جانتا
ہے یعنی ساکشات انوبھو کرتا ہے وہ برہم ہے ؛

چوتھے براہمن کا خلاصہ

ا۔ تیسرے براہمن میں بیداری خواب اور سشپتی کی تینوں حالتیں مفصّل بیان
ہوئیں اور چوتھی حالت تُریہ کے دکھانے کے لئے شُرتی نے مرنے کی حالت
کی تمہید اُٹھائی۔ اس براہمن میں اگیانی کے مرنے اور پھر جنم لینے کا بیان ہے
اور گیانی کی جیون موکش اور بدیہہ موکش کا ؛

۲- مرنے سے پہلے اگیانی کا جو حال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوّل کمزوری و غفلت ہوتی ہے۔ پھر ایک ایک اندریہ اور انتہہ کرن اپنے اپنے کام سے معطل ہو کر ہردے میں اکٹھی ہوتی ہیں۔ پھر جسطرح کیڑا اُسکر کر ایک تنکے سے دوسرے پہ جانا چاہتا ہے۔ اسیطرح مرنے والا دوسرے جسم کے لینے کی تیاری کرتا ہے وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ بنیا اور بہتر ہوتا ہے۔ یہ جسم خواہ اس دنیا میں ہوتا ہے خواہ سورگ وغیرہ میں ÷

۳- مرنے کے بعد اگیانی کی نظر میں اپنی تمام زندگی کا خلاصہ ہوتا ہے اور اس سے وہ تجربہ اُٹھاتا ہے۔ زندگی میں جیسے اچھے بُرے کام کرتا رہا ہے چونکہ انہیں کی واسنائیں من میں بھری رہتی ہیں اور عالم عالم خیال ہے۔ انہیں واسناؤں کے مطابق اونچے نیچے لوکوں یا اسی دنیا میں جنم ہوتا ہے۔ یہ پُرش کام مئے ہے۔ کامناؤں کے مطابق عقاید عقاید کے مطابق کام۔ اور کاموں کے مطابق پھل یعنی اونچی نیچی جُونیں اور اُن میں سُکھ دُکھ کا بھوگ ملتا ہے ÷

۴- گیانی چونکہ صرف آتم کام ہوتا ہے اسواسطے اس کے پران اوپر نہیں اُٹھتے بلکہ یہیں لے ہو جاتے ہیں اور وہ برہم بھاو کو پہنچتا ہے۔ یہ اسوقت ممکن ہے کہ من میں کوئی دنیوی کامنا نہ رہے۔ اور آدمی شُدھ گیان سروپ ساکشی روپ رہ جائے۔ یہی موکش کی حالت یا چوتھا یار ہے ÷

۵- خلاصے کے طور پر یہاں یاگیہ ولکیہ شلوک پڑھتا ہے۔ جن میں اوّل اگیانی اور گیانی کے مختلف رستے دکھائے گئے ہیں۔ دوسرے گیان کے پھل دکھائے گئے ہیں یعنی دُکھ سے چھوٹنا۔ سروآتم بھاو۔ جنم مرن سے رہائی۔ اور رغبت و نفرت کا نہ رہنا۔ پھر برہم یعنی موکش کا سروپ کھولا گیا ہے

کہ وہ شُدھ حالت ہے جس میں غیر محدود دیتا لافانیت اور پرم آنند وغیرہ کا احساس ہوتا ہے ٭

۶ - اس پر پہنچنے کی سبیل اول کرم لوگ آیا سنا سے گیان کا ادھکاری بنّا ہے پھر خود گیان ہے جو گورو اور شاستر سے لیا جاتا ہے۔ اور جسکا پہلا قدم بیراگ ہے جس میں بیٹے دولت اور لوگوں کی خواہشیں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ یہیں سنیاس کی ودھی بھی بیان ہوئی ہے ٭

۷ - ان درجوں سے گذر کر آدمی جیون مُکت بنتا ہے اور اپنے سروپ کا انوبھو کرتا ہے۔ جیون مُکتی کے سادھن شم دم وغیرہ ہیں۔ جنہیں ہم پہنچانا چاہئے ہے

۸ - بے انوبھو کا برہم گیانی جسے صرف پروکش گیان ہوا ہے نندروہنت اور مستغنی رہتا ہے اور انوبھو اور اپروکش گیان والا گیانی اجراہ ابھے برہم کو پہنچتا ہے ٭

پانچواں براہمن یاگیہ ولکیہ اور میتریئی کا مکالمہ

یاگیہ ولکیہ اور جنک کا مکالمہ ختم ہوا۔ اب شُرتی یاگیہ ولکیہ اور میتریئی کا مکالمہ پھر دیتی ہے جو دوسرے ادھیائے میں آچکا ہے (دیکھو سادھو جون ۱۹۱۶ یعنی اسی کتاب کا صفحہ ۱۵۶) بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ اس اعادے کی وجہ یہ دیتے ہیں کہ میتریئی براہمن میں برہم گیان پرتگیا کے طور پر بیان ہوا ہے۔ مدھو براہمن۔ جنک سبھا کے برہمنوں کے ساتھ مباحثہ۔ اور یاگیہ ولکیہ اور جنک کے درمیان گورو چیلے کے سوال و جواب اس الوہان میں وجہ اور تمثیل وغیرہ

سمجھنی چاہئیں۔ میتریئی براہمن کا اعادہ انومان یا قیاس کا نگمن یعنی مضبوط کرنے والا حصّہ ہے۔ یہ توضیح بہت خوبصورت ہے مگر من کو نہیں لگتی۔ اعادہ فقرے یا پیرے کا تو ہو سکتا ہے پوری فصل کا اعادہ سمجھ میں نہیں آتا۔ فقیر مہر کی رائے میں برہدارنیک تین کتابوں کا مجموعہ ہے کیونکہ رشیوں کے خاندان نسبتوں میں علیحدہ علیحدہ دئے ہوئے ہیں اور ان سے ظاہر ہے کہ ہر حصّہ پہلے سے علیحدہ کتاب ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حصّے مختلف شاکھاؤں میں علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہوں۔ اور بعد میں یکجا کئے گئے ہوں خاص شاکھا میں دوسرے ادّھیائے میں میتریئی براہمن نہ ہو اور صرف چوتھے میں ہو یا معاملہ اس کے برعکس ہو۔ مگر یکجا کرتے وقت جس شاکھا میں دوسرے ادّھیائے میں میتریئی براہمن تھا وہاں سے بھی نقل کر لیا گیا ہے اور یہ چوتھے ادّھیائے میں سے بھی۔ ہم ہندوؤں میں چونکہ پرانی کتابوں کی عظمت حد سے زیادہ ہے کسی نے اسے نکالا نہیں۔ سب جوں کا توں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ اسیواسطے میں بھی بجنسہٖ نقل کئے دیتا ہوں تشریح دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے ادّھیائے میں دیکھ لو۔ یہاں صرف شروع میں ایک کنڈیکا یا پیراگراف بڑھایا ہوا ہے اور چودھویں اور پندرھویں میں ذرا ذرا سے فرق ہیں ۔

۱۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں میتریئی اور کاتیاینی۔ ان میں سے میتریئی برہم گیان کہنے سُننے کی شایق تھی اور کاتیاینی گھر بار کے کام کاج کرنے والی۔ اور برت کی چاہنا سے ۔

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے میتریئی سے کہا کہ میں اس آشرم سے اونچے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ آیندا اس کا تیاینی سے حساب کر دوں ۔

۳ - میتریئی نے کہا کہ مہاراج اگر مجھے یہ زمین مال و دولت سے بھری ہوئی مل جائے۔ تو کیا میں اس سے امر ہو جاؤنگی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ نہیں ہاں جسطرح اہل دولت کی زندگی گذرتی ہے۔ تیری بھی گذریگی۔ مگر مال و دولت سے امر ہو جانے کی توقع نہیں کی جا سکتی ‡

۴ - میتریئی نے کہا کہ جس شے سے میں امر نہیں ہو سکتی۔ اس کو لیکر مجھے کیا کرنا ہے۔ جو آپ جانتے ہیں وہی مجھے بھی بتائیں ‡

۵ - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ تو مجھے پیاری ہے۔ اور پیاری باتیں کرتی ہے۔ آ بیٹھ میں تیرے لیئے گیان کی توضیح کرتا ہوں۔ اس توضیح پر دھیان دے ‡

۶ - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ خاوند کی خاطر خاوند کا پیار نہیں ہوتا۔ اپنی خاطر خاوند پیارا ہوتا ہے۔ بیوی کی خاطر بیوی پیاری نہیں ہوتی۔ اپنی خاطر بیوی پیاری ہوتی ہے۔ بیٹوں کی خاطر بیٹے پیارے نہیں ہوتے۔ اپنی خاطر بیٹے پیارے ہوتے ہیں۔ دولت کی خاطر دولت پیاری نہیں ہوتی اپنی خاطر دولت پیاری ہوتی ہے۔ برہمن پن کی خاطر برہمن پن پیارا نہیں ہوتا اپنی خاطر برہمن پیارا ہوتا ہے کشتری پن کی خاطر کشتری پیارا نہیں ہوتا۔ اپنی خاطر کشتری پن پیارا ہوتا ہے۔ لوگوں کی خاطر لوک پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر لوک پیارے ہوتے ہیں۔ دیوتا کی خاطر دیوتا پیارے نہیں ہوتے۔ اپنی خاطر دیوتا پیارے ہوتے ہیں۔ مہا بھوتوں کی خاطر مہا بھوت پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر مہا بھوت پیارے ہوتے ہیں۔ سب چیزوں کی خاطر سب چیزیں پیاری نہیں ہوتیں۔ اپنی خاطر سب چیزیں پیاری ہوتی ہیں۔ بس آتما کو دیکھنا چاہیئے۔ سننا چاہیئے۔ منن کرنا چاہیئے۔ ندھیدھیاسن کرنا چاہیئے۔ اے میتریئی آتما کے درشن شرون منن

اور بگیان سے یہ سب کچھ جان لیا جاتا ہے ؏

۷ - براہمن پن اسے خارج کر دیتا ہے جو براہمن پن کو آتما سے الگ جانتا ہے۔ کشتری پن اسے خارج کر دیتا ہے جو کشتری پن کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے۔ لوک اسے خارج کر دیتے ہیں جو لوکوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے دیوتا اسے خارج کر دیتے ہیں جو دیوتاؤں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے۔ مہا بھوت اُسے خارج کر دیتے ہیں۔ جو مہا بھوتوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے سب چیزیں اُسے خارج کر دیتی ہیں جو سب چیزوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے۔ یہ براہمن پن یہ کشتری پن یہ لوک یہ دیوتا یہ مہا بھوت سب کچھ آتم سروپ ہے ؏

۸ - جسطرح پٹتے ہوئے ڈھول کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ یہ ڈھول کی آوازیں ہیں مگر ڈھول کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ؏

۹ - جسطرح پھنکتے ہوئے سنکھ کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ یہ سنکھ کی آوازیں ہیں مگر سنکھ کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ؏

۱۰ - جسطرح بجتی ہوئی بین کی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ بین کی آوازیں ہیں۔ مگر بین کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ؏

۱۱ - جسطرح گیلے ایندھن کی آگ چاروں طرف سے خوب بھڑکتی ہو اور اس سے دھوئیں نکلے۔ اسی طرح اس ذات عظیم کے سانس یہ سمجھنے چاہئیں جو رگوید یجروید۔ سام وید۔ اتھروانگی رس۔ اتہاس۔ پوران۔ ودیا۔ اُپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ ویاکھیان۔ اور انو ویاکھیان ہیں۔ سب اسی کے سانس ہیں ؏

۱۲ - جسطرح تمام پانیوں کا محل ایک سمندر ہے۔ اسی طرح تمام لمسوں کا ایک محل زبان ہے۔ تمام بوؤں کا ایک محل ناک ہے۔ تمام صورتوں کا ایک محل آنکھ ہے۔ تمام آوازوں کا ایک محل کان ہے۔ تمام سنکلپوں کا ایک محل من ہے۔ تمام

علموں کا ایک محل قلب ہے۔ تمام کاموں کا ایک محل ہاتھ ہے۔ تمام آنندوں کا ایک محل اندری ہے۔ تمام استخراجوں کا ایک محل گدا ہے۔ تمام رستوں کا ایک محل پاؤں ہے۔ تمام ویدوں کا ایک محل بانی یا کلام ہے ۔

۱۳- جس طرح نمک کا ٹکڑا پانی میں پڑ کر گھل جاتا ہے۔ اسے پانی سے الگ نہیں کر سکتے۔ جہاں جہاں سے لو نمک ہی محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ذات عظیم بے حد بے کنارہ اور گیان گھن ہے۔ جیو بنا ان بھوتوں کے ساتھ اُٹھکر انہیں کے ساتھ ناش ہو جاتا ہے۔ مر کر گیان نہیں رہتا ہے ۔

۱۴- میتریی نے کہا کہ مہاراج یہ کہکر مجھے موہ میں نہ ڈالو کہ مرکر گیان نہیں رہتا۔ میں اسے نہیں سمجھی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ میں تجھے موہ میں ڈالنے کی باتیں نہیں کرتا۔ یہ آتما ابناشی ہے اور ناش نہ ہونا اس کا دھرم ہے ۔

۱۵- جہاں دوئی سی ہوتی ہے۔ وہاں اور اور کو سونگھتا ہے۔ اور اور کو دیکھتا ہے۔ اور اور کو سنتا ہے اور اور کو کہتا ہے۔ اور اور کو سوچتا ہے۔ اور اور کو جانتا ہے۔ جہاں سب کچھ اس کا آتما ہی ہو جاتا ہے۔ وہاں کس کو کس سے سونگھے۔ کس کو کس سے دیکھے۔ کس کو کس سے سنے۔ کس سے کس کو کہے۔ کس سے کس کو سوچے۔ کس سے کس کو جانے جس سے آدمی ان سب کچھ کو جانتا ہے۔ اسے کس سے جانے۔ یہ نیتی نیتی آتما بےگرفت ہے اس لئے پکڑا نہیں جاتا۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے اس لئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے اس لئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ ہے اس لئے تکلیف نہیں اٹھاتا۔ اسکا ناش نہیں ہوتا۔ اے میتریی جاننے والے کو کوئی کس سے جانے۔ اے پیاری تجھے تعلیم دے دی گئی۔ یہ کہہ کر یاگیہ ولکیہ

جنگل کو چلا گیا ÷

پانچویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ جنک کو جب برہم گیان کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے مضبوط کرنے کے لئے اس براہمن کی تعلیم ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی چیز اس چیز کی خاطر پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ آتما کی خاطر یعنی آتما سے تعلق رکھنے کی وجہ سے پیاری ہوتی ہے۔ اسواسطے آتما سب سے پیارا ہے۔ اسکا انوبھو ہمیں پہنچانا چاہیئے۔ جسکے سادھن تین ہیں۔ شروَن۔ منن۔ ندِدھیاسن ÷

۲۔ ایک آتما کے جان لینے سے تمام چیزیں اسطرح جان لی جاتی ہیں جسطرح ایک مٹی کے جان لینے سے اُس کے تمام کاریہ یعنی گھڑے صراحی وغیرہ جان لئے جا سکتے ہیں کہ سب مٹی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جگت تمام برہم روپ ہے۔ جو کسی شئے کو برہم روپ نہیں دیکھتا۔ وہ خارج از برادری ہو کر ذلت اُٹھاتا ہے ÷

۳۔ تین باجوں کی مثال سے یہ بات عیاں ہے کہ جو اگیانی ہے وہ جگت کو آتما سے علیحدہ دیکھتا ہے۔ گیانی کی نظر میں جگت آتم روپ یا برہم روپ ہے ÷

۴۔ جسطرح آگ میں سے دھُواں نکلتا ہے اسیطرح برہم میں سے سانسوں کیطرح وید نکلتے ہیں۔ جو جگت کے کارن ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جگت برہم سے علیحدہ نہیں ہے۔ بلکہ نقشۂ خواب کی طرح گیان روپ برہم کا وِورت ہے۔ اُنہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اُنہی میں قایم رہتا ہے۔ اور آخر اُنہی میں اسطرح لَے ہو جاتا ہے جسطرح ندی سمندر میں یا نمک پانی میں لَے ہو جاتے ہیں ÷

۵۔ جیو پنے کا خیال متھیا یعنی جھوٹا ہے۔ گیان ہونے پر نہیں رہتا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جیو فنا ہو جاتا ہے۔ گیان کی حالت میں جیو رہتا ہے مگر اپنے آپ کو محدود نہیں محسوس کرتا۔ و یا پک ذات احد متحد انند برہم محسوس کرتا ہے ÷

چھٹا براہمن - رشیوں کا خاندان

رشیوں کے خاندان کی نسبت جو باتیں جاننے کے لایق ہیں - اُن کی توضیح دوسرے ادّھیائے میں ہو چکی ہے - وہیں سے پھر پڑھ لو - یہاں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے - اس خاندان میں پہلی آٹھ پیڑھیاں دوسرے ادّھیائے کی آٹھ پیڑھیوں سے ملتی ہیں - اور پھر اکیس سے لگا کر اخیر تک - صرف یہ بات نوٹ کرنے کے لایق ہے ؞

۱ - اب بنس یعنی خاندان کا بیان شروع کیا جاتا ہے - (۱) پوتی ماشیہ نے گوپ بن سے پڑھا سیکھی - (۲) گوپ بن نے پوتی ماشیہ سے (۳) پوتی ماشیہ نے گوپ بن سے - (۴) گوپ بن نے کوشِک سے (۵) کوشِک نے کونڈنیہ سے (۶) کونڈنیہ نے شانڈلیہ سے - (۷) شانڈلیہ نے کوشِک اور گوتم سے (۸) گوتم نے ؞

۲ - اگنی ویشیہ سے - (۹) اگنی ویشیہ نے گارگیہ سے - (۱۰) گارگیہ نے گارگیہ سے (۱۱) گارگیہ نے گوتم سے (۱۲) گوتم نے سَیتو سے (۱۳) سَیتو نے پاراشریاین سے (۱۴) پاراشریاین نے گارگیاین سے - (۱۵) گارگیاین نے اُدّالکاین سے (۱۶) اُدّالکاین نے جابالاین سے (۱۷) جابالاین نے مادّھیندناین سے - (۱۸) مادّھیندناین نے سوکراین سے (۱۹) سوکراین نے کاشاین سے - (۲۰) کاشاین نے سایکاین سے - (۲۱) سایکاین نے کوشِکاینی سے - (۲۲) کوشِکاینی نے ؞

۲۲- گھرت کوشک سے (۲۳) گھرت کوشک نے پاراشریاین سے (۲۴) پاراشریاین نے
پاراشریہ سے (۲۵) پاراشریہ نے جاتوکرنیہ سے (۲۶) جاتوکرنیہ نے آسُراین
اور یاشک سے۔ (۲۷) آسُراین نے ترئی بنی سے (۲۸) ترئی بنی نے
اوپ جندھنی سے (۲۹) اوپ جندھنی نے آسُری سے (۳۰) آسُری نے
بھاردواج سے۔ (۳۱) بھاردواج نے آتریہ سے (۳۲) آتریہ نے
مانٹی سے (۳۳) مانٹی نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے گوتم سے (۳۵) گوتم
نے واتسیہ سے۔ (۳۶) واتسیہ نے شانڈلیہ سے۔ (۳۷) شانڈلیہ نے
کیشوریہ کاپیہ سے (۳۸) کیشوریہ کاپیہ نے کمار ہارت سے (۳۹)
کمار ہارت نے گالو سے (۴۰) گالو نے ودربھی کونڈنیہ سے (۴۱) ودربھی
کونڈنیہ نے وتس نپات بابھرو سے (۴۲) وتس نپات بابھرو نے پنتھی
سوبھر سے۔ (۴۳) پنتھی سوبھر نے ایاسیہ انگی رس سے (۴۴) ایاسیہ انگی
رس نے آبھوتی توشٹر سے (۴۵) آبھوتی توشٹر نے وشوروپ
توشٹر سے۔ (۴۶) وشوروپ توشٹر نے اشونی کماروں سے (۴۷)
اشونی کماروں نے ددھیک آتھرون سے (۴۸) ددھیک آتھرون نے
اتھروادیو سے (۴۹) اتھروادیو نے مرتیو پرادھونسن سے۔ (۵۰) مرتیو پرادھونسن نے پرادھونسن سے
(۵۱) پرادھونسن نے ایک رشی سے (۵۲) ایک رشی نے وپرچتی سے
(۵۳) ایک رشی وپرچتی نے ویشٹی سے (۵۴) ویشٹی نے سنارو سے (۵۵)
سنارو نے سناتن سے (۵۶) سناتن نے سنگ سے (۵۷) سنگ نے
پرمیشٹھی سے (۵۸) پرمیشٹھی نے برہم سے۔ (۵۹) برہم سوئمبھو ہے یعنی
کسی سے پیدا شدہ نہیں۔ اُس برہم کو نمسکار ہو۔

پانچواں ادھیائے

مختلف اُپاسنائیں

پہلا براہمن - اوم کی اُپاسنا

پہلے چار ادھیاؤں میں برہم گیان بیان ہوا - گیان کا سمجھنا مشکل کام ہے - جنم جنمانتر سے دوئی دل میں گھر کئے بیٹھی ہے اور مایا کا کاریہ جھوٹا جگت سچا محسوس ہو رہا ہے - آدمی اپنے آپ کو الپگیہ الپ شکتی پاپی جیو سمجھ رہا ہے - من ہے کہ ہمیشہ مضطرب اور پریشان رہتا ہے اور دھیان ہے کہ جمائے نہیں جمتا - اس بات کا ذہن میں بٹھانا سخت دقت طلب ہے - کہ جگت سچا نہیں بلکہ خواب کی طرح جھوٹا ہے - اور میں شُدھ گیان سروپ آتما اُس کا ناظر ہوں مجھے ان جھوٹے نقشوں سے اسی طرح بالکل لوث نہیں ہے - جس طرح خواب کے کرموں سے بیدار آدمی کو ذرا بھی لوث نہیں ہوا کرتی - اُپنشد گیان سکھاتا ہے اور آدمی کو بتاتا ہے کہ وہم چھوڑ اور تو اب ہر قسم کے بندھ سے آزاد ہے - تو بادھ جیو نہیں بلکہ شُدھ بُدھ سدا مُکت سچدانند برہم ہے - مگر اُپنشد کے رشی اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ گیان ہر شخص کا حصہ نہیں ہے اس کے لیے اوّل تیاری درکار ہے - تیاری کا مرحلہ طے ہو لے تو آدمی گیان کے بام بلند پر چڑھنے کے لائق بنے ؛

یہ تیّاری کیا ہے۔ شُسنہ من ہیں تین طرح کے دوش ہوتے ہیں۔ اوّل مل یا میل جو نشکام کرم کرنے سے دور ہوتا ہے۔ دوسرے وکشیپ یا انتشار جو اُپاسنا سے دور ہوتا ہے۔ تیسرا اگیان جو اُپنشد گیان سے دور ہوتا ہے اُپنشدوں میں کرم بھی سکھائے گئے ہیں۔ اُپاسنائیں بھی اور گیان بھی۔ مگر یاد رہے کہ کرم زیادہ تر وید کے براہمن اور منتر بھاگ سے متعلق ہے۔ اپنشدوں میں زیادہ تر گیان ہے۔ اور اس سے کم اُپاسنائیں۔ گیان کی تعلیم اس اُپنشد میں وستھ وستر آئی ہے۔ ساتھ ہی ہر ادّھیا ے میں اُپاسنائیں بھی بتائی ہیں۔ اس پانچویں ادھیا ے میں اُپاسنائیں بتائی گئی ہیں ۔

اُپاسنا میں یہ کیا جاتا ہے کہ دھیان کو ہر طرف سے ہٹا کر ایک طرف لگایا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کثرت کے خیالات طبیعت سے دُور ہوتے ہیں اور آدمی وحدت کی طرف آتا ہے۔ کثرت مزاولت سے آخر ایک دن وہ بھی آجاتا ہے کہ من کا آئینہ ایسا شُدّھ ہو جاتا ہے کہ اس میں گیان کا عکس منعکس ہو سکے۔ یہ اُپاسنا کی انتہائی غرض ہے ضمنی غرضیں یہ ہیں کہ کرم واسنا جو دل میں گھر کئے بیٹھی ہے اور کسی طرح نکالے نہیں نکلتی۔ وہ بیرونیات سے ہٹ کر اندرونیات کا رُخ کرتی ہو۔ بجائے اسکے کہ آدمی پیچیدہ اور نہایت جھگڑے کے یگیوں کی سامگری جمع کرے۔ یگیہ کرانے والے براہمنوں کو فراہم کرے۔ اور دنوں کیا ہفتوں یا مہینوں خاص خاص کرم بڑے خرچ اور بڑی تکلیفیں اُٹھا کر ویدبدھی کے مطابق کرے۔ مانسک کرم کرنے کے لائق بن جاتا ہے۔ جیسے اس اُپنشد کے پہلے ادّھیاے میں اشومیدھ کرنے کا ذکر ہے۔ یہ بھی اپاسنا کا ایک حصّہ ہے ۔

پھر ہر خاص اُپاسنا اپنا خاص پھل رکھتی ہے۔ جس سے دنیا کی بہبودی
بھی منصور ہے اور عقبےٰ کی بھی۔ اس لالچ سے آدمی اُپاسنا کرتا ہے اور اس کا
پھل ملنے لگتا ہے تو اور بھی شوق سے کرتا ہے۔ آخر دھیان جمانے کی
عادت پڑ جاتی ہے جس کا نتیجہ یا تو کرم موکش ہے۔ یا کثرت سے ہٹ کر اور
وحدت پر آ کر گیان کا ادھکاری بن جانا۔ یہی ویدک کرم۔ دھرم۔ یوگ۔
بھگتی وغیرہ کے بھی فائدے ہیں۔ یہ مضمون شرح و بسط کے ساتھ میری کتاب
فلسفۂ گیتا میں آیا ہے۔ یہاں اسے زیادہ طوالت نہیں دی جا سکتی۔
اُپنشدوں میں جو اُپاسنائیں جگہ جگہ دی گئی ہیں۔ یہی فوائد مدنظر رکھ کر
دی گئی ہیں۔ اس ادھیائے میں زیادہ تر اُپاسنائیں ہیں۔ اوّل اوم کی
اُپاسنا دی جاتی ہے جو اُپنشدوں میں سب سے زیادہ ہر دل عزیز اُپاسنا ہے ۔۔

۱۔ وہ بھرپور ہے۔ یہ بھرپور ہے۔ بھرپور سے بھرپور نکلتا ہے۔ اور بھرپور کے بھرپور پن کو
لیکر بھرپور ہی باقی رہتا ہے۔ اوم آکاش روپ برہم ہے۔ آکاش پرانا ہے۔
آکاش ہوا سے بھرا ہوا ہے۔ یہ کورو یاینی کے بیٹے کا اُپدیش ہے۔ براہمن جانتے
ہیں کہ اوم وید روپ ہے۔ جو کچھ جاننے لائق ہے وہ اسی وید سے جانا جاتا ہے
تت تو ام اسی مہا واکیہ میں جسکے معنی ہیں وہ تو ہے۔ وہ کے لفظی معنی
یعنی واچیارتھ ہیں سروگیہ سروشکتیمان ایشور۔ تو کے الپگیہ الپ شکتی جیو۔ لفظ
ہے کے معنی دونوں کی یکتائی ہیں۔ چونکہ سروگیہ سروشکتیمان کی یکتائی الپگیہ الپ
شکتی کے ساتھ محال ہے۔ اس واسطے مہا واکیہ کے معنی کرنے میں لفظی معنی یعنی
واچیارتھ نہیں لئے جا سکتے بلکہ مرادی معنی یعنی لکشیارتھ لئے جایا کرتے ہیں۔
ایشور میں سے سروگیہ سروشکتیمان پن کی اُپادھی نکال دو تو شدھ برہم
رہ جائیگا۔ جیو میں سے الپگیہ الپ شکتی پن کی اُپادھی نکال دو تو شدھ برہم

رہ جائیگا۔ دونوں کے شُدّھ انش کی ایکتا یا یکتائی ہے۔ اس توضیح کے بعد منتر کے معنی آسانی سے سمجھ میں آسکتے ہیں ؎

"وہ بھرپور ہے" وہ کے معنی ہیں بے اُپادھی شُدّھ برہم اور بھرپور کے سروویاپک یا غیر محدود۔ پس جملے کے یہ معنی ہوئے کہ شُدّھ برہم بھرپور ہے۔ "یہ بھرپور ہے" یہ کے معنی ہیں با اُپادھی نام وصورت والا برہم جس میں ایشور جگت اور جیو سب شامل ہیں۔ یہ بھی بھرپور ہے۔ کیونکہ اُپادھیاں سب نقشہ بر آب کی طرح ستّھیا اور ہستی سے عاری ہیں۔ جو شے ہے وہ برہم روپ ہے۔ یہ لکشیارتھ یعنی مرادی معنوں کے لحاظ سے وہ اور یہ اسموں کے مسمے کی یکتائی بتائی۔ اب لفظی معنوں یعنی واچیارتھ کو لیجئے۔ "بھرپور سے بھرپور نکلتا ہے" یعنی کارن برہم یا ایشور سے جو شکتی روپ مایا وِشِشٹ چیتن ہے اور اس واسطے ویاپک یا بھرپور ہے۔ کاریہ برہم یعنی نام وصورت والا جگت سب نکلتا ہے۔ یہ بھی بھرپور ہے۔ کیا وجہ ہے کہ کارن میں جو گُن ہوتا ہے وہی کاریہ میں آتا ہے۔ اسکا ناش نہیں ہوجاتا۔ اور ظاہر بھی ہے کہ جتنا پھیلاؤ وِگت ایشور کا ہے اُتنا ہی ہرنیہ گربھ اور براٹ کا بھی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بھرپور یعنی شُدّھ انش کے بھرپورپن یعنی ویاپکتا کو لیکر باقی جو رہیگا یعنی شُدّھ انش وہ ہمیشہ بھرپور ہی رہیگا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر چیز میں نام وصورت کا حصّہ جھوٹا ہے اور شُدّھ حصّہ سچّا۔ پس نام وصورت والی چیزوں میں اس شُدّھ حصّے کو جو ویاپک ہے لے لیا جائے اور جھوٹی اُپادھی سے قطع نظر کیجائے تو جب باقی بچیگا بھرپور ہی بچیگا۔ غرض بے اُپادھی برہم کو لو یا با اُپادھی کو۔ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں۔ اوپر نیچے۔ ایک ویاپک برہم ہی برہم ہے ؎

اس برہم کو وید میں اوم کا نام دیا جاتا ہے۔ اوم کی تینوں ماترائیں
اُ و م ظاہر ہیں اور چوتھی گپت یا مخفی۔ اُ ویراٹ کی جگہ ہے یعنی ستھول
جگت۔ و ہرنیہ گربھ کی جگہ ہے یعنی سوکشم جگت۔ م ایشور کی جگہ ہے یعنی
کارن اوستھا۔ اور گپت ماترا تریہ شدھ برہم کی جگہ ہے۔ اسواسطے
اوم برہم ہے اور اس کی اپاسنا برہم مان کر کی جاتی ہے۔ میرے مانڈوکیہ
اپنشد میں یہ مضمون شرح وبسط کے ساتھ آیا ہے۔ تفصیل دیکھنی ہے تو وہاں
دیکھو۔ شرتی یہاں برہم روپ سے اوم کی اپاسنا بتاتی ہوئی کہتی ہے۔
اوم آکاش روپ یعنی ویاپک برہم ہے۔ بھلا کوئی آکاش یہ مادّی آکاش
جسے خلا کا نام دیا جاتا ہے یا کوئی اور شے۔ آکاش کا یہاں صرف ویاپک
ہونا یعنی غیر محدود بھا ولیا گیا ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ شرتی کہتی ہے کہ وہ
آکاش جس کی نسبت کورویا بنی کے بیٹے کسی خاص آچاریہ نے یہ تعلیم دی
ہے کہ پُرانا یعنی ذات قدیم و باقی ہے۔ اور ہوا یعنی پران سے بھرا ہوا ہے۔
یہ پران سوترآتما ہرنیہ گربھ روپ سمجھنا چاہیئے جس سے نام و صورت والا
کُل جگت ظہور پاتا ہے۔ پس لفظ اوم پر اور اپر برہم دونوں کا مظہر ہے۔
جیسے پرشن اپنشد میں آیا ہے کہ اے ستیہ کام یہ اوم پر برہم بھی ہے اور اپر برہم بھی
اسیواسطے براہمن یعنی برہم گیانی اوم کو وید روپ کرکے جانتے ہیں۔ وید
بمعنی تمام جگت کا علم ہے۔ اوم سے ہی جو جو شے جاننے لائق ہے سب جانی جاتی
ہے۔ یوں سمجھو کہ مٹی کو جان لیا تو اس کے جو اننت کاریہ گھڑا مٹکا۔ صراحی
آبخورہ وغیرہ وغیرہ ہیں سب جان لیئے۔ اوم چونکہ برہم ہے۔ اور جگت کی ہر
شے چونکہ برہم روپ ہے۔ اس لیئے جس نے اوم کی اُپاسنا سے اُسے جان لیا اسنے
ہر چیز کو جان لیا کہ اوم یا برہم روپ ہے ۞

پہلے براہمن کا خلاصہ

ا - یہ اُپادھی سنبندھ برہم بھرپور یعنی ویاپک ہے۔ بااُپادھی برہم ویاپک ہے۔ ویاپک ہیں سے ویاپک نکلتا ہے اور انجام میں پھر ویاپک ہی باقی رہتا ہے۔

۲ - اس برہم کی اُپاسنا اوم مان کر کرنی چاہئے۔ اور اسکا دھیان یوں کرنا چاہئے کہ ویاپک ہے۔ ذات قدیم ہے۔ اسی میں ہر ایک گربھ رہتا ہے جو نام و صورت والی چیزوں کو ظہور میں پاتا ہے۔ یہ اوم ہی وید ہے۔ اسکو جان لیا تو سب کو جان لیا۔

دوسرا براہمن اُپاسنا کی تیاری

اوپر اوم کی اُپاسنا بتائی گئی۔ اس میں آدمی اسوقت ترقی کر کے منزل مقصود کو پہنچتا ہے۔ جب پہلے سے خاص تیاری کر لی ہو۔ چنانچہ ایک خوبصورت کہانی کے ذریعے سے شرتی اس کی توضیح کرتی ہے۔

ا - پرجاپتی کے تین بیٹے دیوتا۔ آدمی اور اسُر اپنے باپ پرجاپتی کے پاس برہمچاری کا برت دھارن کر کے رہنے کو گئے۔ کچھ عرصے برہمچاریوں کی طرح رہ کر دیوتاؤں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے۔ پرجاپتی نے اُن سے ایک حرف کہا د اور پوچھا کہ سمجھ گئے۔ دیوتاؤں نے کہا کہ ہاں سمجھ گئے۔ آپنے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اندریوں کا دمن کیا کرو۔ پرجاپتی نے کہا کہ ہاں تم سمجھ گئے۔

۲ - اب آدمیوں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے۔ پرجاپتی نے اُن سے بھی وہی ایک حرف کہا د۔ اور پوچھا کہ سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں سمجھ گئے۔ آپنے ہمیں یہ بتایا ہے کہ دان کیا کرو۔ پرجاپتی نے کہا ہاں تم سمجھ گئے۔

۳ - اب اسُروں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے۔ پرجاپتی نے اُن سے بھی

وُہی ایک حرف کہا د - اور پوچھا کہ سمجھ گئے - اُنہوں نے کہا ہاں سمجھ گئے۔
آپ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ دیا کیا کرو - سو اب تک بھی رعد کی آسمانی گرج
کہا کرتی ہے د د د کہ دمن کرو - دان کرو - دیا کرو - پس آچاریہ کو یہی تینوں
یعنی دمن دان اور دیا سکھانی چاہیئے ؛

اُپاسنا اسوقت پھلدایک ہوا کرتی ہے جب من شدھ ہو - اور من
اسوقت شدھ ہوا کرتا ہے جب فضایل اخلاقی سے آراستہ و پیراستہ ہو
اگر من بشیوں کے بھوگوں کی طرف دوڑتا ہے - روپے پیسے کا لالچی
ہے - اور اس میں ظلم و ستم بھرا ہوا ہے - تو منہ سے چاہے جو کچھ رٹا
کرو اور من سے چاہے جس کا دھیان کرو - کچھ فایدہ ظہور میں نہیں آئیگا
پس اُپاسنا کی قابلیت بہم پہنچانے کے لیئے ضروری امر ہے کہ اوّل کچھ فضایل
اخلاقی بہم پہنچا کر اُسے شدھ کر لیا جائے - انہیں فضایل اخلاقی کی طرف شرتی
اس کہانی کے ذریعے سے آدمی کی توجہ منعطف کرتی ہے ؛

پرجاپتی کے معنی ہیں خالق مخلوقات - اور مخلوق ظاہر ہے کہ تین طرح کی
ہے - انسان - انسان سے اونچے درجے کی جسے دیوتا کا نام دیا جاتا ہے -
اور انسان سے نیچے درجے کی جسے اسُر یا راکشس کا نام دیا جاتا ہے - انکے
خواص بھی تین ہی طرح کے ہیں - انسان میں روپے پیسے کا لالچ بہت ہے -
دیوتا بھوگوں کے بھوکے رہتے ہیں - اور راکشس ظالم اور بے رحم ہوتے ہیں -
ایک مرتبہ یہ مل کر اپنے باپ پرجاپتی کے پاس اُپدیش لینے گئے - چونکہ چیلے بن کر
ودّیا سیکھنے گئے تھے اسواسطے کچھ عرصے برہم چاریوں کی طرح وہاں گورو
کی سیوا کرتے رہے - اسی چیلے سے برہم چاری کے برت کی بدھی شرتی نے بتائی
ہے کہ چیلے کو ودّیا سیکھنی ہو تو گورو کے گھر جا کر رہے اور اس کی ہر طرح خدمت

بجا لائے۔ جب وہ اس کی خدمت سے خوش ہو تو پھر سوال کرے ؎

کچھ عرصے برہمچاری برت دھارن کرنے کے بعد جب اُنہوں نے
پرجاپتی سے اُپدیش کرنے کے لئے سوال کیا تو اُسنے تینوں سے علیحدہ علیحدہ
صرف ایک ایک حرف د کہا اور پوچھا کہ سمجھ گئے۔ چونکہ تینوں اپنے اپنے عیب
سے واقف تھے۔ ہر ایک نے اس حرف سے اس عیب کی اصلاح کے
معنی سمجھے۔ دیوتا چونکہ عیشیوں اور بھوگوں کے بھوکے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے
یہ سمجھا کہ ہمیں دمن یعنی اندریہ دمن یا ضبط حواس کا اُپدیش کیا ہے۔ آدمی چونکہ
روپیہ پیسوں کا لوبھ یا لالچ زیادہ رکھتا ہے۔ اُنہوں نے یہ سمجھا
کہ ہمیں دان کرنے یعنی روپیہ پیسہ خیرات کرنیکا اُپدیش کیا ہے۔ اسُر یعنی راکشس
چونکہ ظالم و جابر ہوتے ہیں اُنہوں نے یہ سمجھا کہ ہمیں دیا یعنی رحم کرنیکا اُپدیش
کیا ہے۔ پرجاپتی نے تینوں سے کہا کہ بے شک تم نے درست سمجھا ہے۔ سو
اب تک آکاش بانی بادل کی گرج میں یہی ہوتی رہتی ہے د د د یعنی دمن
دان اور دیا کرتے جاتے ہیں گویا پرجاپتی سب کو آج تک وہی ایک اُپدیش کئے
جاتا ہے۔ یہی اُپدیش ہر آچاریہ کو اپنے چیلوں کو کرنا چاہئے ؎

ناظرین یہ پرجاپتی اور دیوتا اسُر راکشس تم سے باہر نہیں ہیں تم ہی
ہی ہیں۔ ہردے یعنی تمہاری بدھی پرجاپتی ہے۔ کیونکہ عالم خیال جس میں
تم رہتے سہتے اور سکھ دکھ اُٹھاتے ہو۔ اسی کا رچا ہوا ہے۔ دیوتا بھوگ کی
برتیاں ہیں جو اندریوں کے دمن کرنے سے شانت ہوتی ہیں۔ انسان لوبھ
کی برتیاں ہیں۔ جو دان کرنے سے شانت ہوتی ہیں۔ اسُر ظلم و ستم کی برتیاں
ہیں جو رحم کرنے کی عادت سے شانت ہوتی ہیں۔ من اپنے عیبوں کو خود جانتا
ہے۔ جب اُپاسنا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خود خیال آتا ہے کہ پہلے ان عیبوں کو

رفع کرنا چاہئے اور رفع کرنیکا طریق یہ ہے ؎

دوسرے اُدھیائے کا خلاصہ

۱- اوپر جو اوم کی اُپاسنا بتائی گئی - اُس کے لئے پہلے من کے شُدھ کرنے کی ضرورت ہے - اندریوں کے دمن سے - دان سے اور دیا سے ؎

۲- پرجاپتی ہردے یعنی بدھی ہے - دیوتا اُسر اور آدمی بھوگ ہنسا اور لوبھ کی برتیاں ہیں جو اندر پیدا ہوں - دان - اور دیا سے شانت ہوا کرتی ہیں - انہیں شانت کرکے اُپاسنا میں مشغول ہونا چاہئے ؎

تیسرا برہمن ہردے کی اُپاسنا

دوسرے برہمن میں پرجاپتی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - اس برہمن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ پرجاپتی کون ہے اور اُس کی کسطرح اُپاسنا کرنی چاہئے

۱- یہ پرجاپتی ہردے ہے - یہی سب کچھ ہے - ہردے میں تین حروف ہیں ہہر ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے اُس کے لئے اپنے اور پرائے سب چیزیں لاتے ہیں - د ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے اُسے اپنے اور پرائے سب چیزیں دیتے ہیں - ے ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے وہ سورگ لوک کو جاتا ہے ؎

پرجاپتی یعنی مخلوق کو پیدا کرنے والا ہردے ہے - اسی ہردے کو تیسرے اُدھیائے میں شاکلیہ اور یاگیہ ولکیہ کے سوال و جواب میں بُدھی بتایا گیا ہے -

جو خیال یا سنکلپ سے آدمی کی دنیا رچتی ہے اور سُکھ دُکھ کے بھوگ کا باعث
بنتی ہے۔ پس یہ نا برہم ہے۔ یہی سب کچھ ہے۔ کیا وجہ کہ جیتن اگیان کے
بس سے اپنے آپ کو سنکلپ کرنے والی بُدھی سمجھتا ہے۔ اور تمام کائنات
ہے گیا۔ صرف سنکلپ کا کھیل۔ پس جو شخص یہ جانتا ہے کہ جگت ہردے کا
کھیل ہے اُس کے لئے یہ عالم عالم خیال ہی رہ جاتا بھی ہے۔ اور قوت
خیالیہ سے ہی اپنے لئے سب چیزیں بہم پہنچا لیتا ہے۔ شرتی اسی کو دکھاتی ہے
ہردے کا لفظ تین اجزا سے مرکب ہے۔ ہر جسکے معنی مادّے کے
لحاظ سے سنسکرت میں لانے کے ہیں جو اس رمز حقیقی کو جانتا ہے اپنے
اپنے اور پرائے اسکے لئے ہر چیز لاتے ہیں۔ د جسکے معنی مادّے کے
لحاظ سے سنسکرت میں دینے کے ہیں۔ جو اس رمز حقیقی کو جانتا ہے اپنے اور پرائے
اُسے ہر چیز دیتے ہیں۔ یے جسکے مادّے (ای یعنی رفتن) کے لحاظ سے جانے کے
ہیں۔ جو اس رمز حقیقی کو جانتا ہے وہ مر کر سورگ لوک میں جاتا ہے۔ غرض ہردے میں
برہم کی اُپاسنا کرنے والے کو دنیا میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جبتک جیتا ہے۔ اپنے پرائے
سب اسکی طرف کھنچتے ہیں اور جس جس چیز کی اُسے ضرورت ہوتی ہے وہ اسکے لئے
لاتے اور دے جاتے ہیں۔ اور مر کر یہ اُپاسک سیدھا سورگ لوک میں پہنچتا ہے۔
اور وہاں دیوتاؤں کے لطیف بھوگ بھوگتا ہے۔ یہ عالم خیال پہ حاوی ہونیکے نتائج ہیں۔

تیسرے برہمن کا خلاصہ

۱۔ تیسرے براہمن میں ہردیا یعنی لفظ کی تشریح کی گئی ہے جو دوسرے
براہمن میں استعمال ہوا ہے۔ یہ ہردے یعنی بدھی ہے جو عالم خیال کو رچتی
ہے اور اسواسطے برہم یعنی سب کچھ ہے۔

۲ - جو اُپاسک اس رمزِ خفی کو جانتا ہے کہ ہردے کا لفظ تین اجزا سے مرکب ہے - ہر بمعنی لانا د بمعنی دینا اور ے بمعنی جانا - جیسے جی اپنے اور پرائے اُس کے لئے ہر چیز لاتے اور دے جاتے ہیں - اور سورگ جو سورگ میں جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ جس نے جگت کو یہ نشچے کر لیا ہے کہ عالمِ خیالی ہے وہ خیال سے ہر شے مہیا کر لیتا ہے ٭

چوتھا برہمن ہردے کی ستیہ روپ اُپاسنا

ہردے کی اُپاسنا اسکے تین ترکیبی حروف کے لحاظ سے بتائی گئی اور تین مختلف پھلوں کا بیان ہوا - اب شرتی ہردے کی اُپاسنا ستیہ مان کر بتاتی ہے ٭

۱ - تحقیقاً یہ وہی ہے جو ستیہ ہے - جو شخص اس بڑی بھاری اور قابل پرستش مخلوق اول کو جانتا ہے کہ ستیہ برہم ہے - وہ ان لوگوں کو جیت لیتا ہے - اسیطرح جو یہ جانتا ہے کہ ستیہ برہم ہے وہ دشمن کو جیت لیتا ہے - ستیہ ہی برہم ہے ٭

جس ہردے یعنی بُدّھی کا اوپر ذکر ہوا - اُسے ستیہ مان کر اُپاسنا کرنی چاہئے - جیسا پہلے حصّوں میں بتایا جا چکا ہے - ستیہ دو لفظوں سے مرکب ہے ست اور تیت - ست یعنی ستھول یا موٹی صاف نظر آنے والی چیز کو کہتے ہیں جو آنکھوں کے سامنے ہو - تیت پروکش سوکشم چیز کا نام ہے جو اسطرح نظر نہ آئے - بُدّھی سے ہی تمام سوکشم جگت نمایاں

ہوتا ہے۔ اور یہی سوکشم بعد میں ستھول ہوتا ہے۔ پس بدّھی میں سوکشم ستھول تمام مایا کا کارخانہ داخل ہے۔ اسواسطے یہ ستیہ ہے۔ یہی مایا کی مخلوق اوّل ہے۔ چونکہ اس میں انفرادیا اہنکار نہیں ہے۔ اسواسطے یہ مہت یا بڑی یعنی وہ ایک چیز ہے۔ اور چونکہ سب سوکشم ستھول کا کارن ہے اسواسطے قابل تعظیم و پرستش ہے۔ جو شخص اسطرح ہردے یا بدّھی کو جانتا ہے کہ ستیہ برہم ہے۔ وہ مایا کے کارخانے یعنی تمام لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ وجہ یہ کہ تمام لوک اس ہردے یا بدّھی کے اندر ہی ہیں ۔

اب یہ دیکھئے کہ است ست کی ضد ہے۔ جہاں ست ہے وہاں است نہیں۔ گو یا ست نے است کو جیت لیا ہے۔ اسی طرح جو شخص ہردے یا بدّھی کی اُپاسنا ستیہ برہم مان کر کرتا ہے وہ است یعنی جھوٹے مایا کے کارخانے کو جیت لیتا ہے۔ بھلا کیوں۔ اسواسطے کہ ستیہ ہی برہم ہے۔ جسکے سامنے است نہیں ٹھیر سکتا ۔

چوتھے براہمن کا خلاصہ

۱- اس براہمن میں جس ہردے یا بدّھی کا ذکر ہوا اسکی اپاسنا ستیہ برہم مان کر کرنی چاہیئے۔ ستیہ کے معنی ہیں ست یعنی ستھول اور ت یعنی سوکشم۔ چونکہ بدّھی ستھول سوکشم سب کا کارن ہے۔ اسواسطے مہت یعنی بڑی۔ قابل پرستش اور مخلوق اوّل ہے۔ یہی باتیں دھیان میں رکھکر اُپاسنا کرنی چاہیئے ۔

۲- اس اُپاسنا کا پھل یہ ہے کہ آدمی سب لوکوں کو اور است مایا کے کارخانے کو جیت لیتا ہے ۔

پانچواں براہمن ستیہ کی بہ لحاظ مقام اُپاسنا

چوتھے براہمن میں ہردے یا بُدّھی کی اُپاسنا ستیہ برہم مان کر بتائی گئی ہے اور اس کو مخلوق اوّل کہا گیا ہے۔ اس براہمن میں مخلوق اوّل۔ مہت۔ اور قابل پرستش ہونے کی وجہ بنا کر بہ لحاظ مقام اُپاسنا کا طریق اور پھل بتایا گیا ہے ؞

۱- پہلے یہ سب کچھ پانی تھا۔ پانی نے ستیہ کو پیدا کیا۔ ستیہ ہی برہم ہے۔ برہم نے پرجاپتی کو اور پرجاپتی نے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ وہ دیوتا ستیہ کی ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ستیہ میں تین حروف ہیں۔ س ایک حرف ہے ت ایک حرف ہے۔ یہ ایک حرف ہے۔ اول و آخر حروف ست ہیں بیچ کا انرت یا جھوٹ ہے۔ سو یہ جھوٹ دونوں طرف ست سے گھرا ہؤا ست کی ہی مانند ہے۔ ایسے جاننے والے کو جھوٹ نقصان نہیں پہنچا سکتا ؞

پہلے یعنی سرشٹی سے پہلے پرلے کی حالت میں یہ سب کچھ یعنی ستھول شوکشم جگت اُسیطرح پانی کی مانند تھا جیسے انڈے میں اوّل رقیق پانی ہوتا ہے اور بعد میں غلیظ ہو کر آخر بچے کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ سرشٹی سے پہلے جگت کارن مایا روپ تھا۔ نہ شوکشم سرشٹی ہوئی تھی نہ ستھول۔ اس پانی یعنی اویکت یا غیر مشہود مایا نے ستیہ کو پیدا کیا یعنی اُس میں سے سوترآتما ہرنیہ گربھ نمایاں ہؤا جو سمشٹی بدّھی کا سروپ ہے اس سے بُدّھی کا مخلوق اوّل ہونا بتایا۔

اب اگر پوچھو کہ یہ ستیہ کیا ہے تو جواب ہے کہ وہی ستیہ جسے اوپر ہرن گربھ کا نام دیتے چلے آتے ہیں۔ یہی برہم ہے یعنی مہت یا ویا پک شے کیونکہ اسمیں انفراد نہیں ہے۔ اس سے ہرن گربھ کو بڑا ویا پک بنایا۔ ناظرین کو اویکت مایا اور بدھی کا فرق بخوبی سمجھ لینا چاہئے۔ مایا کو یہ جانو کہ سشپتی کی حالت ہے۔ جس میں آدمی کو مطلق ہوش نہیں ہوتا۔ بدھی وہ حالت ہے کہ یہ بیہوشی دور ہوکر آدمی بیدار اور ہوشیار ہوجاتا ہے۔ مگر ہنوز اُسے انفرادی چیزوں کا گیان نہیں ہوتا کہ یہ فلاں شے ہے یا فلاں شے ہے۔ بدھی کی حالت کے بعد انفراد شروع ہوا کرتا ہے۔ خود بدھی ایک ہمجنس اور غیر منفرد چیز ہے۔ اسواسطے اس کو بڑا بنایا گیا ہے ؂

اس ستیہ روپ ہرنیہ گربھ یا سمشٹی بدھی نے پرجاؤں کی پتی یعنی شاہنشاہ مخلوق براٹ کو پیدا کیا۔ جو ستھول جگت کی حالت ہے اور پرجاپتی نے دیوتاؤں یعنی اندریوں انتہ کرنوں وغیرہ کو۔ یہ چونکہ ستھول شریر میں رہتے ہیں۔ اسواسطے گویا ستھول شریر کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں اور براٹ بھگوان کے کاریہ ہیں۔ مگر یہ اپنے باپ براٹ کو چھوڑ کر پرم کارن ستیہ کی ہی پرستش کرتی ہیں۔ کیونکہ اُسی سے انہیں ہستی ملی ہے۔ اس بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے ستیہ برہم مخلوق اوّل اور مہت یعنی ویا پک ہے اسیطرح قابل پرستش ہے ؂

اب ہرن گربھ برہم کی طرح ستیہ کے بھی تین حروف شرتی بتاتی ہے۔ اور اُن کی اُپاسنا کے پھل بیان کرتی ہے۔ لفظ ستیہ تین حروف سے ملکر بنا ہے۔ س۔ ت۔ اور یہ۔ ان میں سے اول اور آخر حروف یعنی س اور یہ تو ستیہ ہیں۔ اور بیچ کا حرف ت انرت یا جھوٹ۔

بھلا کیونکر۔ دیکھو الفاظ "مرتیو" یعنی موت اور "انرت" یعنی جھوٹ میں ت موجود ہے۔ اسواسطے حرف ت جو ستیہ کے بیچ میں ہے جھوٹ اور موت کی نشانی ہے۔ س اور یہ ستیہ کے اول و آخر کے حروف چونکہ مرتیو اور انرت میں نہیں ہیں۔ اسواسطے یہ دونوں ستیہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیچ کا جھوٹ چونکہ دونوں طرف ستیہ سے گھرا ہوا ہے اسواسطے ستیہ سا معلوم ہوتا ہے گو ستیہ ہے نہیں ٭ اس رمز حقیقی کے جاننے کا پھل یہ ہے کہ اُپاسک کو جگت کی جھوٹی بودنمودی کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ وہ اسے ایسا جھوٹ جانتا ہے جو صرف بیچ کی اگیان کی حالت میں ہے۔ نہ اگیان سے پہلے یہ جھوٹی بودنمودی تھی نہ اگیان رفع ہونے پر بعد میں رہیگی۔

ستیہ کا مخلوق اول۔ مہت۔ اور قابل پرستش ہونا بتاکر اور اس لحاظ سے اُپاسنا کا پھل بیان کرکے شرتی اب مقام کے لحاظ سے اسی ستیہ کی اُپاسنا اور پھل بتاتی ہے ٭

۲۔ سو جو یہ ستیہ ہے وہی سورج ہے۔ جو اس سورج منڈل میں پُرش ہے اور جو اس داہنی آنکھ میں ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے میں قیام رکھتے ہیں۔ شعاعوں سے سورج آنکھ کے پُرش میں۔ اور پرانوں سے آنکھ کا پُرش سورج میں۔ جب ایسے اُپاسک کے پران نکلنے کو ہوتے ہیں۔ تو یہ سورج کو شُدھ دیکھتا ہے۔ یہ شعاعیں اس کے پاس واپس نہیں آتی ہیں ٭

۳۔ یہ جو اس سورج منڈل میں پُرش ہے۔ بھُو لوک اس کا سر ہے کیونکہ سر ایک ہے اسیطرح بھُو ایک حرف ہے۔ بھُوہ لوک اس کے بازو ہیں کیونکہ دو بازو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف بھُوہ میں ہیں۔ سُوہ لوک اس کے پانوں ہیں۔ کیونکہ دو پانوں ہوتے ہیں اور دو ہی حروف سوہ میں ہیں

اسکا اُپنشد یعنی مخفی نام اہر ہے۔ ایسا جاننے والا پاپ کو مار دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ٭

۴ - یہ جو داہنی آنکھ میں پُرش ہے۔ بھُوؔ لوک اسکا سر ہے۔ کیونکہ جسطرح سر ایک ہے اسیطرح بھُو ایک حرف ہے۔ بھُوؔ لوک اس کے بازو ہیں کیونکہ دو بازو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف بھُوؔ میں ہیں۔ سُوؔ لوک اس کے پاؤں ہیں کیونکہ دو پاؤں ہوتے ہیں اور دو ہی حروف سُوؔ میں ہیں ہیں اسکا اُپنشد یعنی مخفی نام اہم ہے۔ ایسا جاننے والا پاپ کو مار دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ٭

ستیہ سُوکشم روپ سے مخلوق اول یعنی سمشٹی بدھی یا ہرنیہ گربھ ہے۔ یہی ستھول ہوکر براٹ بنتا ہے۔ اس کا پرتیکش روپ سورج ہے ٭ جو ہمارے نظام شمسی کی روح رواں ہے۔ چنانچہ شرتی کہتی ہے کہ جو ستیہ ہے وہی سورج ہے۔ اور اسکا اکھانی پُرش وہی ہے۔ جو ہماری داہنی آنکھ کا اکھانی پُرش ہے۔ بھلا کسطرح۔ اسطرح کہ دونوں بلحاظ اُپکاری و اُپکار یہ ایک ہیں جیسے دوسرے ادھیائے میں مدھو برہمن میں آچکا ہے۔ دیکھو یہ دونوں ایک دوسرے میں اسطرح قیام رکھتے ہیں کہ سورج کا اکھانی پُرش تو اپنی شعاعوں کے ذریعے سے آنکھوں میں آکر قیام کرتا ہے۔ اور آنکھ کا اکھانی پُرش پرانوں یعنی دیکھنے کی برتی کے ذریعے سے سورج میں جا کر قیام کرتا ہے۔ جو اُپاسک ان دونوں پُرشوں کی یکتائی کو جان لیتا ہے تو پران نکلنے کے وقت سورج کے شُدھ روپ کو دیکھتا ہے۔ اور شعاعیں جو اپنی چمک کی وجہ سے اب اُس شُدھ روپ کو نہیں دیکھنے دیتیں اس کے لئے باعث مزاحمت

بار رک نہیں رہتیں۔ ایشاواسیہ اپنشد میں آیا ہے اور آگے چل کر اس اپنشد میں بھی آئیگا کہ مرتے وقت اپاسک سورج میں داخل ہونے کے لئے دعا مانگتا ہوا التجا کرتا ہے کہ اپنی شعاعوں کو سمیٹ تاکہ میں تیرا شدھ روپ دیکھ سکوں۔ یہ مضمون بالا کی ہی تائید میں ہے ؁

ادھیکاری اپکاریہ بھاو سے دونوں پرشوں کی یکتائی دکھا کر شرتی اب تین دیا ہرتیوں بھو بھوہ سوہ کو ان کے اعضا بتا کر انکی ایکتا دکھاتی اور اپاسنا کا پھل بتاتی ہے۔ سورج منڈل کے ابھیمانی پرش کا بھولوک یعنی یہ زمین سر ہے بھلا کیا وجہ۔ یہ کہ سر بھی ایک ہے اور بھو میں حرف بھی ایک ہی ہے۔ بھوہ یعنی انترکش لوک یا آسٹرل پلین بازو ہیں۔ کیا وجہ کہ بازو دو ہیں اور بھوہ میں حروف بھی دو ہیں۔ سوہ یعنی سورگ یا منٹل پلین قدم ہیں۔ کیا وجہ کہ قدم دو ہوتے ہیں اور سوہ میں حروف دو ہیں۔ اسیطرح تینوں دیا ہرتیاں آنکھ کے ابھیمانی پرش کے اعضا ہیں۔ فرق یہ ہے کہ سورج کے ابھیمانی پرش کا مخفی نام اہر یعنی روز روشن ہے۔ اور آنکھ کے ابھیمانی پرش کا اہم یا "میں" دونوں اپاسناؤں کا پھل ایک ہے یعنی پاپ کو جلا ڈالنا اور پاپ سے چھوٹ جانا۔ وجہ ظاہر ہے کہ سورج اور آنکھ دونوں تیجسوی ہیں۔ انکا کام ہی جلانا ہے ؁

پانچویں برہمن کا خلاصہ

۱۔ چوتھے برہمن میں ستیہ یعنی بدھی کی ستیہ برہم کے طور پر اپاسنا کہی گئی اور اسے مخلوق اول۔ مہت۔ اور قابل پرستش بتایا گیا۔ اس برہمن میں ان تینوں اوصاف کی توضیح ہے اور ستیہ کی اپاسنا کی تعلیم بلحاظ مقام دیگئی ہے

۲- سرشٹی سے پہلے جگت ادّیاکرت یا اروپ ہوتا ہے - اس سے ہرنیہ گربھ یا سمشٹی بدھی ہوتی ہے - یہی براٹ روپ ہو کر ستھول کی شکل اختیار کرتی ہے - سوکشم ستھول دونوں پر ستیہ برہم کا اطلاق ہے +

(۳) ستھول سرشٹی میں ستیہ کا اطلاق سورج پر ہے کیونکہ یہی ہماری کائنات کی روح رواں ہے - اسکا ابھمانی پُرش اور آدمی کی آنکھ کا ابھمانی پُرش دونوں ایک ہیں - اُپکاری اُپکاریہ بھاو کے لحاظ سے اور ابس و جر سے کہ تینوں ویاہرتیاں دونوں کے اعضا ہیں - ان پُرشوں کے اعضا کا دھیان کر کے انہیں ایک سمجھنا چاہئے - یہی اُپاسنا ہے +

(۴) اُپاسنا کا پھل پاپ کا جلانا اور پاپ سے چھوٹنا ہیں +

چھٹا براہمن - برہم کی من روپ سے اُپاسنا

ستیہ برہم کی اُپاسنا سورج منڈل اور آنکھ کے ابھمانی پُرشوں کی یکتائی مان کر بیان ہوئی - اب من کے لحاظ سے اُپاسنا بتائی جاتی ہے کہ من ہی ستیہ یعنی سوکشم ستھول سب کچھ ہے +

۱- قلب کے اندر یہ پُرش دھان یا جو کیطرح چھوٹا سا منومے ہے پرکاش سروپ ہے - یہی سب کا ایشور ہے - یہی سب کا حاکم ہے - اور یہ سب جو کچھ ہے اُس پر حکومت کرتا ہے +

قلب یعنی دل کے اندر یہ دھیان کرنا چاہئے کہ دھان یا جو کے دانے کیطرح چھوٹا سا جو پُرش ہے جس کی دو خصوصیات ہیں - وہ من کا سروپ ہے یعنی

من ہی من ہے۔ اور یہ پرکاش روپ ہے۔ یعنی رخشاں و درخشاں ہے اور یہ سب کا ایشور اور حاکم ہے۔ وجہ یہ کہ یہ سب کچھ یعنی ستھول سوکشم جگت من کا کھیل ہے۔ من جیسا جیسا سنکلپ یا خیال کرتا ہے ویسا ویسا ہی عالم نمودی میں نظر کے سامنے نقشۂ خواب کی طرح آتا ہے۔ نہ سوکشم کوئی چیز ہے نہ ستھول۔ جو ہے سب من کا اندرجال ہے۔ اسواسطے من سب جگت پر حکومت کرتا ہے۔ کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہیں ہے۔ پس ستیہ برہم یعنی شے سوکشم ستھول سب من روپ ہے ۔

چھٹے براہمن کا خلاصہ

۱۔ جو ستیہ برہم پانچویں براہمن میں سورج اور آنکھ کے اندرونی پُرش کی صورت میں بیان ہوا۔ اس براہمن میں اُسی کی اُپاسنا من مان کر بیان کی گئی ہے ۔

۲۔ دھیان کا طریق یہ ہے کہ قلب کے اندر دھان یا جو کے دانے کی برابر منومے پرکاش سروپ پُرش کو نگاہ تصور کے سامنے لاؤ اور یہ مانو کہ یہی سب کا ایشور اور حاکم ہے جو اپنے سنکلپ سے سب کچھ رچنا اور اس کو انتظام میں رکھتا ہے ۔

ساتواں براہمن برہم کی بجلی روپ سے اُپاسنا

من کی پرکاش روپ مان کر اُپاسنا بتائی گئی۔ دھیان کرنے کے لئے ایک اور بھی آسان طریق شروتی اب اور بتلاتی ہے۔ یعنی بجلی کا تصور کرنا ۔

۱- کہتے ہیں کہ بجلی برہم ہے - بجلی یا ودّیُت کاٹنے سے - جو ایسا جانتا ہے کہ بجلی برہم ہے وہ اس کو یعنی اپنی آتما کو پاپ سے کاٹ دیتا ہے - بجلی ہی برہم ہے ۔ بجلی کو سنسکرت میں ودّیُت کہتے ہیں - جسکے معنی مادے کے لحاظ سے کاٹنے والی چیز کے ہیں - اُپاسنا یہ ہے کہ بادل میں جو چمکتی بجلی دیکھی ہے - اسکا قلب میں دھیان کرے - یہ اُپاسنا درختاں من کے دھیان سے زیادہ آسان ہے - کیونکہ بجلی کی روشنی دیکھی بھالی چیز ہے - اُس کا تصور آدمی آسانی سے کر سکتا ہے - دھیان اور سب طرف سے ہٹ کر بجلی کی روشنی پر جمنے لگیگا - تو شانتی رونما ہوگی - یہی پاپوں کا کاٹا جانا ہے - جو کاٹنے والی چیز بجلی کی اُپاسنا کا پھل ہے ۔

ساتویں برہمن کا خلاصہ

۱- منومے پرکاش سروپ پُرش کا دھیان قلب میں بیان ہوا - اس برہمن میں چمکتی بجلی کا دھیان بتایا گیا ہے ۔

۲- سنسکرت میں بجلی کو ودّیُت کہتے ہیں جسکا مادہ کاٹنے کے معنی میں ہے - پس جو بجلی کی اُپاسنا یا دھیان کرتا ہے - اُس کے پاپ کٹ جاتے ہیں ۔

آٹھواں برہمن - بانی کی گائے روپ اُپاسنا

ظاہر ہے کہ روشن چیزوں کی اُپاسنائیں اس غرض سے بیان ہوئیں کہ اور سب طرف سے دھیان ہٹا کر محض اُن پر جمایا جائے اور ستیہ برہم یعنی سوکشم ستھول سب چیزوں کو اس نظر سے دیکھا جائے کہ انہیں کا روپ ہیں - یعنی انہیں میں قایم رہتی ہیں

اور انہیں میں لے ہو جاتی ہیں ۔ اب وید روپ بانی کی اُپاسنا اسی نظر سے
بتائی جاتی ہے ٭

۱- بانی کی گا سے مان کر اُپاسنا کرنی چاہئے ۔ اُسکے چار تھن ہیں ۔ سوا ہا ۔
بکھٹ ۔ ہنت ۔ اور سؤدھا ۔ ان میں سے دو تھنوں یعنی سوا ہا اور بکھٹ
کے سہارے دیوتا جیتے ہیں ۔ ہنت کے سہارے آدمی ۔ اور سؤدھا کے
سہارے پتر ۔ اس گا سے کا سانڈ پران ہے ۔ اور من بچہ ٭

جس بانی سے وید پڑھا جاتا ہے اور یگیوں میں منتر اُچارن کئے
جاتے ہیں ۔ اس کی اُپاسنا گا سے سمجھ کر کرنی چاہئے ۔ کہ اِس کے چار تھن
ہیں ۔ بھلا وہ کیا ۔ چار لفظ سوا ہا ۔ بکھٹ ۔ ہنت اور سؤدھا ۔ یگیوں میں
مثلاً جنیو شادی وغیرہ میں تم نے دیکھا ہوگا کہ آگ میں جب ہوی ڈالی
جاتی ہے تو براہمن منتر پڑھتے ہیں اور سوا ہا کہہ کر ڈال لیتے ہیں ۔ اسیطرح
باقی تین الفاظ یعنی بکھٹ ۔ ہنت ۔ اور سؤدھا بولے جاتے ہیں ۔ ان چار
میں سے سوا ہا اور بکھٹ کہہ کر دیوتاؤں کو ہوی دی جایا کرتی ہے ۔ اسواسطے
گویا دو تھنوں کے سہارے دیوتا جیتے ہیں ۔ انہیں یہ لفظ کہکر ہوی نہ
دی جائے تو کبھی پُشٹ نہ ہو سکیں ۔ ہنت کہکر آدمیوں کو سب چیزیں
دی جاتی ہیں ۔ ہم ہندوؤں میں دستور تھا اور اب بھی پایا جاتا ہے کہ
کھانا پکتا ہے تو اول کسی مستحق کو نکال کر دیا جاتا ہے ۔ اور ہنت کہکر دیا جاتا
ہے ۔ پنجاب میں اب بھی ایک دو روٹیاں نکال دی جاتی ہیں اور کسی براہمن
کو دے دیجاتی ہیں ۔ اس کا نام ہی ہنداپڑ گیا ہے ۔ پس تیسرے تھن سے آدمی
پرورش پاتے ہیں ۔ سؤدھا کہکر شرادھ میں پتروں کو ان دیا جاتا ہے ۔ وہ
ہیں چوتھے تھن سے پرورش پاتے ہیں ٭

غرض یہ بانی روپ گائے وہ ہے - جس سے تینوں لوکوں کی مخلوق پلتی ہے - سؤہ یعنی سؤرگ لوک کے دیوتا بھُوہ یعنی پتری لوک یا اسٹرل پلین کے پتری - اور بھولوک یعنی زمین کے آدمی - پس یہ بانی ستیہ برہم ہے یعنی سوکشم ستھول سب پر حاوی ہے اسکا سانڈ یعنی پیدا کرنے والا پران ہے - کیونکہ پران یعنی زور لگانے سے ہی آواز منہ سے نکلتی ہے - اور من بچہ ہے - کیونکہ من کی شردھا یگیہ خیرات یا شرادھ وغیرہ میں ہوتی ہے تو اسیوقت آدمی سامان جمع کرتا ہے اور سؤاہا ہنت سؤدھا کے الفاظ اچارن کر کے بانی دیوتاؤں آدمیوں اور پتریوں کو انکی غذا یا اپنا دودھ پہنچاتی ہے - گویا من بچے نے اپنی ماں بانی سے دودھ چاہنا کی تو وہ تھنوں میں اُتر آیا اور مستحقوں کو ملا ۞

آٹھویں براہمن کا خلاصہ

۱ - بانی کی اُپاسنا یہ دھان کر کرنی چاہیے کہ گائے ہے اور اس کے چار تھن سؤاہا بکھٹ ہنت اور سؤدھا ہیں - ان میں سے پہلے دو کے سہارے دیوتا جیتے ہیں تیسرے کے سہارے آدمی - اور چوتھے کے سہارے پتر ۞

۲ - اس گائے کا سانڈ پران ہے کیونکہ زور لگانے سے آواز پیدا ہوتی ہے - اور بچھڑا من کیونکہ یہی اپنی شردھا سے تھنوں میں دودھ نکلواتا ہے ۞

نواں براہمن جھٹر اگنی کی اُپاسنا

بانی کی گائے روپ سے اُپاسنا بیان ہو چکی - اب شرتی اُس آگ کی اُپاسنا بتاتی ہے

جو آدمی کے پیٹ میں رہتی اور غذا ہضم کرتی ہے ستی کی حرارت غریزی کہلاتی ہے
۱- یہ آگ ویشوانر کہلاتی ہے۔ جو آدمی کے اندر رہتی ہے۔ اور کھائی ہوئی غذا کو
پچاتی ہے۔ کان بند کر کے سُنے تو اسی کا شور سنائی دیا کرتا ہے۔ آدمی جب
مرنے کو ہوتا ہے۔ تو یہ شور سنائی نہیں دیا کرتا ہے؛

آدمی کے اندر حرارت ہے۔ اگر یہ حرارت نہ ہو تو جسم ایسا ہی ٹھنڈا محسوس ہوتا جیسے باہر کی
چیزیں مثلاً کاٹھ پتھر وغیرہ ٹھنڈے محسوس ہوا کرتے ہیں۔ حرارت جب
ہوگی آگ کی ہوگی۔ اس لئے آدمی کے اندر بھی آگ ماننی پڑتی ہے۔ اسے
معمولی بول چال میں جٹھر اگنی یعنی پیٹ کی آگ کا نام دیا جاتا ہے۔ شرتی نے اسے
ویشوانر یعنی دیاپک کا نام دیتی ہے۔ یہ کہہ کر کہ آگ آدمی ہی کے اندر نہیں ہے کل سنسار
میں سمائی ہوئی ہے اور یعنی کل آدمی اسی سے پرورش پاتے ہیں۔ اس واسطے
دیاپک ہے۔ آدمی کے اندر آگ ہے اس کا ثبوت شرتی دیتی
ہے۔ اوّل تو کھائی ہوئی غذا جو پکتی پاتی ہے اس واسطے پکانے کے لئے آگ کا
ہونا لازم ہے۔ دوسرے کان بند کر کے تو بہت شور سنائی دیا کرتا ہے۔ یہ
اسی آگ کا شور ہے۔ اس آگ کا دھیان شرتی بتاتی ہے۔ یہ مقصود ہے
کہ پانی کی طرح اسے دیاپک سمجھا جائے۔ پس دیاپک سمجھ کر اس کی اُپاسنا کرنی
چاہئے کیونکہ یہ پیٹ کے اندر بھی ہے اور باہر بھی پھیلی ہوئی ہے۔ ساتھ ہی
ایک حکمت کی بات بھی شرتی بتاتی ہے کہ آدمی جب مرنے کو ہوتا ہے تو اگنی کے
مند پڑ جانے سے پھر آواز سنائی نہیں دیا کرتی؛

نویں برہمن کا خلاصہ

۱- پانی کی اُپاسنا کے بعد جٹھر اگنی کی اُپاسنا شرتی نے بتائی ہے اور اس کا نام ویشوانر

یعنی ویاپک بتاتی ہے ؛

۳- اس آگ کا کام کھائی ہوئی غذا کا پچانا ہے۔ اور یہ ایسا شور کان بند کرنے سے سنائی دیتا ہے۔ آدمی جب مرنے کو ہوتا ہے تو یہ شور سنائی نہیں دیا کرتا ؛

دسواں برہمن - اپاسک کی گتی

اپاسنائیں بیان ہوئیں۔ ان اپاسنائوں یا اور اپاسنائوں کو جو آدمی کرتا رہا ہے وہ اونچے لوکوں میں مرنے کے بعد جا پہنچتا ہے۔ اور عرصہ دراز تک اپنے اپاسنیہ دیوتا کے لوک میں رہ کر سکھ بھوگتا ہے۔ پر اس کا ایسا جانا موکش دینے والی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے اونچے لوک ہی ملتے ہیں۔ انتہائی پھل یہ ہے کہ آدمی ان اونچے لوکوں سے زمین پر واپس نہ آئے بلکہ وہیں ادھکار پا کر ترقی کرتا رہے۔ اور کلپ کے آخر میں ہرنیہ گربھ برہما کے ساتھ موکش پائے۔ اسے نجات تدریجی یا کرم موکش کہتے ہیں یہاں شرتی صرف تین اونچے لوکوں کا ذکر کرتی ہے۔ اونچے لوکوں کی فلسفیانہ توضیح اور ان کے شرح و دلچسپ حالات میری کتاب جہل و دانش و فلسفہ گیتا میں دئے ہوئے ہیں۔ ناظرین انہیں میں دیکھیں۔ یہاں خوف طوالت سے نہیں دئے گئے ؛

۱- تحقیقاً جب آدمی اس لوک سے پرلوک کو جاتا ہے تو وہ ہوا کے لوک میں پہنچتا ہے۔ ہوا کھل کر اسے اتنا سوراخ دیتی ہے جتنا رتھ کے پہیے کا ہوتا ہے۔ اس میں سے وہ اوپر چڑھ کر سورج کے لوک میں پہنچتا ہے۔ وہ

کُھل کر اُسے اتنا سوراخ دیتا ہے جتنا بڑے ڈھول میں ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھ کر جانار کے لوک میں پہنچتا ہے وہ کُھل کر اُسے اتنا سوراخ دیتا ہے جتنا چھوٹے ڈھول میں ہوتا ہے۔ اس میں سے وہ اوپر چڑھ کر ایسے لوک میں پہنچتا ہے۔ جس میں نہ رنج ہے نہ برف ہے۔ اور وہاں عرصۂ دراز تک ہمیشہ رہتا ہے۔

اُپاسک جب مرتا ہے تو اوّل ہوا کے لوک یعنی پران کے طبقے میں پہنچتا ہے۔ جو پتری لوک یا آسٹرل پلین ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ سگھن پران سے بھرا ہوا ہے۔ اُپاسک جب جاتا ہے تو یہ کُھلتا ہے اور اُسے اوپر چڑھنے کو اتنا سوراخ دیتا ہے جتنا گاڑی کے پہیئے کا ہوتا ہے۔ اس لوک سے وہ سورج لوک میں اور وہاں سے چندر لوک میں چڑھتا ہے۔ جو سورگ کے طبقے سمجھنے چاہیئیں۔ اخیر پر جاپتی کا لوک ہے۔ اس میں نہ تو رنج ہے جسکے معنی من کی تکلیف کے ہیں۔ نہ برف ہے یعنی جسمانی تکلیف دینے والی کوئی شے۔ یہاں وہ عرصۂ دراز یعنی کلپ کے اخیر تک رہتا ہے اور آخر پر جاپتی یعنی ہرنیہ گربھ کے ساتھ موکش پاتا ہے ؀

دسویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ اپاسنائیں بیان ہوئیں۔ اب شرتی اُپاسک کی گتی بتاتی ہے کہ وہ کیونکر ایک لوک سے دوسرے اونچے لوک میں چڑھتا چلا جاتا ہے ؀

۲۔ اول پران کے لوک میں جاتا ہے۔ وہاں سے سورج کے لوک میں۔ سورج لوک سے چندر لوک میں۔ چندر لوک سے پرجاپتی کے لوک میں۔ یہاں اُسے کلپ بھر ٹھہرنا پڑتا ہے ؀

گیارھواں براہمن ـ بیماری موت کی اُپاسنا

اُپاسک کی گتی بتاکر شرتی اب ایک اور اُپاسنا بتاتی ہے ـ جو اسطرح کا دھیان ہے کہ آدمی بیمار ہے ـ مرگیا ہے ـ اُسے شمشان میں چتا پر رکھ کر پھونک رہے ہیں ؏ ا ـ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو بیمار تکلیف اُٹھاتا ہے ـ ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے ـ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو لاش کو جنگل میں لے جاتے ہیں ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے ـ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو لاش کو چتا میں پھونکتے ہیں ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے ؛

بیمار آدمی کو جو سخت تکلیف ہوتی ہے ـ اس کا اسطرح دھیان کرنا کہ یہ بڑی بھاری تپ ہے ـ پرم یعنی اونچے لوک کے جیتنے کا باعث ہوتا ہے ـ دوسرا درجہ یہ ہے کہ بیمار مرگیا ہے اور اسکی لاش کو اُٹھاکر آدمی جنگل میں لئے جاتے ہیں تیسرا یہ ہے کہ لاش کو جلتی چتا میں رکھ کر پھونک رہے ہیں ـ اونچے لوک کے جیتنے کا باعث یہ دھیان اسواسطے پڑتا ہے کہ اس میں آتما کی تمیز جسم خاکی سے کی جاتی ہے ـ جو شخص یہ دھیان کیا کرتا ہے کہ جسم خاکی بس ایک لاش ہے اور کچھ نہیں ـ اسے اُٹھاکر اور ارتھی پر ڈال کر لوگ جنگل میں لئے جاتے ہیں ـ اور شمشان میں چتا پر رکھ کر پھونک رہے ہیں ـ وہ گویا ناظر بن کر جسم کو اپنے سے علیحدہ دیکھ رہا ہے اور جسم کے ابھمان کو خاطر سے نکال رہا ہے ـ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کا قلب مصفّا ہوگا ـ اس میں گیان کی روشنی پڑیگی اور وہ پرم لوک کو جیتیگا ؛

گیارھواں براہمن کا خلاصہ

۱۔ اپاسک کی گتی بتا کر شرتی اب بیماری۔موت۔اور لاش کے پھونکنے کا دھیان بتاتی ہے۔ کہ تینوں کو پرم تپ سمجھ کر دھیان کیا کرو۔ اس سے پرم لوک جیتا جاتا ہے ❊

۲۔ وجہ یہ ہے کہ اس دھیان سے آتما کی اناتما یعنی جسم خاکی سے تمیز ہو جاتی ہے

بارھواں براہمن۔ ان اور پران کی اپاسنا

بیماری۔موت۔اور لاش کے پھونکنے کا دھیان بتا کر شرتی اب ان یعنی بھوگ اور پران یعنی بھوگتا دونوں کی ایک روپ سے اور جدا جدا روپ سے اپاسنا اور اس اپاسنا کا پھل بتاتی ہے ❊

۱۔ بعض جو یہ کہتے ہیں کہ ان برہم ہے سو ٹھیک نہیں کیونکہ پران کے بغیر یہ ان سڑ جاتا ہے۔ یہ دونوں دیوتا ایک ہو کر ہی پرم گتی یا کمال کو پہنچتے ہیں۔ تحقیقاً پراتردن رشی نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ اپنے جاننے والے کی میں کیا تو بھلائی کروں اور کیا برائی۔ باپ نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں دیوتاؤں کی یکتائی مان کر بھلا کون پرم گتی کو پہنچ سکتا ہے۔ پھر کہا کہ وی ان ہے۔ تحقیقاً وی روپ ان میں ہی یہ تمام بھوت داخل ہیں۔ اور تحقیقاً رم پران ہے رم روپ پران میں ہی یہ تمام بھوت رمن کرتے ہیں۔ جو اُپاسک ایسا جانتا ہے

اس میں تمام بھوت داخل ہوتے ہیں اور رمن کیا کرتے ہیں ؞

تمام کائنات دو چیزوں سے ملکر بنی ہے - بھوگ اور بھوگتا - انہیں کو اُپنشدوں میں انّ اور پران کا نام دیا جاتا ہے - انّ بھوگ یا مادہ ہے - پران قوت یا بھوگنے والا چیتن جیو ہے پس اگر فقط انّ کو برہم کہا جائے تو ناکمل بات ہے - کیونکہ پران یا بھوگنے والے کے بغیر انّ سڑ جاتا ہے یعنی کچھ کام نہیں دیتا - اسیطرح اگر فقط پران کو برہم کہا جائے تو ناکمل بات ہے کیونکہ انّ نہ ہو تو پران سوکھ جاتا ہے اور کوئی ذیحیات باقی نہیں رہتا پس یہ دونوں ساتھ کے ساتھ ایک کر کے لئے جائیں تو ہی اپنے کمال کو پہنچتے ہیں - یعنی ایک ہی چیتن برہم کے دو ظہور ہیں - ایک بھوگتا دوسرا بھوگ - اسواسطے دونوں ایک ہی ہیں علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں ہیں کبھی رشی نے اپنے باپ سے یہی بات کہی تھی - کہ ان دونوں کو جو ایک مان کر اُپاسنا کرتا ہے وہ کامل شخصیت ہے - کوئی کیا تو اُسکا بھلا کرے اور کیا بُرا کرے - باپ نے بیٹے کو اس غلطی سے آگاہ کرنے کیلئے ہاتھ سے منع کیا کہ ایسا نہ کہو کیا وجہ کہ اُپاسنا اُسوقت تک کامل نہیں سمجھی جا سکتی جب تک اُپاسنا کا اُپنشد یعنی نام اُپاسک نہ جانے انّ کا خفی نام وی بمعنی داخل ہونا ہے - کیونکہ جتنا بھوگ یعنی مادہ ہے سب انّ میں داخل ہے - یعنی انجام کار انّ میں ہی لے ہو جاتا ہے - اسیطرح پران کا رہسیہ اُپنشد یعنی اسم مخفی رم بمعنی رمن کرنا یعنی کھیلنا کودنا ہے - کیونکہ جتنے بھوگتا ہیں سب پران میں ہی رمن کرتے ہیں - پران نہ ہو تو ایک بھی ذیحیات قایم نہ رہ سکے - ان دونوں کو ایک نظر سے دیکھا تو ان کا خفی نام وی رم ہے - جو ایسا جان کر اُپاسنا کرتا ہے اُس میں تمام بھوت داخل بھی

ہوتے ہیں اور رمن بھی کرتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ان اور پران میں تمام کائنات داخل ہے۔ وہ سرو آتم بھاؤ کو پہنچ گیا ہے ؞

بارھویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ بیماری و موت وغیرہ کی اُپاسنا بتا کر شرتی اب ان یعنی بھوگ اور پران یعنی بھوگتا کی اُپاسنا اس نظر سے بتاتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی مایہ پہت چینن کے ظہور ہیں ؞

۲۔ انہیں علیحدہ علیحدہ لیں تو دونوں ناقص ہیں۔ کیا وجہ کہ پران کے بغیر ان سڑ جاتا ہے اور ان کے بغیر پران سوکھ جاتا ہے۔ دونوں کی یکتائی ہو تو ہی کامل ہوتے ہیں

۳۔ پراترد رشی نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ انکی یکتائی جاننے والے سے نہ کچھ بھلائی کی جا سکتی ہے نہ برائی۔ باپ نے جواب میں اُسے سمجھایا تھا کہ اُپاسنا خفی نام جانے بغیر نامکمل رہتی ہے ؞

۴۔ ان کا خفی نام وی یعنی داخل ہونا اور پران کا خفی نام رم یعنی رمن کرنا ہیں۔ دونوں کا ایک ہو کر خفی نام ویرہ ہے۔ جو ایسا جانتا ہے اس میں تمام بھوت داخل ہوتے اور رمن کرتے ہیں ؞؞

تیرھواں براہمن اُکتھ وغیرہ کی پران روپ سے اُپاسنا

ان اور پران کی اُپاسنا بتا کر شرتی اب اُکتھ کی اُپاسنا بتاتی ہے۔ مہابرت یگیہ میں اُکتھ شستر یعنی وید منتروں کا مجموعہ سب سے وقیع منتر ہیں۔ اُپاسنا

یہ ہے کہ ان منتروں کو اس نظر سے دیکھا جائے کہ یہ پران ہیں۔ اسیطرح یجو، سام
اور کشتری دھرم کو بھی پران روپ سے دیکھنا چاہیے ٭

۱۔ اُم اُکتھ۔ تحقیقاً اُکتھ پران ہے۔ کیونکہ پران ہی اس سب کو اُٹھاتا ہے۔
جو ایسا جانتا ہے اُس سے اُکتھ کیطرح بیر بیٹا اُٹھتا یا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اُکتھ
کے وصل اور لوک کو جیتتا ہے ٭

۲۔ یجو۔ تحقیقاً جو پران ہے کیونکہ پران میں ہی یہ سب بھوت ملتے ہیں۔ جو ایسا جانتا ہے
تمام ذیحیات اسکی عظمت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ یجو کے وصل اور لوک جیتتا ہے ٭

۳۔ سام۔ تحقیقاً سام پران ہے کیونکہ پران میں ہی سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ جو ایسا جانتا ہے
تمام ذیحیات اسکی عظمت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ سام کے وصل اور لوک کو جیتتا ہے ٭

۴۔ کشتری دھرم۔ تحقیقاً کشتری دھرم پران ہے۔ کیونکہ یہ ان ہی اس کے
زخمی جسم کو زخم سے بچاتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ اس کشتری دھرم کو پہنچتا ہے
جس میں وہ دوسرے سے رکشا کئے جانے کی ضرورت نہیں رہا کرتی۔ اور وہ کشتری
دھرم کے وصل اور اُس کے لوک کو پہنچتا ہے ٭

اُم اُکتھ شستر میں یہ نظر کرنی چاہیے کہ یہ پران ہے۔ بھلا کیوں۔ اسواسطے
کہ اُکتھ جس مادے سے بنا ہے اس کے معنی اُٹھانے کے ہیں۔ اور پران
کا کام بھی اُٹھانا ہے۔ ایسے اُپاسک سے ایسا بیٹا اُٹھتا ہے یعنی پیدا ہوتا
ہے جو پران روپ اُکتھ کی طرح بیر یا بہادر ہوتا ہے۔ اور یہ اُپاسک اُم اُکتھ کی
سائجیتا یعنی اُکتھ کے ساتھ ایک ہونے اور اُکتھ کے لوک میں رہنے پر فتح
نصیب ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ اُپاسک جب تا ہے تو پران کے لوک میں پران روپ ہو کر رہتا ہے ٭

اسیطرح یجروید کے منتروں میں یہ ان کی نظر کرنی چاہیے۔ کیونکہ یجو جس مادے
سے بنا ہے اس کے معنی ملنے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ تمام ذیحیات کو ملاتا یہ پران ہی ہے۔

سام کے منتروں میں بھی پران کی نظر کرنی چاہیے کیونکہ جس مادے سے سام بنا ہے اسکے معنی اکٹھے ہونیکے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ پران ہی تمام ذیحیات کو اکٹھا کرتا ہے۔ کشتر یعنی کشتری دھرم کو اس نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ پران ہے۔ کیونکہ کشتر کے معنی بلحاظ مادہ زخم سے بچانے کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ زخم سے جان کا بچانا پران کا کام ہے۔ ان تینوں پیروں میں جو باقی عبارت ہے۔ جس میں اُپاسنا کا پھل بتایا گیا ہے۔ اس کے معنی اسطرح کرلو جسطرح پہلے پیرے کے معنی اوپر دئے گئے ہیں۔ یہ پران کی اُپاسنا یعنی اکتھ منتر یجو۔ سام اور یگیہ کرنے کے محرک کشتر دھرم میں کی بتاتی ہیں اور جسکے پھل جہان حیات میں صاحب اولاد ہونا عظمت پانا۔ اور زخموں سے بچنا ہیں۔ اور مرنے کے بعد پران روپ ہوکر پران کے لوک میں رہنا جس کا سب سے نیچا درجہ پیتری لوک اور سب سے اونچا درجہ پرجاپتی لوک ہے۔ ان کی توضیح اوپر ہوچکی ہے۔ اور یہ بات سب جانتے ہی ہیں کہ جتنے اونچے لوک ہیں سب پران کے ہی ظہور ہیں ❊

تیرھویں برہمن کا خلاصہ

۱۔ اکتھ اور پران کی ایک روپ سے اُپاسنا بتاکر شرتی آپ پران کی چار اُپاسنائیں اکتھ یجو سام اور کشتر روپ سے بتاتی ہے اور مادے کے معنی کے لحاظ سے نظر کرنے کی ہدایت کرتی ہے ❊

۲۔ جیتے جی ان اُپاسناؤں کا پھل بیٹا پیدا ہونا۔ دنیا میں عظمت پانا۔ اور زخموں سے محفوظ رہنا ہیں۔ اور مرنے کے بعد پران روپ ہوکر پران کے لوک میں رہنا ❊

چودھواں براہمن گایتری کی اُپاسنا

پران کی چار اُپاسنائیں چار مختلف وششٹیوں کے لحاظ سے بیان ہوئیں۔ اب شرتی گایتری کے چار پادوں کی اُپاسنائیں اور انکے پھل بیان کرتی ہے۔

۱۔ بھومی (زمین) انترکش (خلا)۔ دیو (آسمان) یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا رُبع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (تین لوکی) اسکا یہ (ایک پاد) ہے۔ جو اس ایک پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ اس ترلوکی میں ہے سب کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ رچا (رگوید کے منتر) یجونشی (یجروید کے منتر)۔ سامانی (سام وید کے منتر) یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا ربع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (وید کی تری ودیا) اس کا یہ (ایک پاد) ہے۔ جو اس پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ اس تری ودیا میں ہے سب کو جیت لیتا ہے۔

۳۔ پران۔ اپان۔ ویان۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا رُبع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (تینوں پران) اس کا یہ (ایک پاد) ہے۔ جو اس پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ ان پرانوں میں ہے سب جیت لیتا ہے اس گایتری کا یہ تریہ نہ دیکھنے لائق بے رج پاد ہے جو چمکتا ہے۔ جو چوتھا پاد ہے وہی تریہ ہے۔ یہ دیکھنے لائق اسواسطے ہے کہ دیکھنا سا ہے۔ اور بے رج اس لئے کہ تمام رج سے اوپر درخشاں ہے۔ جو اس پاد کو ایسا جانتا ہے وہ دولت اور جس سے چمکا کرتا ہے۔

گایتری منتر جس کو ہم ہنارو سندھیا میں جپا کرتے ہیں۔ گایتری چھند یا بحر میں ایک شعر ہے۔ شعر کے چار رُبع ہوا کرتے ہیں۔ مگر گایتری میں تین ہوتے ہیں۔ انہیں کو پادوں کا نام دیا گیا ہے۔ چوتھا پاد الفاظ میں ظاہر نہیں نہیں ہے۔ اسواسطے اُسے مخفی سمجھنا چاہیئے۔ گایتری کے ہر پاد میں آٹھ آٹھ حروف ہوتے ہیں۔ یہی آٹھ کی تعداد اپاسنا کی بنا ہے ؞

شرتی کہتی ہے کہ بھومی انترکش اور دیو الفاظ میں جنکے معنی زمین خلا اور آسمان کے ہیں اور جن میں سب ترلوکی آگئی۔ آٹھ حروف ہیں اور گایتری کے پہلے پاد میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ پس ترلوکی گویا گایتری کا پہلا پاد ہوئی۔ اُپاسک کو پہلے پاد میں یہ درشٹی کرنی چاہیئے کہ ترلوکی ہے۔ جو یہ درشٹی کر کے پہلے پاد کی اُپاسنا کرتا ہے وہ ترلوکی کی ہر چیز کو جیت لیتا ہے۔ یعنی ہر شے اس کے بس میں آجاتی ہے ؞

اب یہ دیکھیئے کہ رچا یجونشی سامانی الفاظ میں جن کے معنی رگوید یجروید اور سام کے منتروں کے ہیں اور جن کے اُچارن سے کائنات ظہور میں آئی ہے۔ آٹھ حروف ہیں۔ اور گایتری کے دوسرے پاد میں بھی آٹھ حروف ہیں۔ پس تینوں ویدوں کی ودیا جس میں کُل کائنات شامل ہے گایتری کا گویا دوسرا پاد ہے۔ اُپاسک کو اس دوسرے پاد میں یہی درشٹی کرنی بھی چاہیئے۔ جو شخص اس درشٹی سے دوسرے پاد کی اُپاسنا کرتا ہے وہ ویدوں کی ودیا میں جو کچھ ہے یعنی کل کائنات اس سب کو جیت لیتا ہے ؞

پھر یہ دیکھیئے کہ پران اپان ویان الفاظ میں جنکے معنی قوت یا انرجی کے ہیں اور جن سے کائنات بنتی ہے۔ آٹھ حروف ہیں۔ اور گایتری کے تیسرے

یادمیں بھی آٹھ حروف ہیں پس گویا گایتری کا تیسرا پاد پران ہوا۔ تیسرے پاد میں یہی درشٹی کرنی چاہیئے۔ جو شخص تیسرے پاد کی اُپاسنا اس درشٹی سے کرتا ہے۔ وہ پران میں جو کچھ ہے یعنی جتنے ودیاات ہیں۔ اُن سب کو جیت لیتا ہے یعنی سب اُس کے بس میں رہتے ہیں ۔

یوں سمجھو کہ گایتری کے تینوں پادوں میں سے۔ ہر پاد کل کائنات پر حاوی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کائنات کا کارن پران ہے۔ پران اوّل وید کے منتروں کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور منتروں کے اُچارن سے سرشٹی ظہور میں آتی ہے۔ آٹھ کی تعداد کی یکسانیت سے گایتری کا تیسرا پاد پران روپ ہے۔ دوسرا وید منتر روپ۔ اور پہلا یہ مشہود ترلوکی پس جو شخص ان تینوں پادوں میں سے کسی ایک کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسی کے مطابق اس کو پھل ملتا ہے۔ جو مختلف پہلوؤں سے نظر سے تینوں لوکوں پر حاوی ہونے کے متعلق ہے یعنی اس شخص کے قبضہٗ قدرت میں ہر شے آسکتی ہے۔

اب گایتری کے باقی ماندہ پاد کو لیجے جو الفاظ میں ظاہر نہیں ہے۔ اس کے خواص شرتی یہ تین بتاتی ہے۔ تریہ۔ دیکھنے لایق۔ اور نرج۔ انکے معنی شرتی خود دیتی ہے۔ کہ تریہ چوتھے کو کہتے ہیں یعنی یہ گایتری کا چوتھا پاد ہے۔ دیکھنے کے لایق اس واسطے ہے کہ دیکھنا سا ہے صاف صاف نظر نہیں آتا۔ وجہ یہ کہ گایتری میں سورج کا دھیان کیا جاتا ہے کہ اسمیں سنہری ڈاڑھی موچھ والا ایک پُرش ہے۔ کرنوں کی چمک سے وہ نظر نہیں آتا۔ مگر مرتنے نرم اُپاسک اس کو صاف طور پہ دیکھتا ہے۔ یہ بیان پہلے بھی آچکا ہے اور آگے بھی آئیگا۔ رج سے پرے اس کو اسواسطے کہا کہ سورج کی روشنی گو ہر چیز پر پڑتی ہے مگر وہ سب کی لوث سے مبرا رہتا ہے۔ یہ رخشاں و

درخشاں مہر منوّر جو ہمارے نظام شمسی کی روح رواں ہے گایتری کا چوتھا
پاد ہے۔ جو شخص ایسا جانتا ہے یا اسطرح اُپاسنا کیا کرتا ہے وہ دولت
اور جس یعنی نیک نامی سے درخشاں ہو کر سورج کی طرح چمکا کرتا ہے ٭

گایتری کے چاروں اُپادوں کی اُپاسنا بتا کر اور اُن کا پھل کہہ کر
شرتی اب یہ رازِ خفی منکشف کرتی ہے کہ گایتری کا قیام کس چیز میں
ہے اور گایتری ہی ساوتری منتر ہے۔ جینو دینے وقت چیلے کو اسی کا
اُپدیش کرنا چاہیے ٭

۴۔ یہ گایتری اس چوتھے۔ دیکھنے لائق۔ رج سے پرے کے پد میں قایم
ہے۔ اور وہ ستیہ میں قایم ہے۔ آنکھ تحقیقاً ستیہ ہے۔ کیونکہ یہ بات
کہ آنکھ ستیہ ہے سب مانتے ہیں۔ پس اگر دو شخص جھگڑتے آئیں ان میں
سے ایک کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے سُنا ہے۔
تو یقین اس کی بات کا کیا جاتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے دیکھا ہے۔ یہ ستیہ
قوت میں قایم ہے۔ تحقیقاً پران قوت ہے اس واسطے کہا کرتے ہیں
کہ قوت ستیہ سے بھاری ہے۔ اسطرح یہ گایتری ادھیاتم میں قایم
ہے۔ یہ گایتری گانے والوں کی رکشا کرتی ہے۔ گانے والے تحقیقاً پران
ہیں پس یہ پرانوں کی رکشا کرتی ہے۔ اور چونکہ پرانوں کی رکشا کرتی
ہے اسواسطے اس کا نام گایتری ہے۔ آچاریہ جس ساوتری کا اُپدیش
کیا کرتا ہے۔ وہ یہی گایتری ہے۔ اور جس کو اُپدیش کرتا ہے اسی کے
پرانوں کی رکشا ہی کرتی بھی ہے ٭

٭ گایتری کا قیام اس چوتھے پد میں ہے جسکی خصوصیتیں اوپر نمبر ۳ میں دیکھنے لائق

اور رج سے پرے درخشاں بتائی گئی ہیں۔ یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ یہ چوتھا پد کس میں قایم ہے۔ اس کا جواب ہے کہ ستیہ میں۔ یہ ستیہ کیا ہے۔ آدمی کی آنکھ اور کچھ نہیں۔ بھلا ستیہ آدمی کی آنکھ کیونکر ہے۔ سُنو دو آدمی اگر جھگڑتے ہوئیں اور اُن میں سے ایک کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے سُنا ہے تو ان میں سے ہم یقین اُسی کا کیا کرتے ہیں جس نے دیکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنکھ ستیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گایتری کا قیام سورج میں بتایا گیا ہے جو ستھول یعنی نظر آنے والے اور اسلئے ستیہ جگت کا کارن ہے۔ اُپنیشدوں میں ستیہ کا اطلاق اکثر جگہ اُن چیزوں پر ہوا کرتا ہے جو نظر آئیں۔ ان کے برعکس اسمت وہ کہلاتی ہیں جو سوکشم ہوں اور نظر نہ آئیں چونکہ سورج نظر آنے والے جگت کا کارن ہے اسواسطے خود ستیہ ہوا۔ اب یہ دیکھیئے کہ سورج ادھی دیو ہے اور آنکھ ادّھیاتم۔ اسواسطے آنکھ ستیہ ہے۔

یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ ستیہ یعنی آنکھ کس چیز میں قایم ہے۔ اسکا جواب ہے کہ قوّت میں۔ آنکھ میں قوّت بینائی نہ ہو تو وہ آنکھ ہی کیا خاک ہوئی اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ قوّت ستیہ سے بھی بھاری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ستیہ کا قیام قوّت میں ہے۔ یہ قوّت کیا ہے۔ پران اور کچھ نہیں باہر سورج کا ادھی دیو پران جگت میں ویاپک ہے۔ آدمی کے جسم میں آنکھ کا۔ ان میں صرف اندر باہر کی اُپادھیوں کا فرق ہے۔ ورنہ دونوں ایک ہیں ایک ہی بسیط پران ویاپک ہے جسے سوتر آتما کا نام دیا جاتا ہے۔ پس گایتری کی جائے قیام ادّھیاتم پران ہے۔ اسی واسطے یہ گانے والوں یعنی پرانوں یا بانی اور اندریوں کی رکشا کرتی ہے۔ وجہ یہ کہ پران ہی سے سب کی زندگی ہے۔ یہی مادّے کے لحاظ سے گایتری لفظ کے معنی بھی

ہیں - یعنی گیان شتر ہے کے معنی ہیں گانے والے کی رکشا کرتی ہے - آچاریہ چیلا بنانے
وقت - یعنی جنیو دیتے ہوئے چیلے کو جس منتر کا اُپدیش کیا کرتا ہے وہ یہی ساوتری ہے
یعنی سورج سے علاقہ رکھنے والا گایتری چھند کا منتر - چونکہ یہ منتر پرانوں کی
رکشا کرنے والا ہے - اس واسطے چیلے کے پرانوں کی رکشا کرتا ہے ؀

گایتری کی نسبت بنایا گیا کہ جنیو دیتے وقت چیلے کو اسی کا اُپدیش کرنا چاہئے
بعض گورو گایتری کی بجائے اسی مضمون کے ایک اور وید منتر کا اُپدیش
چیلے کو کر دیا کرتے ہیں - شرتی گایتری کا پھل دکھا کر انہیں منع کرتی ہے ؀

۵ - بعض آچاریہ اس گایتری کا اُپدیش انشٹب چھند میں کر دیا کرتے ہیں کہ پانی
انشٹب ہے اور ہم اس بانی کا اُپدیش کر رہے ہیں - مگر ایسا کرنا نہیں چاہئے
بلکہ گایتری کو ہی ساوتری بتانا چاہئے - ایسے جاننے والے کو بہت کچھ
بھی دیا جائے تو بھی وہ گایتری کے ایک پاد کی برابر نہیں ہوتا ہے ؀

۶ - وہ اگر مال و دولت سے بھرے ہوئے ان تینوں لوکوں کو بھی لے تو بھی
گایتری کے پہلے پاد سے کچھ زیادہ نہ لیگا - جتنی تینوں ویدوں کی بدیا ہے
اُتنا لے تو بھی گایتری کے دوسرے پاد سے کچھ زیادہ نہ لیگا - اور جتنا پران ہے
اُتنا لے تو بھی گایتری کے تیسرے پاد سے کچھ زیادہ نہیں لیگا - پھر گایتری کا
جو یہ تریہ دیکھنے لائق رج سے پرے درخشاں پاد ہے - وہ تو کسی کے
لئے بھی قابل تحصیل نہیں ہے - اس کا معاوضہ کوئی کیا لے سکتا ہے ؀

یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ گایتری چھند میں جو ساوتری منتر ہے بالکل
اُسی مضمون کا ایک اور منتر رگ وید کا انشٹب چھند میں بھی ہے - اور بعض
آچاریہ گایتری کے بجائے اس خیال سے اس انشٹب کا اُپدیش چیلے کو

دیا کرتے ہیں کہ انشٹپ بانی کا قایم مقام ہے اور ہم اس کا اپدیش کر رہے ہیں۔ شرتی کہتی ہے کہ انشٹپ کا اپدیش نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ گایتری کا ہی کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس رمز خفی سے واقف ہے کہ چیلے کو جنیو دیتے وقت انشٹپ کا نہیں بلکہ گایتری کا ہی اپدیش کرنا چاہیئے۔ اس کو کتنا ہی کچھ کیوں نہ دیا جائے وہ گایتری کے ایک پاد کا بھی معاوضہ نہیں ہو سکتا ؂

بھلا کیوں۔ اس لیئے کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ جو شخص گایتری کے پہلے پاد کی اپاسنا کرتا ہے وہ تنرلوکی کو جیت لیتا ہے۔ جو دوسرے پاد کی اپاسنا کرتا ہے وہ تینوں ویدوں کی بدیا کی جتنی رسائی ہے اس سب کو جیت لیتا ہے۔ اور جو تیسرے پاد کی اپاسنا کرتا ہے وہ سب پرانیوں کو جیت لیتا ہے۔ پس گایتری منتر کے اپدیش کے معاوضے میں اگر آچاریہ کو کوئی گورو وکشنا میں مال و دولت سے بھرے ہوئے تینوں لوک بھی دیدے تو آچاریہ کو تو پہلے پاد کے انعام سے کچھ زیادہ نہ ملا۔ اسی پر دوسرے اور تیسرے پادوں کا معاوضہ قیاس کر لو۔ رہا چوتھا پاد جو تُریہ دیکھنے لایق رج سے پرے درخشاں ہے۔ اسکا معاوضہ تو کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس تمام بحث کا ماحصل یہ ہے کہ گایتری چونکہ ایسے بڑے پھلوں کی دینے والی ہے۔ اسواسطے چیلے کو اسی کا اپدیش کرنا چاہیئے نہ کہ انشٹپ کا ؂

گایتری کی اپاسنا اور پھل بتا کر شرتی اب اُپستھان یا اُستتی بیان کرتی ہے جس میں دیوتا کی تعریف اور نمسکار کرکے دعا مانگی جاتی ہے۔ یہ دو طرح کی ہوا کرتی ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے اسکی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہوتی ہیں۔ فلاں شخص کو فلاں شے نہ ملے یا فلاں شخص کی فلاں کامنا

پوری نہ ہو - آپ بر مانگنے کی غرض سے جسکی یہ صورت ہوتی ہے کہ مجھے فلاں شے مل جائے - اس قسم کی دعائیں مانگنے سے پہلے ضروری امر ہے کہ گایتری پڑھی جائے - اسیوقت دعائیں اثر پذیر ہوا کرتا ہے ۔

۷ - اسکی استتی یہ ہے کہ اے گایتری تو ایک پادوالی ہے دوپادوالی ہے - تین پادوالی ہے سب پادکی ہے کیونکہ تو جاتی نہیں جاتی ہے - تیرے تنزبیہ دیکھنے لائق بیچ سے پرے کے پادکو نمسکار ہو - فلاں شخص کو فلاں شے نہ ملے - اگر کسی سے دشمنی ہو اور اس کے خلاف یہ دعا کی جائے کہ اس کی فلاں کامنا پوری نہ ہو - تو جسکے خلاف یہ دعا کی جائے گی اس کی کامنا پوری نہیں ہوگی - یا یہ دعا مانگے کہ مجھے فلاں شے مل گئی ہے ۔

اس کنڈیکا کا مطلب صاف ہے - ایک پاد دو پاد وغیرہ کہنے سے گایتری کی استتی کی گئی ہے - کیونکہ ہر ایک پاد کا پھل بڑا بھاری ہے جسکی توضیح اوپر ہوچکی ہے - باوجود ان پادوں اور انکے پھلوں کے چوتھے پاد کہنا بجا ہے کیونکہ تیرا پار کسی نے نہیں پایا ہے اور تو کسی کے احاطۂ علم میں نہیں آئی ہے - استتی کرکے چوتھے پادکو نمسکار کی گئی ہے - پھر یہ دکھایا گیا ہے کہ دشمن کے نقصان پہنچانے کی غرض سے دعا کیونکر مانگنی چاہیئے اور اسمیں کیا الفاظ استعمال کرنے چاہیئں - یہ دعائیں جیسا اوپر بتایا گیا ہے دو طرح کی ہیں - اوّل اسطرح کی کہ فلاں شخص کو فلاں شے نہ ملے یا فلاں شخص کی فلاں کامنا پوری نہ ہو - یہ دعائیں گایتری کے ساتھ مانگی جائینگی تو ضرور اپنا اثر دکھائینگی دوسرے اپنے لئے بر مانگنے کی - یہ دعا منتری دینی ہے - وہ ان الفاظ میں مانگی جاتی ہے کہ مجھے فلاں شے یعنی جو دشمن کو نہ ملے مل گئی ہے - یا کوئی نئی شے ہے جسکا دشمن سے علاقہ نہیں ہے - یاد رہے کہ اس قسم کی ضرر

یا فائدہ رساں دعاؤں کا تعلق کرم کانڈ سے ہے۔ اُپاسنا یا گیان سے انہیں کسی قسم کا سروکار نہیں ہے۔ کرم کانڈ میں جتنے یگیوں کا بدھان ہے انکی غرضیں ہمیشہ دو ہی ہوا کرتی ہیں - اپنی فائدہ رسانی یا دشمنوں کو نقصان پہنچانا۔ اسی واسطے شری کرشن بھگوان نے گیتا میں ارجن کو اُپدیش کیا ہے ؂

ویدک ہیں کرم تین گنو نکے اندر   ان تین گنوں سے ہو تو ارجن باہر

اس براہمن میں چونکہ گایتری کی اُپاسنا بتائی گئی ہے۔ اسواسطے اسکے متعلق استتی منسکانہ اور دونوں قسموں کی دعائیں مانگنے کا بھی برسبیل تذکرہ ذکر ہوا۔ اب شرتی ایک بات اور بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ گایتری کے متعلق پورا علم نہ ہو تو پھل پانے کی بجائے اُپاسک کو اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ اسواسطے پورے گیان کے ساتھ اُپاسنا کرنی چاہیئے ؂

۸۔ تحقیقاً بدیہہ نگر کے راجہ جنک نے یہ بات اشونتراشو کے بیٹے بُڈل سے پوچھی تھی۔ کہ تو نے جو یہ کہا تھا کہ میں گایتری کو جانتا ہوں۔ تو پھر ہاتھی ہوکر بوجھ کیوں اُٹھائے پھرتا ہے۔ اس نے جواب دیا تھا کہ اے راجہ مجھے اس کے منہ کا علم نہ تھا۔ اسکا منہ آگ ہے۔ جسطرح آگ میں بہت سا بھی ایندھن ڈالا جائے تو سب کو جلا دیتی ہے۔ اسیطرح ایسا جاننے والا بہت سا بھی پاپ کرے تو اُس سب کو جلا کر شُدھ پاک اجر اور امر ہو جاتا ہے ؂

کہانی بدیا کی عظمت جتانے کے لئے ہے۔ جنک نے بُڈل رشی سے پوچھا کہ تو گایتری کا اُپاسک تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہاتھی کی طرح بوجھ ڈھوتا ہے۔ بعض اس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ بُڈل کو ہاتھی کی جون ہوئی تھی اور وہ راجہ کی سواری میں تھا۔ بعض یہ کہ وہ ہاتھی نہیں بن گیا تھا بلکہ ہاتھی

کی طرح بھاری بوجھ ڈھونا تھا۔ اس کا جواب بُڈل نے یہ دیا تھا کہ یہ مخالف اثر اس لئے ظہور میں آیا ہے کہ مجھے گایتری کے منہ کا علم نہ تھا۔ اس پر راجہ جنک نے۔ جو کرم کانڈ میں اور اُپاسناؤں میں بڑا بھاری دخل رکھتا تھا۔ چنانچہ چوتھے ادّھیائے میں بیان ہو چکا ہے۔ کہا کہ گایتری کا منہ آگ ہے۔ بھلا کیا وجہ۔ اس لئے کہ جیسے آگ میں چاہے جتنی لکڑیاں ڈالو سب خاک ہو جاتی ہیں۔ اسیطرح گایتری کے منہ کا رمز حقیقی جاننے والا کتنا ہی پاپ کیوں نہ کرے سب کو جلا ڈالتا ہے۔ اور خود شُدّھ یعنی پاپ سے بے لوث۔ پاک یعنی اثر مخالف سے پاک۔ اجر یعنی بوڑھا نہ ہونے والا اور امر یعنی لافانی بن جاتا ہے ؞

چودھویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ یہ ان کی چار اُپاسنائیں بتا کر شُرتی گایتری کے چار پاد و نکی اُپاسنائیں بتاتی ہے جن میں سے تین الفاظ میں ظاہر ہیں اور چوتھا مخفی ہے ؞

۲۔ گایتری کے پہلے دوسرے اور تیسرے پاد میں آٹھ آٹھ حروف ہیں اسیطرح زمین خلا آسمان کے ہم معنی سنسکرت الفاظ میں۔ رگ، یجر وید سام وید کے منتروں کے سنسکرت ناموں میں۔ اور پران اپان ویان میں آٹھ آٹھ حروف ہیں۔ پس جو شخص پہلے پاد کی اُپاسنا کرتا ہے وہ تریلوکی کو۔ جو دوسرے پاد کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ تینوں ویدوں کی پڑھا کے پھلوں کو۔ اور جو تیسرے پاد کی اُپاسنا کرتا ہے وہ تمام پرانیوں یعنی دیہیا تون کو جیت لیتا ہے ؞

۳۔ گایتری کا چوتھا پاد چمکتا ہوا سورج ہے جسکی خصوصیتیں شُرتی مندرجہ ذیل بتاتی ہے۔ تُریہ ہے۔ دیکھنے لائق ہے۔ اور رج سے پرے درخشاں ہے ؞

۴ - گایتری کا قیام اس چوتھے پد میں ہے - یہ چوتھا ستیہ میں قایم ہے اور ستیہ ادھیاتم آنکھ ہے یہ ستیہ قوت میں قایم ہے اور قوت پران ہے - پس گایتری کا قیام حقیقت میں سوتر آتما پران میں ہے جو ادھی دیو روپ سے سورج ہے اور ادھیاتم روپ سے آنکھ - پران روپ سے ہی یہ گایتری اُپاسک کی اندریوں کی رکشا کرتی ہے ؀

۵ - اسواسطے جنیو دینے کے وقت آچاریہ کو لازم ہے کہ چیلے کو گایتری کا اُپدیش کرے نہ کہ انوشٹپ کا جو اسی مضمون کی ایک رچا ہے - نیز یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ گایتری کی اُپاسنا کا پھل بڑا بھاری ہے ؀

۶ - اُپستھان یعنی گایتری کی استتی شترو کی دینی ہے جیسے پڑھ کر ضرر یا نفع رسانی دعا مانگے جائے تو پھل ایک ثابت ہوا کرتی ہے ؀

۷ - اخیر میں گایتری کا منہ آگ اسواسطے بتایا گیا ہے کہ اُپاسک کے پاپوں کو جلا ڈالتا ہے اور مخالف اثر نہیں ہونے دیتا - جو بڑی رشی کو بھگتنا پڑا تھا ؀

پندرھواں برہمن سورج سے راہ مانگنی

گایتری کی اُپاسنا بتائی گئی - یہ سوتر آتما پران کی اُپاسنا ہے جو ادھی دیو روپ سے سورج ہے اور جیسے گایتری کا چوتھا پد بتایا گیا ہے - اور ادھیاتم روپ سے آدمی کی آنکھ - سورج کا اُپاسک کرہ آفتابی کو جسم خیال کرتا ہے اور اُس کا ادھشٹھاتا یا اکھانی دیوتا ایک ایسے پُرش کو مانتا ہے جسکی موچھیں اور ڈاڑھی سنہری اور چمکتی ہوئی ہیں - اسی پُرش کے ساتھ اُپاسک اپنی یکتائی سمجھتا ہے -

چنانچہ مرتے دم اسی کو یاد کرتا ہے اور اس سے رستہ مانگتا ہے تاکہ پرجاپتی لوک میں چڑھ سکے۔ جن شلوکوں میں یہ راستہ مانگا گیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سونے کی تھالی سے ستیہ کا منہ ڈھکا ہوا ہے۔ اے سورج تو اُسے میرے دیکھنے کے لئے ہٹا دے جسکا دھرم ہی ستیہ ہے ؀

اے پوکھن۔ اے ایک رشی۔ اے یم۔ اے پرجاپتی کے بیٹے۔ اپنی شعاعوں کو دُور دُور پھیلا دے اور اپنی تپش کو سمیٹ لے تاکہ میں اُس جلال کو دیکھوں جو تیرا نہایت ہی متبرک روپ ہے۔ جو یہ پُرش ہے وہی میں ہوں ؀

میرے پران لافانی پران میں مل جائیں۔ اور جسم شمشان کی آگ میں جل کر خاک ہو جائے۔ اوم۔ اے میرے سنکلپ کرنے والے من یاد کر۔ اپنے کئے کو یاد کر۔ اے من یاد کر۔ کئے کو یاد کر ؀

اے اگنی مجھے اچھے راستے سے کرم پھل بھوگنے کو لے چل۔ اے دیوتا تو میرے کرموں کو جانتا ہے۔ میں نے جو دھوکا دینے وغیرہ کے پاپ کئے ہیں اُنکو مجھ سے دور کر دے۔ میں تجھ کو منہ سے بہت سی نمسکار کرتا ہوں ؀

یہ چار شلوک وہی ہیں جو ایشا واسیہ اپنشد کے آخر میں آئے ہیں۔ مفصل شرح دیکھنی ہو تو اپنشد جلد اوّل میں دیکھو۔ مختصر معنی یہاں دئے جاتے ہیں۔ سونے کا تھال سورج کا روشن جسم ہے جس سے ستیہ یعنی سُوکشم سنھول جگت کے کارن سوتر آتما کا منہ ڈھکا ہوا ہے یعنی شعاعوں کی چمک سے سورج کا شدھ روپ نظر نہیں آتا۔ ان شعاؤں کو ہٹا دے تاکہ میں درشن کر لوں ؀

پوکھن دیہات کا پالن کرنے والا۔ ایک رشی ہمیشہ چلنے والا۔ یم انتظام رکھنے والا۔ پرجاپتی کا بیٹا مخلوق اوّل۔ یہ سب سورج کی صفات ہیں۔ اور

اس خوشامد سے کی گئی ہیں کہ وہ اپنی شعاؤں کو دور دور پھیلا دے اور نیز ان کو سمیٹ لے تا کہ اپاسک کو اس دیوتا کا شدھ متبرک روپ نظر آئے۔ جو یہ پرش ہے وہی میں ہوں ٭

جن پانچ تتووں سے ملکر جسم خاکی بنا ہے وہ شمشان کی آگ سے علیحدہ ہو کر خاک آب وغیرہ میں مل جائیں اور پران اپنے سرچشمے میں۔ مجھے انکا مطلق پرواہ نہیں ہے۔ پرواہ صرف اس بات کی ہے کہ عمر بھر جو من سے یہ اُپاسنا کرتا رہا ہوں کہ میں اور سورج کا ادھشٹھاتا دیوتا دونوں ایک ہیں۔ وہی اُپاسنا اس وقت یاد رہے۔ اسی واسطے من سے خطاب ہے کہ اپنے کئے کو یاد کر ٭

اچھا رستہ دیویان ہے جس سے بازگشت نہیں ہے بلکہ اوپلے لوکوں میں بتدریج ترقی کرتا ہوا آدمی برہم کے لوک میں پہنچتا ہے اور وہاں ہرنیہ گربھ کے ساتھ کلپ کے آخر میں موکش پاتا ہے اسواسطے اُپاسک اگنی سے دعا کرتا ہے کہ اس اچھے راستے سے مجھے کرم پھل بھوگنے کو لے چل۔ مگر اس راستے پر بے پاپ آدمی ہی چل سکتے ہیں۔ اسواسطے اُپاسک کہتا ہے کہ تو میرے کرموں کو جانتا ہے۔ میں نے جو پاپ کئے ہیں اُنکو مجھ سے دور کر دے۔ میں تجھ کو زبانی نمسکار کرتا ہوں۔ حالت نزع ہے اُٹھنے کی طاقت نہیں ہے ٭

یہ اُپاسنا کا سب سے اونچا آدرش ہے۔ اس میں آدمی اپنے اُپاسیہ دیوتا کا لوک اور وصل پاتا ہے۔ اور اونچے لوکوں میں درجہ وار چڑھتا ہوا کرم موکش کا بھاگی ہوتا ہے۔ ساکشات موکش کا راستہ جیو برہم کی یکتائی کا گیان ہے جو اُپنشدوں سے ہی حاصل ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں ٭

پندرھویں براہمن کا خلاصہ

۱۔ چودھویں براہمن میں گائتری کے ذریعے سے سوتر آتما روپ سورج کی

اُپاسنا بیان ہوئی۔ مرنے کے قریب پہنچا ہوا اُپاسک اس براہمن میں سورج سے رستہ مانگتا ہے ॥

۲- دعا یہ ہے کہ روشن طباق سے جو ستیہ کا منہ ڈھکا ہوا ہے اور نظر نہیں آتا۔ اسے اے سورج ہٹا۔ شعاعوں کو دور پھیلا۔ تپش کو سمیٹ۔ تاکہ میں تجھ اُپاستیہ دیوتا کے شدھ روپ کو دیکھوں۔ جس کے ساتھ اپنی یکتائی کی اُپاسنا میں عمر بھر کرتا رہا ہوں۔ اسی بارے میں من سے خطاب کرتا ہے کہ اپنی تمام عمر کی اُپاسنا کو یاد کر ॥

۳- اخیر میں اگنی سے پرارتھنا ہے کہ مجھے بے پاپ کر کے دیویان کے راستے کرم پھل بھوگنے کے لئے لے چل ॥

چھٹا ادھیائے

اُپاسنائیں اور کرم

پہلا براہمن پران کی اُپاسنا بلحاظ بزرگی فضیلت وغیرہ

جسطرح پانچویں ادھیائے میں مختلف اُپاسنائیں اور کچھ کرم بیان ہوئے ہیں اسیطرح اس چھٹے ادھیائے میں پہلے دو براہمن اُپاسناؤں کے متعلق ہیں اور دو میں دو کرم بیان ہوتے ہیں۔ پانچویں ادھیائے سے اس پہلے براہمن کا تعلق باسنگھتی یہ ہے۔ کہ پانچواں ادھیائے ادم کی اُپاسنا سے

شروع ہوا ۔ پھر اُپاسنا کے لئے تیّاری بیان کر کے شرتی نے ہردے کی اُپاسنا بتائی اور پھر ستیہ برہم کی جو سوتر آتما روپ پران ہے جس میں یہ جگت اُٹھتا ہے ۔ قایم رہتا ہے ۔ اور آخر لے ہو جاتا ہے ۔ جو اور اُپاسنائیں بیان ہوئیں اُنکا تعلق بھی پران ہی سے سمجھنا چاہیئے ۔ اخیر میں جو گایتری کی اُپاسنا آئی ہے اُس میں بھی سورج کو اس نظر سے دیکھا گیا ہے کہ سوتر آتما پران ہی ہے جو جگت کو ظہور میں لاتا ہے ۔ اسی سے اُپاسک راستہ مانگتا ہے کہ مرنے کے بعد دیویان سے اونچے لوکوں میں چڑھے اور وہاں کرم پھل بھوگے ۔

پران کی اُپاسنا سے ہی یہ ادھیائے بھی شروع ہوتا ہے ۔ ناظرین کو خیال رہے کہ پران کی اُپاسنا اُپنشدوں میں بہت آتی ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ ست ۔ چت ۔ آنند ۔ شُدّھ ۔ مُکّت ۔ سبھاو برہم جس کی تعلیم اُپنشد دیتے ہیں ۔ محض گیان سروپ اور ذات بسیط ہونے کی وجہ سے من اور بانی سے پرے ہے ۔ اسواسطے وہ اُپاسنا کا وِشے نہیں ہو سکتا ۔ اُپاسنا جب ہوگی اپر برہم کی ہوگی ۔ یعنی اُس برہم کی جس کے ساتھ مایا کی اُپادھی لگی ہوئی ہے ۔ اس کی ظاہر ہے کہ دو صورتیں ہیں ۔ ایک جڑ مادّہ اور دوسرے پران یا قوّت جو اس مادّے کو حرکت دیکر کائنات کو ظہور میں لاتی ہے ۔ چونکہ اُپاسنا کے ذریعے سے اُپاسک اپنے دھیان کیئے ہوئے اُپاسیہ کا سروپ بننا چاہتا ہے ۔ اس لئے جڑ مادّے کی اُپاسنا کا خیال کسی کو نہیں ہو سکتا ۔ رہا پران اس کے ظہورات کائنات میں ہر جگہ ملتے ہیں ۔ ہمارا جسم خاکی پران سے قایم ہے ۔ نیچر میں پران ہر جگہ کام کرتا نظر آتا ہے ۔ جو شے ہے وہ پران ہی کے سہارے ہے ۔ اسواسطے اُپاسنا جب ہوگی پران کی ہوگی ۔

یہ اُپاسک کی پسند ہے کہ وہ پران کی جس خاص صورت کی چاہے اُپاسنا کرے مثلاً اُس پران کی جو اُس کے جسم میں ہے۔ یا اندریوں میں سے کسی کی مثلاً آنکھ وغیرہ کی۔ یا انتہ کرن میں سے کسی کی مثلاً من یا بدھی وغیرہ کی۔ یا اُس پران کی جو کل کائنات میں بسیط و محیط ہے اور جسے پانچویں ادھیاے میں سوترج ستیہ سوترآتما وغیرہ وغیرہ نام دیئے گئے ہیں۔ عالم چونکہ عالم خیال ہے اس لیئے پران کے جو اوصاف نظر میں رکھ کر آدمی اُپاسنا کرے گا۔ انہیں کے مطابق اس کو جیتے جی اور نیز مرنے کے بعد پھل ملیگا۔ اس قسم کی توضیحات اس اُپنشد میں جگہ جگہ آتی ہیں۔ جس پران کی اُپاسنا پانچویں ادھیاے سے چلی آتی ہے۔ اسی کو جاری رکھتے ہوئے شُرتی بزرگی و فضیلت وغیرہ کے اوصاف کے ساتھ پھر اُپاسنائیں اور اُن کا پھل بتاتی ہے ۔

۱۔ جو شخص بزرگ و افضل کو جانتا ہے وہ اپنے خویش و اقارب میں بزرگ و افضل ہوتا ہے۔ تحقیقاً پران بزرگ و افضل ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ اپنوں میں بزرگ و افضل ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں میں چاہے اُن میں بھی ۔

ادھی دیو کے لحاظ سے دیکھیں تو سوترآتما پران چونکہ مخلوق اوّل ہے اسواسطے بزرگ یعنی عمر میں سب سے بڑا ہے۔ اور چونکہ اور تمام مخلوقات کی زندگانی کا سہارا یہی ہے اسواسطے اوصاف میں سب سے افضل و اعلےٰ ہے۔ ادھیاتم کے لحاظ سے دیکھو تو ویرج گربھ میں قایم ہوتے ہی اوّل پران شکتی یعنی قوت زندگی کا ظہور ہوتا ہے۔ اسواسطے آدمی کی تمام شکتیوں میں پران سب سے بزرگ یعنی عمر میں بڑا ہے اور چونکہ سب شکتیوں کا وجود اسی سے ہے اسواسطے بلحاظ اوصاف یہ سب سے افضل و اعلےٰ ہے۔ جو ایسا جانکر پران کی اُپاسنا کرتا ہے وہ انہیں اوصاف سے بہرہ پاتا ہے یعنی اس کے

خویش و اقارب اُسے بزرگ و افضل مانتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہئے تو اور لوگ یعنی خویش و اقارب کے علاوہ بیگانے بھی اسے بزرگ و افضل مانینگے ؎

پانچ مختلف اوصافوں کے ساتھ شرتی اسیطرح پران کی پانچ اُپاسنائیں اور ان کے پھل اور بیان کرتی ہے۔ انکی تشریح وہی سمجھنی چاہئے جو اوپر ہوئی خاص خاص شرح طلب الفاظ کے معنی بیان کر دئیے جائیں گے ؎

۲- جو شخص بڑی بھاری امیری کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب میں بڑا بھاری امیر ہوتا ہے۔ تحقیقاً بانی بڑی بھاری امیری ہے۔ ایسا جاننے والا اپنوں میں بڑا بھاری امیر ہو جاتا ہے اور جن لوگوں میں چاہے اُن میں بھی ؎

۳- جو شخص قیام کو جانتا ہے وہ ہموار و ناہموار سب جگہ قیام کرتا ہے۔ تحقیقاً آنکھ قیام ہے۔ آنکھ سے ہی آدمی ہموار و ناہموار جگہ قیام کیا کرتا ہے۔ ایسا جاننے والا ہموار جگہ قیام کرتا ہے۔ ناہموار جگہ قیام کرتا ہے ؎

۴- جو شخص خزانے کو جانتا ہے وہ جو کامنا کرتا ہے وہی پوری ہوتی ہے۔ تحقیقاً کان خزانہ ہے۔ کیونکہ کان ہی میں تمام وید مخزون رہتے ہیں۔ ایسا جاننے والا جو کامنا کیا کرتا ہے وہی پوری ہوا کرتی ہے ؎

۵- جو آشرے کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب اور اور لوگوں کا آشرے ہوتا ہے۔ تحقیقاً من آشرے ہے۔ ایسا جاننے والا اپنوں کا اور اور لوگوں کا آشرے ہوتا ہے ؎

۶- جو پرجاپتی کو جانتا ہے۔ اسکے گھر اولاد اور مویشی پیدا ہوتے ہیں تحقیقاً ویرج پرجاپتی ہے۔ ایسا جاننے والے کے گھر اولاد اور مویشی پیدا ہوتے ہیں ؎

جو شخص پران کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ یہی بڑی بھاری امیری - قیام خزانہ - آشرے - اور پرجاپتی ہے - اس کو پران سے انہیں گنوں یا اوصاف کے مطابق پھل ملتا ہے - جو شرتی بتاتی ہے - یہ اوصاف ہیں تو پران کے ہی - مگر چونکہ خاص ہیں اس واسطے پران کی خاص صورتوں ہی میں ملتے ہیں - امیری پران کی خاص صورت کا وصف ہے یعنی بانی کا - وجہ یہ کہ جو براہمن بولنے والا اچھا ہے ظاہر ہے کہ وہ مباحثوں میں نام پائیگا اس لیے یگیہ کرانے کے لئے بلایا جائیگا اور خوب مال و دولت کمائیگا - اس لئے پران کی خاص صورت بانی میں یہ درشٹی کرنی چاہئے کہ بڑی بھاری امیری ہے - اسیطرح آنکھ قیام یا استھتی ہے - کیونکہ ہموار و ناہموار یعنی آسان گزار اور دشوارگزار مقامات میں آنکھ یکساں جاسکتی ہے - کان خزانہ اس لئے ہے کہ وید میں جو اونچے لوک دینے والے یگیوں کا بیان ہے - کان سے ہی آدمی انہیں سُنتا ہے ۔ اور کر کے اونچے لوکوں میں پہنچتا ہے - پس تمام بہتری و بہبودی کا خزانہ کان ہیں - من ظاہر ہے کہ تمام دھرم اور کرم کے سنکلپوں اور شردھا وغیرہ کا آشرے ہے جو دنیا اور عقبےٰ دونوں میں پھل ملنے کا باعث ہوتے ہیں - پرجاپتی وبیرج اس لئے ہے کہ پیدائش اولاد کا یہی سبب ہے - پس آدمی خاص پھلوں کا طالب ہے تو اُسے پران کی ان خاص صورتوں میں وہ خاص خاص درشٹی یا نظر کرنی چاہیئے جو اوپر بیان ہوئی ہے ۔

یہ دکھانے کے لئے کہ بانی وغیرہ پانچوں میں سے ہر ایک پران ہی کی خاص وصف والی صورت خاص ہے - مگر مکمل پران نہیں ہے - شُرتی

ایک لطیف کہانی بیان کرتی ہے۔ اور اُس سے یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ مکھیہ
پران ہی سب کچھ ہے۔ اسواسطے اُپاسنا اسی کی کرنی چاہیے ۔

۷۔ اِن پرانوں میں یہ جھگڑا ہوا کہ ہم میں سے افضل کون ہے۔
چنانچہ یہ برہما کے پاس گئے۔ اور اُس سے پوچھا کہ ہم میں سے کون افضل ہے۔
اُسنے کہا کہ جسکے نکل جانے سے جسم سب سے زیادہ بُرا سمجھا جائے وہی سب سے افضل ہے ۔

۸۔ بانی باہر گئی۔ وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے
بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح گونگے رہتے ہیں جو بانی
سے تو نہیں بولتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھتے
ہیں۔ کان سے سُنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ ویرج سے اولاد
پیدا کرتے ہیں۔ اسطرح ہم جیتے رہے۔ یہ سُن کر بانی اندر داخل ہو گئی ۔

۹۔ آنکھ باہر گئی۔ وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے بغیر
تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح اندھے رہتے ہیں جو آنکھ
سے تو نہیں دیکھتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں
کان سے سُنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں
اسطرح ہم جیتے رہے۔ یہ سُن کر آنکھ اندر داخل ہو گئی ۔

۱۰۔ کان باہر گیا۔ وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر
تم کیونکر جیتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ جسطرح بہرے رہتے ہیں۔ جو کان سے
تو نہیں سُن سکتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ
سے دیکھتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں۔
اسطرح ہم جیتے رہے۔ یہ سُنکر کان اندر داخل ہو گیا ۔

۱۱۔ من باہر گیا۔ وہ سال بھر باہر رہکر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے

انہوں نے کہا کہ جسطرح موہِت آدمی رہتے ہیں جو من سے تو نہیں سوچتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں اسیطرح ہم جیتے رہے یہ سنکر من اندر داخل ہو گیا۔

۱۲ - ویرج باہر گیا۔ وہ سال بھر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ جسطرح ہیجڑے رہتے ہیں۔ جو ویرج سے تو اولاد پیدا نہیں کرتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ اسیطرح ہم جیتے رہے۔ یہ سنکر ویرج اندر داخل ہو گیا۔

۱۳ - اب مکھیہ پران نکلنے کو ہوا۔ تو جسطرح بڑا بھاری اچھا سندھی گھوڑا پانوں باندھنے کے کھونٹوں کو اکھاڑ سے اسیطرح ان پرانوں کو اکھاڑنے لگا۔ وہ بولے کہ بھگون تم مت نکلو۔ تمہارے بغیر ہم نہیں جی سکتے۔ مکھیہ پران نے کہا تو تم مجھے بھینٹ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اچھا۔

ایک مرتبہ پرانوں میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ ہم میں سے افضل کون ہے پرانوں سے جسم میں کام کرنے والی قوتیں مراد ہیں۔ جو کرم اندریان۔ گیان اندریاں اور انتہ کرن ہیں۔ یہ پران ہی کی خاص صورتیں ہیں اور اسیواسطے پران کہلاتی ہیں۔ شروتی نے یہاں پانچ کرم اندریوں میں دو یعنی بانی یا قوت گویائی اور اپستھ یا قوت توالد و تناسل۔ پانچ گیان اندریوں میں سے بھی دو یعنی آنکھ یا قوت باصرہ اور کان یا قوت سامعہ۔ اور چار انتہ کرنوں میں سے صرف من یا سوچنے کی طاقت کو تو مذکور کر دیا ہے۔ اور باقی کو مفہوم رکھا ہے۔ ان پرانوں میں یہ جھگڑا تھا کہ ہم میں سے افضل کون ہے۔ چنانچہ پرجاپتی کے پاس گئے جو خالق عالم ہے۔ اور اس سے پوچھا کہ ہم میں بڑا کون ہے۔ اس نے

جواب دیا کہ جس کے نکلنے سے تمہیں یہ جسم سب سے زیادہ بُرا یعنی مردہ سمجھا جائے - وہی سب سے اعلیٰ و افضل ہے ؛

چنانچہ آزمائش کے لئے اول بانی یا قوت گویائی جسم انسانی سے باہر نکلی - اور سال بھر تک جسم سے باہر رہ کر واپس آئی تو باقی پرانوں سے پوچھنے لگی کہ اس عرصہ دراز تک میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے - انہوں نے جواب دیا کہ جس طرح گونگے رہتے ہیں یعنی وہ بول تو نہیں سکتے مگر انکی اور اندریاں برابر کام دیتی رہتی ہیں - آنکھ سے دیکھتے ہیں - کان سے سنتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سنکر بانی شرمندہ ہوکر جسم میں پھر داخل ہو گئی کہ میں ان پرانوں میں افضل و اعلیٰ نہیں ہوں - مطلب یہ ہے کہ پران کی جو خاص صورت اور خاص کام کرنے والی بانی اندریہ یا قوت گویائی ہے - اس پر بقائے جسم منحصر نہیں ہے - بلکہ ایک اندریہ نہ ہو تو باقی اندریاں اپنے اپنے کام کرتی رہتی ہیں - اور جسم بدستور سابق زندہ و سلامت رہتا ہے - یہی شرح آنکھ - کان - من - اور ویرج کی کرنا ٹھیک و نکلتی ہے

جب پانچوں اندریوں یعنی بانی آنکھ - آنکھ کان - اور من کو معلوم ہو گیا کہ بقائے جسم ہم پر منحصر نہیں ہے - تو مکھیہ پران کی باری آئی - اور اس نے آزمائش کے لئے جسم سے نکلنا چاہا - نتیجہ یہ ہوا کہ بڑا بھاری یعنی بڑا طاقتور اور اچھا یعنی اچھی نسل کا سندھی گھوڑا اصطبل سے نکلنا چاہے تو جس طرح زور لگاکر ان کھونٹوں کو اکھاڑ ڈالتا ہے جن سے وہ بندھا ہوتا ہے - اسی طرح پران نکلنے کو ہوا تو تمام مقامی اندریاں جو کھونٹوں کی طرح پران کو جسم میں باندھے ہوئے ہیں اپنی اپنی جگہ سے اکھڑنے کو ہو گئیں - اور بولیں کہ مہاراج آپ جسم میں ہی رہئے - باہر نہ نکلئے - ہم آپ کے بغیر نہیں زندہ رہ سکتیں مطلب یہ کہ آپ کے رہنے پر جسم زندہ رہتا ہے - آپ کے نکلتے ہی مردہ ہو جاتا ہے

پس آپ ہی ہم سب میں افضل و اعلےٰ ہیں۔ اور ہم سب آپکے سہارے جیتی ہیں ؂

---

۵ قیمہ پران کی فضیلت اندریاں تسلیم کر چکیں۔ تو راجہ کے طریقہ پر وہ اُن سے بھینٹ طلب کرتا ہے۔ اور اپنا اپنا گُن ہر اندریہ اُسے بھینٹ دیتی ہے نیز اسکے خوراک اور پوشاک بھی مہیا کرتی ہے ؂

۱۴۔ بانی بولی کہ میں جو بڑی بھاری دولت ہوں وہ تو ہی ہے۔ آنکھ بولی کہ میں جو قیام یا استقلال ہوں وہ تو ہی ہے۔ کان بولا کہ میں جو خزانہ ہوں وہ تو ہی ہے۔ من بولا کہ میں جو آشرے ہوں وہ تو ہی ہے۔ ویرج بولا کہ میں جو پیدا کنندہ ہوں وہ تو ہی ہے۔ پھر پران نے پوچھا کہ میری کیا خوراک ہے اور کیا پوشاک۔ اندریوں نے کہا کہ کُتّے چیونٹی کیڑوں اور پتنگوں سے لگا کر سب کچھ تیری خوراک ہے اور پوشاک پانی۔ جو شخص پران کی خوراک کو اسطرح جانتا ہے وہ جو کچھ کھاتا ہے اسکا ٹھیک کھانا ہوتا ہے اور جو کچھ لیتا ہے وہ بھی ٹھیک لینا ہوتا ہے۔ وید کے عالم چونکہ اس بات سے واقف ہیں اس لئے جب کھانا کھانے کو ہوتے ہیں تو آچمن کرتے ہیں یعنی پانی پیتے ہیں۔ اور جب کھا چکتے ہیں تو پانی پیتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پران کو ننگا نہیں رکھ رہے ہیں ؂

بانی نے پران کو یہ بھینٹ دی کہ میرا جو خاصّہ امیری ہے وہ تیرا ہی ہے مطلب یہ کہ بانی چونکہ پران کی خاص صورت ہے اسلئے بانی میں جو گُن یا وصف خاص ہے وہ پران کا ہی سمجھنا چاہیے۔ اسیطرح آنکھ کا خاصّہ قیام۔ کان کا خزانہ ہونا۔ من کا آشرے ہونا۔ اور ویرج کا پیدا کنندہ ہونا۔ سب پران کے ہی خاصّے ہیں ؂

اسکے بعد پران اندریوں سے کہتا ہے کہ میری خوراک اور پوشاک بتاؤ۔ انہوں
نے کہا کہ کتوں اور کیڑوں سے لگا کر جو جو ذیحیات جو کچھ کھاتا ہے وہ سب
تیری خوراک ہے۔ کیا وجہ کہ جو جو جیو کچھ کھاتا ہے وہ سب گویا پران ہی کھا
رہا اور ہضم کر رہا ہے۔ اور تیری پوشاک پانی ہے۔ کیا وجہ کہ کھانے کے بعد
پانی پیا جاتا ہے گویا پانی سے پران کو ڈھکا جاتا ہے یا یوں سمجھو کہ پران کو پانی کا لباس پہنایا جاتا ہے
پران کی خوراک و پوشاک بتا کر یعنی اپاسک کو یہ ہدایت کر کے کہ تمام ذیحیات کی خوراک
میں یہ درشٹی یا نظر کرنی چاہیئے کہ پرانوں کی خوراک ہے اور پانی میں یہ کہ پران کی پوشاک ہے
شرتی اس اپاسنا کا پھل بتاتی ہے کہ جو شخص پران کی خوراک کو اسطرح جانتا ہے جو کچھ
کھاتا ہے وہی اسکا ٹھیک کھانا اور جو کچھ دان لیتا ہے اس کا ٹھیک لینا
ہوتا ہے یعنی دونوں اسے کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچاتے۔ کھانا انگ
لگتا ہے اور دان لینا پھل ایک ہوتا ہے۔ اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس قسم کا
پران اپاسک حرام حلال چاہے جو کچھ کھا لیا کرے۔ کیونکہ یہ دھرم کے خلاف ہے
چھاندوگیہ اپنشد میں اُپستی چاکراین کی کتھا میں یہ ذکر آیا ہے کہ مصیبت
کے وقت جان بچانے کے لیے حرام یا ناجائز و ممنوع غذا آدمی کو کھا سکتا
ہے مگر ہر حالت میں نہیں۔ سیدھے اور صاف معنی یہ ہیں کہ جو شخص ہر کھانے
اور دان وغیرہ کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ پران کی بھینٹ چڑھائی جا رہی
ہے وہ کھانا اس کے انگ لگتا ہے۔ اور دان لینا باعث تکلیف نہیں ہوتا۔
پانی کے پران کے لباس ہونے کا رمز خفی جو لوگ جانتے ہیں وہ جب کھانا
کھانے کو ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی آچمن کیا کرتے ہیں اور کھانا کھانے کے بعد بھی

پہلے براہمن کا خلاصہ

اس پران کی اپاسنا ... سے چلی آتی ہے وہ اصل ... کے

پہلے براہمن میں چار ہی رکھی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ تمام اندریاں پران کی خاص
صورتیں ہیں۔ اور اُن میں مکھیہ پران جو باعث بقائے جسم ہے سب سے افضل و اعلیٰ ہے
۲۔ اُپاسنا کیلئے شرتی اوّل پران کا بزرگ و افضل ہونا بتاتی ہے۔ اور پھر دو کرم
اندریوں یعنی بانی اور اُپستھ کے خواص امیری اور خلاقی۔ دو گیان اندریوں
یعنی آنکھ اور کان کے خواص قیام اور خزانہ ہونا اور ایک انتہ کرن یعنی من کا
خاصہ آشرے ہونا۔ ان اُپاسناؤں کے پھل انہیں خاصوں کے مطابق ہیں ۔
۳۔ خواص مختلفہ کے لحاظ سے مختلف اُپاسنائیں بتا کر کہانی کے ذریعے
سے شرتی یہ راز حق کھولتی ہے کہ ہر اندریہ کا انحصار پران پر ہے۔ اسواسطے
سب پران روپ ہیں اور ان کے خاصے بھی پران کے ہی خاصے ہیں ۔
۴۔ اس پران کی خوراک ہر حیات کا کھانا ہے اور پوشاک پانی۔ پس کھانے
اور پانی میں بھی ترشٹی کرنی چاہیئے ۔

دوسرا براہمن۔ مرنے کے بعد جیو کی گتی

پانچویں ادھیائے کے اخیر میں جو پران کی اُپاسنا بیان ہوئی تھی۔ اس کی تکمیل چھٹے
ادھیائے کے پہلے براہمن میں کی گئی۔ پانچویں ہی ادھیائے کے اخیر براہمن
میں جہاں اُپاسک مرتے دم سورج سے پرارتھنا کرتا ہے۔ وہیں یہ بھی مذکور
ہے کہ اے اگنی مجھ کو اچھے راستے سے کرم پھل بھوگنے کے لئے لے چل۔ اس
چلنے سے مترشح ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد راستے کئی ہیں جن پر جیوؤں کو چلنا
ہوتا ہے۔ اس براہمن میں انہیں راستوں کی توضیح ہے۔ اور پران اُپاسک

کی سب سے اونچی گتی بنائی گئی ہے ۔

۱۔ ارُن رشی کا پوتا شویت کیتُو پانچال والوں کی سبھا میں گیا۔ اور وہاں اسوقت جیول کے بیٹے راجہ پرواہن کے پاس پہنچا جب ملازم اسکی خدمت کر رہے تھے۔ راجہ نے اُسے دیکھ کر کہا لڑکے۔ اسنے جواب دیا جی۔ پھر پوچھا کہ تیرے باپ نے مجھے تعلیم دی اُسنے کہا ہاں ۔

۲۔ راجہ نے پوچھا جانتا ہے کہ لوگ مر کر سفر آخرت کرتے ہیں تو کسطرح رستے جُدا ہوتے ہیں۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ اس دنیا میں کیونکر واپس آتے ہیں۔ اسنے کہا نہیں پھر پوچھا جانتا ہے کہ اگرچہ آدمی پھر پھر کر اس لوک میں جاتے ہیں مگر وہ بھر کیوں نہیں جاتا اسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ کونسی آہوتی میں پانی پُرش کہلانے اور اُٹھ کر بولنے لگتا ہے اُسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ دیویان اور پتری یان کی پیدایش کیونکر ہوتی ہے یعنی کن کرموں سے آدمی دیویان یا پتری یان کے رستے چلتے ہیں۔ کیا تو نے رشی کا بچن نہیں سُنا کہ میں نے آدمیوں کے لئے دو راستے سُنے ہیں پتروں کا رستہ اور دیوتاؤں کا رستہ۔ انہیں پر تمام خلقت چل کر جاتی ہے۔ اور دونوں ہی ماتا اور پتا کے بیچ میں ہیں ۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ میں ان سوالوں میں سے ایک کا بھی جواب نہیں جانتا ۔

شرتی کو چونکہ پنچ اگنی ودیا کی تعلیم دینی ہے اسواسطے ذوق و شوق بڑھانے کے لئے اُسے کہانی کے پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ پانچال وہ ملک کہلاتا تھا جس کا دار الخلافہ قنوج تھا جس زمانے کی کہانی شرتی بیان کرتی ہے اُس زمانے میں وہاں جیول کے بیٹے راجہ پرواہن کا راج تھا۔ ایک دن ملازم راجہ کی خدمت کر رہے تھے کہ ارُن رشی کا پوتا شویت کیتو سبھا میں آیا۔

اسی کی کہانی چھاندوگیہ اُپنشد میں بھی آتی ہے۔ راجہ نے چہرے سے اُسے مغرور جان کر بجائے اسکے کہ یہ کہتا آئیے پنڈت جی مہاراج۔ حقارت سے اتنا کہا کہ لڑکے۔ گویا اس کی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھتا۔ شویت کیتو نے بھی بجائے اسکے کہ راجہ یا مہاراجہ کہہ کر خطاب کرتا۔ اُسی حقارت سے یہ جواب دیا کہ جی کہئے یا کہتے ہو۔ راجہ نے پھر پوچھا کہ باپ سے تُو نے تعلیم پائی ہے۔ یعنی ہنوز لڑکا ہی ہے یا تجھے کچھ آتا جاتا بھی ہے۔ اسکا جواب بھی شویت کیتو نے ایک ہی لفظ میں دیا جس سے حقارت اور غرور ٹپکتا ہے کہ ہاں یعنی تعلیم پائی ہے۔ مطلب یہ کہ میں پنڈت ہوں لڑکا نہیں ہوں۔

اس پر راجہ نے اُس سے پانچ سوال پوچھے۔ (۱) مر کر آدمی سفر آخرت کرتے ہیں تو اُنکی راہیں کیونکر الگ الگ ہوتی ہیں (۲) اس دنیا میں کس راستے سے واپس آتے ہیں۔ (۳) پرلوک میں اتنے آدمی جاتے ہیں پھر وہ بھر کیوں نہیں جاتا۔ (۴) کون سی آہتی میں پانی پُرش کہلانے اور بولنے لگتا ہے۔ (۵) دیویان اور پتری یان یعنی دیوتاؤں کے اور پتروں کے راستے کی پراپتی کیونکر ہوتی ہے۔ اسکی تشریح راجہ خود کرتا ہے کہ کن کرموں سے آدمی دیویان پر چلنے کے لائق ہوتا ہے اور کن کرموں سے پتری یان پر۔ اس بات کے ثبوت میں کہ راستے دو ہیں۔ راجہ رشی کا قول سند آگے پیش کرتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ مرکر آدمیوں کے جانے کے دو رستے میں نے سُنے ہیں۔ دیویان اور پتری یان۔ انہیں پر تمام مخلوق چل کر جاتی ہے۔ اور یہ دونوں ماتا یعنی زمین اور پتا یعنی آسمان کے بیچ میں ہیں یعنی سنسار مارگ ہی ہیں۔ موکش مارگ نہیں ہیں۔ جس لفظ کا ترجمہ "بیچ میں ہیں" کہا گیا ہے اس کے معنی فرق کے

بھی ہیں پس اس جملے کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اِن دونوں [illegible] و انسان کا
فرق ہے۔ یہ پہلے معنوں سے بہتر ہیں۔ وجہ یہ کہ دیویان کرم موکش یعنی نجات تک بھی
کا راستہ ہے۔ اس سے آدمی اونچے لوکوں میں پہنچکر وہیں ترقی کرتا رہتا ہے
اور کلپ کے آخر میں موکش پاتا ہے۔ اس پر چلنے والے کو پھر اس دنیا میں آنا
نہیں پڑتا اور پتری یان پر چلنے والے کو بازگشت ہوتی ہے۔ شویت کیتو
نے ہر سوال کے جواب میں یہی کہا کہ مجھے نہیں آتا۔

شویت کیتو کو چونکہ راجہ کے سوالوں کے جواب نہیں آئے اسواسطے شرمندہ
ہوکر گھر واپس آ گیا اور باپ سے شکایت کرنے لگا۔ باپ نے کہا مجھے خود ان کا
جواب نہیں آتا۔ اس لئے بہتر ہے کہ راجہ کے چیلے بن کر اُن سے یہ ودیا
سیکھیں۔ چنانچہ وہ راجہ کے پاس گیا۔ اور اس سے ودیا کی درخواست کی۔

۳۔ اب راجہ نے شویت کیتو سے ٹھیرنے کو کہا۔ مگر لڑکا ٹھیرنا منظور نہ کر کے
گھر واپس دوڑا۔ اور باپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے پہلے یہ کہا کہ تجھے
تعلیم مل گئی۔ باپ نے پوچھا کہ اے صاحب عقل لڑکے کیا بات ہے۔ اُس نے
جواب دیا کہ نیچ راجہ نے مجھ سے پانچ سوال پوچھے مجھے اُن میں سے ایک کا بھی
جواب نہیں آیا۔ باپ نے دریافت کیا کہ وہ پانچ سوال کیا تھے۔ شویت کیتو
نے مختصراً بتا دئیے۔

۴۔ باپ نے کہا کہ اے عزیز مجھکو ایسا جان کہ جو کچھ مجھے آتا تھا وہ سب
میں نے تجھے بتا دیا۔ اب یہ کہ وہاں واپس چل کر برہمچاریوں کیطرح ودیا
شویت کیتو نے کہا کہ آپ ہی جائیں۔ یہ سنکر گوتم رشی جہاں جیول کا بیٹا
پرواہن تھا وہاں پہنچا۔ راجہ نے اسے بیٹھنے کو آسن دیا اور پانی منگا کر اور

اور گیہہ دیکر کہا کہ بھگوان گوتم ہم آپ کو بہت بیٹھنا کیس ؟

۵ - گوتم نے کہا کہ آپ نے مجھے جو بردینے وعدہ کیا ہے۔ اسکے الفاظ میں میرے بیٹے سے آپ نے جو سوال پوچھے تھے اسکے جواب مجھے بتائیے ؟

راجہ مغرور شویت کیتو کو جب نیچا دکھا چکا یعنی یہ ظاہر کرچکا کہ تو پنڈت نہیں ہے۔ لڑکا ہی ہے۔ اسواسطے تجھے غرور شایاں نہیں ہے۔ تو بعد میں تواضع سے پیش آیا اور شویت کیتو سے ٹھیرنے کو کہا۔ مگر وہ مہمانی منظور نہ کرکے گھر واپس آیا اور باپ سے شکایت کرنے لگا کہ آپ نے مجھے تعلیم یافتہ کیسے کہہ دیا تھا۔ باپ کو یہ سُنکر تعجب آیا اور پوچھا کہ بات کیا ہے۔ بیٹے نے کہا کہ حقیر راجہ نے (اس لفظ سے غصہ اور جلن ٹپکتی ہے) مجھ سے پانچ سوال پوچھے اور مجھے ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔ باپ کے دریافت کرنے پر بیٹے نے مختصراً وہ سوال بتائے۔ سُنکر باپ بولا کہ بیٹے تو جانتا ہے کہ مجھے جو کچھ آتا ہے وہ سب میں نے تجھے بتا دیا۔ یہ ودیا میرے پاس نہیں ہے۔ اسلئے راجہ کے پاس چلکر اور چیلوں کی طرح رہ کر اس سے سیکھنی چاہیئے۔ یہی ودیا سیکھنے کا طریقہ بھی ہے۔ مگر غرور اور شرمندگی کے باعث شویت کیتو نے جانا منظور نہیں کیا۔ گوتم اکیلا ہی گیا ؟

راجہ نے عالم اور مودب رشی کی تعظیم میں بیٹھنے کے لئے آسن بچھوایا اور ارگھیہ میں پانی منگوا کر اسکے پاؤں دھوئے اور کہا کہ مہاراج گوتم ہم نے آپ کو بردان دیا ہے۔ کچھ مانگئے۔ بیٹے اور باپ کے ساتھ اس مختلف سلوک کی وجہ غرور اور عجز کی جت کی بھاونائیں ہیں۔ گوتم نے بردان کا لفظ سُنکر راجہ سے کہا کہ آپ جو کچھ مجھے دینے کا عہد زبان سے کر چکے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے الفاظ میں مجھے انہیں سوالوں کا جواب بتائیں جو میرے بیٹے سے کئے تھے ؟

بدّیا دینے سے پہلے گرو چیلے کا امتحان کیا کرتا ہے کہ حقیقت میں بدّیا کا ادھکاری بھی ہے یا نہیں۔ چنانچہ راجہ گوتم کو اوّل روپے پیسے کا لالچ اسیطرح دیتا ہے جسطرح یم راج نے نچکیتا کو گیان سکھانے سے پیشتر دیا تھا۔ اور جس کی کتھا کٹھ ولی اُپنشد میں ہم دے چکے ہیں ؁

۶۔ راجہ نے کہا کہ اے گوتم تمہارا بردینا آدمیوں کے متعلق ہے۔ آدمیوں کے متعلق مانگو ۔

۷۔ پھر کہا کہ تم جانتے ہو کہ میرے پاس سونا۔ گائے گھوڑے۔ لونڈیاں۔ نوکر چاکر اور کپڑا بہ افراط موجود ہے۔ گوتم نے جواب دیا کہ آپ بہت سی۔ بے حد اور لاانتہا دولت کو دیتے ہیں مجھ سے بُخل نہ کریں۔ راجہ نے پوچھا کہ اے گوتم کیا تم پُرانی رسم کے بموجب مجھ سے بدّیا چاہتے ہو۔ گوتم نے جواب دیا کہ میں آپ کا چیلا بن کر پاس آیا ہوں۔ پُرانے زمانے میں بھی یہی الفاظ بول کر لوگ آچاریوں کے پاس آتے تھے۔ پس اُسنے پاس آنے کے الفاظ کہہ کر ہی راجہ کے ہاں رہنا شروع کیا ؁

۸۔ راجہ نے کہا کہ اے گوتم تم اس میں ہمیں اسیطرح قصوروار نہ ٹھیراؤ جسطرح بزرگوں نے ٹھیرایا ہے۔ اب سے پہلے یہ بدّیا کسی برہمن کو نہیں ملی میں اسے آپ کو بتاؤں گا۔ بھلا جسطرح تم بول رہے ہو۔ ایسے آدمی سے کون انکار کر سکتا ہے ؁ گوتم نے جب بدّیا کے متعلق بر مانگا تو راجہ نے کہا کہ تمہارا بردینا بدّیا کے متعلق ہے۔ بہتر ہے کہ آدمیوں کے اسباب وسامان کے متعلق بر مانگ لو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس روپیہ پیسا۔ نوکر چاکر۔ گائے گھوڑے اور کپڑے لتّے بہ افراط یعنی بہت سے موجود ہیں۔ مطلب یہ کہ مال و دولت جتنی چاہو لے لو۔ بدّیا کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ مگر گوتم اس لالچ میں نہ آیا۔ اُس نے جواب

دیا کہ دنیوی مال و دولت مجھے درکار نہیں۔ بلکہ میں وہی دولت چاہتا ہوں جو دنیوی دولت کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ جس کا پھل بے حد ہے یعنی اونچے لوکوں میں بھوگا جاتا ہے نہیں ختم نہیں ہو جاتا ہے۔ اور لا انتہا ہے یعنی کلپ بھر چلا چلتا ہے۔ اسکے دینے میں آپ مجھ سے دریغ نہ کریں ۔

راجہ نے یہ اطمینان کرکے کہ گوتم دنیوی ہوا و ہوس میں پھنسا ہؤا نہیں ہے۔ اب دوسرا امتحان یہ لیا کہ اسے براہمن پن اور پنڈت ہونے کا تو غرور نہیں ہے۔ چنانچہ پوچھا کہ تم جو مجھ سے یہ پد پانا چاہتے ہو۔ آیا یہ رسم قدیم کے مطابق لوگے۔ یعنی میرے چیلے بن کر لوگے۔ اسکا جواب گوتم نے یہ دیا کہ میں آپ کا چیلا بننے کو ہی آیا ہوں۔ یہی الفاظ زبان سے کہکر زمانہ قدیم میں لوگ آچاریوں کے پاس چیلے بننے کے لیئے جایا کرتے تھے مطلب یہ کہ زمانہ قدیم میں جسطرح براہمن کشتری لوگوں کے پاس اور کشتری ویش لوگوں سے پد یا سیکھنے جاتے تھے تو زبان سے ہی اپنے آپ کو انکا چیلا کہتے تھے۔ خدمت یا بھینٹ وغیرہ چڑھانے کی ضرورت نہیں ہؤا کرتی تھی اسیطرح میں اپنے آپ کو تمہارا چیلا کہتا ہوں۔ یہ الفاظ کہہ کر گوتم چیلے کے طور پر راجہ کے پاس ٹھیرا ۔

راجہ کو یہ اطمینان بھی ہو گیا کہ گوتم میں غرور ذات تکبر علم بھی نہیں ہے تو بولا کہ گوتم مہاراج جسطرح تمہارے بزرگوں نے ہمارے بزرگوں کو قصوروار نہیں ٹھیرایا ہے۔ اسیطرح تم مجھے قصوروار نہ گردانو۔ حقیقت یوں ہے کہ اسے پہلے یہ پد یا براہمنوں کو نہیں ملی ہے۔ ہم کشتری راجاؤں ہی کے پاس رہی ہے۔ مگر میں اب آپ کو بتاؤں گا۔ کیا وجہ کہ جس عجز و انکسار سے آپ مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ بھلا ایسے شخص کو پد یا دینے سے کون انکار کرسکتا ہے ۔

راجہ پرواہن ہر طرح سے اپنا بہ اطمینان کرکے کہ گوتم ادھکاری پُرش ہے۔ اب اُسے پنچ اگنی ودیا بتانی شروع کرتا ہے۔ اور سب سے پہلے چوتھے سوال کا جواب دیتا ہے۔ کیونکہ اسی پر باقی سب سوالوں کا جواب منحصر ہے ❊

۹۔ اے گوتم تحقیقاً وہ لوک اگنی ہے۔ سورج اُسکا ایندھن ہے۔ کرنیں دھوئیں ہیں۔ دن شعلہ ہے۔ اطراف انگارے ہیں۔ گوشے چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا شردھا کی آہُتی دیتے ہیں۔ اور اس آہُتی سے سوم راجہ پیدا ہوتا ہے ❊

پنچ اگنی ودیا میں یہ بتایا گیا ہے کہ جیو سورگ سے نکل کر اور ہمارے کرۂ ارضی پر آکر کس طرح پیدا ہوا کرتے ہیں۔ تلازمہ یگیہ کی آگ کا باندھا ہوا ہے سورگ دیوتاؤں کے رہنے کا لوک ہے۔ یہاں جسم کثیف نہیں ہوتا بلکہ منوئے شریر ہوتا ہے۔ جو خوب چمکتا ہے۔ شردھا یعنی اعتقاد بھی منوئے ہی شے ہے جس سے آدمی یگیہ دان وغیرہ کرتا ہے۔ اور اونچے لوکوں میں پہنچکر شردھا کے مطابق پھل بھوگتا ہے۔ گویا سورگ لوک میں جیو شردھا مے ہوتا ہے۔ جب کرم بھوگ ختم ہو چکتا ہے۔ تو دیوتا یعنی ادھکاری پُرش اس شردھامے جیو کو وہاں سے نکالتے ہیں۔ گویا سورگ ایک آگ ہے اور اس میں دیوتاؤں نے شردھامے جیو کی آہُتی دی۔ پہلا سورگ لوک کو اگنی کہو تو ماننا پڑیگا۔ سورج سورگ لوک کا ایندھن ہے جس سے آگ جلتی رہتی ہے۔ بجھنے نہیں پاتی۔ ہمارے سورگ نرک وغیرہ اونچے نیچے لوک ہمارے اسی نظام شمسی ہی میں ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ زمین کثیف مادّے سے بنی ہوئی ہے اور وہ لطیف مادّے کے لوک ہیں۔ جو ہماری زمین

کی طرح ہی اسی پر ان کے سہارے قایم ہیں جو سورج مہیا کرتا ہے۔ اس واسطے اس اگنی روپ سورگ کا اپیندھن سورج ہے۔ کرنیں دھوئیں کی مثال ہیں کیونکہ جسطرح آگ سے نکلکر دھواں دور دور پھیلتا ہے اسیطرح سورج کے جلتے اپیندھن سے نکل کر یہ دور دور پھیلتی ہیں۔ دن شعلہ اسواسطے ہے کہ شعلہ آتش کی طرح ہی درخشاں یعنی روشن ہے۔ اطراف انگارے اس واسطے ہیں کہ روشن اور قایم ہیں۔ گوشہا ئے جنوب۔ مشرق وغیرہ چنگاریاں اسواسطے ہیں کہ روشن چھوٹی اور انگاروں سے ایک طرف کو ہٹی ہوئی ہیں۔ جیسے چنگاریوں کا قاعدہ ہے۔ اس اگنی میں دیوتا شردھا سے جیو کی آہتی دیتے ہیں اور وہ سوم راجا ہو کر نکلتا ہے۔ راجا کے معنی یہ کا شان یعنی چمکنا۔ سوم یعنی سوم لتا کا عرق۔ مطلب یہ کہ چمکتے ہوئے عرق کی صورت اختیار کرتا ہے۔ وجہ یہ کہ دوسری آہتی میں وہ بادل سے برستا ہے۔ اسواسطے عرق کی صورت اختیار کرنی لازمی امر ہے ؀

پہلی آہتی میں جیو کیا سوئرگ لوک سے نکلنا بتایا گیا۔ اب باقی آہتیوں کو تشریح یعنی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ جیو کیونکر درجہ وار اُترتا چلا آتا ہے ؀

۱۰۔ اے گوتم تحقیقاً ابر اگنی ہے۔ سال اسکا اپیندھن ہے۔ بادل دھواں ہیں۔ بجلی شعلہ ہے۔ بجر انگارا ہے۔ کڑک چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا سوم راجہ کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے بارش پیدا ہوتی ہے ؀ دوسری آہتی میں عرق کی شکل کے اس جیو کو ابر میں ہوم کیا جاتا ہے جو ایک اگنی سمجھنی چاہیئے۔ اسکا اپیندھن سال ہے جو تبدیلی موسم سے ابر کو پیدا کرتا ہے۔ بادل پھیلے ہوئے اور سیاہ رنگ کے باعث سے دھواں ہیں۔ بجلی چمک کی وجہ سے

شعلہ ہے۔ بجلی انگارا ہے۔ کڑک چنگاریاں ہیں بجز رعد کی گرج ہے۔ اور کڑک معمولی
چھوٹی آوازیں۔ یہ بڑائی چھٹائی ہی انگارے اور چنگاریوں سے وجہ تشبیہ ہے۔
اس آگ میں دیوتا سوم راجہ کی آہتی دیتے ہیں۔ اور اس آہتی سے بارش پیدا ہوتی ہے ۹

۱۱۔ اے گوتم تحقیقاً یہ لوک اگنی ہے۔ پرتھوی اس کا ایندھن ہے۔ آگ
دھواں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ چاند انگارا ہے۔ تارے چنگاریاں ہیں۔
اس آگ میں دیوتا بارش کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے اناج پیدا ہوتا ہے
یعنی اس آہتی میں قطرۂ باراں کی شکل کے جیو کو اس لوک یعنی ہمارے کرۂ
ارضی میں ہوم کیا جاتا ہے۔ جو ایک آگ کی مانند ہے۔ اس کا ایندھن
پرتھوی ہے کیونکہ یہ لوک اسی سے قایم ہے۔ پرتھوی نہ ہو تو یہ لوک
بھی نہیں رہ سکتا۔ آگ دھواں اسلیئے ہے کہ سب جگہ پھیلی ہوئی ہے اور
پرتھوی کے سہارے اسیطرح رہتی ہے جسطرح ایندھن کے سہارے دھواں
رہتا ہے۔ رات شعلہ اسواسطے ہے کہ اس کو پرتھوی کی چھایا مانتے ہیں۔
چاند اور تاروں کا انگارا اور چنگاریاں ہونا صاف تشبیہ ہے۔ اس آگ
میں قطرۂ باراں کی شکل کے جیو کو ہوم کیا جاتا ہے۔ اس سے اناج پیدا ہوتا ہے

۱۲۔ اے گوتم تحقیقاً مرد اگنی ہے۔ کھلا ہوا منہ اسکا ایندھن ہے۔ پران دھواں
ہیں۔ بانی شعلہ ہے۔ آنکھیں انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں۔ اس
آگ میں دیوتا اناج کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے بیرج پیدا ہوتا ہے
چوتھی آہتی میں اناج کی شکل میں جو جیو ہے اُسے مرد میں ہوم کیا جاتا ہے
جو ایک آگ کی مانند ہے۔ اس کا ایندھن کھلا ہوا منہ ہے کیونکہ منہ سے

آدمی وید پڑھتا ہے۔ یگیہ کراتا ہے۔ غرض اسی ذریعے سے روزی کماتا ہے۔
منہ نہ ہو تو لقمہ جسم نہ ہو سکے۔ پران دھواں اسلیئے ہیں کہ تمام جسم میں
پھیلے ہوئے ہیں۔ بانی شعلہ اسلیئے ہے کہ جس طرح شعلے سے آگ ظاہر
ہوتی ہے یہاں سے اسیطرح بانی سے آدمی ظاہر ہوتا ہے کہ کون ہے اور
کیسا ہے۔ آنکھیں انگارے اس لیئے ہیں کہ روشن ہیں۔ کان چنگاریاں
اس لیئے ہیں کہ آنکھوں کے قریب ہیں جیسے چنگاریاں انگاروں کے
پاس ہوتی ہیں۔ اس آگ میں اناج کی شکل کے جیو کی آہتی دیجاتی ہے۔
اس سے ویرج پیدا ہوتا ہے ٭

۱۳- اے گوتم تحقیقاً عورت اگنی ہے۔ اس آگ میں دیوتا ویرج کی آہتی
دیتے ہیں۔ اس آہتی سے پُرش پیدا ہوتا ہے۔ وہ جب تک زندگی ہے
جیتا ہے۔ جب مرتا ہے ٭
پانچویں آہتی میں ویرج کی شکل میں جو جیو ہے اُسے استری میں ہوم کیا
جاتا ہے۔ یہ بھی ایک آگ ہے۔ اسکا دھواں شعلہ وغیرہ سُشرتی
نے اور اگنیوں کی طرح بتائے ہیں مگر آجکل کی تہذیب انہیں معرض تحریر
میں لانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اسواسطے یہاں ترجمہ نہیں دیا گیا۔
اس آگ میں ویرج کی آہتی دی جاتی ہے تو پُرش یعنی آدمی پیدا ہوتا ہے ٭
یہ اس چوتھے سوال کا جواب ہوا کہ کون سی آہتی میں پانی پُرش
کہلانے اور اُٹھ کر بولنے لگتا ہے۔ ویرج پانی ہے۔ پانچویں آہتی میں
اسکا پُرش بنتا ہے اور وہ بولنے چالنے لگتا ہے۔ یہ معنی آئینے کی طرح صاف
ہیں۔ معنی یوں بھی کیئے جاتے ہیں۔ یہ لوک سورگ ہے جو شریر چھوڑ کے جیو جاتا تھا

اور مختلف درجوں میں سے گذرتا ہوا آخر عورت کے گربھ سے پیدا ہوا اُسی پر پانی کا اطلاق ہے اور وہی پانچویں آہتی میں آکر پُرش کہلاتا ہے۔ پہلے سورگ میں آدمی کا جسم شرددھا ہے۔ اس شرددھا کے کیا معنی۔ صرف یہ کہ اُسنے جو اس دنیا میں شرددھا سے گھی دودھ سوم رس وغیرہ کی آہتیاں دی ہیں۔ اُنکے سوکشم پرمانو ہی سورگ میں اس کا جسم رچتے ہیں اور چونکہ مایع چیزوں کے پرمانوؤں سے جسم بنا ہے۔ اسواسطے گویا پانی ہے یہ پانی پانچویں آہتی میں پُرش کہلاتا اور اُٹھ کر بولنے لگتا ہے۔ اسی میں دوسرے اور تیسرے سوالوں کا بھی جواب آگیا کہ جیو دنیا میں کیونکر واپس آتے ہیں۔ اور وہ لوک بھر کیوں نہیں جاتا۔ جیو اس دنیا میں پانچ اگنیوں کے رستے واپس آتے ہیں۔ اور وہ لوک یعنی عالم عقبےٰ بھر اس واسطے نہیں جاتا کہ جیو وہاں جاتے ہیں تو سب ٹھہرے ہی نہیں جاتے۔ بلکہ اس دنیا میں واپس آنے کا تار برابر لگا رہتا ہے۔ سرائے میں مسافر آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھرنے نہیں پاتی۔ اسیطرح عالم عقبےٰ بھی کبھی بھرتا نہیں ٭

۱۴۔ اُسے پھونکنے کے لیئے لے جاتے ہیں۔ اگ ہی اسکی آگ ہے۔ اینڈھن ہی اسکا اینڈھن ہے۔ دھوآں ہی اسکا دھوآں ہے شعلہ ہی اسکا شعلہ ہے۔ انگارا ہی اسکا انگارا ہے۔ چنگاریاں ہی اسکی چنگاریاں ہیں۔ اس میں دیوتا لاش کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے درخشاں رنگ کا پُرش پیدا ہوتا ہے ٭

غرض سورگ۔ ابر۔ یہ لوک۔ مرد۔ اور عورت پانچ ایسی چیزیں ہیں جنمیں اگنی کی درشٹی کرنی چاہیئے۔ ان میں جیو کی آہتی دی جاتی ہے۔ اور آخر وہ

صورت انسانی میں نمایاں ہوتا ہے۔ جب تک اس کی زندگی رہتی ہے جیتا رہتا ہے جب مر جاتا ہے تو جسطرح آگ سے پیدا ہوا تھا اُسیطرح اسے آگ میں ہی پھونکنے کیلیے جاتے ہیں۔ اس شمشان کی آگ میں کوئی درشٹی کرنی ضروری نہیں۔ بلکہ اس کی آگ معمولی آگ ہے۔ ایندھن معمولی ایندھن وغیرہ۔ لاش جل چکتی ہے تو چمکتے ہوئے سوکشم شریر میں لپٹا ہوا جیو الگ ہو جاتا ہے۔ اور اونچے نیچے لوکوں میں کرم پھل بھوگنے کے لیئے جاتا ہے۔ اسطرح آواگون کا سلسلہ متواتر اور متوالی چلا جاتا ہے۔ کرموں سے اونچے نیچے لوک ملتے ہیں بھوگ ختم ہو جاتا ہے تو آدمی پھر دنیا میں آتا ہے۔ یہاں اور کرم کرتا ہے۔ ان کے پھل بھوگنے پھر اونچے نیچے لوکوں میں جاتا ہے۔ اسطرح یہ سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا ۔

دوسرے نمبر سے اور چوتھے سوالوں کا جواب گوتم رشی کو سمجھا کر اب راجہ پہلے اور پانچویں سوالوں کے جوابات دینے شروع کرتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آدمی مر کر سفر آخرت کرتا ہے تو اسکے رستے کیونکر جدا ہوتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ دیویان اور پتری یان کی پیدائش کیونکر ہوتی ہے ۔

۱۵ - جو ایسا جانتے ہیں اور جو جنگل میں شردھا اور ستیہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شعلے کی طرف جاتے ہیں۔ شعلے سے دن کو۔ دن سے اُجیلے پکھ کو۔ اُجیلے پندرھواڑے سے چھ اُتراین مہینوں کو۔ ان مہینوں سے دیولوک کو دیولوک سے سورج کو۔ سورج سے بجلی کے لوک کو۔ یہاں ایک پرش آکر جو آدمی نہیں ہے انہیں برہم لوک میں لے جاتا ہے۔ برہم لوک میں لاتعداد برسوں تک رہتے ہیں۔ انہیں بازگشت نہیں ہوتی ۔

اس سوال کا جواب کہ مرکر آدمی کے لئے رستے کیونکر جُدا ہوتے ہیں۔
ہے کہ گیانی کے لئے تو کوئی راستہ رہتا نہیں کیونکہ شُرتی پہلے ہی بتا چکی
ہے کہ اس کے پران اوپر نہیں اُٹھتے بلکہ یہیں لے ہو جاتے ہیں یعنی اسکا سوکشم
شریر نہیں رہتا جس سے وہ کسی لوک میں جائے۔ مرتے ہی برہم موکش کو
پہنچ جاتا ہے۔ رہے اگیانی۔ ان میں سے بعض دیویان یعنی دیوتاؤں کے
رستے سے اونچے لوکوں میں چڑھتے ہیں اور پھر اس دنیا میں واپس نہیں
آتے۔ بعض پتری یان یعنی پتروں کے راستے سے پتری لوک وغیرہ میں
جاتے ہیں۔ اور کچھ عرصے وہاں رہ کر پھر دنیا میں واپس چلے آتے ہیں۔
جو ان دونوں رستوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں لوک پرلوک میں
جانا نصیب نہیں ہوتا بلکہ مرکر فوراً ہی نیچے درجے کے آدمیوں یا کیڑے مکوڑوں
کی جونوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں تینوں رستوں کی شہادت روزمرہ
مشاہدوں میں ملتی ہے۔ جہاں مُردے پھونکے جاتے ہیں۔ چتا میں سے
روشن شعلے اوپر اُٹھتے ہیں اور اُٹھ کر پھر نیچے نہیں آتے۔ تاریک دھواں
بھی اُٹھتا ہے مگر اُٹھ کر پھر نیچے چلا آتا ہے۔ ہڈیوں کی راکھ وغیرہ اوپر
اُٹھنے ہی نہیں پاتی۔ یہ تینوں ٹھیک ٹھیک دکھاتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد رستے تین
ہیں۔ ایک سے پھر اس دنیا میں بازگشت نہیں ہے۔ دوسرے سے ہے۔
اور تیسرا اوپر جانے کا نہیں بلکہ یہیں پڑے رہنے کا رستہ ہے ۔

پانچواں سوال دیویان اور پتری یان کے متعلق ہے۔ اس میں دو باتیں
شامل ہیں۔ اوّل یہ کہ کن کرموں سے آدمی ان راستوں پر چلنے کے لائق ہوتا
ہے۔ یعنی ان راہوں کا ادھکاری کون ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ان رستوں کی
ماہیت کیا ہے یعنی کون کون سی منزلیں بیچ میں پڑتی ہیں اور آخری منزل کیا ہے۔

اور وہاں سے بازگشت ہے یا نہیں ہے ٭

شُرتی اوّل دیویان کو لیتی ہے - اس پر چلنے کے ادھکاری مندرجہ
ذیل آدمی ہیں - اوّل جو پنچ اگنی ودیا جانتے ہیں - یہ گرہستھی ہوں
بانپرستھ ہوں یا سنیاسی ہوں - دوسرے گھر چھوڑ کر بنوں میں
رہنے والے اُپاسک جو بانپرستھ ہوں یا سنیاسی ہوں یعنی ابھیا
کس کی کرتے ہوں - شردھا یعنی دلی اعتقاد سے ستیہ یعنی سوتر آتما
ہرن یا ہرنیہ گربھ کی جو لوک پرلوک سب کا خالق اور مالک ہے جن
اسی کی اُپاسنا جگہ جگہ اس اُپنشد میں مذکور ہیں - راہیں رستے یا منزلیں
انہیں شُرتی گنواتی ہے - شعلہ - دن - اجیالا پندرھواڑہ چھ اُتراین مہینے
جن میں سورج شمال کی طرف چڑھتا ہے - دیولوک - سورج لوک - بجلی لوک -
خیال رہے کہ یہ سب طبقات روشنی ہیں - کہیں اندھیرا نہیں ہے - اُپاسک پھر
شعلے کی صورت میں اونچا اُٹھتا ہے اور اسے دن اُجیلے پندرھواڑے
کے ادھشٹھاتا دیوتا اوپر چڑھاتے چلے جاتے ہیں - ان اونچے طبقوں پر پہلے
ادھکاری پُرشوں کی طرح کام کرتا اور ترقی روحانی کرتا چلا جاتا ہے
یہاں تک کہ سب سے زیادہ روشن بجلی کے لوک میں پہنچتا ہے - یہاں
کوئی ایسا پُرش جو آدمی نہیں ہے بلکہ برہم لوک کا دیوتا ہے آکر اُسے
برہم یا پرجاپتی لوک میں لے جاتا ہے - یہاں کلپ کے آخر تک وہ رہتا ہے
اور آخر ہرنیہ گربھ یا پرجاپتی کے ساتھ موکش پاتا ہے - اس راستے
ترقی ہی ترقی ہے - آدمی گرنے نہیں پاتا یعنی اُسے پھر بازگشت نہیں ہوتی
کرم موکش پاتا ہے ٭

دیان کا بیان ختم کرکے شرتی اب پتری یان یعنی پتروں کے رستے کا بیان دیتی ہے
اور اس کے ادھکاری۔ درمیانی منزلیں۔ اور اخیر منزل سے بھوگوں کے
ہوجانے پر دنیا میں بازگشت بتاتی ہے ؎

۳۔ جو لوگ یگیہ دان تپ سے لوکوں کو جیتتے ہیں۔ وہ دھوئیں کیطرف
جاتے ہیں۔ دھوئیں سے رات کو۔ رات سے اندھیرے پندرھواڑے کو
اندھیرے پندرھواڑے سے چھ دکشنایَن مہینوں کو۔ ان مہینوں سے پتری لوک کو۔
پتری لوک سے چاند کو۔ چاند میں پہنچکر اناج بنتے ہیں اور جسطرح یگیہ میں
پجاری پیالے میں بار بار سوم رس بھر بھر کر آخر پیالہ خالی کر دیتے ہیں۔
اسیطرح انہیں دیوتا کھا لیتے ہیں۔ جب کرم بھوگ ختم ہونے پر واپس
پھرتے ہیں تو پہلے آکاش میں آتے ہیں۔ آکاش سے ہوا میں۔ ہوا
سے بارش میں۔ بارش سے زمین میں۔ زمین پہ پہنچکر اناج بنتے ہیں۔
پہلے مرد روپ اگنی میں ہوم کئے جاتے ہیں۔ پھر عورت روپ اگنی
میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسطرح ایک لوک سے دوسرے لوک میں جانے
والے یہ جیو بڑے چکر کھایا کرتے ہیں۔ جو ان دونوں راستوں کو نہیں
جانتے وہ کیڑے پتنگے اور مچھر بنتے ہیں ؎

پتری یان پر چلنے کے وہ لوگ ادھکاری ہیں۔ جو یگیہ یعنی ویدک
کرتے رہتے ہیں۔ دان یعنی پروپکار وغیرہ کے کاموں میں مصروف
ہوتے ہیں۔ تپ یعنی خاص قسم کی ریاضتیں یا یوگ کے ابھیاس کرتے
مگر سمادھی کے درجے کو نہیں پہنچنے پاتے اور بیچ میں مر جاتے ہیں۔
کا راستہ تاریک ہے یعنی اونچے لوکوں میں یہ لوگ ادھکار نہیں پاتے
برابر روحانی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بلکہ پتری لوک یا آسٹرل

یا منڈل بلین کے طبقوں میں کرم پھل بھوگ کر پھر دنیا میں لوٹ آتے ہیں ۔ اس راستے کی منزلیں مندرجہ ذیل ہیں ۔ دھواں ۔ رات اندھیرا پکش یعنی اندھیرا پکھ ۔ چھ دکشنا ئن مہینے جن میں سورج جنوب کی طرف اُترتا ہے ۔ پتری لوک یعنی اسٹرل بلین ۔ چندر لوک یعنی سورگ یا منڈل بلین ۔ یہاں پہنچکر وہ اسیطرح دیوتاؤں کے اناج یعنی بھوگ بنتے ہیں جسطرح راجہ کا خاندان اور اراکین سلطنت و ملازمین راجہ کے بھوگ ہوتے ہیں ۔ مطلب یہ کہ دیوتاؤں کے سے بھوگ بھوگتے ہیں ۔ آخر یہی دیوتا انہیں چر جاتے ہیں ۔ بھلا کس طرح ۔ جس طرح یگیہ میں براہمن چمکتے ہوئے سوم رس سے پیالہ بارہا بھر کر اور پی کر آخر خالی کر دیتے ہیں ۔ اسیطرح سورگ میں ان لوگوں کے کرم اُدے ہوتے رہتے ہیں اور دیوتا ان کے مطابق پھل دیتے رہتے ہیں ۔ یہ بار بار پیالے کا بھرنا ہے ۔ آخر وہ دن آتا ہے کہ کرم پھل ختم ہو جاتے ہیں ۔ اور سورگ سے دھکے دے کر نکال دئیے جاتے ہیں ۔ یہ پیالے کا خالی کرنا ہے ۔ نکل کر یہ جیو سورگ سے آکاش ۔ آکاش سے ہوا ۔ ہوا سے بارش ۔ اور بارش سے زمین پر آتے ہیں ۔ زمین میں اناج کے کسی دانے میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ یہ مرد کے جسم میں جا کر ویرج بنتا ہے ۔ پھر عورت کے گربھ میں آتا ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ شرتی کہتی ہے کہ اس طرح یہ اگیانی ایک لوک سے دوسرے لوک میں پڑے چکر کھاتے ہیں اور یہ چکر کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا ۔

اب اُن لوگوں کو لیجئے جو نہ تو اُپاسک ہیں نہ کرم کانڈی ہیں۔ یہ شخص ظاہر ہے کہ دیو یان پر چلنے کے ادھکاری ہیں نہ پتری یان پر۔ محض دنیوی ہوس میں پھنسے اور دنیا کے کُتّے بنے رہتے ہیں۔ اس واسطے انہیں نہ برہم لوک میں جانا نصیب ہوتا ہے نہ پتری لوک میں۔ بلکہ یہیں دنیا میں مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ وحشی یا نیچی ذاتوں کے آدمی بن گئے۔ یا کیڑے مکوڑے ہو گئے ؂

پنچ اگنی ودّیا اور دیو یان پتّری یان کا بیان چھاندوگیہ اُپنشد میں بھی ہے اور ہمیری کتاب چہل درویش میں بھی۔ ناظرین ہمیری ان دونوں کتابوں کو بھی دیکھیں ؂

دوسرے براہمن کا خلاصہ

۱۔ پہلے براہمن میں پران کی اُپاسنا بتائی گئی۔ اس براہمن میں پران اُپاسک کی گتی بتائی گئی ہے کہ وہ برہم لوک میں پہنچتا ہے جہاں سے بازگشت نہیں۔ ساتھ ہی شرتی کرم کانڈیوں اور دنیا میں پھنسے ہوئے جیووں کی بھی گتی بتاتی ہے۔ راجہ پرواہن اور گوتم رشی کے بیوہار سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ براہمن کو کشتری سے ودّیا لینے کی کیا ودھی ہے ؂

۲۔ راجہ مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کے جوابات کے پیرایہ میں جیو کی گتی بیان کرتا ہے۔ ۱۔ مر کر جیو کے راستے کیونکر جدا ہوتے ہیں۔ ۲ دنیا میں واپس کیونکر آتے ہیں۔ ۳ یہ لوک بھر کیوں نہیں جاتا۔ ۴ کونسی آہتی میں پانی پُرش کہلانے لگتا ہے۔ ۵ دیو یان اور پتری یان کی

پیہ اپنی کیونکہ ہوتی ہے ۞

۳ - پہلے چوتھے سوال کا جواب دیا گیا ہے کیونکہ اور سوالوں کے جوابات اسی پر منحصر ہیں - پانی سے مراد جیو ہیں جن کا جسم سورگ میں شردّھا سے ہے اور اسواسطے مایع چیزوں کا بنا ہوتا ہے - جو جیتے جی یہاں ہوم کی ہیں اور انہوں نے اونچے طبقوں میں اپنے سکِنشم پر مائووں سے شریر رچے ہیں ۞

۴ - شُرتی پانچ اگنیاں بتاتی ہے - دیولوک - ابر - بھولوک - مرد اور عورت ساتھ ہی اسکے ایندھن - دھوئیں شعلے - انگارے - اور چنگاریاں بتاتی ہے - ان میں یکے بعد دیگرے جیو کو ہوم کیا جاتا ہے - آخر وہ ہماری دنیا میں پیدا ہوتا ہے - جب تک زندگی ہوتی ہے جیتا ہے - جب مرتا ہے تو آگ میں ہی اسے پھر پھونک دیتے ہیں - غرض پانچویں آہتی میں پانی پُرش کہلانے لگتا ہے

۵ - چوتھے سوال کے جواب میں ہی دوسرے اور تیسرے سوالات کے جواب بھی شامل ہیں - کیونکہ جیو دنیا میں پانچ اگنیوں کی راہ واپس آتے ہیں - اور پرلوک اسواسطے بھرتا نہیں کہ وہاں سے نکاسی ہوتی رہتی ہے ۞

۶ - دیویان کے ادھکاری پنچ اگنی بدّیا جاننے والے اور اُپاسک ہیں - بیچ کی منزلیں شعلہ - دن - اُجیلا پندرھواڑہ - چھ اُترائن مہینے دیولوک - سورج لوک - اور بجلی لوک ہیں - انہیں بتدریج السان ادھکار پاتا اور روحانی ترقی کرتا رہتا ہے - اُسے ہماری دنیا میں بازگشت نہیں ہے - آخر برہم لوک میں پہنچتا ہے اور کلپ کے آخر میں ہرنیہ گربھ کے ساتھ موکش پاتا ہے ۞

۷ - پتری یان کے ادھکاری یگیہ دان اور تپ کرنے والے آدمی ہیں -

بیچ کی منزلیں دھوآں۔ رات۔ اندھیرا پکش۔ اور چھ دکشنائن مہینے اور پتری لوک ہیں۔ آخری منزل چندرلوک یا سورگ ہے۔ یہاں دیوتاؤں کے سے بھوگ کر کے کرموں کے خاتمے پر پھر دنیا میں واپسی ہوتی ہے۔

۸۔ جو لوگ ان دونوں راستوں سے واقف نہیں۔ وہ دنیا میں ہی نیچی جونوں میں چکر کھاتے رہتے ہیں۔

تیسرا براہمن عظمت پانے کے لئے کرم

اس ادھیائے کے پہلے براہمن میں پران اُپاسنا بلحاظ بزرگی و فضیلت بتائی گئی اور دوسرے میں یہ بیان ہوا کہ پران اُپاسک کی گتی دیویان سے برہم لوک میں ہوتی ہے۔ اور اُسے دنیا میں پھر بازگشت نہیں ہوتی۔ یہ گتی مرنے کے بعد کی ہے۔ اب شُرتی یہ بتاتی ہے کہ پران کا اُپاسک جیتے جی اگر یہ چاہے کہ دنیا میں بڑائی نصیب ہو۔ تو اُسے کیا کرم کرنا چاہئے۔ بڑائی میں ہر قسم کی بڑائی شامل ہے مثلاً مال و دولت۔ جاہ و مناصب۔ عزت و شہرت وغیرہ وغیرہ۔ ناظرین کو خیال رہے کہ یہ برہدارنیک اُپنشد یجروید کے شت پتھ براہمن کا اخیر حصہ ہے۔ چونکہ اُپنشد ہے اسواسطے اس میں برہم گیان بھی ہے اور برہم گیان کے سادھن اُپاسنائیں بھی۔ اور چونکہ براہمن کا حصہ ہے اسواسطے کرم کانڈ بھی کہیں کہیں آجاتا ہے۔ اصل میں اس میں آٹھ ادھیائے ہیں۔ پہلے دو میں چونکہ محض کرم کانڈ تھا اسواسطے بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ باقی کے

چھٹا اُدّھیاؤں میں سے اس آخری اُدّھیائے میں تیسرا اور چوتھا محض کرم کانڈ سے متعلق ہیں ٭

۱۔ جو شخص یہ چاہے کہ مجھے بڑائی نصیب ہو۔ اُسے لازم ہے کہ اُتّرائن سورج کے کسی اُجیلے پندرھواڑے کے کسی مبارک دن سے پہلے بارہ روز تک اُپسد برت رکھے۔ پھر گولر کی لکڑی کے کٹھوتے یا بڑے چمچ میں تمام اوشدھیوں اور پھلوں کو اکٹھا کرے۔ اور بیدی کو جھاڑ کر اور لیپ کر۔ اور آگ روشن کرکے گرد اگرد کُشا بچھائے۔ اور گھی کا سنسکار وید منتروں سے کرکے مذکر نکشتر میں منتھ بنا کر ان دو منتروں سے ہوم کرنا شروع کرے۔ اے اگنی تجھ میں جتنے دیوتا آدمی کی کامناؤں کو ٹیڑھے ہو کر مار دیتے ہیں۔ اُنکے لئے میں یہ حصہ ہوم کرتا ہوں۔ وہ خود ترپت یعنی سیر ہو کر میری تمام کامناؤں کو پورا کریں سوٓاہا۔ جو ٹیڑھی دیوی یہ خیال کر کے کہ میں سب کی دھارن کرنے والی ہوں تیرے آسرے رہتی ہے۔ اُس کام سدّھ کرنے والی کی پوجا میں گھی کی دھارسے کرتا ہوں سوٓاہا ٭

اس کرم کی غرض دنیوی بڑائی پانی ہے۔ اسلئے یہ اس آدمی کو کرنا چاہئے جو بڑائی کا خواہشمند ہے۔ ہر کرم کے کرنے میں جیوتش کے لحاظ سے وقت وقت خاص مقرر کرنا پڑتا ہے۔ اسی واسطے اُتّرائن سورج اُجیلے پندرھواڑے مبارک دن اور مذکر نکشتر کی قید لگائی گئی ہے۔ ایک اور قید یہ ہے کہ ہوم کرنے کے دن سے پہلے بارہ دن تک آدمی اُپسد برت رکھے۔ یہ جیوتشٹوم یگیہ میں رکھے جاتے ہیں اور ان میں صرف دودھ پر گزارہ کیا جاتا ہے ہوم کی سامگری جس میں تمام اوشدھیاں اور پھل کوٹ کر ملائے جاتے ہیں اور گھی اور شہد ڈالا جاتا ہے گولر کی لکڑی کے برتن میں جمع کرنی چاہیے

اور گھی کا سنسکار وید کی بدھی کے مطابق منتر پڑھ کر کرنا چاہیئے۔ اس سامگری کو ہی منتھ کا نام دیا جاتا ہے یعنی کُٹی ہوئی اور ملی ہوئی چیز۔ پھر بیدی کا جھاڑنا لیپنا۔ ہون کی آگ کا جلانا۔ اور گرد اگرد کُشا کا بچھانا ہے۔ یہ سب سامان فراہم ہو جائے تو دو سنے ہوئے منتروں سے جو یگھنوں کے شانت کرنے والے ہیں ہوم شروع کرنا چاہیئے ۔

کرم کی تیاری کے تمام مراتب بیان کر کے اور یگھنوں کی شانتی کے منتر پڑھ کر اور دو آہتیوں کا دینا بیان کر کے شرتی اب وہ منتر اور اُن سے ہون کرنا بتاتی ہے۔ جو اس کرم کے لئے خاص ہیں ۔

۴۔ بزرگ کے لئے سواہا۔ افضل کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

پران کیلئے سواہا۔ امیری کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

بانی کیلئے سواہا۔ قیام کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

آنکھ کیلئے سواہا۔ خزانے کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

کان کیلئے سواہا۔ آشرے کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

من کیلئے سواہا۔ پرجاپتی کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

ویج کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

۵۔ اگنی کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

سوم کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

بھوہ سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

بھوہ سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

سوہ سواہا۔ آگ میں ہوم کر کے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

بھوہ بھوؤ سوہ سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
برہم کے لیے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
کشتر کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
ماضی کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
مستقبل کے لیے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
کُل کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
ہر ایک کے لیئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
پرجاپتی کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

دوسری کنڈیکا میں پران اور خاص گنوں کے ساتھ اس کی خاص صورت کو آہتیاں دی گئی ہیں۔ ان کا مفصل بیان اسی ادھیائے کے پہلے براہمن میں آچکا ہے۔ تیسری کنڈیکا میں اگنی اور سوم یعنی بھوگنا اور بھوگ کی آہتیوں کے بعد تینوں دیاہرتیوں یعنی بھوہ یا بھرلوک۔ بھوؤ یا انترکش لوک اور سوہ یا دیولوک کو علیحدہ علیحدہ اور پھر ملاکر آہتیاں دی گئی ہیں۔

برہم سے براہمن جاتی کا تیج اور کشتر سے کشتری جاتی کا بل مراد ہے۔ ان آہتیوں میں یوں سمجھو کہ کُل کائنات کی ہمدردی اپنی طرف کھینچی ہے تاکہ سب ہی مدد کرکے بڑائی بخشیں۔ باقی گھی سے وہ گھی مراد ہے جو آگ میں ہوم کرکے شروے یا چمچے میں بچتا ہے اور زمین پر ٹپکتا ہے۔ اسکو زمین پر گرنے نہیں دیا جاتا۔ بلکہ منتھ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ڈالنے کی غرض یہ ہے کہ جس جس دیوتا کے جس جس گُن کو ذہن میں رکھ کر آہتی دی گئی ہے۔ وہ گُن منتھ میں داخل ہو جائے۔

منتھ ہیں جو جو گن داخل کیے گئے ہیں۔ انہیں مُنہ سے کہتا ہوا کرمی پُرش
اوّل برتن کو ہاتھ سے چھُوتا ہے۔ اور پھر منتر پڑھ کر پینے کیلئے اٹھاتا ہے ؛
۴۔ اب اس کو یہ کہتا ہوا ہاتھ سے چھُوتا ہے کہ تو سنجرک ہے۔ دہکتا ہوا ہے
بھرپور ہے۔ قایم ہے۔ ایک آشرے ہے۔ ہن شبد سے نمسکار کیا گیا
ہے۔ پھر ہن شبد سے نمسکار کیا گیا ہے۔ گایا گیا ہے۔ پھر گایا گیا ہے۔
سُنا گیا ہے۔ پھر سُنا گیا ہے۔ بادل میں چمکنے والا ہے۔ بڑا ہے۔ قادر ہے۔
اناج ہے۔ جوتی ہے۔ موت ہے۔ سب کا اپنے میں سنگھار کرنے والا ہے۔
۵۔ اب یہ کہتا ہوا ہاتھ سے اُٹھاتا ہے۔ کہ تو سب کچھ جانتا ہے؛ ہم
تیری بڑائی کو جانتے ہیں۔ تو راجہ ہے۔ الیشور ہے۔ خود مختار ہے۔ مجھے
راجہ الیشور اور خود مختار بنا ؛

جس برتن میں منتھ ہے اُسے کرمی پُرش پہلے یہ منتر پڑھتا ہوا ہاتھ
سے چھُوتا ہے کہ تو ہوا کی طرح سنجرک ہے۔ آگ کی طرح دہکتا ہے۔ برہم
کی طرح بھرپور ہے۔ آکاش کی طرح قایم ہے۔ زمین کی طرح سب کا آشرے
ہے۔ یگیہ کے شروع میں پرستوتا ہن شبد کہہ کر تیری استُتی کرتا ہے۔
اور پھر یگیہ کے بیچ میں۔ یگیہ کے شروع میں اُدگاتا تجھے گاتا ہے اور پھر
یگیہ کے بیچ میں۔ یگیہ کے شروع میں تجھے ادھوریو سُناتا ہے اور پھر یگیہ
کے بیچ میں۔ بادل میں چمکنے والا یعنی بجلی ہے۔ طرح طرح کے روپ اختیار کرنے
سے تو بڑا یا ویاپک ہے۔ خوشی بخشی پیدا کرنے کے لحاظ سے قادر ہے۔
بھوگ روپ سے ان ہے۔ اور بھوگتا روپ سے جوتی۔ کارن روپ سے
تو سب کی موت یعنی ہر تیہ گرتھ ہے۔ اور بانی وغیرہ چونکہ سب اندریاں تجھ
میں لے ہوتی ہیں اس واسطے سب کا اپنے میں سنگھار کرنے والا ہے۔

جتنے گن (گنوا) گنوائے گئے وہ سب پران یا اُس کی خاص صورتوں کے ہیں۔ یہ سب اوپر آچکے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آہتیوں کے بعد جو گھی منتھ میں ڈالا گیا ہے۔ اُس سے ویشٹھ اور سمشٹی روپ پران کے سب گن منتھ میں آگئے ہیں اور وہ اب پران روپ ہو گیا ہے ÷

ہاتھ سے چھو کر پھر یہ منتر پڑھ کر برتن کو اُٹھایا جاتا ہے کہ سمشٹی پران روپ ہونے کی وجہ سے تو سب کچھ جانتا ہے اور میں تیری عظمت کو جانتا ہوں۔ تو راجہ ایشور یعنی صاحب قدرت اور خود مختار ہے یعنی کسی کے آدھین نہیں ہے۔ مجھے بھی راجہ صاحب قدرت اور خود مختار بنا ÷

ہاتھ سے منتھ کو اُٹھا کر کرمی پُرش گایتری اور تین مدھومتی پڑھتا ہُوا جو گایتری کی بحر میں تین شعر ہیں۔ منتھ کو پیتا ہے۔ گایتری کا منتر سنسکرت میں مندرجہ ذیل ہے۔ تت سوتُر ورینیم۔ بھرگو دیوسیہ دھیمہی۔ دھیو یو نہ پرچودیات۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ سورج کے اُس چاہ کے لائق اور پاپ ناش کرنے والے سروپ کا ہم دھیان کرتے ہیں جو ہماری بُدھی کو تحریک دیا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ گیان میں سورج سے سورج کی آتما مراد ہے۔ اور اُپاسنا میں پران کا سرچشمہ آفتاب جس سے ہر شے تحریک پاتی ہے ÷

۲- اب یہ پڑھ کر اسے کھاتا ہے ÷

تت سوتُر ورینیم۔ میٹھی ہوا چلتی ہے۔ میٹھی ندیاں بہتی ہیں۔ میٹھی ہمارے لئے اوشدھی ہو۔ بھرگو دیوسیہ دھیمہی۔ میٹھے رات اور دن ہیں۔ میٹھے پرتھوی کے ذرے ہوں۔ میٹھا ہمارا پتا دیو ہو۔ دھیو یو نہ پرچودیات۔ میٹھا ہمارے لئے بنسپتی ہو۔ میٹھا سورج ہو۔ میٹھی گئیں ہوں۔

اب پوری گایتری اور پوری تینوں مدھومتی پڑھے۔ میں یہ سب کچھ ہو جاؤں۔

بھوہ بھووہ سوہ سواہا- اخیر میں کھا کر آچمن کرکے- ہاتھ دھو کر آگ کے مغرب کی طرف جا کر مشرق کو سر کرکے سو جائے- صبح سورج کی استتی اس منتر سے کرے "تو اطراف کا ایک کمل ہے- میں آدمیوں کا ایک کمل ہو جاؤں" جسطرح آگ کے مغرب کی طرف سے گیا تھا اسیطرح واپس آکر اور آگ کے مغرب میں بیٹھ کر رشیوں کے خاندان کے نام جپے ۔

منتھ کو چار حصوں میں کھانا چاہیئے- اسطرح کہ گایتری کا پہلا ربع- پہلی مدھومتی- اور بھووہ سواہا کہہ کر ایک لقمہ کھائے- پھر گایتری کا دوسرا ربع- دوسری مدھومتی اور بھووہ سواہا کہہ کر ایک لقمہ کھائے- پھر گایتری کا تیسرا ربع تیسری مدھومتی اور بھووہ سواہا کہہ کر تیسرا۔

چوتھا لقمہ پوری گایتری تینوں مدھومتی اور بھوہ بھووہ سوہ کہہ کر کھانا چاہیئے- کھا کر کلی کرکے- اور ہاتھ دھو کر آگ کے مغرب کی طرف مشرق کو منہ کرکے سونا چاہیئے- اور طلوع آفتاب پر سورج کی نیتے ہوئے منتر سے استتی کرکے- اور آگ کے مغرب کی طرف بیٹھ کر رشیوں کے خاندان کے ناموں کا جاپ کرنا چاہیئے ۔

منتھ کرم کا خاتمہ رشیوں کے خاندان کے جاپ پر بتایا- چنانچہ شرتی اب اُس خاندان کے نام گنواتی ہے- تا کہ آدمی جاپ کر سکے ۔

۷- اس کو اُدالک آرنی نے اپنے چیلے یاجنیہ والکیہ کو بتا کر کہا کہ جو اسے خشک ٹھنٹھ پر سینچے تو اسکی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں ۔

۸- اس کو یاجنیہ والکیہ نے اپنے چیلے مدھوک پینگیہ کو بتا کر کہا کہ جو اسے خشک ٹھنٹھ پر سینچے تو اس کی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں ۔

۹- اس کو اُدّھک پینگیہ نے اپنے چیلے چول بھاگوتی کو بتا کر کہا۔ کہ جو اسے خشک ٹُھنٹھ پر سینچے تو اس کی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں۔

۱۰- اسکو چول بھاگوتی نے اپنے چیلے جانکی آیسٹھون کو بتا کر کہا۔ کہ جو اسے خشک ٹھنٹھ پر سینچے تو اس کی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں۔

۱۱- اس کو جانکی آیسٹھون نے اپنے چیلے جابال ستیہ کام کو بتا کر کہا۔ کہ جو اسے خشک ٹھنٹھ پر سینچے تو اس کی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں۔

۱۲- اس کو جابال ستیہ کام نے اپنے چیلوں کو بتا کر کہا۔ کہ جو اسے خشک ٹھنٹھ پر سینچے تو اس کی شاخیں پیدا ہو جائیں اور پتے نکل آئیں۔ اس کرم کو صرف بیٹے یا چیلے کو ہی بتانا چاہیے اور کسی کو نہیں۔

یہ منتھ کرم ایسا زبردست ہے کہ پران اُپاسک اگر منتھ کو خشک درخت پر ڈالے تو اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں۔ مطلب یہ دنیا میں ہر طرح کی عظمت دیتا ہے۔ اس واسطے اس کو ہر ایک کو نہیں بتانا چاہیے۔ صرف بیٹے اور شاگرد کو بتانا چاہیے۔ جن کے ادھکاری ہونے سے آچاریہ بخوبی واقف ہو گیا ہو۔

منتھ کرم کا بیان ختم کر کے شُرتی اب یہ بتاتی ہے کہ اس کے لئے برتن وغیرہ کس لکڑی کے ہونے چاہئیں۔ اور ہوم کی سامگری میں اناج اور اور چیزیں کیا کیا۔

۱۳- چار چیزیں گولر کی لکڑی کی ہونی چاہئیں۔ شرو ایا ہون کرنے کی کرچھی بڑا چمچ۔ ہون کے لئے لکڑیاں۔ اور دو منتھنیاں۔ دس پکے ہوئے اناج اکٹھے کرنے چاہئیں۔ چاول اور جو۔ تل اور ماش۔ باجرا اور کنگنی۔ گیہوں اور مسور۔ بل اور کلتھا۔ ان کو پیسکر اوپر سے دہی شہد اور گھی چھڑکنا چاہیے۔ اور لگے ہوئے گھی سے ہوم کرنا چاہیے۔

ناظرین کو یاد رہے کہ ہر یگیہ میں برتن خاص لکڑی یا دھات کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ ان کا پھل خاص ہوتا ہے۔ اسیطرح ہر یگیہ میں اگنی جلانے کے لئے لکڑیاں بھی خاص درختوں کی لی جاتی ہیں۔ اور ہوم کرنے کی سامگری بھی علیحدہ علیحدہ تیار ہوتی ہے۔ جو چیزیں یہاں بتائی گئی ہیں وہ منتھ کرم سے مخصوص ہیں۔

تیسرے براہمن کا خلاصہ

۱۔ پران اُپاسک کو مرکر دیویان کے رستے سے برہم لوک ملتا ہے۔ اس دنیا میں وہ جیتے جی دیوی عظمت چاہے تو منتھ کرم کرنا چاہئے۔

۲۔ منتھ کرم اُترائن سورج کے کسی اُجیلے پندرھواڑے میں مبارک روز شروع کرنا چاہئے اور شروع کرنے سے بارہ دن پہلے سے اُپس ربرت رکھنے چاہئیں۔ تین برتن اور جلانے کی لکڑیاں گولر کی ہونی لازم ہیں۔ تمام اوشدھیاں۔ پھل۔ اور دس قسم کے اناج پیسکر اور اُن پر دہی شہد اور گھی چھڑک کر منتھ بنانا چاہئے۔ اور بیدی کی صفائی اور گھی کا سنسکار کرکے پگھلے ہوئے گھی سے ہوم کرنا چاہئے۔

۳۔ پہلے وہ منتر بگھنوں کی شانتی کے لئے پڑھنے چاہئیں۔ پھر پران کے منتر۔ پھر دیاہرتیوں وغیرہ کے اور آخر گایتری اور مدھومتی پڑھ کر چار لقموں میں منتھ کو کھانا چاہئے۔

۴۔ رات کو آگ کے مغرب کی طرف مشرق کو منہ کرکے سونا چاہئے اور صبح سورج کی استتی کرکے اور آگ کے مغرب کی طرف بیٹھ کر رشیوں کے خاندان کا جاپ کرنا چاہئے۔

چوتھا براہمن - پتر کرم

جو شری منتھ کرم اوپر بیان ہوا اسکے بعد پتر کرم ہوتا ہے۔ پس جو شخص منتھ کرم کا ادھکاری ہے وہی پتر کرم کا بھی ہے۔ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جیسی صفات کا بیٹا آدمی چاہتا ہے ویسی صفات کا اسکی بیوی کے بطن سے پیدا ہو۔ اس میں خاص سامگری اور خاص کرم کئے جاتے ہیں۔ مگر اسکے لکھنے میں الفاظ ایسے استعمال کرنے پڑتے ہیں جنہیں آجکل کی تہذیب معرض تحریر میں لانے کی اجازت نہیں دیتی۔ جن لوگوں نے اس اپنشد کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے انہیں اس براہمن کے ترجمے میں لاطینی زبان سے کام لینا پڑا ہے۔ جنہوں نے ہندی میں کیا ہے۔ وہ پانڈتوں کی طرح سنسکرت دینے پر مجبور ہوئے ہیں یا کہیں کہیں سنسکرت میں کچھ توضیح و تشریح کرنے پر چاہتا تو میں بھی فارسی میں ترجمہ دیا پتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ فارسی کا رواج اٹھ گیا ہے۔ بہت تھوڑے آدمی سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس براہمن کو چھوڑ دینا ہی مناسب سمجھا۔

پانچواں براہمن - رشیوں کا خاندان

چونکہ چوتھے براہمن میں پتر کرم بیان ہوا ہے جسکا تعلق عورت سے ہے۔ اس لیے پانچویں براہمن میں جو رشیوں کا خاندان بیان کیا گیا ہے اسکے کچھ نام عورتوں کے ہی تعلق سے

دیئے گئے ہیں۔ اس خاندان کا تعلق صرف پانچویں اور چھٹے ادھیائے سے ہی نہیں ہے۔ بلکہ تمام
برہدارنیک اپنشد سے ہے۔ رشیوں کے خاندان کی نسبت جو باتیں جانی چاہئیں
وہ دوسرے ادھیائے کے آخر میں بیان ہو چکی ہیں۔ اسواسطے یہاں دوبارہ نہیں دی گئیں؛
۱۔ اب ونش یعنی خاندان کا بیان شروع کیا جاتا ہے۔ (۱) پوتی ماشی کے بیٹے نے کاتیاینی کے
بیٹے سے پڑھا سیکھی (۲) کاتیاینی کے بیٹے نے گوتمی کے بیٹے سے (۳) گوتمی کے بیٹے نے بھاردواجی
کے بیٹے سے (۴) بھاردواجی کے بیٹے نے پاراشری کے بیٹے سے (۵) پاراشری کے بیٹے نے
اوپسوستی کے بیٹے سے (۶) اوپسوستی کے بیٹے نے پاراشری کے بیٹے سے (۷) پاراشری
کے بیٹے نے کاتیاینی کے بیٹے سے (۸) کاتیاینی کے بیٹے نے کوشکی کے بیٹے سے (۹) کوشکی
کے بیٹے نے آلمبی کے بیٹے سے اور ویاگھرپدی کے بیٹے سے (۱۰) ویاگھرپدی کے بیٹے نے کانوی
کے بیٹے اور کاپی کے بیٹے سے (۱۱) کاپی کے بیٹے نے

(۱۱) آتریی کے بیٹے سے (۱۲) آتریی کے بیٹے نے گوتمی کے بیٹے سے (۱۳) گوتمی کے بیٹے نے
بھاردواجی کے بیٹے سے (۱۴) بھاردواجی کے بیٹے نے پاراشری کے بیٹے سے (۱۵) پاراشری کے بیٹے نے
واتسی کے بیٹے سے (۱۶) واتسی کے بیٹے نے پاراشری کے بیٹے سے (۱۷) پاراشری کے بیٹے نے وارکا
رنی کے بیٹے سے (۱۸) وارکارنی کے بیٹے نے وارکارنی کے بیٹے سے (۱۹) وارکارنی کے بیٹے نے آرت
بھاگی کے بیٹے سے (۲۰) آرتبھاگی کے بیٹے نے شونگی کے بیٹے سے (۲۱) شونگی کے بیٹے نے سانکرتی
کے بیٹے سے (۲۲) سانکرتی کے بیٹے نے آلمباینی کے بیٹے سے (۲۳) آلمباینی کے بیٹے نے آلمبی کے بیٹے
سے (۲۴) آلمبی کے بیٹے نے جاینتی کے بیٹے سے (۲۵) جاینتی کے بیٹے نے مانڈوکاینی کے بیٹے سے۔
(۲۶) مانڈوکاینی کے بیٹے نے مانڈوکی کے بیٹے سے (۲۷) مانڈوکی کے بیٹے نے شانڈلی کے بیٹے سے
(۲۸) شانڈلی کے بیٹے نے راتھیتری کے بیٹے سے (۲۹) راتھیتری کے بیٹے نے بھالوکی کے بیٹے سے
(۳۰) بھالوکی کے بیٹے نے کرونچکی کے دونوں بیٹوں سے (۳۱) کرونچکی کے دونوں بیٹوں نے ویدبھرتی
کے بیٹے سے (۳۲) ویدبھرتی کے بیٹے نے کارشکیپی کے بیٹے سے (۳۳) کارشکیپی کے

بیٹے نے پراچین یوگی کے بیٹے سے۔ (۳۴) پراچین یوگی کے بیٹے نے سانجیوی کے بیٹے سے۔ (۳۵) سانجیوی کے بیٹے نے پراشنی کے بیٹے سے۔ (۳۶) پراشنی کے بیٹے نے آسرائن سے۔ (۳۷) آسرائن نے آسری سے۔ (۳۸) آسری نے یاگیہ ولکیہ سے۔ (۳۹) یاگیہ ولکیہ نے اُدّالک سے۔ (۴۰) اُدّالک نے ارُن سے۔ (۴۱) ارُن نے اُپ ویشی سے۔ (۴۲) اُپ ویشی نے کُشری سے (۴۳) کُشری نے باج شروا سے۔ (۴۴) باج شروا نے جہوآوان بادھ یوگ سے۔ (۴۵) جہوآوان بادھ یوگ نے اسِت بارشگن سے۔ (۴۶) اسِت بارشگن نے ہرت کشیپ سے۔ (۴۷) ہرت کشیپ نے شلپ کشیپ سے (۴۸) شلپ کشیپ نے کشیپ نیدھروی سے۔ (۴۹) کشیپ نیدھروی نے واک سے۔ (۵۰) واک نے امبھنی سے۔ (۵۱) امبھنی نے آدتیہ سے سورج سے آئے ہوئے یہ شکل یجرویدکے منتر باجسینی یاگیہ ولکیہ کے نام سے معروف ہیں ۔

۴۔ سانجیوی کے بیٹے تک (دیکھو نمبر ۳۵) یہ خاندان یکساں ہے۔ اسکے آگے (۳۵) سانجیوی کے بیٹے نے مانڈوکایَنی سے (۳۶) مانڈوکایَنی نے مانڈویہ سے۔ (۳۷) مانڈویہ نے کوتس سے۔ (۳۸) کوتس نے ماہتھی سے (۳۹) ماہتھی نے وامک کشاین سے۔ (۴۰) وامک کشاین نے شانڈلیہ سے۔ (۴۱) شانڈلیہ نے واتسیہ سے۔ (۴۲) واتسیہ نے کُشری سے (۴۳) کُشری نے یگیہ وچار جستمباین سے۔ (۴۴) یگیہ وچار جستمباین نے ترکاوشیہ سے (۴۵) ترکاوشیہ نے پرجاپتی سے۔ (۴۶) پرجاپتی نے برہم سے۔ (۴۷) برہم سویمبھو ہے۔ برہم کو نمسکار ہو ۔

اوم شبھم۔ شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

اشتہار تصانیف جناب مہر دہلوی کتب نظم

کلام مہر جلد اول جسمیں گیان بیراگ اور عشق و معرفت کے ولولہ انگیز مضامین بیحد اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر قابل حظ خیز اخلاقی نظمیں غیرہ وغیرہ اپنا اپنا جدا الطف رکھتی ہیں۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۲ صفحے قیمت بیجلد ڈیڑھ روپیہ سنہری مجلد دو روپیہ

کلام مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے رسمی کاغذ بیجلد قیمت ۸ / ر سنہری مجلد دبیز چکنے کاغذ پر جسمیں مصنف اور مہرشی شیوبرت لال جی کی تصاویر بھی ہیں قیمت ایک روپیہ

رباعیات مہر - ایک ہزار رباعیات کا مجموعہ جسمیں اخلاق اور گیان دھیان کے نکتے نہایت پُراثر پیرایہ میں سمجھائے گئے ہیں۔ حجم ۱۶۰ صفحے - قیمت آٹھ آنے ؁

قصائد مہر - پُرمضمون معرفت کے قصائد و قطعات کا مجموعہ حجم ۱۴۰ صفحے قیمت ۸ / ر

غزلیات مہر - گیان - دھیان اور عشق و عرفان کی پُرمغز و نتیجہ خیز غزلوں کا مجموعہ ۱۰۰ صفحے

مثنویات مہر - اخلاق ادب اور گیان دھیان کی دلچسپ نظموں کا مجموعہ ۱۴۴ صفحے - ۸ / ر

گلدستۂ نظم جلد اول - چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعتوں کے طالب علموں کے لیے آسان آسان دلچسپ نظمیں جو ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے برائے انعام طلبا و کتب خانہ جات مدارس منظور فرمائی ہیں اور جسکی کئی سو جلدیں خرید کر مدارس میں بھیجی ہیں حجم ۱۳۲ صفحے۔ قیمت چھ آنے ؁

گلدستۂ نظم جلد ثانی - بصفات بالا ارباب مذاق و طلبہ مڈل و ہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ اخلاقی نظمیں حجم ۱۶۰ صفحے قیمت چھ آنے ؁

نغمۂ رحمانی - شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار اردو رباعیات میں ترجمہ جو اپنی خوبی کے باعث مقبول عام ہے ۸ / ر

مہر بھجناولی جلد اول ایشور بھگتی اور بیراگ کے رسیلے بھجن ہر وقت کے راگ راگنیوں میں حجم ۲۵۶ صفحے

رامائن مہر منظوم جو مہاراج تلسی داس جی کی خوبیوں کے ساتھ ہے حجم تقریباً ۲۷۵ صفحے بیجلد عہ مجلد عہ

بھجن مالا - پریمیوں بھگتوں اور گیانیوں کے رسیلے ہندی بھجن مع اردو ترجمہ حجم ۱۴۸ صفحے - ۸ / ر

رامائن تلسی کرت - اردو میں پہلا پچاس بند یا چوپائیاں مع مفصل شرح حجم ۱۳۲ صفحے قیمت ۸ / ر

ملنے کا پتہ: **رام نرائن ماتھر سادھو پریس لمیٹڈ شیو پورہ دہلی** بذمہ خریدار

بخشش سادھو دکھاتا ہے نقشہ سادھو جگ کا ۔ خلق کو رستہ دکھاتا ہے نقشہ سادھو کا کام

سادھو

گیان دھیان - مذہب و فلسفہ - علم و اخلاق کا ماہواری رسالہ

ایڈیٹر سورج نرائن مہر دہلوی

جلد ۲۳ | بابت ماہ جولائی و اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۷ و ۸

فہرست مضامین اندر دیکھو

مطبوعہ سادھو پرنٹنگ ورکس چاوڑی بازار دہلی بہ نظم پبلشر منشی سورج نرائن مہر

چندہ سالانہ تین روپے ایک آنہ

رسالہ سادھو

سادھو گیان دھیان۔ مذہب و فلسفہ علم و اخلاق کا ماہواری رسالہ ہے جو سنہ ۱۹۰۱ سے جاری
ہے پہلے لاہور سے شائع ہوتا تھا اب دہلی سے منشی رام نراین بھرگو کی ایڈیٹری میں نکلتا ہے۔
اس سے ہزاروں دھرم کے پیاسے اپنی پیاس بجھا کر شانتی حاصل کر رہے ہیں۔ ہندو دھرم
کے فلسفہ جو پہلے سنسکرت اور ہندی میں ہی ملتے تھے۔ اب سادھو کی بدولت آسان اور عام فہم
اردو میں مل سکتے ہیں یوگ ساکھیہ اور ویدانت کی کتابیں کی کتابیں اس میں نکلی ہیں کرم
دھرم یوگ بھگتی اور گیان کے رسالے با ضخیم کتابیں اس میں شائع ہوئی ہیں۔ پھر یہ توجیہ اور
تشریحات آج کل کی نئی روشنی کے من گھڑت مسائل کے مطابق نہیں ہیں بلکہ پرانے آچاریوں کے
بھاشیوں پر مبنی مستند اور اعتبار میں نظم و نثر کتابوں کی جو فہرست اس رسالہ کے آخر میں دی ہوئی ہے
وہ کلام مہر گلدستہ منظوم اور چہل درویش کے علاوہ سادھو جلد ۱ تا جلد ۱۲ میں تمام و کمال چھپا
ہیں۔ بڑی خوشی سے دیکھا جاتا ہے کہ اس دھرم بھومی ہندوستان میں دھرم کا چرچا روز افزوں
بڑھتا جاتا ہے۔ سادھو اس ذوق طبعی کے پورا کرنے کا پورا پورا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ آپ بھی اس
قابل قدر رسالہ کی تعلیم سے فیض اٹھائیے اور اپنے احباب کو بھی شوق دلائیے۔ سالانہ چندہ علاوہ محصول
ایک روپیہ ہے جسکے عوض آپ کو ہر سال پندرہ سو صفحے کے بارہ ماہواری رسالے ملینگے۔ جو بار بار
پڑھنے کے لائق ہونگے۔ نمونہ کے پرچے کی قیمت ۲ر ہے۔ مزید منگا کر دیکھئے جلد ۱ تا ۱۰ از جنوری ۱۹۱۲
تا جون سنہ ۱۹ کی مکمل ششماہی جلدیں کچھ کتابیں ابھی موجود ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ر علاوہ محصول
۱۔ سادھو ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو خریداروں کے پاس بھیجا جاتا ہے اگر کسی کے پاس نہ پہنچے تو ۲۵ تاریخ تک
اطلاع دینی چاہئے۔ ورنہ بھیجا جائیگا۔ بعد میں بلا ادائیگی قیمت کوئی نمبر نہیں بھیجا جائیگا ✤
۲۔ جن صاحب کا چندہ اس ماہ میں ختم ہو گیا ہے انکے پاس اگلے مہینے کا سادھو ۸ر کا وی پی
بھیجا جائیگا۔ اگر خریداری منظور نہیں ہے تو اطلاع دیجئے۔ ورنہ وی پی واپس کرنا خریداروں کو مقصود ہوگی
۳۔ تمام خط و کتابت میں اپنا چٹ نمبر ضرور لکھئے۔ اسکے بغیر نام کا پتہ نہیں لگتا ✤

رام نراین منیجر سادھو پریس روشن پورہ دہلی

اوم تت ست

وقت گزراں مہر گزر جاتا ہے ، انساں آتا ہے آکے مرجاتا ہے
ہے زندۂ جاوید وہی نیک انجام ، جو آن کے کچھ کام بھی کر جاتا ہے

ویدانت گیان کے رسیاؤں کے روزمرہ پاٹھ
کرنے کے واسطے عام فہم اردو میں

دس اُپنشد مول

از

منشی سورج نراین مہر دہلوی

مطبوعہ سادھو پریس شنیورہ دہلی پرنٹر و پبلشر منشی سورج نراین مہر

سنہ ۱۹۱

اوم تت ست

تمہیدی مضمون
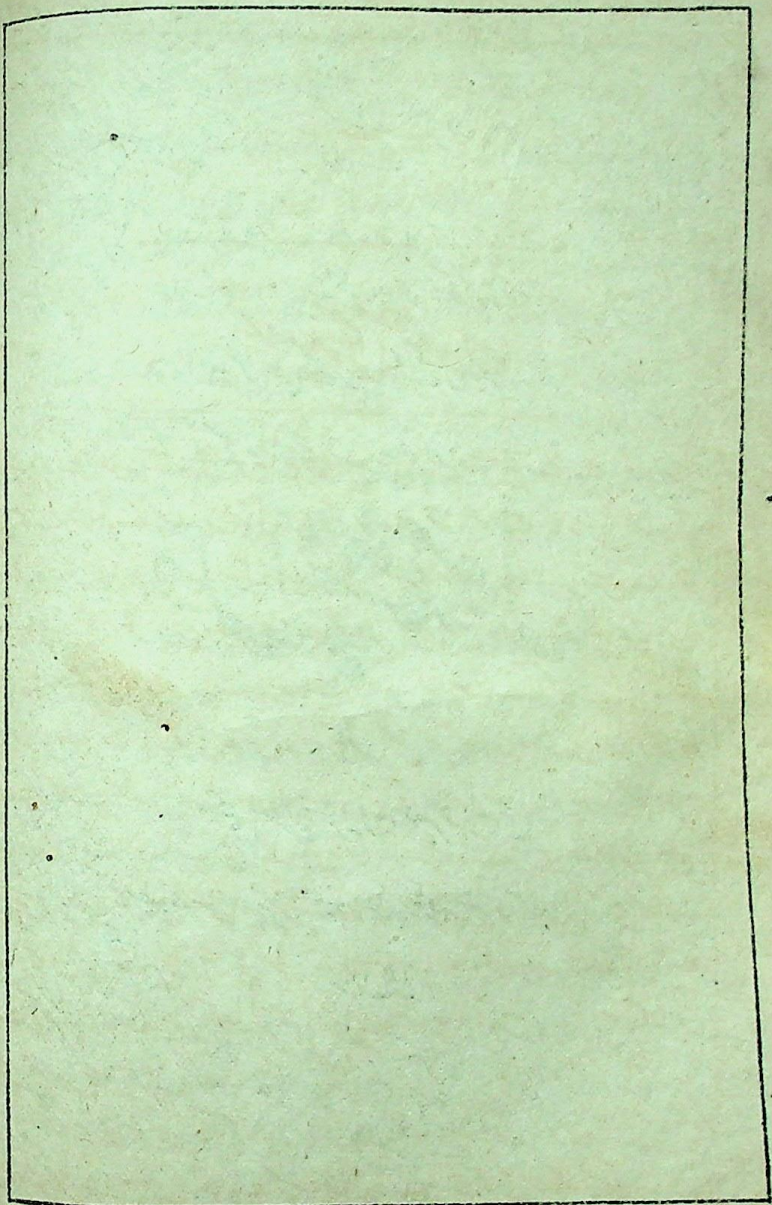
فقیر مہر نے اکتوبر ۱۹۳۳ء میں اُپنشد مع شرح لکھنے شروع کئے تھے۔ چار سال کی محنت شاقہ کے بعد پرماتما کی اپار کرپا سے اتمام کو پہنچے۔ کام مشکل تھا۔ مگر شکر ہے کہ بخیر و خوبی پورا ہو گیا۔ میرا ترجمہ و تشریح شنکر بھاشیہ پر مبنی ہے۔ اور اردو ہندی انگریزی وغیرہ میں جو اُپنشد چھپے ہیں۔ اُن کے مقابلے میں زیادہ مفصل و عام فہم ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے۔ میں نے یہ کتابیں روپیہ کمانے یا نام و شہرت پانے کی غرض سے نہیں لکھی ہیں۔ اپنا مضمون صاف کرنے کے لئے محنت اُٹھائی ہے۔ اور کوشش یہ کی ہے کہ جو بات ہو آئینے کی طرح صاف صاف ہو۔ تمہیدی مضامین اور خلاصے دئیے ہیں۔ مشکلات حل کی ہیں۔ پیچیدگیاں سُلجھائی ہیں۔ اور جہاں معنی میں اختلاف ہے مختلف شارحوں کی کتابیں پڑھی ہیں اور مہاتما سادھو اور پنڈت لوگوں سے بحث کی ہے۔ بعد میں لکھنے کو قلم اُٹھایا ہے۔ میں ویدانتی ہوں اور یہ کتابیں میرا دین و ایمان ہیں ؛

مجھے بڑی خوشی ہے کہ ویدانت گیان کے رسیاؤں نے جن میں کئی مہاتما سادھو بھی شامل ہیں۔ میرے اُپنشدوں کو بہت پسند فرمایا ہے۔ اور صادق

دل سے اُن کی داد دی ہے۔ میرے نزدیک ویدانت میں اُپنشد بنیادی کتابیں ہیں۔ باقی جو کچھ ہے وہ انہیں سے لیا گیا ہے۔ کیا میٹھی طرز تحریر ہے کیسی رسیلی باتیں ہیں۔ اور کیسا اونچا گیان ہے۔ کہ جہاں موقعے پر شرتی پڑھی گئی اور بے ساختہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دل پر تیر لگا۔ تم بھی ویدانتا کے مغز سخن کو پہنچنا چاہتے ہو تو اُپنشد پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جیسے اُپنشدوں میں رس آنے لگتا ہے۔ اس کے لئے اور سب کتابیں پھیکی پڑ جاتی ہیں ؛

میرے اُپنشد مشرح چار جلدوں میں چھپے ہیں۔ پہلی میں ایش کین کٹھ پرشن منڈک مانڈوکیہ ایتریہ اور تیتریہ آٹھ اُپنشد ہیں۔ دوسری میں برہدارنیک اُپنشد۔ تیسری میں مانڈوکیہ اُپنشد مع کاریکا اور چوتھی میں چھاندوگیہ اُپنشد۔ سب ملا کر کوئی چودہ سو صفحات ہوتے ہیں۔ بہت سے رسیاؤں نے مجھ سے مُول اُپنشد چھاپنے کی فرمائش کی ہے۔ نیز جلد اوّل و چہارم میں میں خود ان کے چھاپنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔ چنانچہ اب پورا کرتا ہوں۔ اس ایفائے وعدہ کی اغراض دو ہیں۔ ایک تو پاٹھ کرنے کے لئے کتاب مہیا ہو جائے۔ دوسرے اگر پرماتما کی کرپا شامل حال ہے اور حیات مستعار باقی ہے تو میرا ارادہ تین اور کتابیں یعنی ویاس جی کے برہم سوتر، شری شنکر آنند کی آتم پوران اور شری ودیارنیہ سوامی کی انوبھوتی پرکاش لکھنے کا ہے۔ ان کتابوں کو اُپنشدوں کی شرحیں سمجھنا چاہئے۔ ان کے ہر پڑھنے والے کے پاس حوالہ جات کے لئے اُپنشد ایسی صورت میں ہونے ضروری ہیں کہ آسانی سے انہیں کھولا اور مضمون دیکھ لیا۔ اوم تت سَت ؛

دہلی یکم اگست ۱۹۱۰ء خاکسار سورج نرائن مہر

فہرست مضامین

اوم تت ست

ایش اُپنشد

۱۔ دنیا سے تبدّل کی ہر بار لینے والی چیز کو اس نظر سے دیکھو کہ اُسمیں ایشور دیاپک ہے۔ جگت روپ سے چھوڑ کر ایشور روپ سے محسوس کرو۔ لالچ نہ کرو۔ کیونکہ دولت کس کی ہے ؞

۲۔ نشکام کرم کرتے ہوئے ہی سو برس جینے کی خواہش کرنی چاہئے۔ ایسے شخص ایسا کرنے سے تو کرم سے ملوّث نہ ہوگا۔ اور اس کے سوا تیرے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے ؞

۳۔ جو لوگ آتم ہتیارے ہیں وہ مرکر اسُروں کے اُن لوکوں میں پہنچتے ہیں جو سخت اندھیرے سے گھرے ہوئے ہیں ؞

۴۔ آتما بے حرکت ہے۔ ایک ہے۔ من سے بھی تیز رفتار ہے۔ دیوتا یعنی اندریاں اسکو نہیں پہنچتیں۔ یہ پہلے ہی چلا جاتا ہے۔ دوڑ کر سب سے آگے نکل جاتا ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے ہی ہوا یعنی پران سے تمام اعمال ہوتے ہیں ؞

۵۔ آتما حرکت کرتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ دور بھی ہے اور پاس بھی۔ وہی اس سب کائنات کے اندر ہے۔ اور وہی باہر ؞

۶۔ جو گیانی تمام جیو اور جڑ چیزوں کو اپنے میں دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو سب میں دیکھتا ہے۔ وہ کسی سے نفرت نہیں کیا کرتا ؞

۷۔ جس حالت میں کائنات کی تمام چیزیں گیانی کی آتما ہوگئیں تو ایسے وحدانیت کی

نظر رکھنے والے کو کیا تو موہ یعنی غفلت اور کیا شوک یعنی رنج ؀

۸- آتما ویاپک ہے- نورانی ہے- بے جسم بے جراحت بے رگ پٹھے اور پاک ہے۔ پاپ سے بیندھا نہیں گیا ہے- دُور درشی ہے- من کا ایشور ہے- سب سے افضل اور بے پیدائش یعنی سویمبھو ہے- اُسی نے دوامی پرجاپتی لچ کر جیوں کے نوں اُن کے فرائض علیحدہ علیحدہ قایم کئے ہیں ؀

۹- جو لوگ اودیا کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ سخت اندھیرے میں گرتے ہیں- اور اُن سے بھی سخت تر اندھیرے میں وہ جو ودیا کے اُپاسک ہیں ؀

۱۰- ودیا کا پھل اور بتاتے ہیں اور اودیا کا کچھ اور- ہم نے داناؤں سے ایسا ہی سُنا ہے اور اُنہوں نے ہم سے یہی کہا ہے ؀

۱۱- ودیا اور اودیا کو جو ساتھ کے ساتھ جانتا ہے وہ اودیا سے فنا کو عبور کر کے ودیا سے لافانیت حاصل کرتا ہے ؀

۱۲- جو لوگ غیر مشہود کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ سخت اندھیرے میں گرتے ہیں- اور اُن سے بھی سخت تر اندھیرے میں وہ جو مشہود کے اُپاسک ہیں ؀

۱۳- مشہود کی اُپاسنا کا پھل اور بتاتے ہیں اور غیر مشہود کی اُپاسنا کا کچھ اور- ہمنے داناؤں سے ایسا ہی سُنا ہے اور انہوں نے ہم سے یہی کہا ہے ؀

۱۴- مشہود و غیر مشہود دونوں کو جو ساتھ کے ساتھ جانتا ہے وہ مشہود کی اُپاسنا سے فنا کو عبور کر کے غیر مشہود کی اُپاسنا سے لافانیت حاصل کرتا ہے ؀

۱۵- سونے کی تھالی سے ستیہ یعنی حقیقت کا مُنہ ڈھکا ہوا ہے- اے سورج تو اُسے میرے دیکھنے کے واسطے ہٹا دے جسکا دھرم ہی ستیہ ہے ؀

۱۶- اے پرورش کرنے والے- چلنے والے- انتظام میں رکھنے والے- پرجاپتی کے بیٹے- اپنی شعاعوں کو دُور دُور پھیلا دے- اپنی تپش کو سمیٹ لے- تاکہ جیں

تیرے اُس جلال کو دیکھوں جو تیرا متبرک روپ ہے۔ جو یہ پُرش ہے۔ وہی میں ہوں۔

۱۷- میرے پران لافانی پران میں مل جائیں جسم شمشان کی آگ میں جل کر خاک ہو جائے۔ اوم۔ اے میرے سنکلپ کرنے والے من۔ یاد کر۔ اپنے کئے کو یاد کر۔ اے من یاد کر۔ اپنے کئے کو یاد کر۔

۱۸- اے اگنی۔ مجھے اچھے راستے سے کرم پھل بھوگنے کو لے چل۔ اے دیوتا۔ تو میرے تمام کرموں کو جانتا ہے۔ میں نے جو دھوکا دینے وغیرہ کے پاپ کئے ہیں۔ اُن کو مجھ سے دور کر دے۔ میں تجھ کو منہ سے بہت بہت نمسکار کرتا ہوں۔

کینُ اپنشد

پہلا کھنڈ - ۱- کس سے چاہا ہوا۔ کس سے بھیجا ہوا من دوڑتا ہے کس کے زیرِ حکم پہلا پران حرکت کرتا ہے۔ کس سے تحریک پا کر بانی بولتی ہے۔ آنکھ اور کان کو کون دیوتا تحریک دیتا ہے۔

۲- وہ کان کا کان۔ گویائی کی گویائی۔ پران کا پران۔ اور آنکھ کی آنکھ ہے۔ گیانی لوگ اگیان سے چھُٹ کر اور اس دنیا سے رخصت ہو کر لافانی بن جاتے ہیں۔

۳- نہ وہاں آنکھ جاتی ہے نہ گویائی نہ من۔ نہ ہم اُسے جانتے ہیں نہ یہ جانتے ہیں کہ اسکی تعلیم کسی کو کیونکر دیں۔ وہ معلوم سے علیحدہ چیز ہے۔ اور غیر معلوم سے افضل و اعلےٰ ہے۔ آچاریوں سے ہم نے یہی سُنا ہے۔ اور اُنہوں نے ہم سے یہی کہا ہے۔

۴- جس کو بانی پرکاش نہیں کرتی بلکہ جو خود بانی کو پرکاش کرتا ہے۔ اُسی کو تُو برہم جان۔ نہ کہ اُسے جس کی اُپاسنا کی جاتی ہے۔

۵- جو من سے نہیں سوچا جاتا بلکہ جس سے کہتے ہیں کہ خود من سوچا جاتا ہے۔

اُسی کو تُو برہم جان، نہ کہ اُسے جسکی اُپاسنا کی جاتی ہے ٭

۶ - جو آنکھ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ جس سے خود بصارت دیکھی جاتی ہے - اسی کو تو برہم جان - نہ کہ اُسے جسکی اُپاسنا کی جاتی ہے ٭

۷ - جو کان سے نہیں سُنا جاتا بلکہ جس سے خود سماعت سُنی جاتی ہے - اُسی کو تو برہم جان نہ کہ اُسے جسکی اُپاسنا کی جاتی ہے ٭

۸ - جو پران سے سانس میں نہیں کھینچا جاتا بلکہ جس سے خود پران سانس میں کھینچے جاتے ہیں - اُسی کو تو برہم جان - نہ کہ اُسے جسکی اُپاسنا کی جاتی ہے ٭

دوسرا کھنڈ - ۱ - اگر تُو یہ مانتا ہے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں - تو تو برہم کا یہ روپ بھی تھوڑا ہی جانتا ہے - اور دیوتاؤں میں بھی اُسکا تھوڑا ہی روپ جانتا ہے - پس جسے تو معلوم شدہ مانتا ہے - ابھی تجھے اُس میں بہت بچار کرنا ہے ٭

۲ - میں ایسا نہیں مانتا کہ آتما کو بخوبی جانتا ہوں - نہ یہ کہ نہیں جانتا - جانتا بھی ہوں - ہم میں سے جو اُس آتما کو جانتا ہے وہی اس بات کو بھی جانتا ہے - "نہ یہ کہ میں نہیں جانتا - جانتا بھی ہوں" ٭

۳ - آتما کو اُسی نے جانا ہے - جسکے لئے آتما غیر معلوم ہے - جو اُسے معلوم مانتا ہے وہ نہیں جانتا - جاننے والوں نے آتما کو نہیں جانا - نہ جاننے والوں نے جان لیا ٭

۴ - برہم اچھی طرح اُسی وقت جانا جاتا ہے جب آدمی اسے علم کے ہر عمل کا ساکشی جانے - ایسا جاننے والا لافانیت کو پہنچتا ہے - آتما سے طاقت پاتا ہے اور گیان سے لافانیت ٭

۵ - یہیں اگر جان لیا تو سچ ہے - نہیں جانا تو سخت مصیبت ہے - گیانی ہر چیز میں آتما کو جان کر اور دنیا سے منہ موڑ کر لافانی ہو جاتے ہیں ٭

تیسرا کھنڈ ۱- برہم نے دیوتاؤں کو لڑائی جیت دی۔ اُسکی فتح پر دیوتا بڑائی اپنی ماننے لگے۔ انہیں یہ خیال ہوا کہ فتح ہم نے پائی ہے۔ اور ہمیں عظمت ہماری ہے ٭

۲- برہم نے اُنکے ابھمان کو جان لیا اور ان پر ظاہر ہوا۔ لیکن دیوتا نہیں پہچانے کہ یہ یکش یا بھوت کون ہے ٭

۳- وہ اگنی سے بولے کہ اے جات ودیا۔ پتا تو لگا کہ یہ یکش کون ہے۔ اگنی نے کہا بہت اچھا ٭

۴- اگنی دوڑ کر اُس کے پاس گیا۔ اُس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اگنی نے کہا کہ میں اگنی ہوں۔ میرا نام جات ویدا (وید سے پیدا شدہ) ہے ٭

۵- اُسنے پوچھا تجھ میں کیا طاقت ہے۔ اگنی نے جواب دیا کہ روے زمین پر جو کچھ ہے سب کو پھونک سکتا ہوں ٭

۶- اُسنے اگنی کے سامنے ایک تنکا رکھا اور کہا کہ اِسے جلا۔ اگنی خوب زور سے دوڑ کر اُس کے پاس گیا۔ مگر تنکے کو جلا نہ سکا۔ ناچار دیوتاؤں کے پاس واپس آیا اور کہا کہ میں نہیں جان سکا کہ یہ یکش کون ہے ٭

۷- اب دیوتا ہوا سے بولے کہ اے وایو۔ پتا تو لگا کہ یہ یکش کون ہے۔ وایو نے کہا بہت اچھا ٭

۸- وایو دوڑ کر اُس کے پاس گیا۔ اُسنے پوچھا کہ تو کون ہے۔ وایو نے کہا کہ میں وایو ہوں۔ میرا ہی نام ماترشوا (آکاش میں چلنے والا) ہے ٭

۹- اُسنے پوچھا تجھ میں کیا طاقت ہے۔ وایو نے کہا کہ روے زمین پر جو کچھ ہے سب کو اُڑا سکتا ہوں ٭

۱۰- اُسنے وایو کے سامنے ایک تنکا رکھا اور کہا کہ اِسے اُڑا۔ وایو خوب زور سے اُس کے پاس دوڑ کر گیا۔ مگر تنکے کو نہ اُڑا سکا۔ ناچار دیوتاؤں کے پاس واپس آیا اور کہا کہ میں نہیں جان سکا کہ یہ یکش کون ہے ٭

۱۱- اب دیوتا اندر سے بولے کہ اے مگھوان۔ تو پتا لگا کہ یہ یکش کون ہے۔ اندر نے کہا بہت اچھا۔ اور دوڑ کر اُسکے پاس گیا۔ مگر وہ غائب ہو گیا ٭

۱۲- اُسی جگہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت کھڑی ہے ۔ نہایت حسین اور سونے کے سے رنگ والی اُما ۔ اندر نے اس سے پوچھا کہ یہ یکش کون ہے ؂

چوتھا کھنڈ ۔ ۱- وہ بولی کہ یہ یکش برہم ہے ۔ برہم کی فتح میں تم بزرگی مانو۔ اس بات سے اندر نے برہم کو جان لیا ؂

۲- اسلیئے یہ دیوتا یعنی اگنی وایو اور اندر اور دیوتاؤں سے اعلےٰ ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے برہم کو قریب سے چھوا ہے ۔ اور سب سے پہلے جانا ہے کہ یہ برہم ہے ؂

۳- ان میں بھی اندر سب دیوتاؤں سے اعلےٰ ہے ۔ کیونکہ اسنے برہم کو قریب سے چھوا ہے ۔ اور سب سے پہلے جانا ہے کہ یہ برہم ہے ؂

۴- برہم کا یہ آدیش ہے کہ بجلی کا سا چمکارہ ہوا ۔ یا جھپک کیطرح ہو گیا ۔ یہ ادھی دیوک تمثیل ہے ؂

۵- ادھیاتم یہ ہے کہ من بیشے پر جاتا ہے ۔ من سے آدمی کسی کو یاد کرتا ہے یا کسی کا سنکلپ کرتا ہے ؂

۶- برہم "تدون" یعنی قابل پرستش ہے ۔ "تدون" روپ سے ہی اسکی اُپاسنا کرنی چاہیئے ۔ جو یہ بات جانتا ہے تمام مخلوق اُسکی چاہ کرتی ہے ؂

۷- (چیلا کہتا ہے) اے گورو مجھ سے اُپنشد کہیئے ۔ (گورو جواب دیتا ہے) میں تجھ سے اُپنشد کہہ چکا ۔ تحقیقاً میں تجھ سے برہم گیان اسلئے اُپنشد کہہ چکا ؂

۸- اسکے پاؤں تپ دم اور کرم ہیں ۔ وید اعضا ہیں ۔ اور رہنے کا مکان ستیہ (صداقت) ہے

۹- جو اس اُپنشد کو اسطرح جانتا ہے ۔ وہ پاپ کو پرے پھینک کر بے حد اور بڑے سے بڑے سورگ لوک میں قیام نصیب ہوتا ہے ۔ قیام نصیب ہوتا ہے ؂

کٹھ اُپنشد

پہلا ادھیائے

پہلی ولی - ۱- پھل کی چاہنا سے باج شروس نے (یگیہ میں) تمام دولت بانٹ دی۔ اُس کا نچیکیتا نام بیٹا تھا ❊

۲- باوجودیکہ وہ ابھی لڑکا تھا۔ مگر دکشنا میں لے جانے دیکھکر اُس کے دل میں شردھا (اعتقاد) نے جوش مارا اور تب سوچا ❊

۳- یہ گائیں پانی پی چکیں۔ گھاس چر چکیں۔ ان کا دودھ دوہا جا چکا بچہ نہیں دے سکتیں۔ جو شخص انہیں دان دیتا ہے۔ وہ اُن لوکوں میں پہنچیگا جنمیں خوشی کا نام تک نہیں ہے ❊

۴- وہ باپ سے بولا کہ تو نے مجھے کس کو دیا۔ دو تین بار یہی سوال کیا تو باپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھے موت کو دیا ❊

۵- لڑکے نے دل میں سوچا) میں بہتوں میں اوّل ہوں بہتوں میں وسطی ہوں۔ یم راج کا کیا کام اٹکا ہؤا ہے جو وہ آج مجھ سے نکالیگا ❊

۶- اے باپ - یہ سوچ کہ ہمارے بزرگوں نے کیا کیا ہے - اور اور لوگ اب کیا کر رہے ہیں۔ دھانوں کی طرح انسان فانی پک کر گرتا ہے اور دھانوں کی طرح ہی پھر پیدا ہو جاتا ہے ❊

۷- (نچکیتا کے یم لوک میں پہنچنے پر یم راج کی بیوی کہتی ہے) اے یم راج - آگ کی طرح تیجسوی برہمن گھر میں آیا ہے - اسکی تجویز شانتی یہی ہے کہ پانوں دھونے کے لیئے پانی لے جاؤ ؛

۸- اُس کم عقل آدمی کی امید و توقع - ست سنگ و شیریں کلامی - یگیہ اور نیک کام - بیٹے اور مویشی - سب ناش ہو جاتے ہیں - جس کے گھر میں بغیر کھائے پیئے برہمن رہتا ہے ؛

۹- (یم راج نے کہا) اے قابل تعظیم مہمان - تو میرے مکان میں بے کھائے پیئے تین رات رہا ہے - میں تجھے نمسکار کرتا ہوں - اور چونکہ چاہتا ہوں کہ میری خیر رہے - اس واسطے تین بر مانگنے کی اجازت دیتا ہوں ؛

۱۰- (نچکیتا نے کہا) تین بروں میں سے پہلا یہ مانگتا ہوں - کہ میرا باپ بے فکر اور خوش دل ہو جائے - مجھ پر جو اسکا غصہ ہے وہ جاتا رہے - اور جب تجھ سے چھوٹ کر گھر جاؤں تو مجھے پہچان لے - اور میرا خیر مقدم کہے ؛

۱۱- (یم راج بولا) تیرا باپ اُدّالک آرُنی مجھ سے رہائی پائے ہوئے تجھ کو پہلے کی طرح پہچانیگا سکھ سے رات کو سوئیگا - اور جب تجھے میرے منہ سے چھوٹا ہوا دیکھیگا - تو تیری طرف سے اُسکا غصہ جاتا رہیگا ؛

۱۲- (نچکیتا نے کہا) سورگ میں کسی طرح کا خوف نہیں ہے - نہ وہاں تو ہے نہ آدمی ضعیفی سے ڈرتا ہے - بلکہ بھوک پیاس دونوں سے رہائی پاکر اور رنج و غم چھوڑ کر خوشی کے ساتھ بسر کرتا ہے ؛

۱۳- اے یم راج تو اُس سورگ میں پہنچانے والی اگنی یعنی یگیہ کو جانتا ہے جس سے سورگ لوک میں پہنچکر آدمی امر یعنی دیوتا بن جاتا ہے - وہ مجھ شردھالو کو بتا - یہ میں دوسرا بر مانگتا ہوں ؛

۱۴- (یم راج نے کہا) اے نچکیتا میں اس سورگ میں پہنچانے والی اگنی کو جانتا ہوں - تجھے بتاتا ہوں - سن - یہ بے حد لوک کے حصول اور قیام کا باعث ہے - اسے تو گپھا میں رکھی ہوئی جان ⁂

۱۵- (یہ کہہ کر) اُسے کائنات کی سب سے پہلی اگنی بتائی کہ اسکے کنڈ میں کیسی کتنی اور کس طرح کی اینٹیں لگتی ہیں - نچکیتا نے یم راج کو اسی طرح وہ تمام یگیہ کہہ سنایا جس طرح اُسے بتایا تھا - یم راج خوش ہو کر اُس سے پھر بولا ⁂

۱۶- مہاتما یم راج نے خوش ہو کر کہا - میں تجھے ایک بر اور اپنی طرف سے عطا کرتا ہوں کہ تیرے ہی نام سے یہ اگنی مشہور ہوگی - اور لے یہ رنگہائے مختلف کی مالا تجھے دیتا ہوں ⁂

۱۷- تینوں یعنی ماتا پتا اور گورو سے تعلیم پا کر تین کرموں یعنی یگیہ ادھیئن اور دان کے ساتھ آدمی تین ناچکیتا یگیہ کر کے جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور برہم سے پیدا شدہ دیو کا شان اور قابل حمد اگنی کو جان کر اور محسوس کر کے پرم شانتی کو پہنچتا ہے ⁂

۱۸- تین ناچکیتا یگیہ کرنے والا ان تینوں باتوں کو سمجھ کر کہ کنڈ میں کتنی کیسی اور کس طرح کی اینٹیں ہونی چاہئیں - اس طرح یگیہ کرتا ہے تو موت کے پھندے سے توڑ کر اور رنج و غم کے دائرے سے باہر آکر سورگ لوک پاتا ہے ⁂

۱۹- اے نچکیتا دوسرے بر میں جس اگنی کی بابت دریافت کیا تھا وہ میں نے تجھے بتائی - تیرے ہی نام سے لوگ اسے منسوب کرینگے - اب تیسرا بر مانگ ⁂

۲۰- (نچکیتا نے کہا) مرنے پر یہ شک اُٹھا کرتا ہے کہ بعض کہتے ہیں آدمی ہست رہتا ہے - اور بعض کہتے ہیں کہ نیست ہو جاتا ہے - اے یم راج میں تجھ سے یہ علم سیکھنا چاہتا ہوں - میرے بروں میں تیسرا بر یہی ہے ⁂

۲۱- (یم راج نے کہا) زمانہ قدیم میں دیوتاؤں کو بھی اس بارے میں شک

ہُوا تھا - یہ دھرم بہت دقیق ہے - آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا - پس اے نچکیتا اور بر مانگ - اور اپنے اس بر میں اصرار نہ کر - بلکہ اسے چھوڑ دے ٭

۲۲ - (نچکیتا نے کہا) اے یم راج تو کہتا ہے کہ دیوتاؤں کو بھی اس بارے میں شک ہُوا تھا - اور اس راز کا سمجھنا آسان نہیں ہے - مگر تجھ سا آچاریہ اور ایسا بر اور کوئی نہیں ہے ٭

۲۳ - (یم راج نے کہا) سو سو برس کی جنکی عمر ہو ایسے بیٹے اور پوتے مانگ لے بہت سی مویشی - ہاتھی اور سونا مانگ لے - بہت پھیلاؤ والی زمین مانگ لے - اور خود جتنے برس چاہے اُتنے برس جی ٭

۲۴ - اسکی برابر اگر بر مانتا ہے تو دولت اور زندگی جاوید مانگ لے - اے نچکیتا تو روئے زمین کا راجہ ہو جا - میں تیری سب کامنائیں پُوری کر نیکو تیار ہوں ٭

۲۵ - جو جو کامنائیں اس دار فانی میں مشکل سے نصیب ہوتی ہیں تو اپنی مرضی کے مطابق سب مانگ لے - یہ دیکھ کہ نہایت حسین عورتیں سواریوں میں بیٹھی ہیں اور باجے بجا رہی ہیں - آدمیونکو ایسی حوریں نصیب نہیں ہوتیں - مگر میں تجھے دیتا ہوں - ان سے خدمت لے - مگر اے نچکیتا موت کے بارے میں سوال نہ کر ٭

۲۶ - (نچکیتا نے کہا) اے یم راج یہ سب بھوگ فانی ہیں - ان سے صرف اندریوں کا زور گھٹتا ہے - اور یہ تو کیا چیزیں ہیں - تمام عمر ہی تھوڑی ہے - بس سواریاں اور ناچنا گانا تجھے ہی مبارک رہے ٭

۲۷ - آدمی کی تسکین بھلا دولت سے کیونکر ہو سکتی ہے - مجھے دولت تو تجھ مہاتما کے درشن سے مل سکتی ہے - اسیطرح جب تک تو اجازت دیگا میں جیتا بھی رہوں گا - لیکن بر تو میں تجھ سے وہی مانگتا ہوں ٭

۲۸ - کون ضعیف ہونے والا اور مرنے والا باشندۂ دنیا بے ضعف اور غیر فانی

دیوتاؤں کے پاس آتا ہے۔ اور دانا ہو کر۔ اور رنگ و صورت اور عیش و عشرت
کی بے ثباتی جان کر۔ عمر دراز میں وابستگی کر سکتا ہے ۔

۲۹ - پس اے یم راج - مجھے وہی رمز خفی بتا جس میں لوگوں کو شک ہوا ہے
اور جو بڑے بھاری عالم عقبیٰ کے بارے میں ہے - یہی بہ چھپی اور بہ سِر خفی
ہے نچکیتا تجھ سے مانگتا ہے اور کچھ نہیں ۔

دوسری ولّی - ۱ - (یم راج نے کہا) موکش کچھ اور چیز ہے اور بھوگ کچھ
اور - یہ دونوں آدمی کو مختلف نتایج کی طرف مائل کرتے ہیں - ان میں سے
طالب موکش کا بھلا ہوتا ہے اور جو بھوگ پسند کرتا ہے اُس کا نقصان ۔

۲ - بھوگ اور موکش دونوں کو سوچ کر دانا آدمی ایک دوسرے سے تمیز
کرتے ہیں عقلمند وہ ہے جو بھوگوں پر موکش کو ترجیح دیتا ہے - اور بے عقل
وہ ہے جو تحصیل و تحفظ کے لالچ سے بھوگوں کو پسند کرتا ہے ۔

۳ - اے نچکیتا - تو نے پیاروں کو اور خوبصورت کاموں یا خواہشوں کو
خوب سچار کر کے چھوڑ دیا ہے - اور نہ یہ بیش بہا مالا لی ہے جس میں بہت سے
آدمیوں کا دل پھنس جاتا ہے ۔

۴ - اوِدّیا اور وِدّیا ایک دوسرے سے دور ہیں - متضاد ہیں - اور اُن کے
راستے الگ ہیں - اے نچکیتا - میں تجھے گیان کا طالب جانتا ہوں - کام
یعنی خواہشیں گو بہت ہیں مگر تجھے اُن کا لالچ نہیں ہے ۔

۵ - نادان آدمی اوِدّیا کے اندر رہتے ہوئے - اپنے آپ کو پنڈت مانتے
ہوئے - اور ٹیڑھی راہوں میں چکر کھاتے ہوئے - اسیطرح پریشان پھرا کرتے
ہیں جسطرح اندھوں کا رہبر اندھا ہو تو وہ پریشان ہوتے ہیں ۔

۶ - نادان مغرور اور دولت سے موہے ہوئے آدمی کو یہ لوک محسوس نہیں ہوتا ۔

اس متکبر کو یہ خیال رہتا ہے کہ دنیا بس یہی ہے۔ پرلوک کچھ چیز نہیں ہے۔ اسواسطے بار بار میرے بس میں آتا ہے ٭

۷۔ بہتوں کو جس آتما کا سُننا تک نصیب نہیں ہوتا۔ اور سُنکر بھی جیسے بہت سے نہیں پہنچتے۔ اسکا اُپدیش دینے والا آچاریہ عجیب ہوتا ہے۔ پہنچنے والا ہوشیار ہوتا ہے۔ جاننے والا عجیب ہوتا ہے۔ اور سیکھنے والا سمجھدار ہوتا ہے ٭

۸۔ معمولی آدمی آتما کا اُپدیش کرے تو بہت طرح سوچنے سے بھی آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا۔ برہم نشٹھ اُپدیش کرے تو شک و دوبا قی نہیں رہتی۔ یہ آتما لطیف سے بھی لطیف شے ہے۔ اس میں دلیل کی رسائی نہیں ہے ٭

۹۔ دلیل سے برہم گیان نہیں ہوتا۔ بلکہ اے پیارے۔ برہم نشٹھ کے اُپدیش سے ہی ہوتا ہے۔ تو آتما کو پہنچ گیا ہے اور تیرا استقیہ میں قیام ہے۔ اے نچکیتا تجھ سا سوال کرنے والا چیلا مجھے پھر بھی ملے ٭

۱۰۔ میں جانتا ہوں کہ خزانہ غیر دوامی ہے۔ غیر دوامی چیزوں سے دوامی پدمیسر نہیں ہوتا۔ اسواسطے میں نے ناچکیتا یگیہ کیئے۔ اور غیر دوامی کے سہارے حالت دوامی یعنی دیوتا بھاؤ کو پہنچ گیا ہوں ٭

۱۱۔ مرادوں کا پورا ہونا۔ کائنات کا قیام۔ یگیہ کا بے حد پھل۔ بے خوفی کے پار جانا۔ قابل تعریف اعظم اور وسیع پد۔ غرض سب کو ہی دیکھ کر مستقل مزاجی سے دھیر نچکیتا نے چھوڑ دیا ہے ٭

۱۲۔ اس شکل سے نظر آنے والے۔ چھپے ہوئے۔ اندر گھسے ہوئے۔ گپھا میں پوشیدہ رہنے والے۔ دشوار گزار مقام میں قیام رکھنے والے۔ قدیم اور نورانی آتم دیو کو ادھیاتم یوگ سے جانکر گیانی آدمی خوشی و رنج کو چھوڑ دیتا ہے ٭

۱۳۔ اس کو سُنکر اور سمجھ کر۔ دھرم کی چیز تمیز کر کے۔ اور اپنا لطیف آتما محسوس

کرکے۔ انسان فانی آنند کی چیز جان کر خوش ہوتا ہے۔ اے نچکیتا۔ میں جانتا ہوں کہ تیرے لئے گیان کا دروازہ کھلا ہوا ہے ؀

۱۴- (نچکیتا نے کہا) دھرم ادھرم۔ علت و معلول۔ اور ماضی و مستقبل۔ سب سے الگ جو پرم پد تجھے نظر آتا ہے وہ مجھے بتا ؀

۱۵- (یم راج نے کہا) تمام وید جس پد کی تعریف کرتے ہیں۔ تپ کی تمام ریاضتیں جسے بتاتی ہیں۔ جس کی خواہش سے لوگ برہم چاری (برہمچریہ) دھارن کرتے ہیں وہ پد میں تجھے مختصراً بتاتا ہوں کہ "اوم" ہے ؀

۱۶- یہ لفظ برہم ہے۔ یہ لفظ سب سے اعلےٰ مقام ہے۔ اس لفظ کو جان کر شخص جو کچھ چاہتا ہے وہی اسکو مل جاتا ہے ؀

۱۷- یہ سہارا سب سے افضل ہے۔ یہ سہارا سب سے اعلےٰ ہے۔ اس سہارے کو جان کر آدمی برہم لوک میں عظمت پاتا ہے ؀

۱۸- یہ گیان سروپ آتما نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ نہ کہیں سے کچھ ہو گیا ہے۔ بے پیدائش دوامی دائمی اور ذات قدیم ہے۔ مرتے ہوئے جسم میں نہیں مرتا ؀

۱۹- مارنے والا اگر یہ چاہتا ہے کہ میں اسے ماروں اور مرا ہوا اگر اسے مُردہ جانتا ہے تو دونوں نے کچھ نہیں جانا۔ نہ یہ مارتا ہے نہ مارا جاتا ہے ؀

۲۰- آتما چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز ہے۔ یہ تمام ذیحیات کی قلب کی گپھا میں رہتا ہے۔ اس کو وہ شخص دیکھ سکتا ہے جس کا من ایسا شُدّھ ہو گیا ہے کہ نہ اس میں کامنائیں اُٹھتی ہیں۔ نہ رنج و غم ہوتا ہے ؀

۲۱- یہ آتما بیٹھا ہوا دُور جاتا ہے اور لیٹا ہوا گشت کرتا ہے۔ اس خوش و ناخوش دیو کو میرے سوا اور کون جانتا ہے ؀

۲۲- دانا آدمی یہ جان کر کسی طرح کا فکر نہیں کرتا کہ بے جسم آتما جسم میں رہتا ہے۔

بے قیام چیزوں میں قیام رکھتا ہے - بڑا ہے - اور ہر دو یاپی ہے ٭

۲۳ - یہ آتما وید کے پڑھنے - دلیل بازی کرنے اور بہت سُننے سُنانے سے نہیں ملتا ہاں جسکو خود چُن لیتا ہے - اُسے ملتا ہے - اور اُس پر اپنا سروپ کھولتا ہے ٭

۲۴ - جس شخص نے بُرے کام نہیں چھوڑے - جو شانت اور یکسو نہیں ہے جسکا من شانت نہیں ہے - وہ محض دلیل و عقل سے آتما کو نہیں پہنچ سکتا ٭

۲۵ - برہمن اور کشتری دونوں جسکی کھچڑی اور موت جسکی چٹنی ہے - اس آتما کو اسطرح کون جان سکتا ہے کہ کہاں ہے ٭

تیسری ولّی - ۱ - برہم کے جاننے والے - پانچ اگنیوں میں ہون کرنے والے - اور تین ناچکیتا یگیہ کرنے والے کہتے ہیں - کہ اس لوک میں بدھی کی گپھا میں جو سب سے اونچا مقام ہے - اُس میں اعمال نیک کا پھل بھوگتے ہوئے نور و سایہ دونوں رہتے ہیں ٭

۲ - جو ناچکیتا یگیہ کرنے والوں کی حدِّ فاصل ہے اُسکو بھی ہم جان سکتے ہیں اور اُسکو بھی جو لافانی پرم برہم ہے - بے خوفی کا مقام ہے - اور پار اُترنے والوں کے لیئے پرلا کنارہ ہے ٭

۳ - آتما کو سوار جان - جسم کو رتھ - بدھی کو رتھ بان - اور من کو لگام ٭

۴ - اندریوں کو گھوڑے کہتے ہیں - اور وشیوں کو وہ چیزیں جنہیں وہ محسوس کرتی ہیں - دانا لوگ من اور اندریوں کے ساتھ آتما کو بھوگتا کہتے ہیں ٭

۵ - جس کی بدھی باتمیز نہیں ہے - اور جس کا من ہمیشہ منضبط نہیں ہے - اندریاں اس کے بس میں اسطرح نہیں رہتیں جسطرح شریر گھوڑے رتھ بان کے بس میں نہیں رہا کرتے ٭

۶ - جس کی بدھی باتمیز ہے اور جس کا من منضبط رہتا ہے - اندریاں

اُس شخص کے بس میں اسطرح رہتی ہیں۔ جسطرح سدھے ہوئے گھوڑے رتھوبان کے بس میں رہتے ہیں ÷

۷۔ جسکی بُدّھی باتمیز نہیں ہے۔ اور جسکا من منضبط نہیں ہے۔ اور ہمیشہ ناپاک رہتا ہے۔ وہ پرم پد کو نہیں پہنچتا۔ بلکہ آواگون میں چکّر کھاتا رہتا ہے ÷

۸۔ جسکی بُدّھی باتمیز ہے۔ جسکا من منضبط ہے۔ اور ہمیشہ پاک رہتا ہے۔ وہ اُس پرم پد کو پہنچتا ہے۔ جس سے پھر بازگشت نہیں ہے ÷

۹۔ جس کا رتھوبان بُدّھی ہے۔ اور من لگام ہے۔ وہ مسافر اُس منزل مقصود کو پہنچتا ہے۔ جو وشنو کا پرم پد ہے ÷

۱۰۔ اندریوں سے بِشئے پرے ہیں۔ بِشیوں سے من پرے ہے۔ من سے بُدّھی پرے ہے۔ اور بُدّھی سے مہان آتما یا مہت ÷

۱۱۔ مہت سے اوّیکت پرے ہے۔ اور اوّیکت سے پُرش۔ پُرش سے پرے کچھ نہیں ہے۔ وہ حد ہے وہ پرم گتی ہے ÷

۱۲۔ یہ آتما تمام چیزوں میں چھپا ہوا ہے اور ظاہر نہیں ہوتا۔ صرف باریک بین لوگ عقل تیز و باریک سے اسے دیکھتے ہیں ÷

۱۳۔ دانا آدمی بانی کو من میں روکے۔ من کو گیان آتما یا بُدّھی میں۔ بُدّھی کو مہت میں۔ اور مہت کو شانت آتما میں ÷

۱۴۔ اُٹھو۔ جاگو۔ بڑوں کو پہنچکر گیان لو۔ گیانی اس راستے کو کٹھن و دشوار گزار اور چاقو کی دھار سا تیز بتاتے ہیں ÷

۱۵۔ جو آتما شبد سپرش روپ رس گندھ کے بغیر۔ بے آغاز و انجام۔ بے تبدیل حق۔ اور مہت سے پرے ہے۔ اس کو جانکر ہی آدمی موت کے منہ سے چھوٹتا ہے ÷

۱۶۔ جو گیانی آدمی اس یم راج کی کہی ہوئی پُرانی نچکیتا کی کہانی کو پڑھتا ہے۔ یا

سُننا ہے۔ وہ برہم لوک میں عظمت پاتا ہے ؏

۱۷- اور جو اس مخفی گیان کو برہمنوں کے مجمع یا بزرگوں کے شرادھ میں سُناتا ہے۔ وہ لافانی ہونے کے قابل ہے۔ وہ لافانی ہونے کے قابل ہے ؏

دوسرا ادھیائے

چوتھی ولی - ۱- سویمبھو یعنی ایشور نے اندریوں کے سوراخ بیرونی رُخ کھودے ہیں اسواسطے آدمی باہر کی طرف دیکھتا ہے نہ کہ اندرونی آتما کو۔ کوئی برلا ہی گیانی لافانیت کی چاہ سے آنکھ کو پلٹ کر اندرونی آتما پر نظر کرتا ہے ؏

۲- اگیانی بچّوں کی طرح بیرونی لذّتوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ اور ہمہ گیر موت کی پھانسی میں پھنستے ہیں۔ گیانی لافانیت کو پہچان کر غیر حقیقی چیزوں میں حقیقت کے ملنے کی چاہ نہیں کیا کرتے ؏

۳- جس سے آدمی آواز لمس رنگ و صورت ذائقے اور بُو اور لذّتِ بھوگ کو جانتا ہے۔ اسکو اور جاننا کیا باقی رہا۔ یہی یعنی جاننا یا شُدھ گیان تحقیقاً آتما ہے ؏

۴- جس سے خواب و بیداری کی ہر چیز دیکھتا ہے۔ وہی بڑا اور ویاپک آتما ہے اسکو جان کر گیانی سوچ نہیں کرتا ؏

۵- جو اس شہد کھانے والے آتما یا جیو کو اسطرح جانتا ہے کہ ماضی و استقبال کا ایشور ہے۔ وہ اسکے بعد کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ تحقیقاً یہی آتما ہے ؏

۶- جو تپ سے پہلے پیدا ہوا۔ پانی سے پہلے پیدا ہوا۔ قلب کی گُپھا میں داخل ہوکر رہتا ہے۔ اور عناصر کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؏

۷- جو پیدا کا شمان کھانے والا پرانوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ قلب کی گپھا میں داخل ہو کر رہتا ہے۔ اور عناصر کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؎

۸- جو اگنی ارنیوں میں رکھی ہوئی ہے اور اسطرح محفوظ ہے جسطرح عورتوں کا حمل۔ اور روزمرہ ہون کرنے والوں سے پوجی جاتی ہے۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؎

۹- جس میں سے سورج نکلتا ہے جس میں چھپتا ہے۔ جس میں سب دیوتا رہتے ہیں۔ جس سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؎

۱۰- جو یہاں ہے وہی وہاں ہے - جو وہاں ہے وہی یہاں ہے - اُس شخص کو موت پر موت ہوتی ہے۔ جو یہاں کثرت دیکھتا ہے ؎

۱۱- من سے اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ یہاں کثرت مطلق نہیں ہے اُس شخص کو موت پر موت ہوتی ہے - جو یہاں کثرت دیکھتا ہے ؎

۱۲- انگوٹھے کے برابر پُرش جسم کے بیچ میں رہتا ہے۔ وہ ماضی و مستقبل کا ایشور ہے۔ اسواسطے اُسے جان کر آدمی کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؎

۱۳- انگوٹھے کے برابر پُرش بے دھوئیں والا نور ہے۔ وہ ماضی و مستقبل کا ایشور ہے۔ وہی آج ہے وہی کل ہوگا۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؎

۱۴- جسطرح پانی دشوار گزار چوٹیوں پر برس کر پہاڑوں میں منتشر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص دھرموں کو الگ الگ دیکھتا ہے۔ وہ اُنکے پیچھے دوڑتا ہے ؎

۱۵- جسطرح پانی پاک جگہ برس کر پاک رہتا ہے۔ اسیطرح اے گوتم گیانی مُنی کے آتما کا حال ہے

پانچویں وَلّی ۱- بے پیدائش سب سے گیان والے آتما کا شہر گیارہ دروازہ والا ہے۔ اسی آتما کے دھیان سے آدمی پھر سوچ نہیں کرتا۔ مُکت ہی مُکت ہوا کرتا ہے ؎

۲- آتما ہنس ہو کر آکاش میں رہتا ہے۔ وسو پاک ہو کر خلا میں۔ اگنی ہو کر ویدی

ہیں۔ اور سوم رس ہو کر دور نے ہیں۔ آدمیوں میں دیوتاؤں میں ستیہ میں آکاش میں وہی رہتا ہے۔ وہی وہ ہر چیز ہے جو پانی زمین یگیہ اور پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہی ستیہ ہے وہی بڑا ہے ؛

۳۔ اوپر پران کو کھینچتا ہے۔ نیچے اپان کو دھکیلتا ہے۔ بیچ میں بونا بیٹھا ہے اور تمام دیوتا اُس کی اُپاسنا کرتے ہیں ؛

۴۔ اس جسم میں رہنے والے آتما کے نکلنے یعنی جسم چھوڑنے پر یہاں کیا باقی رہتا ہے۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؛

۵۔ آدمی پران یا اپان سے نہیں جیتا۔ بلکہ کسی اور چیز سے ہی جیتا ہے جس کے سہارے یہ دونوں قایم ہیں ؛

۶۔ ہوشیار ہو۔ میں تجھے قدیم اور مخفی برہم کا بھید بتاتا ہوں۔ اور اس بات کا کہ مرنے کے بعد جیو کا کیا حال ہوتا ہے ؛

۷۔ بعض جسم دھارن کرنے کے لئے حمل میں آتے ہیں۔ بعض جڑ بن جاتے ہیں۔ غرض جیسا جیسا جس کا کرم اور گیان ہے۔ (ویسا ہی پھل ملتا ہے) ؛

۸۔ جو پُرش یعنی گیان سروپ آتما سوتے ہوئے آدمیوں میں جاگتا ہے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق خلقت کرتا ہے۔ وہی شدھ ہے۔ وہی برہم ہے۔ اسی کو غیر فانی کہتے ہیں۔ اسی کے سہارے تمام لوک ہیں۔ اس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا۔ یہی تحقیقاً آتما ہے ؛

۹۔ جسطرح آگ ایک ہے۔ اور دنیا میں داخل ہو کر ہر صورت کے لحاظ سے ویسی ہی شکل دار ہو رہی ہے۔ اسی طرح سب کا اندرونی آتما ایک ہے۔ اور ہر صورت دار چیز کے لحاظ سے شکل دار ہو کر بھی اس صورت سے باہر ہے ؛

۱۰۔ جسطرح ہوا ایک ہے۔ اور دنیا میں داخل ہو کر ہر صورت کے لحاظ سے ویسی ہی شکل دار ہو رہی ہے۔ اسیطرح سب کا اندرونی آتما ایک ہے۔ اور

ہر صورت دار چیز کے لحاظ سے شکل دار ہو کر بھی اُس صورت سے باہر ہے ؛

۱۱- جسطرح سورج تمام دنیا کی آنکھ ہے۔ مگر بیرونی چیزوں کے اُن نقصوں سے ملوّث نہیں ہوتا۔ جو اُس کی روشنی میں نظر آتے ہیں۔ اسی طرح تمام کائنات کا ایک اندرونی آتما کائنات کے دُکھوں سے ملوّث نہیں ہوتا کیونکہ وہ باہر ہے ؛

۱۲- آتما ایک ہے۔ سب کا منتظم ہے۔ سب کا اندرونی آتما ہے۔ اور اپنے ایک روپ کو بہت طرح کا بناتا ہے۔ جو گیانی لوگ اُسے اپنے اندر بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں دوامی سُکھ اُن کا ہے۔ اوروں کا نہیں ؛

۱۳- جو غیر دوامی چیزوں میں دوامی ہے۔ جو چیتنوں کا چیتن ہے۔ جو ایک ہو کر بہتوں کو اُنکی مرادیں دیتا ہے۔ اس آتما کو اپنے اندر بیٹھا ہوا جو گیانی دیکھتے ہیں۔ دوامی شانتی اُنکی ہے۔ اوروں کی نہیں ؛

۱۴- اسی کو ناقابل بیان پرم سُکھ مانتے ہیں۔ ہم اسے کیونکر جانیں کہ یہ جو چمکتا ہے۔ صاف صاف نظر آتا ہے یا نہیں ؛

۱۵- نہ وہاں سورج چمکتا ہے نہ چاند۔ نہ تارے نہ بجلی۔ بھلا آگ کا تو کیا کہنا ہے۔ اُس رخشاں و درخشاں کے سہارے ہی سب چیزیں رخشاں و درخشاں ہیں۔ اُسکی ہی چمک سے یہ سب چمکتی ہیں ؛

چھٹی ولی

۱- دنیا کے پیپل نے درخت کی شاخیں نیچے ہیں اور جڑ اوپر۔ وُہی یعنی جڑ شُدھ ہے۔ وُہی برہم ہے۔ اسی کو لافانی کہتے ہیں۔ اُسی کے سہارے تمام لوک ہیں۔ اُس سے باہر کوئی نہیں جاتا ؛

۲- تمام کائنات میں جو کچھ ہے وہ پران میں سے نکلکر پران ہی میں حرکت کرتا ہے۔ جو نہایت خوفناک ہے۔ بجلی کیطرح گرنے کو تیار رہتا ہے۔ جو اسے جان لیتے ہیں وہ غیر فانی ہو جاتے ہیں ؛

۳ - اسکے خوف سے آتش و آفتاب تپاں ہیں۔ اسی کے خوف سے اِندر
اور ہوا اور پانچویں موت دوڑتی پھرتی ہے ۔
۴ - اگر جسم چھوٹنے سے پہلے ہی آتما کو یہاں جان سکو تو سنسار چھوٹ جائیگا
نہیں تو خلقتوں اور لوکوں میں جنم لینا پڑیگا ۔
۵ - آتما کا جلوہ جسم انسانی میں اسطرح ہوتا ہے جسطرح آئینے میں عکس صاف
نظر آئے۔ پتری لوک میں اسطرح جسطرح خواب میں۔ گندھرو لوک میں اسطرح
جسطرح پانی میں۔ اور برہم لوک میں اسطرح جسطرح نور و سایہ علیحدہ علیحدہ ممیز ہوتے ہیں۔
۶ - اِندریاں اپنی خلقتوں سے علیحدہ علیحدہ پیدا ہوتی ہیں۔ آتما سے الگ
چیزیں ہیں۔ انہیں پیدائش و فنا ہے۔ جو گیانی ایسا جانتا ہے اُسے رنج نہیں ہوتا۔
۷ - اِندریوں سے پرے من ہے۔ من سے پرے بُدھی۔ بُدھی سے پرے
مہت۔ مہت سے پرے اویکت ۔
۸ - اویکت سے پرے پُرش ہے۔ جو ویاپک اور بے نشان ہے۔ اُسے جان کر
آدمی مکت ہوتا ہے اور لافانیت کو پہنچتا ہے ۔
۹ - نہ میدان نظر میں اُسکی صورت دکھائی دیتی ہے۔ نہ آنکھ سے اُس کو کوئی
دیکھ سکتا ہے۔ ہاں بُدھی اور من کے دھیان سے جو ضابطِ نفس گیانی
اُسکو جانتے ہیں وہ غیر فانی ہو جاتے ہیں ۔
۱۰ - جب پانچوں گیان اِندریاں من کے ساتھ ٹھہر جاتی ہیں اور بُدھی بھی حرکت
نہیں کرتی تو اس حالت کو پرم گتی یا موکش کہتے ہیں ۔
۱۱ - اس ضبطِ حواس کا نام یوگ ہے۔ اس میں ہوشیاری برتنی چاہئے۔
کیونکہ یوگ آتا ہے اور جاتا ہے ۔
۱۲ - آتما کو بانی آنکھ اور من سے نہیں جان سکتے۔ سوائے اسکے کہ کہیں "وہ ہے"

اسے اور کیونکر پائیں ٭

۱۳- اُسے دو طرح پا سکتے ہیں- خیال ہستی یا خیال حقیقت سے جو اسے ہست جانتا ہے اس پر کشف حقیقت بھی ہوتا ہے ٭

۱۴- من میں جتنی کامنائیں ہیں وہ سب جب وقت جاتی رہتی ہیں- اسوقت انسان فانی غیر فانی بن جاتا ہے اور برہم کو پہنچتا ہے ٭

۱۵- من میں جتنی گانٹھیں ہیں- وہ سب جس وقت ٹوٹ جاتی ہیں- اُسوقت انسان فانی غیر فانی بن جاتا ہے- اور برہم کو پہنچتا ہے ٭

۱۶- قلب میں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں- ان میں سے ایک سر کو پھوٹ گئی ہے- اس رستے جو اوپر چڑھتا ہے- وہ امر یعنی دیوتا بھاؤ کو پہنچتا ہے- اور ناڑیوں کی راہ مرتے دم آدمی کے پران چھوٹیں تو وہ مختلف رستوں پر لے جاتی ہیں ٭

۱۷- انگوٹھے کے برابر پرش جو اندرونی آتما ہے آدمیوں کے قلب میں ہمیشہ جاگزیں ہے- اُس کو جسم سے اسطرح الگ کرنا چاہیئے جسطرح سینک کو مونجھ سے الگ کر لیتے ہیں- اُسی کو شُدھ اور لافانی سمجھو- اسی کو شُدھ اور لافانی سمجھو ٭

۱۸- یم راج کے مُنہ سے نچکیتا یہ ودیا اور یوگ کا تمام طریق سُن کر بے پاپ ہوگیا اور برہم پد کو پہنچا- اور لوگوں کو بھی جو آتما کو جانتے ہیں یہی پھل ملتا ہے ٭

۱۹- وہ ہماری رکشا کرے- وہ ہمارا پالن کرے- وہ ہمیں زور آور بنائے- ہماری تحصیل علم پُر جلال ہو- اور ہم آپس میں نہ جھگڑیں ٭

پرشن اُپنشد

پہلا پرشن- ۱- بھردواج گوتر کا رشی سُکیشا- شیوی کا بیٹا رشی ستیہ کام

گرگ گوتر کا رشی سوریاین۔ اشول کا بیٹا رشی کوسلیہ۔ بدربھ دیش کا رہنے والا رشی بھارگو۔ اور کت کا پڑپوتا رشی کبندھی سب برہم میں لگے ہوئے اور برہم میں نشٹھا رکھنے والے تھے۔ انہیں برہم کی تلاش تھی۔ یہ سمجھ کر کہ بھگوان پپلاد ہمیں سب کچھ بتا دیں گے سب اس کے پاس آئے تھے ؞

۲۔ رشی جی اُن سے بولے کہ تم پھر تپ برہمچرج اور شردھا کے ساتھ سال بھر یہاں رہو بعد میں جو چاہو پوچھنا۔ اگر ہمیں آتا ہوگا تمہیں سب کچھ بتا دیں گے ؞

۳۔ کت کے پڑپوتے کبندھی نے پاس جا کر پوچھا۔ بھگوان یہ خلقت کہاں سے پیدا ہوتی ہے ؞

۴۔ رشی نے اُس سے کہا کہ خلقت کے خواہشمند پرجاپتی نے تپ کیا اور تپ کر کے ایک جوڑا پیدا کیا۔ رئی اور پران کہ یہ میرے لئے بہت سے خلقت کر دینگے ؞

۵۔ تحقیقاً سورج پران ہے اور چاند رئی۔ جو جو صورت دار اور بے صورت چیزیں ہیں وہ سب رئی ہیں۔ اس واسطے گویا صورت ہی رئی ہے ؞

۶۔ جب سورج طلوع ہو کر سمت مشرق میں داخل ہوتا ہے تو مشرقی پرانوں کو کرنوں میں دھارن کرتا ہے اور جب جنوب مغرب شمال نیچے اوپر اور بیچ کو پرکاش کرتا ہے تو سب پرانوں کو اپنی کرنوں میں دھارن کرتا ہے ؞

۷۔ یہی سورج ویشوانر ہے۔ وشوروپ ہے۔ پران ہے۔ اگنی ہے۔ جو طلوع ہوا کرتا ہے۔ رچا بھی یہی بات کہتی ہے ؞

۸۔ وشوروپ درخشاں۔ عالم کل۔ انتہائی مقام۔ نورانی۔ ایک تپتا ہوا ہزاروں کرنوں والا سینکڑوں طرح سے رہتا ہوا۔ مخلوق کا پران سورج طلوع ہوتا ہے ؞

۹۔ تحقیقاً سال پرجاپتی ہے۔ اس میں دو راہیں ہیں۔ دکشنا ین اور اُترائن جو لوگ یگیہ اور فیض رسانی کے کاموں ہی کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ فقط چاندر لوک

جیتے ہیں۔ انہیں پھر واپس آنا پڑتا ہے۔ اسواسطے جو رشی اولاد کے خواہشمند ہیں
وہ دکشنائن مارگ کو پاتے ہیں۔ یہ پتری یان رئی ہے ۞

۱۰۔ جو اُترائن مارگ سے تپ شردھا اور ودیا کے ساتھ آتما کے متلاشی ہیں وہ
سورج لوک کو جیتے ہیں۔ یہ پرانوں کا سرچشمہ ہے۔ غیر فانی ہے۔ بے خوفی کی جگہ ہے۔
انتہائی مقام ہے۔ اس سے پھر واپس نہیں آتے۔ یہ واپسی کی روک ہے چنانچہ شلوک ہے

۱۱۔ بعض کہتے ہیں وہ پتا ہے۔ پانچ پاؤں والا۔ بارہ صورتوں والا۔ بانی سے
بھرا ہوا۔ اور دیو لوک سے بھی اونچے مقام میں قیام رکھتا ہے۔ اسی کو بعض
کہتے ہیں کہ عالم کل ہے اور سات پہیوں اور چھ اروں کے رتھ میں جاگزیں ہے ۞

۱۲۔ تحقیقاً مہینہ پرجاپتی ہے۔ اسکا اندھیرا پکھواڑا رئی ہے اُجیالا پکھواڑا
پران ہے۔ اسواسطے رشی لوگ اُجیالے پاکھ میں یگیہ کرتے ہیں۔ اور لوگ اندھیرے پاکھ میں

۱۳۔ تحقیقاً دن رات پرجاپتی ہے۔ اسکا دن کا حصہ پران ہے۔ رات کا حصہ
رئی ہے۔ جو لوگ دن میں استری گمن کرتے ہیں وہ پران کو ضائع کرتے ہیں۔ جو
رات کو استری گمن کرتے ہیں وہ برہمچریہ دھارن کرتے ہیں ۞

۱۴۔ تحقیقاً اناج پرجاپتی ہے۔ اسی سے ویرج بنتا ہے جس سے تمام مخلوق پیدا ہوتی ہے

۱۵۔ اسطرح جو لوگ پرجاپتی کا برت دھارن کرتے ہیں وہ جوڑا پیدا کیا کرتے ہیں۔ برہم
لوک انہیں کا ہے۔ جن میں تپ برہمچریہ اور ستیہ رہتا ہے ۞

۱۶۔ اُن کا برہم لوک نرمل ہے جن میں ٹیڑھا پن جھوٹ اور دغا و فریب نہیں ہوتا ۞

دوسرا پرشن ۱۔ اب اُس سے ودربھ کے رہنے والے بھارگو نے پوچھا۔
کہ بھگوان اس مخلوق یعنی جسم کو کتنے دیوتا اُٹھائے رکھتے ہیں۔ ان میں سے
کتنے اس کو روشن کرتے ہیں اور ان سب میں بڑا کون ہے ۞

۲۔ اس کو رشی نے جواب دیا کہ دیوتا آکاش وایو اگنی جل پرتھوی۔ بانی

من آنکھ کان ہیں۔ وہ اپنی عظمت جتا کر کہنے لگے کہ ہم اس جسم کو سہارا دیکر کھڑا رکھتی ہیں۔

۳۔ ان سے مکھیہ پران نے کہا۔ تم موہ میں نہ پھنسو۔ میں ہی اپنے آپ کو پانچ طرح تقسیم کرکے اس جسم کو سہارا دیکر قائم رکھتا ہوں۔ انہیں یقین نہ آیا۔

۴۔ وہ غصّے سے اوپر کو چڑھنے سا لگا۔ اسکے اوپر چڑھنے سے سب اوپر چڑھ گئے اور اُس کے قیام کرنے سے پھر سب ٹھہر گئے۔ جسطرح شہد کی مکھیوں کی رانی کے چھتے سے اُٹھنے پر سب مکھیاں اُٹھنے لگتی ہیں اور پھر اس کے ٹھیرنے سے سب ٹھیر جاتی ہیں۔ اسی طرح بانی من آنکھ کان نے خوش ہوکر پران کی حمد کرنی شروع کی۔

۵۔ یہ آگ ہوکر تپتا ہے۔ یہ سورج بادل اندر اور ہوا ہے۔ یہ پرتھوی چاند اور دیوتا ہے۔ صورت دار اور بے صورت ہے۔ یہ غیر فانی ہے۔

۶۔ رتھ کی ناف میں جسطرح آرے لگے ہوتے ہیں۔ اسی طرح پران میں رگوید یجروید اور سام وید کے منتر یگیہ چھتری پن اور برہمن پن سب قائم ہیں۔

۷۔ تو پرجاپتی گربھ میں حرکت کرتا ہے۔ تو ہی پیدا ہوتا ہے۔ تجھے اے پران جو پرانوں میں رہتا ہے یہ سب مخلوق بلی دیتی ہیں۔

۸۔ دیوتاؤں کے واسطے تو سب سے بہتر آگ اور پتروں کے لئے سب سے پہلی سُودھا ہے۔ تو ہی اندریوں کا سچا چرِتر ہے اور تو ہی وہ اتھرو نامی پران ہے جو اعضا میں رس ہو پہنچاتا ہے۔

۹۔ تو اندر ہے۔ جلال سے رُدر ہے۔ حفاظت کرنے والا ہے۔ تو ہی خلا میں رواں سورج ہے۔ اور ستاروں کا حاکم ہے۔

۱۰۔ اے پران جب تو برستا ہے تو تیری یہ رعایا بہت خوش ہوتی ہے کہ حسب مرضی اناج پیدا ہوگا۔

۱۱۔ اے پران تو براتیہ (طالب علم) ہے۔ ایک رشی ہے۔ کھانے والا ہے۔

دنیا کا سچا مالک ہے۔ ہم تجھے بھوگ کے دینے والے ہیں اور اے ماترشون (آکاش
میں چلنے والا) تو ہمارا باپ ہے ٭

۱۲۔ تیرا جو بدن بانی کان اور آنکھ میں ہے اور جو من میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کو
کلیان کا دینے والا کر اور مت نکل ٭

۱۳۔ جو کچھ تینوں لوکوں میں ہے وہ پران کے بس میں ہے۔ ماں کی طرح تو ہم بیٹوں
کی حفاظت کر اور ہمیں دولت و اقبال اور عقل عطا کر ٭

تیسرا پرشن ۔ ۱۔ اب اُس سے اشول کے بیٹے کو سلیہ نے پوچھا کہ بھگون یہ پران
کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس جسم میں کیونکر آتا ہے۔ کیونکر اپنے آپ کو تقسیم کر کے
رہتا ہے۔ کیونکر جسم سے نکلتا ہے۔ کیونکر بیرونی دنیا کو سہارا دیتا ہے اور کیونکر اندرونی کو ٭

۲۔ رشی نے اُسے جواب دیا کہ تو ٹیڑھے سوال پوچھتا ہے۔ تو برہم گیانی ہے۔ اس واسطے
تجھے بتاتا ہوں ٭

۳۔ آتما سے یہ پران پیدا ہوتا ہے۔ جسطرح آدمی کا سایہ ہوتا ہے اسی طرح یہ
آتما میں پھیلا ہوا ہے۔ اس جسم میں من کے عمل سے آتا ہے ٭

۴۔ جسطرح راجہ حکام کو مقرر کرتا ہے کہ ان گاؤں میں تم متعین ہو ویسے اسیطرح
یہ مکھیہ پران اور پرانوں کو علیحدہ علیحدہ متعین کرتا ہے ٭

۵۔ پایو اور اُپستھ میں اپان رہتا ہے۔ آنکھ کان منہ ناک میں پران۔ بیچ میں سمان
یہی کھائے ہوئے اناج کو یکساں تقسیم کرتا ہے۔ اسی سے سات شعلے یا اندریاں اٹھتی ہیں ٭

۶۔ ہردے یعنی قلب میں آتما رہتا ہے۔ یہاں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔ ان میں
سے ہر ایک کی سو سو شاخیں ہیں اور پھر ان میں سے ہر ایک کی بہتر بہتر ہزار شاخیں
ہیں۔ ان میں ویان دورہ کرتا ہے ٭

۷۔ ایک ناڑی سے اُدان اوپر چڑھتا ہے اور اعمال نیک سے اچھے لوکوں کو اعمال بد

بُرے لوگوں کو اور دونوں سے منشیہ لوک کو لیجاتا ہے ٭

۸ - سورج باہر کا پران ہے - یہ طلوع ہوتا ہے تو آنکھ کے پران یعنی اندریہ کو مدد دیتا ہے - پرتھوی کا جو دیوتا ہے وہ آدمی کے اپان کو مدد دیتا ہے - اندر جو آکاش ہے وہ سمان ہے - ہوا ویان ہے ٭

۹ - بیرونی آگ تحقیقاً اُودان ہے - پس جب آگ بجھ جاتی ہے تو جیو من سے وابستہ اندریوں کے ساتھ پھر جنم لیتا ہے ٭

۱۰ - مرتے وقت جیسا خیال ہوتا ہے اُسی کے مطابق آدمی پران کیطرف رجوع کرتا ہے - پران اُدان اور آتما کے ساتھ ہو کر خیال کے مطابق لوک میں لیجاتا ہے ٭

۱۱ - جو جاننے والا اسطرح پران کو جانتا ہے - اس کا خاندان ختم نہیں ہوتا - امی اُن کی سنتانیں یہ شلوک ہے ٭

۱۲ - پران کی پیدائش - آنا - قیام رکھنا - پانچ طرح سے بسیط ہونا اور جسم میں رہنا جانکر آدمی لافانیت حاصل کرتا ہے - لافانیت حاصل کرتا ہے ٭

چوتھا پرشن - ۱ - اب اس سے گارگیہ نے پوچھا - بھگون اس پُرش میں کون سے دیوتا سوتے ہیں - کون سے جاگتے ہیں - کون خواب دیکھتا ہے - کس میں سب قیام پذیر رہتے ہیں ٭

۲ - رشی بولا اے گارگیہ جسطرح شعاعیں غروب آفتاب کے وقت روشن کرۂ شمسی میں ایک ہو جاتی ہیں اور پھر طلوع کے وقت نکل آتی ہیں - اسیطرح سب دیوتا بڑے بھاری دیوتا من میں ایک ہو جاتے ہیں - اسی واسطے یہ پُرش نہ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے - نہ سونگھتا ہے - نہ چکھتا ہے نہ چھوتا ہے نہ بولتا ہے - نہ پکڑتا ہے - نہ آنند لیتا ہے - نہ خارج کرتا ہے - نہ حرکت کرتا ہے - صرف یہ کہلاتا ہے کہ سوتا ہے ٭

۳ - اس شہر میں صرف پران کی اگنیاں جاگتی ہیں - اپان گارہپتیہ ہے - ویان

اُدوار پر جیتیہ۔ پران آہونیہ ہے۔ کیونکہ یہ گارہ پتیہ سے لے جائی جاتی ہے ؂

۴۔ جو سانس کو یکساں اندر لیجاتا اور باہر نکالتا ہے وہ سمان ہے۔ من یجمان ہے۔ اُدان پھل ہے۔ جو یجمان کو روز بروز برہم کو پہنچاتا ہے ؂

۵۔ یہاں یہ دیوتا سپن میں عظمت محسوس کرتا ہے۔ جو دیکھ چکا ہے اسکو دیکھتا ہے جو سُن چکا ہے اسکو سُنتا ہے ہر مقامات و اطراف جو محسوس کر چکا ہے اُن کو محسوس کرتا ہے۔ دیدہ و نادیدہ۔ شنیدہ و ناشنیدہ محسوس کردہ و نامحسوس کردہ ہست و نیست سب کو دیکھتا ہے۔ سب روپ ہوکر دیکھتا ہے ؂

۶۔ جب نور سے مغلوب ہوتا ہے۔ تو یہاں وہ دیو خواب نہیں دیکھتا بلکہ اس جسم میں خود سُکھ روپ ہو جاتا ہے ؂

۷۔ اے عزیز جسطرح پرندے بسیرے کے درخت کیطرف جاتے ہیں اسیطرح سب پرماتما میں جاتے ہیں ؂

۸۔ پرتھوی اور پرتھوی کی ماترا۔ جل اور جل کی ماترا۔ اگنی اور اگنی کی ماترا۔ وایو اور وایو کی ماترا۔ آکاش اور آکاش کی ماترا ؂ آنکھ اور جو کچھ دیکھا جاتا ہے۔ کان اور جو کچھ سُنا جاتا ہے۔ ناک اور جو کچھ سونگھا جاتا ہے۔ زبان اور جو کچھ چکھا جاتا ہے۔ جلد اور جو کچھ چھوا جاتا ہے ؂ بانی اور جو کچھ کہا جاتا ہے۔ ہاتھ اور جو کچھ پکڑا جاتا ہے۔ اندری اور جو کچھ آنند لیا جاتا ہے۔ گدا اور جو کچھ خارج کیا جاتا ہے۔ پاؤں اور جو کچھ چلا جاتا ہے۔ من اور جو کچھ سوچا جاتا ہے۔ بدھی اور جو کچھ نسچے کیا جاتا ہے۔ اہنکار اور جو کچھ ابھمان کیا جاتا ہے۔ چت اور جو کچھ چنتا جاتا ہے ؂ نور اور جو کچھ روشن کیا جاتا ہے۔ پران اور جو کچھ دھارن کیا جاتا ہے ؂

۹۔ یہی دیکھنے والا چھونے والا سُننے والا سونگھنے والا۔ چکھنے والا سوچنے والا جاننے والا کرنے والا گیان آتما پُرش ہے۔ وہ غیر فانی پرماتما میں آٹھر لیتا ہے ؂

۱۰۔ اے عزیز جو اس بے سائے۔ بے جسم۔ بے صفت اور شُدھ اکشر کو جانتا ہے وہ پرم اکشر کو پہنچتا ہے۔ وہ سروگیہ اور سب کچھ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شلوک ہے

۱۱۔ تمام اندریوں کے ساتھ وگیان آتما پران اور مہا بھوت جہاں قیام پذیر ہیں۔ اس اکشر کو جو جانتا ہے وہ سروگیہ ہوتا ہے اور سب میں دخل پاتا ہے ॰

پانچواں پرشن ۱۔ اب شبی کے بیٹے ستیہ کام نے پوچھا کہ بھگوان جو شخص مرتے دم تک اوم کا دھیان کرتا ہے۔ اس سے وہ کونسا لوک جیتتا ہے

۲۔ رشی بولا اے ستیہ کام یہی اوم پر اور اپر برہم ہے۔ اسواسطے گیانی تحقیقاً ان میں سے جا ہے جس لوک کو پہنچ سکتا ہے ॰

۳۔ اگر وہ پہلے ماترا کا دھیان کرتا ہے تو اس سے نور پا کر جلد تر اس زمین پر واپس آتا ہے۔ رچائیں اسکو منشیہ لوک میں لاتی ہیں اور وہ یہاں تپ شردھا اور برہم چرج سے ملا ہوا عظمت محسوس کرتا ہے ॰

۴۔ اگر دو ماتراؤں کا دھیان کرتا ہے تو اسے من کے ساتھ یکتائی حاصل ہوتی ہے۔ یجو کے منتر اسکو چندر لوک میں لے جاتے ہیں جو خلا کا سہارا ہے۔ وہ چندر لوک میں عظمت بھوگ کر پھر زمین پر آتا ہے ॰

۵۔ پھر اگر وہ تین ماترا والے اوم سے پرم پُرش کا دھیان کرتا ہے۔ تو روشن سورج میں وصل پاتا ہے۔ سانپ کی کینچلی چھوڑنے کیطرح پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اسے سام برہم لوک کو لیجاتے ہیں۔ اور وہاں وہ بڑے جیو گھن سے بھی پرے سب کے جسموں میں رہنے والے پرم پُرش کو دیکھتا ہے ॰

چھٹا پرشن ۱۔ اب اس سے بھردواج گوتر کے سوکیشا نے پوچھا۔ بھگوان کوسل دیش کے راج کمار ہرنیہ نابھ نے میرے پاس آ کر یہ سوال کیا کہ اے بھردواج تو سولہ کلاؤں والے پُرش کو جانتا ہے؟ میں نے اس کمار سے کہا کہ میں اسکو نہیں جانتا۔ اگر جانتا تو

تجھے کیونکر نہ بتاتا۔ جو جھوٹ بولتا ہے وہ جڑ کے ساتھ سوکھ جاتا ہے۔ اس لئے میں جھوٹ بولنے کے لایق نہیں۔ وہ چُپ چاپ اپنے رتھ میں سوار ہو کر چلا گیا سو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ سولہ کلا والا پُرش کہاں ہے ؂

۲۔ رشی نے جواب دیا کہ وہ پرش جس میں سولہ کلا ہیں۔ اسی جسم میں ہے ؂

۳۔ اسنے دیکھا میں کس کے نکلنے سے نکلنے لگا اور کس کے ٹھیرنے سے ٹھیر و نگا ؂

۴۔ اس نے پران کو پیدا کیا۔ پران سے شردھا آکاش ہوا آگ پانی پرتھوی اندریوں من اور اناج کو۔ اناج سے طاقت تپ منتر کرم اور لوک بنائے اور لوکوں میں نام کرم ؂

۵۔ جس طرح دریا اپنے جائے قیام سمندر کی طرف بہتے ہوئے سمندر میں پہنچکر لے ہو جاتے ہیں اور نام و صورت سے چھٹکر صرف سمندر کہلاتے ہیں اسی طرح درشٹا کی سولہ کلا اپنی جائے قیام پُرش کو پہنچکر اس میں لے ہوتی ہیں اور نام و صورت سے چھٹکر صرف پرش کہلاتی ہیں۔ اور وہ بے کلا غیر فانی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شلوک ہے ؂

۶۔ اُس جاننے کے لایق پُرش کو جانو جس میں سولہ کلائیں رہتی ہیں ؂

۷۔ رشی نے اُن سے کہا۔ پرم برہم کو میں اُتنا ہی جانتا ہوں۔ اس سے پرے اور کچھ نہیں ہے ؂

۸۔ انہوں نے اسکی پوجا کر کے کہا تو ہمارا باپ ہے۔ جو ہمیں اگیان کے سمندر سے پار اُتارتا ہے۔ رشیوں کو نمسکار۔ رشیوں کو نمسکار ؂

منڈک اُپنشد

پہلا منڈک

پہلا کھنڈ ۔ ۱۔ اوم۔ دنیا کا خالق اور لوگوں کا محافظ۔ برہما دیوتاؤں میں

سب سے پہلا ظاہر ہوا۔ اسنے برہم ودیا کو جو سب علوم کی جائے قیام ہے اپنے بڑے بیٹے اتھروا کو بتایا ۔

۲ - اتھروا کو جو ودیا برہما نے بتائی وہ اسنے انگرا رشی سے کہی۔ اسنے بھردواج گوتر کے رشی ستیہ واہ کو دی اور اسنے یہ سینہ بسینہ آئی ہوئی پرا ودیا انگرس رشی کو ۔

۳ - ایک بڑا بھاری گرہستی شونک انگرس رشی کے پاس وید کی ودھی کے مطابق آیا اور پوچھا کہ بھگون کس ایک کے جاننے سے یہ سب جانا جاتا ہے ۔

۴ - رشی بولا کہ برہم گیانی کہتے ہیں کہ جاننے کے لائق دو ودیا ہیں پرا اور اپرا ۔

۵ - اپرا میں رگوید یجروید سام وید اتھروید شکشا کلپ ویاکرن نرکت چھند اور جیوتش شامل ہیں۔ پرا وہ ودیا ہے جس سے وہ غیر فانی جانا جاتا ہے ۔

۶ - جو دیکھنے میں نہیں آتا۔ پکڑا نہیں جاتا۔ بے گوتر اور بے ذات ہے۔ بے آنکھ کان اور بے ہاتھ پاؤں۔ نتیہ ہمہ وہ ویاپی سوکشم نہایت لطیف اور بے تبدیلی ہے اور جسکو گیانی لوگ تمام مخلوق کا منبع و ماخذ دیکھتے ہیں ۔

۷ - جسطرح مکڑی جالے کو پیدا کرتی اور سمیٹتی ہے جسطرح زمین میں نباتات اگتی ہے جسطرح ہست انسان سے بال اور ناخن ہوتے ہیں۔ اسی طرح غیر فانی سے کائنات پیدا ہوتی ہے ۔

۸ - تپ سے برہم بڑھتا ہے۔ اس سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ اناج سے پران۔ من۔ ستیہ۔ لوک اور کرم میں امرت یعنی پھل ۔

۹ - جو سروگیہ ہے۔ سب کا جاننے والا ہے جس کی گیان مئے تپ ہے۔ اس سے یہ برہم نام روپ اور اناج پیدا ہوتا ہے ۔

دوسرا کھنڈ - ۱ - وید کے منتروں میں رشیوں نے جو کرم تریتا میں طرح طرح سے پھیلے ہوئے دیکھے ہیں وہ سچ ہیں۔ اے سچ کا ماننے والو تم ان کو ضرور کرو۔ لوکوں میں

کرم پھل بھوگنے کا تمہارا یہی رستہ ہے ۔

۲ - لکڑیوں میں آگ دہکنے پر جب شعلے اونچے اُٹھیں تو دو آجیہ بھاگوں کے درمیان آہوتیاں ڈالنی چاہئیں ۔

۳ - جس کا اگنی ہوتر کرم درش، پورنماس، چاتر ماسیہ، اگرائن، مہمان، آہوتی، وشو دیو اور بدھی کے بغیر ہے۔ اس کے ساتوں لوک تک سب لوک ناش ہو جاتے ہیں ۔

۴ - کالی (کالے رنگ والی) کرالی (مہیب) منوجوا (من کی رفتار والی) سُلوہتا (خوب سُرخ) سودھومر ورنا (دھوئیں کے رنگ والی) سپھلنگنی (شعلے والی) وشو روپی (ہر رنگ والی) منتحرک دیوی۔ آگ کی زبانیں کہلاتی ہیں ۔

۵ - ان کے روشن شعلوں میں مناسب وقت پر جو آہوتیاں دیتا ہے اسے یہ سورج کی کرنوں کے رستے اس لوک میں لیجاتی ہیں جہاں دیوتاؤں کا راجہ رہتا ہے ۔

۶ - یہ روشن آہوتیاں آؤ آؤ کہتی یجمان کو سورج کی کرنوں کی راہ لیجاتی ہیں۔ اس کی تکریم کرتی ہوئی یہ پیاری باتیں کہتی ہیں کہ تمہارے اچھے کرموں کا پھل یہ برہم لوک ہے ۔

۷ - یگیہ کی یہ کشتیاں جن میں اٹھارہ کے متعلق نچلا کرم کہا گیا ہے مضبوط نہیں ہیں۔ جو نادان لوگ اسی کو بھلائی مان کر خوش ہیں وہ ضعیفی اور موت میں بار بار پھنستے رہتے ہیں ۔

۸ - یہ اگیان میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اپنے آپ کو دانا اور عالم مانتے ہیں اور آوارہ سرگشتہ ہو کر اسی طرح دکھ اُٹھاتے ہیں جس طرح اندھے کی رہبری سے اندھے اُٹھاتے ہیں ۔

۹ - طرح طرح سے اگیان میں رہتے ہیں۔ بچوں کی طرح یہ مانتے ہیں کہ جو کچھ کرنا چاہئے وہ ہم کر چکے۔ کرم کانڈی ہوا و ہوس میں پھنس کر چونکہ گیان حاصل نہیں کرتے۔ اس واسطے مضطرب و بے قرار رہتے ہیں۔ اور کرم کا پھل ختم ہو جاتا ہے تو سورگ سے نیچے گرتے ہیں ۔

۱۰ - جو یگیہ اور پبلک کاموں کو ہی سب سے اعلیٰ مانتے ہیں وہ نادان اور کلیان کو نہیں جانتے بلکہ سورگ میں کرم پھل بھوگ کر اسی لوک یا اس سے نیچے کے

لوک میں گرتے ہیں ۞

۱۱- تپ اور شردّھا سے جو شانت من دانا آدمی بن میں رہتے ہیں اور سنیاس کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ بے پاپ ہو کر سورج کی راہ سے وہاں پہنچتے ہیں جہاں غیر متبدّل و غیر فانی پُرش ہے ۞

۱۲- کرم سے کمائے ہوئے لوکوں کا امتحان کر کے برہمن کو بیراگ کرنا چاہیے۔ نِتیہ کرمبہ یعنی موکش کرم سے نہیں ملتی۔ اس کے گیان کے واسطے ہاتھوں میں لکڑیاں لیکر وہ ودوان برہم گیانی کے پاس جانا چاہیے ۞

۱۳- گورو کو اس شم دم والے پاس آئے ہوئے چیلے کو تحقیق تا رفیق کے ساتھ برہم بدیا تمام و کمال بتانی چاہیے۔ جس سے وہ ہست مطلق غیر فانی پُرش کو جانے ۞

دوسرا منڈک

پہلا کھنڈ - ۱- یہ سچ ہے کہ جس طرح خوب دہکتی آگ سے صورت دار ہزاروں شعلے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح اے عزیز ذات غیر فانی سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور اسی میں لے ہو جاتی ہیں ۞

۲- وہ نورانی ہے۔ بے صورت ہے۔ محیط ہے۔ سب کے اندر باہر ہے۔ بے پیدائش ہے۔ بے پران ہے۔ بے من ہے۔ پاک ہے اور سب سے پرے کی شے اکشر سے بھی پرے ہے ۞

۳- اس سے پران من تمام اندریاں آکاش ہوا آگ پانی اور دھارن کرنے والی پرتھوی پیدا ہوتی ہے ۞

۴ - سب چیزوں کا اندرونی آتما یہ پُرش ہے جسکا سر اگنی ہے - آنکھ چاند سورج ہیں - اطراف کان ہیں - بانی سے نکلے ہوئے وید ہیں - ہوا پران ہے - قلب کُل کائنات ہے اور پاؤں زمین ہے ٭

۵ - برہم سے ہی آگ پیدا ہوتی ہے جسکا ایندھن سورج ہے - چاند سے بادل اور بادل سے زمین پر نباتات پیدا ہوتی ہے - مرد عورت میں ویرج سینچتا ہے - اور اسیطرح پُرش سے بہت سی مخلوق پیدا ہوتی ہے ٭

۶ - اسی سے رِگ وید سام وید اور یجُر وید کے منتر - دیکشا - یگیہ تمام کرتو یگیہ - دکشنا - سال - یجمان اور لوک ہوتے ہیں جنہیں چندرماں پاک اور سورج روشن کرتا ہے

۷ - اسی سے طرح طرح سے دیوتا - سادھیہ - جرند - پرند - پران اپان - جو - چاول - یقین و صدق - برہمچرج اور بِدھی پیدا ہوتے ہیں ٭

۸ - اسی سے سات پران - سات شعلے - سات لکڑیاں - سات ہوم اور یہ سات لوک پیدا ہوتے ہیں جن میں گپھا میں رہنے والے پران حرکت کرتے ہیں - یہ ہر ایک جیو کے لئے سات سات مقرر ہیں ٭

۹ - اسی سے سمندر اور پہاڑ پیدا ہوتے ہیں - اسی سے سب دریا بہتے ہیں اسی سے تمام نباتاتی دوائیں اور رس پیدا ہوتے ہیں جن سے انتر آتما بھوتوں سے گھرا رہتا ہے ٭

۱۰ - پُرش ہی یہ کُل کائنات ہے یعنی کرم اور تپ - برہم پرم امرت ہے - اسکو جو گپھا میں رکھا جانتا ہے وہی اے عزیز اگیان کی گانٹھ کو کاٹتا ہے ٭

دوسرا کھنڈ - ۱ - وہ پرتیکش ہے - قریب ہی ہردے کی گپھا میں حرکت کرتا ہے - بڑے سے بڑا ہے - سب کا آسرا ہے - جو جو حرکت کرتا ہے سانس لیتا ہے - آنکھ کھولتا موندتا ہے - سب اسی میں قیام پذیر ہیں - اسکو اسطرح

جانو کہ صورت دار اور بے صورت سب کچھ وہی ہے - جاننے کے لائق ہے -
علم سے باہر ہے - سب سے اعلےٰ ہے

۲ - جو پرکاشمان ہے - لطیف سے لطیف ہے جس میں لوک اور لوک والے سب
جاگزیں ہیں - وہ غیر فانی برہم ہے - پران من بانی ہے - ستیہ ہے - امرت ہے -
اے عزیز اسی کو نشانہ بنانا چاہئے

۳ - اپنشد کی بڑی استر روپ کمان لو - اپاسنا کا تیز کیا ہوا تیر اس میں
لگاؤ - برہم بھاؤ والے چت سے جھکا کر غیر فانی نشانے کو بیندھو

۴ - اوم کمان ہے - آتما تیر ہے - برہم اسکا نشانہ کہلاتا ہے - ہوشیار ہوکر
بیندھنا چاہئے - اور تیر کی طرح اسی کا روپ ہو جانا چاہئے

۵ - جس میں دیو لوک زمین خلا اور من سب پرانوں کے ساتھ پرویا ہوا ہے -
اسی ایک آتما کو جانو - اور باتیں چھوڑو - یہ امرت کا پل ہے

۶ - رتھ کے پہیے کی ناف میں جسطرح ڈنڈے لگے ہوتے ہیں اسیطرح جہاں ناڑیاں
ملتی ہیں وہاں یہ بہت طرح سے پیدا ہوتا ہوا اندر حرکت کرتا ہے - اوم میں آتما کا
دھیان کرو - تم تاریکی سے پرے اس پرم پد کو پہنچو

۷ - جو سروگیہ اور سب کا جاننے والا ہے جسکی عظمت زمین میں پھیلی ہوئی ہے - وہ
آکاش کیطرح محیط آتما چمکتے ہوئے برہم پور میں من روپ ہوکر رہتا ہے - پران اور
جسم کا رہبر ہے - قلب کے نزدیک اناج میں جاگزیں ہے - آنند روپ اور امرت
ہوکر پرکاشمان ہوتا ہے اور اسکو گیانی لوگ گیان کی آنکھ سے دیکھتے ہیں

۸ - جب یہ اعلےٰ و ادنےٰ آتما نظر آتا ہے تو قلب کی گرہ ٹوٹ جاتی ہے - تمام
شک و شبہات جاتے رہتے ہیں اور کرم نہیں رہتے

تیسرا منڈک

پہلا کھنڈ - ۱- دو ساتھ رہنے والے دوست پرندے ایک ہی درخت پر رہتے ہیں - ان میں سے ایک پھل کا مزہ لیتا ہے اور دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف دیکھتا ہے ۔

۲- اسی درخت پر جیو فکر میں غرق ہے اور بے طاقتی سے موہ میں پھنسا ہوا سوچ میں رہتا ہے - مگر جب دوسرے پرند یعنی ایشور کی عظمت کو دھیان سے دیکھتا ہے تو اسکا غم جاتا رہتا ہے ۔

۳- جب ناظر سونے کے رنگ والے کرتا ایشور پرش برہم کی جائے پیدائش کو دیکھتا ہے تو گیانی ہو کر پن پاپ سے چھوٹ کر اس جیسا ہی بے لوث ہو جاتا ہے ۔

۴- یہ پران ہے جو کل ذیحیات میں پرکاشمان ہے - برہم گیانی اسکو جان کر اتی وادی نہیں بنتا - بلکہ آپے میں کھیلنے والا - آپے سے محبت رکھنے والا - آپے میں کام کرنیوالا ہو جاتا ہے - یہی سب گیانیوں میں افضل و اعلیٰ ہے ۔

۵- یہ آتما جو جسم میں پاک اور نوری ہے - ستیہ تپ - برہمچریہ اور کامل گیان سے ہمیشہ ملتا ہے - اور اس کو بے پاپ جتی لوگ دیکھتے ہیں ۔

۶- ستیہ کی فتح ہوتی ہے نہ کہ جھوٹ کی - ستیہ سے ہی دیویان کا رستہ فراخ ہے جس پر پورن کام رشی چل کر وہاں پہنچتے ہیں - جہاں ستیہ کا اعلیٰ ترین خزانہ ہے ۔

۷- وہ بڑا نوری - خیال میں نہ آنے والا - لطیف سے لطیف محسوس ہوتا ہے - دور سے دور ہے اور پاس سے پاس - گیانیوں کو یہیں گپھا میں لگا ہوا دکھائی دیتا ہے

۸ - آنکھ - بانی - اور اندریوں - تپ یا کرم سے نہیں ملتا - گیان کی صفائی سے من شُدھ ہو جاتا ہے تو دھیان سے آدمی اُس بے تقسیم برہم کو دیکھتا ہے ؛

۹ - یہ لطیف آتما من سے جاننا چاہئے - جسمیں پران پانچ طرح سے داخل ہے اور تمام مخلوق کے دلوں میں پران بسیط ہے - جب یہ پاک ہو جاتا ہے تو آتما کا انو بھو ہوتا ہے ؛

۱۰ - من میں جس جس لوک کی کامنا ہوتی ہے اور پاک دل جن جن کامناؤں کی کلپنا کرتا ہے - ان لوکوں اور کامناؤں کو پاتا ہے - اسواسطے اہل دولت کو آتم گیانی کی پوجا کرنی چاہئے ؛

دوسرا کھنڈ - ۱ - وہ گیانی اس پرم برہم کو جانتا ہے جو کائنات کی جائے قیام ہے اور درخشاں ہو کر محسوس ہوتا ہے - جو بے خواہش اشخاص اُس کی خدمت کرتے ہیں وہ اس بیج سے باہر آ جاتے ہیں ؛

۲ - بشیوں کو جو سوچتا اور چاہتا رہتا ہے وہ ان خواہشوں کے مطابق جنم پر جنم پاتا ہے - جسکی خواہشیں پوری ہو گئی ہیں اور انو بھو بہم پہنچ گیا ہے اس کی کامنائیں سب یہیں لے ہو جاتی ہیں ؛

۳ - یہ آتما نہ بہت ودیا پڑھنے سے ملتا ہے نہ عقل سے نہ بہت سُننے سے جسے یہ چاہتا ہے اُسے ہی ملتا ہے اور اسپر اپنی حقیقت کو کھولتا ہے ؛

۴ - نہ یہ آتما کمزور کو ملتا ہے نہ غفلت کرنے والیکو نہ بے لنگ تپ والے کو - ہاں ان تجاویز سے جو گیانی کوشش کرتا ہے اسکا آتما برہم میں واصل ہوتا ہے ؛

۵ - برہم کو پہنچکر رشی گیان سے ترپت - کرت کرتیہ - بے خواہش اور شانت ہو جاتے ہیں - وہ مستقل مزاج آدمی دھیان میں لگے ہوئے سروویاپی برہم کو سب طرف سے پا کر سب میں ہی داخل ہوتے ہیں ؛

۶- جنہوں نے ویدانت کے گیان کا نشچے کر لیا ہے جو ضابطہ نفس ہیں - جن کا سنیاس اور یوگ سے من پاک و صاف ہو گیا ہے - وہ سب مرنے کے بعد برہم لوک میں پہنچتے ہیں - موکش پاتے ہیں اور پرم امرت ہو جاتے ہیں *

۷- پندرہ کلائیں اپنے منبع میں ملجاتی ہیں اور اندریاں اپنے دیوتاؤں میں کرم اور بگیان مے آتما سب سے پرلے غیر متبدل میں ایک ہو جاتا ہے *

۸- جسطرح نام و صورت کو چھوڑ کر ندیاں سمندر کی طرف بہتی ہوئی سمندر میں ہو جاتی ہیں - اسی طرح نام و صورت کو چھوڑ کر گیانی پرے سے پرے نورانی آتما کو پہنچ جاتا ہے

۹- تحقیقاً جو اس پرم برہم کو جانتا ہے وہ برہم ہو جاتا ہے - اسکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جو برہم گیانی نہ ہو - رنج سے تر جاتا ہے - پاپ سے تر جاتا ہے - گپھا کی گانٹھ سے چھٹکر مکت اور غیر فانی ہو جاتا ہے *

۱۰- سو یہاں یہ رچا عاید ہے - جو کرم کرتے ہیں - وید پڑھتے ہیں - برہم نشٹھ ہیں شردھا کے ساتھ ایک رشی نام اگنی میں آہتیاں دیتے ہیں - اور ودیا کی بدھی کے مطابق سر کا برت دھارن کرتے ہیں - انہیں کو یہ برہم ودیا بتانی چاہئے *

۱۱- اس صداقت کی رشی انگرا نے تعلیم دی ہے - بے برت ختم کئے ہوئے آدمی کو نہیں پڑھنی چاہئے - پرم رشیوں کو نمسکار - پرم رشیوں کو نمسکار *

۶- مانڈوکیہ اُپنشد

۱- اوم اکشر یہ سب کچھ ہے - اسکی تشریح کی جاتی ہے - ماضی حال مستقبل سب اومکار ہی ہے - اس کے علاوہ جو ذات اور تینوں زمانوں کی حد سے پرے ہے وہ بھی اومکار ہی ہے *

۲ - یہ سب کچھ برہم ہے - یہ آتما برہم ہے - یہ آتما چار پاد والا ہے ۞

۳ - بیداری کے مقام والا - بیرونی رُخ علم والا - سات اعضا والا اُنیس مُنہ والا کثیف بھوگ بھوگنے والا - ویشوانر پہلا پاد ہے ۞

۴ - خواب کے مقام والا - اندرونی رُخ علم والا - سات اعضا والا - اُنیس مُنہ والا لطیف بھوگ بھوگنے والا تیجس دوسرا پاد ہے ۞

۵ - جہاں سوتا ہوا نہ کچھ خواہش کرتا ہے - نہ کوئی خواب دیکھتا ہے - وہ سُشپتی ہے سُشپتی کے مقام والا - ایک بنا ہوا محض گیان گھن - آنند مے آنند بھوگنے والا - چیتنا مُنہ والا - پراگیہ تیسرا پاد ہے ۞

۶ - یہ سب کا ایشور ہے - یہ سرگیہ ہے - یہ انترجامی ہے - یہ سب کا منبع ہے - یہ خلایق کی جائے پیدائش و فنا ہے ۞

۷ - نہ اندرونی رُخ گیان والا - نہ بیرونی رُخ گیان والا - نہ بے گیان والا - نہ دیکھنے کے لایق - نہ بیوہار کے لایق - نہ سمجھنے کے لایق نہ کہنے کے لایق ۞ ذات احد کے گیان کا سار جسمیں کثرت کے نظارے نہیں ہیں - شانت شِو بے دوئی کو چوتھا مانتے ہیں - وہ آتما ہے - وہ جاننے کے لایق ہے ۞

۸ - یہ آتما اکشر کے لحاظ سے ماترا والا اومکار ہے - پاد ماترا ہیں اور ماترا پاد ہیں یعنی الف واو میم ہے ۞

۹ - بیداری کے مقام والا ویشوانر اُلف پہلی ماترا ہے - پراپت ہونے یا مقدم ہونے کی وجہ سے جو ایسا جانتا ہے اسکی تمام خواہشیں پوری ہوتی ہیں اور سب میں مقدم رہتا ہے ۞

۱۰ - خواب کے مقام والا تیجس "واو" دوسری ماترا ہے - اونچا ہونے اور بیچ میں ہونے کی وجہ سے - جو ایسا جانتا ہے وہ اپنے سلسلۂ علم کو اونچا

اُٹھاتا ہے - درجۂ یکسانیت میں پہنچتا ہے - اور اس کے خاندان میں کوئی برہم کا نہ جاننے والا نہیں ہوتا ॥

۱۱- سُشپتی کے مقام والا پراگیہ ”م“ تیسری ماترا ہے - ماپنے کا پیمانہ ہونے یا لئے کی جگہ ہونے کی وجہ سے - جو ایسا جانتا ہے وہ اس سب کو ماپتا ہے - اور اُس میں ہی سب لئے ہوتے ہیں ॥

۱۲- بے ماترا چوتھا ہے جو بیوہار کے لایق نہیں ہے - اس میں دنیا غائب ہو جاتی ہے - وہ منگل روپ اَدوَیت ہے ॥ اسطرح اونکار ہی آتما ہے - جو ایسا جانتا ہے وہ آتما سے آتما میں داخل ہوتا ہے - وہ آتما سے آتما میں داخل ہوتا ہے ॥

تیتریہ اُپنشد

شکشاولی

پہلا انوواک - ۱- مِتر ہمارے لئے سُکھ روپ ہو - اندر اور برہسپتی ہمارے لئے سُکھ روپ ہوں - بڑے قدموں والا - وشنو ہمارے لئے سُکھ روپ ہو - برہم کو نمسکار ہو - اے وایو تجھ کو نمسکار ہو - تجھ کو ہی میں پرتیکش برہم کہونگا - رِت کہونگا - ستیہ کہونگا - سو میری رکشا کرو - گورو کی رکشا کرو - رکشا کرو میری - رکشا کرو گورو کی - اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ ॥

دوسرا انوواک - ۱- اوم - اب ہم شکشا کی تشریح کریں گے - حروف صحیح - حروف علّت - درازی - کوشش - یکسانیت اور سلسلہ - یہ شکشا اَدھیائے ہے ॥

تیسرا انو واک ۔ ۱ ۔ ہم دونوں کا ساتھ جس ہو ۔ ہم دونوں میں ساتھ برہم
تیج ہو ۔ اب ہم سنگھتا کے اپنشد کی تشریح پانچ قانون میں کریں گے ۔ بلحاظ
لوک ۔ بلحاظ نور ۔ بلحاظ علم ۔ بلحاظ اولاد اور بلحاظ جسم ۔ انکو مہا سنگھتا کہتے

۲ ۔ اب لوکوں کے تعلق کو لیجیے ۔ زمین پہلا روپ ہے ۔ دیولوک آخر روپ ہے
آکاش ملاپ ہے ۔ ہوا ملانے والی چیز ہے ۔ یہ تعلق بلحاظ لوک ہوا ؛

۳ ۔ اب نور کے تعلق کو لیجیے ۔ آگ پہلا روپ ہے ۔ سورج آخر روپ ہے ۔ پانی
ملاپ ہے ۔ بجلی ملانے والی چیز ہے ۔ یہ تعلق بلحاظ نور ہوا ؛

۴ ۔ اب علم کے تعلق کو لیجیے ۔ گورو پہلا روپ ہے ۔ چیلا آخر روپ ہے ۔ علم
ملاپ ہے ۔ تشریح ملانے والی چیز ہے ۔ یہ تعلق بلحاظ علم ہوا ؛

۵ ۔ اب اولاد کے تعلق کو لیجیے ۔ ماں پہلا روپ ہے ۔ باپ آخر روپ ہے
اولاد ملاپ ہے ۔ جننا ملانے والی چیز ہے ۔ یہ تعلق بلحاظ اولاد ہوا ؛

۶ ۔ اب جسم کے تعلق کو لیجیے ۔ نچلا جبڑا پہلا روپ ہے ۔ اوپر لا جبڑا آخر روپ
ہے ۔ کلام ملاپ ہے ۔ زبان ملانے والی چیز ہے ۔ یہ تعلق بلحاظ جسم ہوا ؛

چوتھا انو واک ۔ ۱ ۔ جو اندر ویدوں میں اعلےٰ ہے ۔ سب صورتوں
والا ہے ۔ اور امرت یعنی ویدوں سے افضل ہے ۔ وہ مجھے عقل سے طاقتور
اے دیو میں امرت کا دھارن کرنے والا ہوں ۔ میرا جسم قابل ہو ۔ میری زبان
نہایت شیریں ہو ۔ کانوں سے بہت کچھ سنوں ۔ تو عقل سے ڈھکا ہوا
غلاف ہے ۔ میرے سنے ہوئے علم کی حفاظت کر ؛

۲ ۔ جو شری کثرت کے ساتھ میرے لئے کپڑے گائیں اور کھانا پینا ہمیشہ لاتی ہے
بڑھاتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اس کو بھیڑ بکری اور مویشیوں کے ساتھ میرے
لا سواہا ۔ میرے پاس برہم چاری آئیں سواہا ۔ میرے پاس ہر طرف سے

برہم چاری آئیں سوَاہا۔ میرے پاس بہت سے برہم چاری آئیں سوَاہا۔ برہمچاریہ نکلا
من شانت ہو سوَاہا۔ برہمچاریوں کے حواس ضبط میں رہیں سوَاہا ٭

۳۔ میں آدمیوں میں جس والا بنوں سوَاہا۔ اے بھگوان تجھ ہزار شاخ
والے میں بیج ہو کر بنوں سوَاہا۔ جسطرح ندیاں ڈھلان کیطرف بہتی ہیں اور جسطرح
مہینے سال کی طرف اسیطرح اے بھگوان ہر طرف سے برہم چاری میرے پاس
آئیں سوَاہا۔ تو جائے قیام ہے۔ مجھے روشنی دکھا۔ مجھے پہنچ ٭

پانچواں انوواک۔ ۱۔ بھُو بھُوہ سُوہ۔ یہ تین ویاہرتیاں ہیں۔ انکے
علاوہ چوتھی مہاچمسیہ رشی نے اور بتائی ہے۔ اسکا نام مہہ ہے۔ وہ برہم ہے۔
وہ آتما ہے۔ اور دیوتا اس کے اعضا ہیں ٭

۲۔ یہ چاروں تین چار چار طرح کے ہیں اور چاروں ویاہرتیاں بھی چار طرح کی ہیں۔
جو انکو جانتا ہے وہ برہم کو جانتا ہے اور اس کے واسطے سب دیوتا تحفے لاتے ہیں ٭

چھٹا انوواک۔ ۱۔ یہ جو ہردے کے اندر آکاش ہے۔ اسمیں یہ پُرش
منومے غیر فانی نوری رہتا ہے۔ تالو کے اندر جو پستان سی لٹکتی ہے اس کے
اندر سے ہوتی ہوئی سر کی ہڈی کو پھوڑتی ہوئی بالوں کی حد تک ایک ناڑی
گئی ہے وہ اس پرکاشمان پُرش کا رستہ ہے۔ بھُو ویاہرتی کی صورت
میں وہ آگ میں قیام کرتا ہے۔ بھُوہ کی صورت میں ہوا میں۔ سُوہ کی صورت
میں سورج میں اور مہہ کی صورت میں برہم میں ٭

۲۔ وہاں وہ سوراجیہ پاتا ہے۔ من کی حکومت پاتا ہے۔ بانی کا مالک۔ آنکھ کا
مالک۔ کان کا مالک اور بُدھی کا مالک ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے آگے چل کر برہم
بنتا ہے۔ جس کا جسم آکاش ہے۔ جس کی ماہیت ستیہ ہے۔ جو اندریوں سے
کھیلتا ہے۔ من کا آنند لیتا ہے۔ شانت ہے۔ پوران کام ہے۔ غیر فانی ہے۔

اسے پراچین یوگ تو اسطرح اپاسنا کرے ۔

ساتواں انوواک - ۱ - زمین خلا آسمان سمتیں اور بیچ کے گوشے ۔
آگ ہوا سورج چاند اور ستارے پانی نباتات درخت آکاش
اور آتما - یہ ادھی بھوت ہوا - اب ادھیاتم کہتے ہیں - پران اپان اُدان سمان اور
ویان - آنکھ کان من بانی اور جلد - چمڑا گوشت پٹھے ہڈی اور چربی - اسی طرح کا
فیصلہ کر کے رشی نے کہا تھا کہ یہ سب کچھ پنکتی ہے پنکتی سے ہی پنکتی کو سہارا ملتا ہے

آٹھواں انوواک - ۱ - اوم برہم ہے - اوم یہ سب کچھ ہے - اوم ماننے کے
وقت بولا جاتا ہے - اوم شراوے یہ سنکر یگیہ کرنے والے وید منتر سناتے ہیں - اوم کہکر
سام گاتے ہیں - اوم شوم کہکر شستر منتر پڑھتے ہیں - اوم کہکر ادھوریو پرتی گر
منتر پڑھتا ہے - اوم کہہ کر برہما اجازت دیتا ہے - اوم کہتا ہے اور اگنی ہوتر
کی اجازت دیتا ہے - اوم بولکر برہمن کہتا ہے کہ میں برہم کو پہنچوں اور وہ
برہم کو پہنچتا ہے ۔

نواں انوواک - ۱ - رت اور وید کا پڑھنا پڑھانا - ستیہ اور وید کا پڑھنا
پڑھانا - تپ اور وید کا پڑھنا پڑھانا - دم اور وید کا پڑھنا پڑھانا - شم اور وید کا
پڑھنا پڑھانا - اگنیاں اور وید کا پڑھنا پڑھانا - اگنی ہوتر اور وید کا پڑھنا پڑھانا -
مہمان نوازی اور وید کا پڑھنا پڑھانا - فرائض انسانی کا ادا کرنا اور وید کا پڑھنا پڑھانا -
استری گمن اور وید کا پڑھنا پڑھانا - اولاد کا پیدا کرنا اور وید کا پڑھنا پڑھانا -
آل اولاد کا پھیلانا اور وید کا پڑھنا پڑھانا ۔

۲ - راستباز رتھیتر رشی صرف ستیہ کو ضروری مانتا ہے - ہمیشہ تپ کرنے والا
پوروشِشٹ صرف تپ کو اور مدگل کا بیٹا ناک صرف وید کے پڑھنے پڑھانے
کو - اسکی رائے میں یہی تپ ہے یہی تپ ہے ۔

دسواں انوواک - ۱ - میں درخت کا حرکت دینے والا ہوں - میرا جس
پُشت کوہ کی طرح برقرار ہے - میری جڑ اسی طرح مقدس ہے - جسطرح پالنے والے
میں امرت ہوتا ہے - میں چمکدار خزانہ ہوں - دانا ہوں - غیر فانی ہوں - لایزال
ہوں ۔ یہ ترشنکو آچاریہ کا ویدانوبچن ہے ۔

گیارھواں انوواک - ۱ - گورو وید پڑھا کر چیلے کو ہدایت کرتا ہے - کہ سچ
بول - دھرم پہ چل - وید پڑھنے میں غفلت نہ کر - گورو کو من چاہتا مال دیکر سلسلۂ اولاد
کو قطع نہ کر - سچ سے غفلت نہ کر - وید پڑھنے پڑھانے سے غفلت نہ کر ۔

۲ - دیوتا اور پتری کرموں سے غفلت نہ کر - ماں کو دیوتا مان - باپ کو دیوتا
مان - گورو کو دیوتا مان - مہمان کو دیوتا مان - بے عیب اعمال ہی کرنا کہ اور کسی
طرح کے - جن کو ہم اچھے کرم جانتے ہیں انہیں کو عمل میں لانا کہ اور کرموں کو ۔

۳ - جو ہم سے اچھے برہمن ہیں انکی آسن وغیرہ دینے سے خدمت کر - اعتقاد
سے دے - بے اعتقادی سے دے - جی کھولکر دے - شرم وحیا کے ساتھ دے -
ڈر کر دے - ہمدردی کے ساتھ دے ۔

۴ - اگر تجھے کسی دھرم کے کام یا روزی کمانے میں شک وشبہ ہو تو جس طرح
وہاں دانا ادھکاری آزاد خوش خلق دھارمک برہمن برتاؤ کرتے ہیں اسی طرح
تو بھی کر - ملزموں کے بارے میں بھی جسطرح وہاں دانا ادھکاری آزاد خوش
خلق اور دھارمک برہمن برتتے ہیں اسی طرح تو بھی برتاؤ کر - یہ امر ہے - یہ
ہدایت ہے - یہ ویدوپنشد ہے - یہی تعلیم ہے - اسی پر عمل کرنا چاہئے - اسطرح چلنا چاہئے ۔

بارھواں انوواک - ۱ - مِتر ہمارے لئے سُکھ روپ ہو - ورن ہمارے
لئے سُکھ روپ ہو - اِندر اور برہسپتی ہمارے لئے سُکھ روپ ہو - بڑے قدموں
والا وشنو ہمارے لئے سُکھ روپ ہو - برہم کو نمسکار ہو - اے دیو تجھ کو نمسکار ہو -

تجھ کو ہی میں نے پرتکیش برہم کہا۔ رت کہا ستیہ کہا۔ سو تو نے میری رکشا کی اور گورو کی رکشا کی۔ رکشا کی میری۔ رکشا کی گورو کی۔ اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ۔

آنند ولی

پہلا انوواک ۱۔ وہ برہم ہم دونوں گورو چیلوں کی ساتھ ساتھ رکشا کرے اور ساتھ ساتھ بھوگ دے۔ ہم ساتھ ساتھ طاقت پائیں۔ ہمارا پڑھا ہوا علم پُر جلال ہو۔ ہم باہم مخالفت نہ کریں۔ اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ۔

۲۔ برہم گیانی پرم برہم کو پاتا ہے۔ اس میں یہ رچا ہے۔ برہم ستیہ گیان اور اننت ہے جو اسکو گپھا کے پرم آکاش میں چھپا ہوا جانتا ہے وہ سروگیہ برہم کے ساتھ تمام کامناؤں کو بھوگتا ہے۔

دوسرا انوواک ۱۔ جو جو مخلوق زمین پر رہتی ہے۔ تحقیقاً وہ اناج سے پیدا ہوتی ہے۔ اور انجام میں اناج ہی میں لے ہو جاتی ہے۔

۲۔ اناج عمر میں سب سے بڑا ہے۔ اس واسطے دارو سرو کہلاتا ہے۔ جو اناج میں برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں انہیں اناج ملتا ہے۔ اناج تمام بھوتوں سے عمر میں بڑا ہے۔ اسواسطے دارو سرو کہلاتا ہے۔ اناج سے بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ اناج سے بڑھتے ہیں۔ چونکہ یہ بھوتوں سے کھایا جاتا اور انہیں کھاتا ہے۔ اسواسطے اسکو ان کہتے ہیں۔

تیسرا انوواک ۱۔ پران سے دیوتا آدمی جانور سب جیتے ہیں۔ پران بھوتوں کی زندگی ہے اسواسطے زندگی کُل کہلاتا ہے۔ اس سے پہلے ان مے کا یہ جسم تھا۔ وہ الاپران مے آتما ہے۔

۴ - اس پران مے کے اندر ایک اور آتما منومے ہے اور اس سے یہ بھرا ہوا ہے ۔
یہ پُرش کی طرح ہے اور ویسا ہی ہے جیسا پران مے ہے - اسکا یجُر وید کے منتر سر
ہیں - رگ وید کے منتر دایاں بازو ہیں - سام وید کے منتر بایاں بازو ہیں - آدیش
دھڑ ہے - اتھرو وید کے منتر پُوچھ یا سہارا ہیں - اس میں یہ شلوک سند ہے ؛

چوتھا انوواک - ۱ - جو شخص برہم کا آنند جانتا ہے جس کو نہ پاکر بانی من کے
ساتھ واپس آجاتی ہے - وہ کبھی سے نہیں ڈرتا - اس پہلے پران مے جسم کا یہ منومے آتما ہے ؛
۴ - اس منومے کے اندر ایک اور آتما گیان مے ہے اور اُس سے یہ بھرا ہوا ہے - یہ پُرش کی طرح ہے اور
ویسا ہی ہے جیسا منومے ہے - اُسکا شردھا سر ہے - رت دایاں بازو ہے - ستیہ بایاں
بازو ہے - یوگ دھڑ ہے - مہہ پُوچھ یا سہارا ہے - اس میں یہ شلوک سند ہے ؛

پانچواں انوواک - ۱ - گیان یگیہ کا تانا بانا تنتا ہے - کرموں کا تانا
بانا تنتا ہے - تمام دیوتا گیان کی اُپاسنا یہ مانکر کرتے ہیں کہ وہ عمر میں سب
سے بڑا برہم ہے - جو شخص گیان کو برہم جانتا ہے اور اُس سے غفلت نہیں
کرتا - وہ جسمانی پاپوں کو چھوڑ کر سب کامناؤں کو بھوگتا ہے - اس پہلے منو
مے کا یہ جسم میں رہنے والا گیان مے آتما ہے ؛
۴ - اس گیان مے کے اندر ایک اور آتما آنند مے ہے اور اس سے
یہ بھرا ہوا ہے - یہ پُرش کی طرح ہے اور ویسا ہی ہے جیسا گیان مے ہے
اُس کا پیارا ہونا سر ہے - خوشی دایاں بازو ہے - آنند دھڑ ہے - برہم
پُوچھ یا سہارا ہے - اس میں یہ شلوک سند ہے ؛

چھٹا انوواک - ۱ - جو برہم کو اسَت جانتا ہے وہ اسَت ہی ہو جاتا ہے جو یہ جانتا
ہے کہ برہم ہے - اُسکو لوگ سَت بتاتے ہیں - اس سے پہلے گیان مے کا یہ آنند مے آتما ہے ؛
۲ - اب یہ سوال ہیں - کیا اگیانی اس دنیا سے رخصت ہو کر برہم بھاو کو پہنچتا ہے - یا فقط

گیانی اس دنیا کو چھوڑ کر برہم بھاؤ کو پہنچتا ہے ۔

۲ - یہ سب کچھ پہلے ست تھا - اُسنے کامنا کی کہ بہت ہو جاؤں اور مخلوق کو پیدا کروں - اُسنے تپ تپی اور تپ تپ کر جو کچھ یہ ہے سب کو پیدا کیا - اسکو پیدا کرکے اس میں داخل ہوا - داخل ہو کر صورت والا اور بے صورت معین و غیر معین - با مکان و بے مکان - گیان اور اگیان - جھوٹ اور سچ - غرض سب کچھ ہو گیا - اسی کو ستیہ کہتے ہیں - اس میں یہ شلوک ستارہ ہے ۔

ساتواں انوواک ۱ - پہلے یہ مشہود نہ تھا پھر مشہود ہوا - اُسنے اپنے آپ کو بنایا اسواسطے عمدہ بنا ہوا کہلاتا ہے - جو عمدہ بنا ہوا ہے وہ رس ہے - رس کو پاکر ہی آدمی آنندی ہوتا ہے اگر یہ آنند آکاش میں نہ ہو تو کون جیے کون سانس لے - یہی آنند دینے والا ہے ۔

۲ - جب آدمی برہم میں بیخوفی سے قیام کرتا ہے جو نظر نہیں آتا بے جسم ہے بے تعبیر ہے اور بے مکان ہے - تو ابھے پد کو پہنچتا ہے جب ذرا بھی بھید محسوس کرتا ہے تو اسے خوف ہوتا ہے - یہ خوف مُنن کرنیوالے عالم کے واسطے ہوتا ہے - اسمیں یہ شلوک ستارہ ہے ۔

آٹھواں انوواک ۱ - اسی کے خوف سے ہوا چلتی ہے - اسی کے خوف سے سورج طلوع ہوتا ہے - اسی کے خوف سے آگ بجلی اور پانچویں موت دوڑتی پھرتی ہے ۔

۲ - اب آنند کا بچار شروع کیا جاتا ہے - آدمی نوجوان ہو - بھلا نوجوان ہو علم فضل سے بہرہ ور رکھتا ہو - صاحب تادیب و انضباط ہو - بدن کا مضبوط ہو - طاقت میں بڑھ چڑھ کر ہو - اور اسکے واسطے یہ کل زمین دولت و مال سے بھرپور ہو تو یہ ایک انسانی آنند ہے

۳ - ایسے سو انسانی آنندوں کا مجموعہ منشیہ گندھرووں کا ایک آنند ہے اور بیغرض کام وید کے رازداں کا - منشیہ گندھرووں کے سو آنندوں کا مجموعہ دیو گندھرووں کا ایک آنند ہے اور بیغرض کام وید کے رازداں کا - دیو گندھرووں کے سو آنندوں کا مجموعہ اُن پتروں کا ایک آنند ہے جو عرصہ دراز تک پتری لوک کے بھوگ بھوگتے ہیں - اور بیغرض کام وید کے رازداں کا ۔

ایسے پتروں کے سو آنندوں کا مجموعہ آجانج دیوتاؤں کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - آجانج دیوتاؤں کے سو آنندوں کا مجموعہ اُن کرم دیوتاؤں کا ایک آنند ہے جو اپنے کرموں سے دیو بھاؤ کو پہنچتے ہیں - اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - کرم دیوتاؤں کے سو آنندوں کا مجموعہ دیوتاؤں کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - دیوتاؤں کے سو آنندوں کا مجموعہ اندر کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - اندر کے سو آنندوں کا مجموعہ برہسپتی کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - برہسپتی کے سو آنندوں کا مجموعہ پرجاپتی کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا - پرجاپتی کے سو آنندوں کا مجموعہ برہما کا ایک آنند ہے اور نیز نشکام وید کے رازداں کا ٭

نواں انوواک - ا - جو شخص برہم کا آنند جانتا ہے جس کو نہ پاکر بانی من کے ساتھ واپس آجاتی ہے - وہ کسی سے نہیں ڈرتا ٭

۲ - اس کو یہ فکر بھی نہیں ستاتا کہ میں نے فلاں اچھا کام کیوں نہیں کیا - اور فلاں بُرا کام کیوں کیا - ایسا جاننے والا دونوں کو آتما سمجھتا ہے - تحقیقاً برگیانی دونوں ہی کو آتما سمجھتا ہے - یہ اُپنشد یعنی سترِ خفی ہے ٭

بھرگو ولّی

پہلا انوواک - ا - ورُن کا بیٹا بھرگو اپنے باپ ورُن کے پاس آیا کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دو - اُسنے کہا انن یہ پران آنکھ من بانی - پھر کہا جس سے یہ بھوت پیدا ہوتے ہیں - پیدا ہو کر جس سے جیتے رہتے ہیں - جس میں لیا کرتے ہیں

ہیں۔ اسکو جاننے کی خواہش کر وہ برہم ہے۔ بھرگو نے تپ کی اور تپ کرکے ◆

دوسرا انوواک ۔ ا۔ اسنے جان لیا کہ اناج برہم ہے۔ تحقیقاً اناج ہی سے یہ سب بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر اناج ہی سے جیتے رہتے ہیں۔ اور اناج ہی میں جاکر لے ہوجاتے ہیں۔ یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دو۔ ورن نے کہا کہ تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ تپ ہی برہم ہے۔ اُس نے تپ کی اور تپ کرکے ◆

تیسرا انوواک ۔ اسنے جان لیا کہ پران برہم ہے۔ تحقیقاً یہ پران ہی سے یہ سب بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر پران ہی سے جیتے رہتے ہیں۔ اور پران ہی میں جاکر لے ہوجاتے ہیں۔ یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دو۔ ورن نے کہا کہ تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ تپ ہی برہم ہے۔ اُس نے تپ کی اور تپ کرکے ◆

چوتھا انوواک ۔ ا۔ اسنے جان لیا کہ من برہم ہے۔ تحقیقاً من ہی سے یہ سب بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر من ہی سے جیتے ہیں اور من ہی میں جاکر لے ہوجاتے ہیں۔ یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دو۔ ورن نے کہا تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ تپ ہی برہم ہے۔ اُس نے تپ کی اور تپ کرکے ◆

پانچواں انوواک ۔ ا۔ اس نے جان لیا کہ گیان برہم ہے۔ تحقیقاً گیان ہی سے یہ سب بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر گیان ہی سے جیتے ہیں اور گیان ہی میں جاکر لے ہوجاتے ہیں۔ یہ جان کر وہ اپنے باپ ورن کے پاس آیا کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دو۔ ورن نے کہا کہ تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ تپ ہی برہم ہے۔ اسنے تپ کی اور تپ کرکے ◆

چھٹا انوواک۔ ۱۔ اسنے جان لیا کہ آنند برہم ہے۔ تحقیقاً آنند ہی سے
یہ سب بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر آنند ہی سے جیتے ہیں اور آنند ہی
میں جا کر لے ہو جاتے ہیں۔ یہ بدیا ہے جو بھرگو نے سیکھی اور ورن نے سکھائی
یہ پرم آکاش میں قیام رکھتی ہے۔ جو اسے جانتا ہے وہ پرم برہم میں قیام
کرتا ہے۔ اناج پاتا ہے اور کھاتا ہے۔ اولاد مویشی اور برہم تیج سے عظمت
پاتا ہے۔ شہرت سے عظمت پاتا ہے ٭

ساتواں انوواک۔ ۱۔ آدمی کو چاہئے کہ اناج کی مذمت نہ کرے۔
یہ برت ہے۔ پران اناج ہے جسم کھانے والا ہے۔ پران میں جسم کا
قیام ہے اور جسم میں پران کا۔ سو یہ اناج اناج میں قیام رکھتا ہے۔ جو اس
اناج میں قیام رکھنے والے اناج کو جانتا ہے وہ برہم میں قیام کرتا ہے۔ اناج
پاتا ہے اور کھاتا ہے۔ اولاد مویشی اور برہم تیج سے عظمت پاتا ہے۔ شہرت
سے عظمت پاتا ہے ٭

آٹھواں انوواک۔ ۱۔ آدمی کو چاہئے کہ اناج سے انکار نہ کرے۔ یہ برت
ہے۔ پانی اناج ہے اور آگ کھانے والی۔ پانی میں آگ کا قیام ہے اور آگ میں پانی کا۔
سو یہ اناج اناج میں قیام رکھتا ہے۔ جو اس اناج میں قیام رکھنے والے کو اناج
جانتا ہے وہ برہم میں قیام کرتا ہے۔ اناج پاتا ہے اور کھاتا ہے۔ اناج مویشی
اور برہم تیج سے عظمت پاتا ہے۔ شہرت سے عظمت پاتا ہے ٭

نواں انوواک۔ ۱۔ آدمی کو چاہئے کہ اناج کو اکٹھا کرے۔ یہ برت ہے زمین
اناج ہے اور آکاش کھانے والا۔ زمین میں آکاش کا قیام ہے اور آکاش میں
زمین کا۔ سو یہ اناج اناج میں قیام رکھتا ہے۔ جو اس اناج میں قیام رکھنے والے
اناج کو جانتا ہے وہ برہم میں قیام کرتا ہے۔ اناج پاتا ہے اور کھاتا ہے۔ اناج

مویشی اور برہم تیج سے عظمت پاتا ہے شہرت سے عظمت پاتا ہے ٭

دسواں انوواک ۱- کسی کو گھر میں جگہ دینے سے انکار نہ کرے۔ یہ برت ہے۔ اسواسطے جسطرح ہو سکے بہت سا اناج مہیّا کرنا چاہیے۔ بھلا آدمی کہا کرتا ہے کہ کھانا تیّار ہے۔ اگر مُکھ سے تیّار کرتا ہے تو اُسے مُکھ سے ملتا ہے۔ اگر بیچ سے تیّار کرتا ہے تو بیچ سے۔ اگر اخیر سے تیّار کرتا ہے تو اخیر سے۔ جو یہ جانتا ہے پھل پاتا ہے ٭

۲- حفاظت ہو کر برہم بانی میں رہتا ہے تحصیل و تحفظ ہو کر پران اپان میں عمل ہو کر ہاتھوں میں رفتار ہو کر پاؤں میں استخراج ہو کر گُدا میں۔ یہ انسانی نشانات ہیں۔ اب دیوتاؤں کے متعلق نشانات لیجئے۔ سیری ہو کر برہم بارش میں رہتا ہے قوت ہو کر بجلی میں۔ جس ہو کر مویشیوں میں۔ نور ہو کر تاروں میں۔ پیدائش امرت اور آنند ہو کر اندری میں۔ کُل ہو کر آکاش میں ٭

۳- آدمی کو چاہیے کہ برہم کی پرتشٹھا جان کر اُپاسنا کرے اس سے سہارے والا ہوگا۔ مہان جانکر اُپاسنا کرے اُس سے مہان یعنی عظیم ہوگا۔ من جانکر اُپاسنا کرے تو وہ مان بڑائی والا ہوگا۔ نم جانکر اُپاسنا کرے اس سے تمام کامنائیں اسکی طرف جھکینگی۔ برہم جان کر اُپاسنا کرے اس سے برہم گیانی ہوگا۔ برہم پریکر جانکر اُپاسنا کرے اس سے اس کے دشمن۔ رقیب اور دشمنی کرنیوالے بھائی بند فنا ہونگے ٭

۴- جو شخص یہ جانتا ہے کہ پرش میں اور سورج میں جو چیتن پُرش ہے وہ ایک ہے وہ اس لوک سے رخصت ہو کر اس ان مے آتما کو پہنچتا ہے۔ پران مے آتما کو پہنچتا ہے۔ منو مے آتما کو پہنچتا ہے۔ گیان مے آتما کو پہنچتا ہے۔ اور آنند مے آتما کو پہنچتا ہے۔ ان سب لوکوں میں حسب مرضی روپ دھارن کر کے بھوگ بھوگتا ہے۔ یہ سام گاتا پھرتا ہے ٭

۵- اہا ہا ہا۔ میں اناج ہوں۔ اناج ہوں اناج ہوں۔ میں ہی کھانیوالا ہوں۔

کھانیوالا ہوں۔ کھانیوالا ہوں۔ میں شلوک بنانیوالا ہوں۔ بنانیوالا ہوں۔ بنانے والا ہوں۔ میں ستیہ کا پہلا بیٹا ہوں۔ دیوتاؤں سے پہلے میں امرت کا مرکز تھا۔ جو مجھے دیدیتا ہے وہ میری رکشا کرتا ہے۔ میں اناج بھی ہوں اور اناج کھانیوالے کا بھی کھانے والا۔ میں کُل کائنات کو وایے ہوئے ہوں۔ میں سورج کی طرح روشن ہوں جو اسطرح جانتا ہے اُسے مذکورہ بالا پھل ملتا ہے۔ اُپنشد سماپت ہوا۔

اَیتریہ اُپنشد

پہلا اَدھیائے

پہلا کھنڈ ۱۔ تحقیقاً پہلے یہ سب کچھ ایک آتما تھا۔ اور کوئی شے متحرک نہ تھی اُسنے دیکھا کہ میں لوکوں کو پیدا کروں۔

۲۔ اسنے ان لوکوں کو پیدا کیا یعنی امبھہ مریچیاں مر اور آپ۔ امبھہ دیولوک سے پرے کا لوک اور اسکا آدھار ہے مریچیاں یعنی شعاعیں خلا ہیں۔ مر یہ زمین ہے۔ آپ یا پانی وہ ہے جو اسکے نیچے ہے۔

۳۔ اسنے دیکھا کہ میں لوک پالوں کو پیدا کروں۔ اسنے پانی میں سے پُرش کو نکالکر اس کی صورت بنائی۔

۴۔ اس کو تپا۔ اس تپے ہوئے کا منہ اسطرح کُھلا جسطرح انڈے کا۔ منہ سے بانی نکلی اور بانی سے اگنی۔ دو نوں نکوے کُھلے۔ نکووں سے پران نکلا

اور پران سے ہوا ÷ دونوں آنکھیں کھلیں - آنکھوں سے بینائی نکلی اور بینائی سے سورج ÷ دونوں کان کھلے - کانوں سے شنوائی نکلی اور شنوائی سے سمتیں ÷ جلد کھلی - جلد سے بال نکلے اور بالوں سے نباتات - قلب کھلا - قلب سے من نکلا اور من سے چاند ÷ ناف کھلی - ناف سے اپان نکلا اور اپان سے موت اندری کھلی - اس سے ویریج نکلا اور ویریج سے پانی ÷

دوسرا کھنڈ - ۱ - یہ پیدا شدہ دیوتا اس بڑے سمندر میں گر گئے - آتما نے براٹ پرش کو بھوک پیاس کا تابع کیا - ان دیوتاؤں نے آتما سے کہا کہ ہمارے واسطے مقام متعیّن کرو جس میں رہ کر ہم اناج کھائیں ÷

۲ - وہ ان کے لئے گائے لایا - انہوں نے کہا یہ کافی نہیں ہے - گھوڑا لایا انہوں نے کہا یہ کافی نہیں ہے ÷

۳ - پھر انسان کو لایا - انہوں نے کہا یہ خوب ہے - تحقیقاً انسان خوب ہے - آتما نے دیوتاؤں سے کہا - تم اس میں اپنی اپنی جگہ داخل ہو جاؤ ÷

۴ - اگنی بانی بن کر منہ میں داخل ہو گئی - ہوا پران بنکر نکوؤں میں داخل ہوا - سورج بینائی ہو کر آنکھوں میں داخل ہوا - سمتیں شنوائی بن کر کان میں داخل ہوئیں - نباتات بال بنکر جلد میں داخل ہوئی - چاند من بنکر قلب میں داخل ہوا - موت اپان بنکر اندری میں داخل ہوا ÷

۵ - اب بھوک پیاس نے آتما سے کہا کہ ہمارے لئے بھی مقام متعیّن کرو - آتما ان سے بولا کہ میں تمہیں انہیں دیوتاؤں میں مقام دیتا ہوں اور ان کے بھوگوں کا حصّہ دار بناتا ہوں - اسی واسطے جس کسی دیوتا کو ہوی دی جاتی ہے - بھوک پیاس اس میں حصّہ دار ہوتے ہیں ÷

تیسرا کھنڈ - ۱ - اسنے دیکھا کہ لوک اور لوک پال تو پیدا ہو گئے - اب

ان کے واسطے اناج پیدا کروں ۔

۲۔ اسنے پانی کو تپایا۔ تپے ہوئے پانی سے ایک صورت نمودار ہوئی۔ تحقیقاً جو صورت پیدا ہوئی وہی اناج ہے ۔

۳۔ اس پیدا شدہ اناج نے پرے بھاگنا چاہا۔ اس نے اسے بانی سے پکڑنا چاہا۔ مگر بانی سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ بانی سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کا ذکر کرنے سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۴۔ اسنے اسے پران سے پکڑنا چاہا۔ مگر پران سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر پران سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کو سونگھنے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۵۔ اس نے اسے آنکھ سے پکڑنا چاہا۔ مگر آنکھ سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر آنکھوں سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کو دیکھنے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۶۔ اس نے اسے کان سے پکڑنا چاہا۔ مگر کان سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر کان سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کا ذکر سننے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۷۔ اسنے اسے جلد سے پکڑنا چاہا۔ مگر جلد سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر جلد سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کو چھونے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۸۔ اسنے اسے من سے پکڑنا چاہا۔ مگر من سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر من سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کا دھیان کرنے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۹۔ اسنے اسے اندری سے پکڑنا چاہا۔ مگر اندری سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر اندری سے پکڑ لیتا تو آدمی اناج کو ویرج کیطرح خارج کرنے ہی سے سیر ہو جایا کرتا ۔

۱۰۔ اسنے اسے اپان سے پکڑنا چاہا اور پکڑ لیا۔ پس یہ وایو ہی اناج کا پکڑنے والا ہے۔ یا وایو کی جان اناج ہی ہے ۔

۱۱۔ اس نے دیکھا کہ اس جسم کا میرے بغیر کیا ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھا کہ کس راستے سے

اس میں داخل ہوں۔ پھر یہ دیکھا کہ جب بانی بولتی ہے۔ پران سانس لیتا ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ کان سُنتے ہیں۔ جلد چھوتی ہے۔ من دھیان کرتا ہے۔ اپان کھاتا ہے۔ اندری ویرج خارج کرتی ہے۔ تو میں کیا رہا۔

۱۲۔ وہ اس حد کو پھوڑ کر اسی دروازے سے داخل ہوا۔ اس دروازے کا نام "بِدرتی" ہے۔ یہ آنند کی جگہ ہے۔ جسم میں آتما کے تین رہنے کے مقام ہیں۔ تین سوپن ہیں۔ یہ مقام ہے۔ یہ مقام ہے۔ یہ مقام ہے۔

۱۳۔ اس نے پیدا ہو کر بھوتوں ہی کی باتیں کیں۔ تحقیقاً اور کس کی کرتا۔ جب اس نے اُس پُرش یعنی سروویاپی برہم کو دیکھا تو کہا میں نے اسکو دیکھ لیا۔

۱۴۔ اسواسطے برہم کا نام اِدندر ہے۔ تحقیقاً اِدندر ہوتے ہوئے اسے اخفا سے اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتاؤں کو مخفی رہنا پسند ہے۔ مخفی رہنا پسند ہے۔

دوسرا ادھیائے

پہلا کھنڈ - ۱۔ یہ پُرش اول مرد میں حمل ہوتا ہے۔ یہ ویرج تمام اعضا کا جوہر ہے۔ مرد پہلے اس کو اپنے جسم میں دھارن کرتا ہے۔ پھر جب استری میں ڈالتا ہے تو گویا اس کو جنتا ہے۔ یہ اس پُرش کا پہلا جنم ہے۔

۲۔ وہ استری کے جسم کا حصّہ اسیطرح بن جاتا ہے جسطرح خود اسکا کوئی عضو۔ اسواسطے اُسے تکلیف نہیں دیتا۔ وہ اپنے اندر آئے ہوئے خاوند کے آتما کا پالن کرتی ہے۔

۳۔ یہ پالن کرنے والی خود پالن کرنے کے لائق ہے۔ گربھ کو دھارن کئے رہتی ہے

روپیدا ہونے سے پہلے اور بعد میں بیٹے کا پالن کرتا ہے۔ اسطرح پہلے اور بعد
میں پالن کرنے سے وہ لوکوں کے جاری رکھنے کے لئے گویا اپنا ہی پالن کرتا
ہے۔ کیونکہ لوکوں کا سلسلہ اسیطرح جاری رہتا ہے۔ یہ جیو کا دوسرا جنم ہے ॥
۴- اسکا یہ آتما اچھے کرم کرنے کے واسطے قائم مقام بنتا ہے۔ دوسرا آتما کرت
کرتیہ ہوکر اور بڈھا بن کر رخصت ہوتا ہے۔ یہاں سے جانے پر وہ پھر پیدا ہوتا
ہے۔ یہ اسکا تیسرا جنم ہے ॥
۵- سو رشی نے کہا ہے میں نے حمل میں ہی دیوتاؤں کے تمام جنم جان لئے
ہیں کیسے سینکڑوں قلعے مجھے مقید رکھتے تھے۔ مگر میں انہیں توڑ کر باز
کی طرح تیزی سے باہر آگیا۔ حمل میں پڑے پڑے ہی وام دیو نے اسطرح کہا تھا ॥
۶- وہ یہ جانتا ہوا برہم کے ساتھ یکتائی پاکر اور جسم کے چھوٹنے پر اونچا اٹھکر
اور سورگ لوک میں سب خواہشوں کو پورا کر کے امر ہوگیا۔ امر ہوگیا ॥

تیسرا ادھیائے

پہلا کھنڈ- ۱- ہم کس آتما کی اپاسنا کریں- وہ آتما کونسا ہے۔ وہ جس سے
آدمی دیکھتا ہے- یا جس سے ذائقہ اور بے ذائقہ کو جانتا ہے ॥
۲- جو یہ قلب- من- چیتنا- ارادہ- تمیز- دانش- عقل- نظر- استقلال- منن
شیلتا- فکر- حافظہ- سنکلپ- فیصلہ- کوشش- خواہش اور جذبہ ہیں۔ وہ سب
گیان ہی کے مختلف نام ہیں ॥
۳- یہ آتما ہی برہم ہے- یہی اندر- یہی پرجاپتی اور تمام دیوتا روپ ہے- یہی پانچ

مہا بھوت یعنی پرتھوی، جل، آگ، ہوا اور آکاش ہے۔ یہی چھوٹے بیج اور چیزیں
ہے۔ یہی انڈوں سے پیدا ہونے والے جھلّی میں لپٹے ہوئے۔ رطوبت سے
پیدا شدہ اور زمین کو پھوڑ کر نکلنے والے سب جیو روپ ہے۔ یہی گھوڑا، گائے
آدمی، ہاتھی اور سب کچھ ہے جو سانس لیتا ہے۔ متحرک ہے۔ جو اڑنے والا ہے
یا ساکن ہے۔ غرض یہ سب کچھ گیان کی آنکھ والا ہے اور گیان میں قائم ہے۔ لوک
گیان کی آنکھ والا ہے اور گیان میں قائم ہے۔ پرگیان برہم ہے ۔

۳۔ رشی وام دیو گیان کو آتما محسوس کر کے اس دنیا سے اوپر چڑھ کر اس سورگ
لوک میں سب خواہشوں کو پورا کر کے امر ہو گیا۔ امر ہو گیا ۔

چھاندوگیہ اپنشد

پہلا ادھیائے

پہلا کھنڈ ۱۔ لفظ اوم کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہئے۔ اوم
کہہ کر ہی آدمی گایا کرتا ہے۔ اسی کی تشریح کی جاتی ہے ۔

۲۔ سب بھوتوں یا چیزوں کا پرتھوی رس ہے۔ پرتھوی کا پانی رس ہے۔ پانی
کا اوشدھیاں یا نباتات رس ہیں۔ اوشدھیوں کا پُرش یا انسان رس
ہے۔ پُرش کا بانی رس ہے۔ بانی کا رچائیں یعنی رگ وید کے منتر رس ہیں۔

رچاؤں کا سام یعنی سام وید کے منتر رس ہیں۔ سام کا اُدگیتھ رس ہے ؁

۳- سو یہ جو آٹھواں اُدگیتھ ہے یہی تمام رسوں میں سب سے بہتر۔ سب سے اعلےٰ اور سب سے اونچے مقام والا ہے ؁

۴- اب یہ بچار کیا جاتا ہے کہ رچا کیا ہے۔ سام کیا ہے۔ اُدگیتھ کیا ہے ؁

۵- بانی رچا ہے۔ پران سام ہے۔ لفظ اوم اُدگیتھ ہے۔ تحقیقاً بانی اور پران یہ رچا اور سام ایک جوڑا ہے ؁

۶- یہ جوڑا لفظ اوم میں آکر مل جاتا ہے۔ اور تحقیقاً جب جوڑے کا میل ہوتا ہے۔ تو ایک دوسرے کی کامنا پوری کرتا ہے ؁

۷- اسطرح جان کر جو شخص اُدگیتھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ کامناؤں کا پورا کرنیوالا ہوجاتا ہے

۸- یہ اجازت کا لفظ ہے۔ جب آدمی کسی بات کی اجازت دیا کرتا ہے تو کہا کرتا ہے اوم۔ جو اجازت ہے وہی کامیابی و دولت ہے۔ اسطرح جان کر جو شخص اُدگیتھ کی اُپاسنا کرتا ہے وہ کامناؤں کو کامیاب کرنے والا ہوتا ہے ؁

۹- اسی سے تینوں ویدوں کی پڑیا چلتی ہے۔ اوم کہہ کر ہی (ادھوریو) منتر پڑھتا ہے۔ اوم کہہ کر ہی (ہوتا) ستُتی کرتا ہے۔ اوم کہہ کر ہی (اُدگاتا) گاتا ہے۔ یہ سب اسی لفظ کی پوجا کے لئے ہے۔ اسی کی عظمت اور رس سے (تینوں ویدوں) کی پڑیا چلتی ہے ؁

۱۰- اس اوم سے دونوں ہی کرم کرتے ہیں یعنی جاننے والا اور نہ جاننے والا۔ لیکن پڑیا اور ہے اور اپڑیا اور۔ جو کرم پڑیا اور شردھا اور اُپنشد سے کیا جاتا ہے وہ زیادہ زبردست ہوا کرتا ہے تحقیقاً یہ اس لفظ کی تشریح ہے ؁

دوسرا کھنڈ ۱- جب یہ جاپتی کے دو بیٹوں یعنی دیوتاؤں اور اسُروں میں

جھگڑا ہوا تو دیوتاؤں نے اُدگیتھ کو پکڑا کہ اس سے ہم اسُروں کو جیت لیں گے ۔

۲ ۔ انہوں نے ناک میں رہنے والے پران کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کی ۔ اُسے اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا ۔ اس واسطے دونوں ہی سونگھتی ہے خوشبو اور بدبو ۔ وجہ یہ کہ پاپ سے بیندھی ہوئی ہے ۔

۳ ۔ اب انہوں نے بانی کی اُپاسنا اُدگیتھ کے طور پر کی ۔ اُسے اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا ۔ اس واسطے دونوں ہی کو بولتی ہے سچ یا جھوٹ ۔ وجہ یہ کہ پاپ سے بیندھی ہوئی ہے ۔

۴ ۔ اب آنکھ کی اُپاسنا اُدگیتھ کے طور پر کی ۔ اُسے اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا ۔ اس واسطے دونوں کو ہی دیکھتی ہے ۔ دیدنی چیزیں ہوں یا نادیدنی ۔ وجہ یہ کہ پاپ سے بیندھی ہوئی ہے ۔

۵ ۔ اب کان کی اُپاسنا اُدگیتھ کے طور پر کی ۔ اُسے اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا ۔ اس واسطے دونوں کو ہی سنتا ہے ۔ شنیدنی چیزیں ہوں یا ناشنیدنی ۔ وجہ یہ کہ پاپ سے بیندھا ہوا ہے ۔

۶ ۔ اب من کی اُپاسنا اُدگیتھ کے طور پر کی ۔ اُسے اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا ۔ اس واسطے دونوں کو ہی سوچتا ہے ۔ سوچنے لائق چیزیں ہوں یا نہ سوچنے لائق چیزیں ۔ وجہ یہ کہ پاپ سے بیندھا ہوا ہے ۔

۷ ۔ اب مُنہ میں رہنے والے پران کی اُپاسنا اُدگیتھ کے طور پر کی ۔ پاس جا کر اسُروں نے اسے پاپ سے بیندھنا چاہا ۔ مگر جس طرح مٹی کا ڈھیلا سخت پتھر سے ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے ۔ اسی طرح ٹوٹ پھوٹ گئے ۔

۸ ۔ جس طرح مٹی کا ڈھیلا سخت پتھر سے ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اسی طرح اس شخص کا ناش ہو جاتا ہے جو ایسا جاننے والے کے لئے پاپ کی کامنا کرتا ہے یا

ایذا پہنچاتا ہے۔ کیونکہ یہ اُپاسک سخت پتھر کی طرح ہے ✣

۹۔ اس مکھیہ پران سے کوئی خوشبو و بدبو نہیں سونگھتا۔ یہ پاپ سے الگ ہے۔ اس واسطے جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے اُس سے اور پرانوں کی رکشا کرتا ہے۔ اسی کو آخر میں نہ پاکر اور سب پران جسم سے نکل جاتے ہیں۔ اور لاش کا منہ کھلا رہجاتا ہے ✣

۱۰۔ انگرا رشی نے پران کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کی۔ اسی واسطے پران کو انگی رس یعنی انگوں کا رس یا جوہر اعضا کہتے ہیں ✣

۱۱۔ برہسپتی رشی نے پران کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کی۔ اسیواسطے پران کو برہسپتی کہتے ہیں۔ بانی کا دوسرا نام برہتی ہے اور یہ اُس کا پتی یعنی مالک ہے ✣

۱۲۔ ایاسیہ رشی نے پران کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کی۔ اسواسطے پران کو ایاسیہ کہتے ہیں یعنی منہ سے آنے والا ✣

۱۳۔ بکی دالبھیہ یہ رمز جانتا تھا۔ وہ نمش ویش کے یگیہ کرنے والوں کا اُدگاتا ہوگیا۔ اور انکی کامناؤں کے پورا ہونے کے لئے دعائیں مانگنے لگا ✣

۱۴۔ جو شخص اسطرح جانکر اُدگیتھ شبد کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ گاکر کامناؤں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ ادھیاتم ہوا ✣

تیسرا کھنڈ۔ ۱۔ اب ادھی دیو کے لحاظ سے اُدگیتھ کی اُپاسنا بتائی جاتی ہے۔ یہ جو تپ رہا ہے اس کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہئے۔ جب یہ طلوع ہوتا ہے تو تمام مخلوق کے لئے گاتا ہے اور طلوع ہوتا ہوا اندھیرے اور خوف کو دور کرتا ہے۔ ایسا جاننے والا بھی اندھیرے اور خوف کو دور کرنے والا ہوتا ہے ✣

۲۔ یہ اور وہ یکساں ہیں۔ کیونکہ یہ اور وہ دونوں گرم ہیں۔ اس کا نام سُور یعنی جانے والا ہے اور اُس کا سُور و پرتی سُور یعنی جانے اور آنے والا۔ اسلئے

اسکی اور اُسکی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہیئے ٭

۳- تحقیقاً ویان کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہیئے۔ جو اندر آتا ہے وہ پران ہے۔ جو باہر جاتا ہے وہ اپان ہے۔ جو پران اور اپان کی سندھی یعنی میل ہے وہ ویان ہے۔ وہی بانی ہے۔ اسواسطے بے سانس اندر کھینچے یا باہر نکالے آدمی بانی بولتا ہے ٭

۴- جو بانی ہے وہی رچا ہے۔ اسواسطے بے سانس اندر کھینچے یا باہر نکالے آدمی رچا پڑھتا ہے۔ جو رچا ہے وہی سام ہے۔ اسواسطے بے سانس اندر کھینچے یا باہر نکالے سام گایا جاتا ہے۔ جو سام ہے وہی اُدگیتھ ہے۔ اسواسطے بے سانس اندر کھینچے یا باہر نکالے آدمی اُدگیتھ گاتا ہے ٭

۵- اسی وجہ سے جو اور زور لگانے کے کام ہیں مثلاً لکڑیوں کو رگڑ کر آگ نکالنا۔ حد تک دوڑنا۔ سخت کمان کو کھینچنا۔ ان سب کو بھی بے سانس اندر کھینچے یا باہر نکالے آدمی کیا کرتا ہے۔ اسواسطے ویان کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہیئے ٭

۶- تحقیقاً اُدگیتھ کے ان حروف کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ اُد۔ گی۔ تھ۔ پران اُدھے کیونکہ پران ہی سے آدمی اونچا اُٹھتا ہے۔ بانی گی ہے کیونکہ بانی کو ہی گرا کا نام دیا جاتا ہے۔ تھ اناج ہے کیونکہ اناج میں ہی یہ سب کچھ قایم ہے ٭

۷- آسمان اُد ہے بیچ کی خلا گی اور پرتھوی تھ۔ سورج اُد ہے ہوا گی اور اگ تھ۔ سام وید اُد ہے۔ یجُروید گی اور رگ وید تھ۔ جو اسطرح جان کر اُدگیتھ کے حروف کی اُپاسنا کرتا ہے اسے بانی خود بخود وہ دودھ دیتی ہے جو اُس میں ہے اور وہ اناج والا اور اناج کا کھانے والا ہوتا ہے ٭

۸- اب کاماؤں کے پورا کرنیکا مضمون لیا جاتا ہے کہ اُپاستیہ کی اُپاسنا کیونکر کرنی چاہیئے۔ آدمی کو چاہیئے کہ جس سام سے ستُتی کرے اُس سام کا دھیان کرے ٭

۹- جس رچا سے ستُتی کرے اُسکا جس رشی نے اُسے دیکھا ہے اُس رشی کا جس دیوتا کی ستُتی کرے اُس دیوتا کا دھیان کرے ٭

۱۰- جس چھند یا منتر سے ستتی کرے اُس چھند کا ۔ اور جس ستوتر سے ستتی کرے اسکا دھیان کر جائے
۱۱- جس دشا یا سمت کے دیوتا کی ستتی کرے اُس سمت کا دھیان کرنا چاہئے ٭
۱۲- اخیر میں اپنا آتما کا دھیان کرکے ہوشیاری سے ستتی کرنی چاہئے ٭

چوتھا کھنڈ - ۱- لفظ اوم کی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہئے - اوم کہکر ہی آدمی گایا کرتا ہے - اسی کی تشریح کی جاتی ہے ٭

۲- دیوتا موت سے ڈر کر تینوں ویدوں کی پناہ میں گھس گئے - انہوں نے اپنے آپ کو چھندوں سے آچھادن کر لیا یعنی ڈھک لیا - چونکہ چھندوں سے آچھادن کر لیا اس لئے یہی چھندوں کا چھند پنا ہے ٭

۳- جسطرح مچھلی کو پانی میں دیکھ لیں - اسیطرح انکو موت نے وہاں دیکھ لیا یعنی رگ و سام اور یجر وید کے منتروں میں - دیوتا یہ جان کر رگ سام اور یجو سے اوپر اُٹھکر سُور میں گھس گئے ٭

۴- آدمی جب رچا کو پالیتا ہے تو اونچے سُور سے اوم بولتا ہے - اسیطرح سام اور یجو کو بھی لو - یہی اوم شبد سُور ہے - اور لافانی و بے خوف ہے - اس میں گھسکر دیوتا لافانی و بے خوف ہوگئے ٭

۵- ایسا جان کر جو شخص اوم کی ستتی کرتا ہے وہ اس سُور میں جو لافانی اور بے خوفی کا مقام ہے داخل ہوتا ہے - اور جیسے لافانی دیوتا ہیں ویسا ہی لافانی ہو جاتا ہے ٭

پانچواں کھنڈ - ۱- تحقیقاً جو اُدگیتھ ہے وہی پرنو ہے - وہی اُدگیتھ بھی ہے اور پرنو بھی - کیونکہ اوم بولتا ہوا چلتا ہے ٭

۲- کوشیتکی رشی نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ میں نے اسی کو گایا - اس لئے بہر گھر تو ہی ایک بیٹا پیدا ہوا - تو کرنوں کا دھیان کیا کر - تیرے بہت سے بیٹے ہونگے

برادھی دیوتا ہوا ٭

۳- اب ادھیاتم کو لو - یہ جو منہ میں رہنے والا پران ہے اسکی اُپاسنا اُدگیتھ کی نظر سے کرنی چاہئے - کیونکہ یہ اوم بولتا ہوا چلتا ہے ؛

۴- کوشیتکی رشی نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ میں نے اسی کو گایا - اس لئے میرے گھر تو ایک ہی بیٹا پیدا ہوا - تو بہت سے پرانوں کا گان کیا کر - تیرے بہت سے بیٹے ہونگے ؛

۵- تحقیقاً جو اُدگیتھ ہے وہی پرنو ہے اور جو پرنو ہے وہی اُدگیتھ ہے - اس رمز کا جاننے والا ہوتر ہوتا کی جگہ سے گانے میں کچھ غلطی ہو تو ٹھیک کر لیا کرتا ہے ؛

چھٹا کھنڈ ۱- پرتھوی رچا ہے اور اگنی سام - سو یہ سام یعنی اگنی - رچا یعنی پرتھوی کے سہارے ہے - اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے - سا پرتھوی ہے - ام اگنی ہے - یہ سام ہوا ؛

۲- خلا رچا ہے اور ہوا سام - سو یہ سام یعنی ہوا - رچا یعنی خلا کے سہارے ہے - اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے - سا خلا ہے ام سام یہ سام ہوا ؛

۳- آسمان رچا ہے اور سورج سام - سو یہ سام یعنی سورج - رچا یعنی آسمان کے سہارے ہے - اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے - سا آسمان ہے - ام سورج - یہ سام ہوا ؛

۴- تارے رچا ہیں اور چاند سام - سو یہ سام یعنی چاند - رچا یعنی تاروں کے سہارے گایا جاتا ہے - سا تارے ہیں اور ام چاند - یہ سام ہوا ؛

۵- یہ جو سورج کی سفید روشنی ہے وہی سام ہے - سو یہ سام یعنی کالی روشنی - رچا یعنی سفید روشنی کے سہارے ہے - اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے ؛

۶- یہ جو سورج کی سفید روشنی ہے وہی ام ہے - یہ سام ہوا - نیز یہ جو سورج میں سنہری پُرش دکھائی دیتا ہے جسکی سنہری ڈاڑھی مونچھیں اور سنہری بال ہیں - اور جو ناخن تک تمام و کمال سونا ہی سونا ہے ؛

۷۔ اس کی آنکھیں بندر کے پچھلے حصّے اور کمل کیطرح سُرخ ہیں۔ اور نام اُت۔ یہ تمام پاپوں سے اونچا اُٹھا ہُوا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ بھی تمام پاپوں سے اونچا اُٹھتا ہے۔

۸۔ رچا اور سام اس کے جوڑ ہیں۔ اسواسطے یہی اُدگیتھ ہے۔ آدمی اُدگاتا اس وجہ سے کہلاتا ہے کہ وہ اسی کو گاتا ہے۔ یہ اس لوک سے پرے کے لوگوں کا بھی ایشور ہے اور دیوتاؤں کی کامناؤں کا بھی۔ یہ ادھی دیو ہُوا۔

ساتواں کھنڈ ۱۔ اب ادھیاتم کولو۔ بانی رچا ہے اور پران سام۔ سو یہ سام یعنی آتما رچا یعنی بانی کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا بانی ہے ام پران۔ یہ سام ہُوا۔

۲۔ آنکھ رچا ہے اور آتما سام۔ سو یہ سام یعنی آتما رچا یعنی آنکھ کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا آنکھ ہے ام آتما۔ یہ سام ہُوا۔

۳۔ کان رچا ہے اور من سام۔ سو یہ سام یعنی من رچا یعنی کان کے سہارے ہے اسلئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا کان ہے ام من۔ یہ سام ہُوا۔

۴۔ یہ جو آنکھ میں سفید روشنی ہے وہی رچا ہے۔ اور نیلی بہت کالی وہی سام ہے۔ یہ سام یعنی نیلی روشنی رچا یعنی سفید روشنی کے سہارے ہے۔ اس لئے رچا کے سہارے سام گایا جاتا ہے۔ یہ جو سفید روشنی ہے وہی سا ہے۔ جو نیلی بہت کالی ہے وہی ام ہے۔ یہ سام ہُوا۔

۵۔ یہ جو آنکھ میں پُرش دکھائی دیتا ہے۔ وہی [illegible] ام ہے۔ اُکتھ ہے۔ یجُو ہے۔ برہم ہے۔ اس پُرش کی وہی شکل ہے جو اُس پُرش کی ہے۔ وہی جوڑ ہیں جو اُس پُرش کے ہیں۔ وہی نام ہے جو اُس پُرش کا ہے

۶۔ یہ آدمیوں کی کامناؤں کا اور اُن لوکوں کا مالک ہے جو آنکھ سے نیچے ہیں۔ بین کے ساتھ جو لوگ گاتے ہیں وہ اسی کو گاتے ہیں۔

۷ - جو شخص اس کو جان کر گاتا ہے وہ دونوں ہی کو گاتا ہے - اور اسی کے ذریعے سے سورج سے اونچے لوکوں اور دیوتاؤں کی کامناؤں کو بھی حاصل کرتا ہے ؞

۸ - اسی آنکھ کے پُرش کے ذریعے سے آنکھ سے نیچے لوکوں اور آدمی کی کامناؤں کو پاتا ہے - اس واسطے ایسا جاننے والے اُدگاتا کو یجمان سے کہنا چاہیئے ؞

۹ - میں تیرے لیے کس کامنا کو پوری کروں - وہی گاکر کامناؤں کو بھی پوری کر سکتا ہے جو یہ جان کر سام گاتا ہے ؞

آٹھواں کھنڈ - ۱ - تین شخص اُدگیتھ میں ہوشیار تھے - شِلک شالاوتیہ - چیکتاین دالبھیہ - اور پرواہن جیولی - انہوں نے کہا کہ ہم اُدگیتھ میں ہوشیار ہیں آؤ اُدگیتھ پر بحث کریں ؞

۲ - سب نے کہا اچھا - یہ کہہ کر بیٹھ گئے - پھر پرواہن جیولی نے کہا - آپ دونوں پہلے کہیں - میں گفتگو کرتے ہوئے براہمنوں کی باتیں سنونگا ؞

۳ - شِلک شالاوتیہ نے چیکتاین دالبھیہ سے کہا کہ میں تجھ سے کچھ پوچھوں - اسنے کہا پوچھ ؞

۴ - سام کی کیا ماہیئت ہے - اسنے جواب دیا سُر - سُر کی کیا ماہیئت ہے - اسنے جواب دیا پران - پران کی کیا ماہیئت ہے - اسنے جواب دیا اناج - اناج کی کیا ماہیئت ہے - اسنے جواب دیا پانی ؞

۵ - پانی کی کیا ماہیئت ہے - اُس نے جواب دیا وہ لوک - اُس لوک کی کیا ماہیئت ہے - اُسنے جواب دیا کہ سورگ لوک سے پرے سام کو نہیں لے جانا چاہیئے - ہم سام کو سورگ لوک میں قائم کرتے ہیں - سام کی تعریف سورگ سے ہی کی جاتی ہے ؞

۶ - شِلک شالاوتیہ نے چیکتاین دالبھیہ سے کہا کہ تیرے سام کی ماہیئت ٹھیک نہیں ہے - اگر کوئی کہے کہ تیرا سر گر جائے تو گر جائیگا ؞

۷ - چیکتاین دالبھیہ نے کہا کہ میں تجھ سے پوچھوں - اسنے کہا پوچھ - چنانچہ پوچھا کہ اُس

لوک کی ماہیت ہے۔ شلاک شالاوتیہ نے کہا کہ یہ لوک۔ پھر پوچھا کہ اس لوک کی کیا ماہیت ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ سام کو اِس لوک سے پرے نہیں لیجانا چاہئے۔ ہم تابم لوک میں سام کو قائم کرتے ہیں کیونکہ سام کی تعریف قیام سے کی جاتی ہے ۔

۸۔ اُس سے پروہن جیولی نے کہا کہ اے شالاوتیہ تیرا سام انجام پذیر ہے۔ اگر تجھسے کوئی کہے کہ تیرا سر گر جائے تو گر جائیگا۔ اس پر شالاوتیہ نے کہا کہ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ تو پوچھ ۔

نواں کھنڈ ۔ ۱۔ شالاوتیہ نے پوچھا کہ اس لوک کی کیا گتی ہے۔ پروہن نے جواب دیا کہ آکاش۔ یہ تمام بھوت آکاش سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور آکاش میں لے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آکاش ان سب سے بڑا ہے۔ آکاش ہی آشرے ہے ۔

۲۔ افضل و اعلیٰ اور بے انجام اُدگیتھ ہے۔ جو شخص ایسا جان کر افضل و اعلیٰ اُدگیتھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسے افضل و اعلیٰ جیون ملتا ہے اور وہ افضل و اعلیٰ لوک کو جیتتا ہے ۔

۳۔ اِسی (اُدگیتھ) کو اتی دھنوا شونک نے اُدر شانڈلیہ کو بھی بتا کر کہا تھا کہ جب تک تیری اولاد اسے جانیگی اس لوک میں ان کا جیون افضل و اعلیٰ ہوگا ۔

۴۔ اور اسی طرح اُس لوک میں۔ جو اس کو ایسا جان کر اُپاسنا کرتا ہے اس کا جیون اس لوک اور اُس لوک میں افضل و اعلیٰ ہوتا ہے ۔

دسواں کھنڈ ۔ ۱۔ اولوں سے مارے ہوئے کورو کے ملک میں کم سن بیوی کے ساتھ اُشستی چاکراین مہاوتوں کے گانوں میں بہت تنگ حال ہو کر پہنچا ۔

۲۔ ایک مہاوت جو کے دلے ہوئے دانے کھا رہا تھا۔ اس سے مانگے۔ اس نے کہا کہ جتنے سامنے دھرے ہیں یعنی میرے جھوٹے انکے سوا اور نہیں ہیں ۔

۳۔ اُشستی نے کہا کہ یہی مجھے دیدے۔ اُس نے دیدئے اور کہا کہ پانی بھی لے۔ اُشستی نے کہا کہ یہ تو جھوٹا پانی پینا ہوگا ۔

۴۔ مہاوت نے پوچھا کیا یہ دانے جھوٹے نہیں۔ اُشستی نے کہا کہ اگر انہیں میں

نہ کھاؤں تو مرجاؤنگا۔ پینے کو پانی بہتیرا ہے ؛

۵- کھاکر باقی بیوی کو دیدیئے۔ وہ پہلے کچھ کھا چکی تھی۔ اس نے لیکر رکھ لیئے ؛

۶- صبح پو پھٹے اُشستی بولا کہ کچھ کھانا مل جائے تو روپیہ بھی مل جائے۔ یہاں کا راجہ یگیہ کرنے لگا ہے۔ وہ مجھے تمام پجاریوں کی جگہ مقرر کرے گا ؛

۷- بیوی نے یہ سنکر کہا کہ پتی یہ ذلے ہوئے جو لیجئے انہیں کھا کر وہ اُس جگہ پہنچا جہاں یگیہ ہو رہا تھا ؛

۸- گانے والے پجاری جس جگہ بیٹھے گانا شروع کرنیکو تھے اُشستی اسجگہ جا بیٹھا اور پرستوتا سے کہنے لگا ؛

۹- اے پرستوتا جو دیوتا پرستاو کے متعلق ہے اگر اُسے جانے بغیر تو گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا ؛

۱۰- اسی طرح اُدگاتا سے کہا کہ اے اُدگاتا جو دیوتا اُدگیتھ کے متعلق ہے اگر اُسے جانے بغیر تو گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا ؛

۱۱- اسیطرح پرتی ہرتا سے کہا کہ اے پرتی ہرتا جو دیوتا پرتی ہار کے متعلق ہے۔ اگر اُسے جانے بغیر تو گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا ؛

گیارھواں کھنڈ - ۱- اب اُس سے یجمان نے کہا کہ میں آپ کو جاننا چاہتا ہوں۔ اسنے جواب دیا کہ میں اُشستی چاکراین ہوں ؛

۲- یجمان نے کہا کہ میں نے آپ کو پجاریوں کے ان سب کاموں کے لیئے تلاش کیا تھا۔ مگر چونکہ آپ نہیں ملے۔ اس لیئے انہیں بُلا لیا ؛

۳- اب آپ سب کام سنبھال لیں۔ اُشستی نے کہا۔ اچھا۔ اب یہ میری اجازت سے استُتی شروع کریں۔ مگر جتنا روپیہ تم ان سب کو ملا کر دوگے۔ اُتنا ہی مجھے دینا۔ یجمان نے کہا اچھا ؛

۴- اب اس کے پاس پرستوتا آیا اور بولا کہ آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اے پرستوتا اگر تو پرستاو کے متعلق دیوتا کو جانے بغیر گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا۔ وہ دیوتا کیا ہے ؛

۵- اُشستی نے کہا پران ہے۔ یہ تمام بھوت پران میں ہی لے ہوتے ہیں اور پران سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دیوتا پرستاو کے متعلق ہے۔ اگر تو اسے جانے بغیر استتی

کرتا تو تیرا سر گر جاتا - جیسا میں نے کہا تھا ۔

۶ - اب اس کے پاس اُدگاتا آیا اور بولا کہ آپ نے مجھ سے کہا - اے اُدگاتا اگر تو اُدگیتھ کے متعلق دیوتا کو جانے بغیر گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا - وہ دیوتا کیا ہے ۔

۷ - اُشستی نے کہا سورج ہے - یہ تمام بھوت سورج کے اونچے چڑھتے گایا کرتے ہیں یہ دیوتا اُدگیتھ کے متعلق ہے - اگر تو اسے جانے بغیر گاتا تو تیرا سر گر جاتا - جیسا میں نے کہا تھا ۔

۸ - اب اس کے پاس پرتی ہرتا آیا اور بولا کہ آپ نے مجھ سے کہا تھا - اے پرتی ہرتا اگر تو پرتی ہار کے متعلق دیوتا کو جانے بغیر گائیگا تو تیرا سر گر جائیگا - وہ دیوتا کیا ہے ۔

۹ - اُشستی نے کہا اناج ہے - اناج کھا کر ہی تمام بھوت جیتے ہیں - یہ دیوتا پرتی ہار کے متعلق ہے - اگر تو اسے جانے بغیر گاتا تو تیرا سر گر جاتا - جیسا میں نے کہا تھا ۔

بارھواں کھنڈ ۱ - اب اس واسطے کتّے کا اُدگیتھ بتایا جاتا ہے - بک دالبھیہ یا گلاو میتریہ وید پڑھنے کے لئے باہر گیا ۔

۲ - اس کے سامنے ایک سفید کتّا نمودار ہوا - اس کے پاس اور کتّے آکر کہنے لگے کہ بھگوان ہم بھوکے ہیں - ہمارے لئے گا کر اناج مانگو ۔

۳ - اسنے کہا میرے پاس یہاں کل آنا - چنانچہ بک دالبھیہ یا گلاو میتریہ بھی انہیں دیکھنے گیا ۔

۴ - جسطرح وہشپوان سے ستُتی گاتے ہوئے پجاری تیزی سے دوڑتے ہیں اسطرح کتّے بھی چلے اور پھر بیٹھ کر ہِن کرنے لگے ۔

۵ - اوم ہم کھائیں - اوم ہم پئیں - اوم دیوتا ورن - پرجاپتی - سوِتا - ہمارے لئے یہاں اَنّ لا - اے انّ کے مالک - یہاں انّ لا - لا - اوم ۔

تیرھواں کھنڈ ۱ - ہاؤ یہ لوک ہے - ہائی یہ ہوا ہے - اتھ چاند ہے - اِیہ آتما ہے - اِی آگ ہے ۔

۲ - اُ سورج ہے - اے آواہن یعنی بلانا ہے - اَو ہوئی وشو دیو ہے - ہِن پرجاپتی

ہے۔ شُوربران ہے۔ پاانّ ہے۔ واک براٹ ہے ॥

۳۔ تیرھواں غیر صاف۔ ستوبھ ہُن ہے جو معرض بیان میں نہیں آتا ॥

۴۔ اس اُپاسک کے لئے بانی خودبخود وہ دودھ دیتی ہے جو اس میں ہے۔ اور وہ اناج اور اناج کا کھانے والا ہوتا ہے جو اسیطرح ساموں کے اُپنشد کو جانتا ہے ॥

دوسرا ادھیائے

سام کی اُپاسنائیں

پہلا کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً پورے سام کی اُپاسنا بھلی ہے۔ جو بھلا ہے اُسے سام کہا جاتا ہے۔ جو بھلا نہیں ہے اُسے اسام (یعنی سام نہیں)

۲۔ مثلاً کوئی کسی سے بھلائی کے ساتھ پیش آئے تو کہتے ہیں کہ سام سے پیش آیا۔ اگر بُرائی سے پیش آئے تو کہتے ہیں کہ اسام سے پیش آیا ॥

۳۔ اسیطرح جب کوئی شے بھلائی کے لئے ہو تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے سام ہے۔ جب بھلائی کے لئے نہ ہو تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اسام ہے ॥

۴۔ جو شخص ایسا جانکر سام کی اُپاسنا بھلائی کی نظر سے کرتا ہے۔ جلد تر ہی بھلے دھرم اسکی طرف آتے ہیں اور جھکتے ہیں ॥

دوسرا کھنڈ۔ ۱۔ لوکوں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ زمین ہنکار ہے۔ آگ پرستاو۔ انترکش یا خلا اُدگیتھ۔ سورج پرتی ہار۔ اور دیو یعنی آسمان ندھن ॥

۲ - اب اگلی لیجے ۔ دیولوک آسمان ہنکار ہے ۔ سورج پرستاو، انترکش یا خلا اُدگیتھ ۔
اگنی پرتی ہار، اور زمین ندھن ۞

۳ - جو ایسا جان کر لوکوں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے ۔ اس کے لیے
پرتلوم ہوتے اور انترکش سے اُترے لوک بھوگ مہیا کرتے ہیں ۞

تیسرا کھنڈ شتر ۱ - بارش میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہیے ۔ پہلے ہوا
ہنکار ہے ۔ مینہ کا پیدا ہونا پرستاو، جو بارش اُدگیتھ ۔ چمکنا اور گرجنا پرتی ہار
۲ - ختم ہونا ندھن ۔ جو ایسا جان کر بارش میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے
اس کے لیے بارش ہوتی ہے اور وہ مینہ برسا سکتا ہے ۞

چوتھا کھنڈ شتر ۱ - تمام پانی میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہیے ۔ بادلوں کا جمع
ہونا ہنکار ہے ۔ بارش کا ہونا پرستاو ۔ جو ندیاں مشرق کی طرف بہتی ہیں وہ
اُدگیتھ جو مغرب کی طرف وہ پرتی ہار، سمندر ندھن ہے ۞

۲ - جو ایسا جان کر تمام پانی میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے ۔ وہ پانی
میں نہیں مرتا اور اسے پانی کی کمی نہیں رہتی ۞

پانچواں کھنڈ شتر ۱ - موسموں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی
چاہیے ۔ بسنت ہنکار ہے ۔ گرمی پرستاو، برسات اُدگیتھ، شرد پرتی ہار، جاڑا ندھن ۞

۲ - جو ایسا جان کر موسموں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے ۔ اسکے لیے
موسم بھوگ مہیا کرتے ہیں اور وہ موسموں والا ہو جاتا ہے ۞

چھٹا کھنڈ شتر ۱ - جانوروں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہیے ۔ بکری
ہنکار ہے ۔ بھیڑ پرستاو، گائے اُدگیتھ ۔ گھوڑا پرتی ہار اور آدمی ندھن ۞

۲ - جو ایسا جان کر جانوروں میں پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے ۔ اسکے
ہاں جانور ہوتے ہیں ۔ اور وہ جانور والا ہوتا ہے ۞

سانواں کھنڈ - ۱ - پانچ اندریوں میں جو ایک دوسرے سے اعلےٰ ہیں۔ انچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ ناک ہنکار ہے۔ گویائی پرستاو - آنکھ اُدگیتھ۔ کان پرتی ہار۔ من ندھن۔ یہ ایک دوسرے سے اعلےٰ ہیں ٭

۲ - جو ایسا جان کر ایک دوسرے سے اعلےٰ پانچ طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے وہ اعلےٰ سے اعلےٰ ہوتا ہے اور اعلےٰ سے اعلےٰ لوک جیتتا ہے۔ یہ پانچ طرح کی اُپاسنا کا مضمون ہوا ٭

آٹھواں کھنڈ - ۱ - اب سات طرح کی اُپاسنا کا مضمون شروع کیا جاتا ہے۔ بانی یا کلام میں سات طرح کی سام کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ بانی میں جہاں کہیں ہُوں آئے وہ ہن ہے۔ جہاں پر وہ پرستاو ہے۔ جہاں آ وہ آدی ہے ٭

۲ - جہاں اُت وہ اُدگیتھ ہے۔ جہاں پرتی وہ پرتی ہار ہے۔ جہاں اُپ وہ اُپدرو ہے - جہاں نی وہ ندھن ہے ٭

۳ - جو ایسا جان کر بانی میں سات طرح کے سام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسکے لیے بانی خود بخود وہ دودھ دیتی ہے جو اس میں ہے اور وہ اناج کا کھانے والا ہوتا ہے ٭

نواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً اس سورج میں سات طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ وہ سام اس لیئے ہے کہ ہمیشہ سم یعنی یکساں ہے۔ اور اس لیئے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میرے سامنے ہے۔ میرے سامنے ہے ٭

۲ - جاننا چاہیئے کہ تمام ذی حیات اسی کے آدھین ہیں۔ طلوع ہونے سے پہلے جو اسکا روپ ہے وہ ہنکار ہے اُسکے آدھین جانور ہیں۔ اسی لیئے وہ ہنکار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سورج روپ سام کے ہنکار کے حصہ دار ہیں ٭

۳ - اوّل اوّل طلوع ہونے پر جو اسکا روپ ہے وہ پرستاو ہے۔ اُس کے آدھین انسان ہیں۔ اسی لیئے وہ تعریف و صفت کے خواہاں رہتے ہیں کیونکہ

اس سورج روپ سام کے پرستاو کے حصّہ دار ہیں ÷

۴- گایوں کے دودھ دوہنے کے وقت جو اسکا روپ ہے وہ آدی ہے - اس کے آدھین پرند ہیں - اسی لئے وہ آکاش میں بے سہارا ہی قایم رہتے اور اُڑتے ہیں - کیونکہ اس سورج روپ سام کے آدی کے حصّہ دار ہیں ÷

۵- ٹھیک دوپہر کے وقت جو اسکا روپ ہے وہ اُدگیتھ ہے - اسکے آدھین دیوتا ہیں - اس لئے وہ پرجاپتی کی اولاد میں سب سے اعلےٰ ہیں - کیونکہ اس سورج روپ سام کے اُدگیتھ کے حصّہ دار ہیں ÷

۶- دوپہر کے بعد اور دن ڈھلے سے پہلے وقت جو اسکا روپ ہے وہ پرتی ہار ہے - اس کے آدھین گربھ یا حمل ہیں - اس لئے قایم ہو کر گرتے نہیں - کیونکہ اس سورج روپ سام کے پرتی ہار کے حصّہ دار ہیں ÷

۷- دن ڈھلے کے بعد اور غروب سے پہلے وقت جو اسکا روپ ہے وہ اُپدرو ہے - اس کے آدھین وحشی جانور ہیں - اس لئے آدمی کو دیکھ کر جنگل کے جھاڑ جھنکاڑوں میں چلے جاتے ہیں - کیونکہ اس سورج روپ سام کے اُپدرو کے حصّہ دار ہیں ÷

۸- اوّل اوّل غروب کے وقت جو اسکا روپ ہے - اسکے آدھین پتر ہیں اسلئے آدمی انہیں رکھتے ہیں - کیونکہ اس سورج روپ سام کے نِدھن کے حصّہ دار ہیں -

اسطرح سورج میں سات طرح کے سام کی اُپاسنا کرنی چاہئے ÷

دسواں کھنڈ - ۱- تحقیقاً ایک دوسرے سے یکساں اور موت سے پرے کے سات طرح کی سام کی اُپاسنا کرنی چاہئے - ہنکار میں تین حروف ہیں - پرستاو میں تین حروف ہیں ÷

۲- آدی میں دو حروف ہیں - پرتی ہار میں چار - اس سے ایک لے لیں تو یہ برابر یا سم ہو جاتا ہے ÷

۳ - اُدگیتھ میں تین حروف ہیں اور اُپیدرو میں چار۔ تین تین دونوں میں برابر ہیں - ایک باقی رکھو تو اس واسطے دونوں میں تین تین حروف رہے ہ

۴ - ندھن میں تین حروف ہیں - اس لیئے یہ برابر ہی ہے۔ یہ سب مِلکر بائیس حروف ہوئے ہ

۵ - اکیس سے آدمی سورج کو پہنچتا ہے - کیونکہ سورج اس لوک سے اکیسواں ہے - بائیسویں سے سورج سے پرے کے لوک کو - وہ دُکھ اور شوک سے پرے کا مقام ہے ہ

۶ - جو ایسا جانکر ایک دوسرے سے یکساں اور موت سے پرے کی سات طرح کی سام کی اُپاسنا کرتا ہے وہ سورج پر اور سورج سے پرے کے لوک پر فتح نصیب ہوتی ہے

گیارھواں کھنڈ - ۱ - من ہنکار ہے - بانی پرستاو ہے - آنکھ اُدگیتھ ہے - کان پرتی ہار ہے - پران ندھن ہے - یہ گایتر اندریوں میں پرویا ہوا ہے ہ

۲ - جو گایتر کو اسطرح اندریوں میں پرویا ہوا جانتا ہے وہ طاقتور اندریوں والا ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اس کی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ دل فراخ رکھے ہ

بارھواں کھنڈ - ۱ - آدمی لکڑیاں رگڑتا ہے تو وہ ہنکار ہے - دھواں پیدا ہوتا ہے تو وہ پرستاو ہے - آگ روشن ہوتی ہے تو وہ اُدگیتھ ہے - انگارے پیدا ہوتے ہیں تو وہ پرتی ہار ہے - آگ شانت ہوتی ہے تو وہ ندھن ہے - بالکل شانت ہو جاتی ہے تو وہ ندھن ہے - یہ رتھنتر سام آگ میں پرویا ہوا ہے ہ

۲ - جو رتھنتر کو اسطرح آگ میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ برہم تیج والا اور اناج کھانے والا ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ آگ کے سامنے نہ تو پانی پیئے نہ تھوکے ہ

تیرھواں کھنڈ - ۱ - اس کھنڈ میں الفاظ ایسے مستعمل ہوئے ہیں کہ آج کل کی

تہذیب انہیں معرض تحریر میں لانے سے مانع ہے - اس لئے دونوں کنڈیکاؤں کا ترجمہ نہیں کیا گیا ∴

چودھواں کھنڈ - ۱ - طلوع ہوتا ہوا (سورج) ہنکار ہے - طلوع شدہ پرستاو - دوپہر کا اُدگیتھ - دن ڈھلے کا پرتی ہار - غروب شدہ ندھن - یہ برہت سام سورج میں پرویا ہوا ہے ∴

۲ - جو برہت کو اسطرح سورج میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ تیج والا اور اناج کھانے والا ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اس کی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہو کہ تپے ہوئے سورج کی نندا نہ کرے ∴

پندرھواں کھنڈ - ۱ - بخارات کا جمع ہونا ہنکار ہے - بادل کا پیدا ہونا پرستاو ہے - برسنا اُدگیتھ ہے - بجلی کا چمکنا اور رعد کا گرجنا پرتی ہار ہے - بند ہونا ندھن ہے - یہ ویروپ سام ابر میں پرویا ہوا ہے ∴

۲ - جو ویروپ کو اسطرح ابر میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ بُری بھلی صورت والے جانوروں کا مالک ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ برستے ہوئے ابر کی نندا نہ کرے ∴

سولھواں کھنڈ - ۱ - بسنت ہنکار ہے - گرمی پرستاو ہے - برسات اُدگیتھ ہے - خزاں پرتی ہار ہے - جاڑا ندھن ہے - یہ ویراج سام رُتوں یا موسموں میں پرویا ہوا ہے ∴

۲ - جو ویراج کو اسطرح موسموں میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ اولاد مویشی - اور برہم تیج سے چمکا کرتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اُس کی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہو کہ موسموں کی نندا یا مذمت نہ کرے ∴

سترھواں کھنڈ - ۱ - زمین ہنکار ہے - خلا پرستاو ہے - آسمان اُدگیتھ ہے - اطراف پرتی ہار ہیں - سمندر ندھن ہے - یہ شکّری سام لوکوں میں پرویا ہوا ہے ۔

۲ - جو شکّری سام کو اسطرح لوکوں میں پرویا ہوا جانتا ہے وہ لوک والا ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے - اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ لوکوں کی نندا یا مذمت نہ کرے ۔

اٹھارھواں کھنڈ - ۱ - بکری ہنکار ہے - بھیڑ پرستاو ہے - گائے اُدگیتھ ہے - گھوڑا پرتی ہار ہے - انسان ندھن ہے - یہ ریوتی سام جانوروں میں پرویا ہوا ہے -

۲ - جو ریوتی سام کو اسطرح لوکوں میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ جانوروالا ہوتا ہے - پوری عمر جیتا ہے اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ جانوروں کی نندا یا مذمت نہ کرے ۔

انیسواں کھنڈ - ۱ - بال ہنکار ہیں - جلد پرستاو ہے - گوشت اُدگیتھ ہے - ہڈیاں پرتی ہار ہیں - مغز ندھن ہے - یہ یگیا یگیی سام اعضائے جسم میں پرویا ہوا ہے ۔

۲ - جو یگیا یگیی سام کو اسطرح اعضا میں پرویا ہوا جانتا ہے - صاحب اعضا ہوتا ہے اور اسکا کوئی عضو خراب نہیں ہوتا - پوری عمر جیتا ہے اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے - اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے - برت یہ ہے کہ آدمی مغز نہ کھائے ۔

بیسواں کھنڈ - ۱ - آگ ہنکار ہے ہوا پرستاو ہے - سورج اُدگیتھ ہے - تارے پرتی ہار ہیں - چاند ندھن ہے - یہ راجن سام دیوتاؤں یعنی چمکدار چیزوں میں پرویا ہوا ہے ۔

۲ - جو راجن سام کو اسطرح دیوتاؤں میں پرویا ہوا جانتا ہے - وہ ان دیوتاؤں کے

لوک شکتی۔ اور وہ پھل پاتا ہے۔ پوری عمر جیتا ہے اور اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اولاد مویشی اور جس کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے۔ برت یہ ہے کہ برہمنوں کی نندا یا مذمت کرے۔

اکیسواں کھنڈ۔ ۱۔ تین ویدوں کی پڑیا ہنکار ہے۔ یہ تینوں لوک پرستاو ہیں۔ آگ ہوا۔ اور سورج اُدگیتھ ہیں۔ تارے پرند اور شعاعیں پرتی ہار ہیں۔ سانپ گندھرو اور پتر ندھن ہیں۔ یہ سام سب میں پرویا ہوا ہے ۔

۲۔ جو اس سام کو سب میں پرویا ہوا جانتا ہے وہ سب کچھ ہی ہو جاتا ہے ۔

۳۔ سو یہ شلوک ہے۔ جو پانچ طرح کے تین تین ہیں اُن سے نہ کوئی بڑا ہے نہ ان کے سوا ہے ۔

۴۔ جو اس بات کو جانتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تمام اطراف اس کے لئے بھینٹ لاتی ہیں۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ برت ہے۔ یہ برت ہے ۔

بائیسواں کھنڈ۔ ۱۔ ساموں میں سے گرجنے والے کو میں جانوروں کے لئے پسند کرتا ہوں۔ یہ اگنی کا ہے۔ غیر صاف پرجاپتی کا۔ صاف سوم کا۔ نرم اور چکنا ہوا کا۔ چکنا اور زور دار اندر کا۔ بگلے کی آواز جیسا برہسپتی کا۔ پھوٹا ہوا ورن کا۔ چھوڑ دے

۲۔ اُدگاتا کو اس دھیان سے گانا چاہئے کہ میں امرتتا دیوتاؤں کے لئے گاؤں۔ سودھا پتروں کے لئے۔ امید آدمیوں کے لئے گھاس اور پانی جانوروں کے لئے۔ سورگ لوک یعنی بہشت یجمان یعنی یگیہ کرم کرنے والے کے لئے۔ اناج اپنے لئے۔ اس طرح ان سب پر من میں دھیان کرتے ہوئے ہوشیاری سے استتیاں گانی چاہئیں ۔

۳۔ تمام سُر یعنی حروف علت اندر کا جسم ہیں۔ تمام دانتوں سے ادا ہونیوالے حروف پرجاپتی کا۔ تمام حروف صحیح موت کا۔ اگر اُدگاتا کو کوئی حروف علت کی نسبت طعنہ دے تو کہہ دینا چاہئے کہ میں اندر کی شرن میں تھا۔ وہ تجھے اس کا جواب دیگا ۔

۴ - اگر دانتوں سے ادا ہونے والے حروف کی نسبت طعنہ دے تو کہہ دینا چاہئے کہ میں پرجاپتی کی شرن تھا وہ تجھے پیس ڈالے گا - اگر حروف صحیح کی نسبت طعنہ دے تو کہنا لازم ہے کہ میں موت کی شرن تھا - اسکا دیوتا تجھے جلا ڈالے گا۔

۵ - تمام حروف علت شور اور زور کے ساتھ اس دھیان سے بولنے چاہئیں کہ میں اندر کو طاقت پہنچا رہا ہوں - تمام دانتوں سے ادا ہونے والے حروف اسطرح کہ نہ تو آدمی انہیں نگلے نہ گولے کی طرح باہر پھینکے بلکہ صاف صاف اس دھیان سے کہ میں اپنے آپ کو پرجاپتی کو دے رہا ہوں - تمام حروف صحیح آہستہ آہستہ ایک دوسرے میں نہ گھسے ہوئے اس دھیان سے کہ موت سے اپنے آپ کو بچا رہا ہوں۔

تئیسواں کھنڈ - ۱ - دھرم کے تین بڑے بڑے تھنے ہیں - ان میں یگیہ مطالعہ اور دان پہلا ہے - تپ دوسرا ہے - برہمچاری بن کر گورو کے گھر رہنا اور گورو کے گھر میں اپنے جسم سے محنت اُٹھانا تیسرا ہے - یہ تینوں نیکوں کے لوک میں پہنچاتے ہیں - صرف برہم میں قیام رکھنے والا لافانیت کو پہنچتا ہے۔

۲ - پرجاپتی نے لوکوں کو تپایا - اُن تپے ہوئے لوکوں سے تینوں ویدوں کی ہڈیاں نکلی - اس کو تپا - اس تپی ہوئی ہڈیا سے یہ تین الفاظ نکلے - بھُو - بھُوہ - سُوہ

۳ - ان تینوں کو تپا - ان کے تپنے سے اوم نکلا - سو جسطرح سارے پتے ڈنڈی میں لگے ہوتے ہیں ایسطرح تمام بانی اوم میں لگی ہوئی ہے - یہ سب کچھ اوم ہے - یہ سب کچھ اوم ہے۔

چوبیسواں کھنڈ - ۱ - برہم وادی کہتے ہیں کہ صبح کا ہوم وسو دیوتاؤں کا ہے - دوپہر کا رُدروں کا - شام کا سورجوں اور وشودیوں کا۔

۲ - پھر یجمان کا لوک کہاں رہا - اُسے نہ جانیگا تو کیونکر ہوم کریگا - جاننے والا ہی کر سکیگا۔

۳- صبح کے انوواک شروع کرنے سے پیشتر گارہ پتیہ اگنی کے پیچھے بیٹھکر اور شمال کی طرف منہ کرکے یجمان کو وسووں کا سام گانا چاہئیے ﷺ

۴- لوک کا دروازہ کھول تاکہ ہم تجھے (اس لوک کا) راج کرنے کیلئے دیکھیں ﷺ

۵- پھر یہ کہکر اگنی میں ہوم کرنا چاہئیے کہ اگنی کو نمسکار ہو - جو زمین میں رہتی ہے - لوک میں رہتی ہے - مجھ یجمان کے لئیے - یہ لوک حاصل کر - تحقیقاً یجمان کے اس لوک میں مجھے جانا ہے ﷺ

۶- میں یجمان خاتمۂ عمر پر اس لوک میں جاؤں گا سواہا - زنجیر کو پرے ہٹادے یہ کہکر کھڑا ہو جائے اس کے لئیے وسو صبح کا سون دیدیتے ہیں ﷺ

۷- دوپہر کے انوواک شروع کرنے سے پیشتر اگنیدھریہ یعنی دکشناگنی کے پیچھے بیٹھ کر اور شمال کی طرف منہ کرکے یجمان کو رُدروں کا سام گانا چاہئیے ﷺ

۸- لوک کا دروازہ کھول تاکہ ہم تجھے (انترکش یا خلا کا) ویراج پانے کے لئے دیکھیں ﷺ

۹- پھر یہ کہہ کر اگنی میں ہوم کرنا چاہئیے کہ ہوا کو نمسکار رہے - جو خلا میں رہتی ہے - لوک میں رہتی ہے - مجھ یجمان کے لئیے یہ لوک حاصل کر - تحقیقاً یجمان کے اس لوک میں مجھے جانا چاہئیے ﷺ

۱۰- میں یجمان خاتمۂ عمر پر اُس لوک میں جاؤں گا سواہا - زنجیر کو پرے ہٹا دے - یہ کہہ کر کھڑا ہو جائے - اسکے لئیے رُدر دوپہر کا سون دیدیتے ہیں ﷺ

۱۱- تیسرے سون کے شروع کرنے سے پیشتر آہونیہ اگنی کے پیچھے بیٹھ کر اور شمال کی طرف منہ کرکے یجمان کو سورج اور وشوے دیو اکے سام گانے چاہئیں ﷺ

۱۲- لوک کا دروازہ کھول تاکہ ہم تجھے (دیو لوک کا) سوراج حاصل کرنے کے لئے دیکھیں یہ سورج کے متعلق ہے ﷺ

۱۳- وشوے دیو ا کے متعلق یہ ہے - لوک کا دروازہ کھول تاکہ ہم تجھے

(دیو لوک کا) سوراج حاصل کرنے کے لئے دیکھیں ÷
۱۴- پھر یہ کہہ کر اگنی میں ہوم کرنا چاہئے کہ سورج اور وشوے دیوا کو نمسکار ہے۔ جو دیو لوک یعنی آسمان میں رہتے ہیں۔ مجھ یجمان کے لئے لوک حاصل کرو۔
۱۵- یجمان کے اس لوک میں میں جاؤں گا۔ یہاں یجمان خاتمہ عمر پر جاتا ہے سواہا۔ زنجیر توڑ۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہونا چاہئے ÷
۱۶- اس کے لئے سورج اور وشوے دیوا تیسرا سون دیتے ہیں۔ یگیہ کی حقیقت کو وہی جانتا ہے جو ایسا جانتا ہے ÷

تیسرا ادھیائے

پہلا کھنڈ ۱- تحقیقاً یہ سورج دیوتاؤں کا شہد ہے۔ دیو یا آسمان اسکا ترچھا بانس ہے۔ انترکش یا خلا چھتا ہے۔ کرنیں انڈے ہیں ÷
۲- اسکی جو مشرقی شعاعیں ہیں وہ شہد کی مشرقی نالیاں ہیں۔ رچائیں مکھیاں ہیں۔ رگ وید پھول ہے۔ پانی امرت رس ہے۔ اُن رچاؤں نے
۳- رگ وید کو تپایا۔ تپے ہوئے رگ وید سے جس تیج اندریاں ویرج اور کھانے کی قوت کے رس کے طور پر سب پیدا ہوئے ÷
۴- یہ رس پھر اور سب طرف سے اُسنے سورج کا سہارا لیا۔ یہ وہی ہے جو سورج کا لال رنگ ہے ÷
دوسرا کھنڈ ۱- اس کی جو جنوبی شعاعیں ہیں وہی جنوبی رُخ شہد کی نالیاں ہیں۔ یجروید کی منتر مکھیاں ہیں۔ یجروید پھول ہے۔ پانی امرت رس ہے ÷

۲- ان یجروید کی منتروں نے یجروید کو تپایا۔ تپے ہوئے یجروید سے۔ جس۔ تیج۔ اندریاں۔ اور کھانے کی طاقت رس کے طور پر پیدا ہوئی ＊

۳- یہ رس جھرا اور سب طرف سے اس نے سورج کا سہارا لیا۔ یہ وہی ہے جو سورج کا سفید رنگ ہے ＊

تیسرا کھنڈ۔ ۱- اس کی جو مغربی شعاعیں ہیں وہی مغربی رُخ شہد کی نالیاں ہیں۔ سام مکھیاں ہیں۔ سام وید پھول ہے۔ پانی امرت رس ہے ＊

۲- ان ساموں نے سام وید کو تپایا۔ تپے ہوئے سام وید سے جس۔ تیج۔ اندریاں اور کھانے کی طاقت رس کے طور پر پیدا ہوئی ＊

۳- یہ رس جھرا اور سب طرف سے اس نے سورج کا سہارا لیا۔ یہ وہی ہے جو سورج کا سیاہ رنگ ہے ＊

چوتھا کھنڈ۔ ۱- اس کی جو شمالی شعاعیں ہیں وہی شمالی رُخ شہد کی نالیاں ہیں۔ اتھروانگی رس مکھیاں ہیں۔ اتہاس اور پوران پھول ہیں۔ پانی امرت رس ہے ＊

۲- ان اتھرووید کی منتروں نے اتہاس اور پوران کو تپایا۔ تپے ہوئے اتہاس پوران سے جس۔ تیج۔ اندریاں۔ اور کھانے کی طاقت رس کے طور پر پیدا ہوئی ＊

۳- یہ رس جھرا اور سب طرف سے اس نے سورج کا سہارا لیا۔ یہ وہی ہے جو سورج کا نہایت ہی سیاہ رنگ ہے ＊

پانچواں کھنڈ۔ ۱- اس کی جو اوپر کی شعاعیں ہیں۔ وہ اوپر کی شہد کی نالیاں ہیں۔ رموزِ خفی مکھیاں ہیں۔ برہم پھول ہے۔ پانی امرت رس ہے ＊

۲- ان رموزِ خفی نے برہم کو تپایا۔ تپے ہوئے برہم سے جس۔ تیج۔ اندریاں۔ اور کھانے کی طاقت رس کے طور پر پیدا ہوئی ＊

۳- یہ رس جھرا اور سب طرف سے سورج کا سہارا لیا۔ یہ وہی ہے جو سورج کے

بیچوں بیچ ہلتا رہتا ہے ٭
۴- یہ رسوں کے بھی رس ہیں۔ وید رس ہیں اور یہ انکے بھی رس ہیں۔ یہ قربانی کے بھی امرت ہیں۔ وید امرت ہیں۔ یہ انکے بھی امرت ہیں ٭
چھٹا کھنڈ - ا- یہ جو پہلا امرت ہے اُسے اگنی کے منہ سے وسو بھوگتے ہیں۔ تحقیقاً دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ اس امرت کو دیکھ کر ہی سیر ہو جاتے ہیں ٭
۲- وہ اسی رنگ میں داخل ہو جاتے ہیں - اور اسی رنگ سے پھر نکلتے ہیں ٭
۳- جو شخص اس امرت کو اسطرح جانتا ہے - وہ وسووں میں سے ایک بنکر اگنی کے منہ سے اس امرت رس کو دیکھ کر ہی سیر ہو جاتا ہے - اسی رنگ میں داخل ہوتا ہے اور اسی میں سے نکلتا ہے ٭
۴- جب تک سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں ڈوبتا ہے - اُسے وسووں پر خود مختاری کے ساتھ راج ملتا ہے ٭
ساتواں کھنڈ - ا- جو یہ دوسرا امرت ہے - اندر کے منہ سے رُدر اُسے بھوگتے ہیں - تحقیقاً دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں - اس امرت کو دیکھکر سیر ہو جاتے ہیں ٭
۲- وہ اسی رنگ میں داخل ہوتے ہیں اور اسی میں سے نکلتے ہیں ٭
۳- جو شخص اس امرت کو اس طرح جانتا ہے - وہ رُدروں میں سے ایک بنکر اندر کے منہ سے اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتا ہے - اسی رنگ میں داخل ہوتا ہے اور اسی میں سے نکلتا ہے ٭
۴- جتنے عرصے سورج مشرق سے نکلتا اور مغرب میں ڈوبتا ہے اُس سے دُگنے عرصے جنوب سے نکلتا اور شمال میں ڈوبتا ہے - اتنے عرصے اُسے رُدروں پر خود مختاری کے ساتھ راج ملتا ہے ٭
آٹھواں کھنڈ - ا- جو یہ تیسرا امرت ہے - ورُن کے مُنہ سے آدتیہ اُسے

ہو گئے ہیں۔ تحقیقاً دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتے ہیں

۲۔ وہ اسی رنگ میں داخل ہوتے ہیں اور اسی رنگ سے نکلتے ہیں ؛

۳۔ جو شخص اس امرت کو اسطرح جانتا ہے۔ وہ آدتیوں میں سے ایک بن کر وُرن کے منہ سے اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتا ہے۔ اسی رنگ میں داخل ہوتا ہے اور اسی میں سے نکلتا ہے ؛

۴۔ جتنے عرصے سورج جنوب سے نکلتا اور شمال میں ڈوبتا ہے۔ اس سے دُگنے عرصے تک مغرب سے نکلتا اور مشرق میں ڈوبتا ہے۔ اتنے عرصے اُسے آدتیوں پر خود مختاری کے ساتھ راج ملتا ہے ؛

نواں کھنڈ ۔ ۱۔ جو یہ چوتھا امرت ہے۔ سوم کے منہ سے مرُت اُسے بھوگتے ہیں۔ تحقیقاً دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتے ہیں ؛

۲۔ وہ اسی رنگ میں داخل ہوتے ہیں اور اسی رنگ سے نکلتے ہیں ؛

۳۔ جو شخص اس امرت کو اسطرح جانتا ہے۔ وہ مرتوں میں سے ایک بن کر سوم کے منہ سے اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتا ہے۔ اسی رنگ میں داخل ہوتا ہے اور اسی میں سے نکلتا ہے ؛

۴۔ جتنے عرصے سورج مغرب سے نکلتا اور جنوب میں ڈوبتا ہے۔ اتنے عرصے اسے مرُتوں پر خود مختاری کے ساتھ راج ملتا ہے ؛

دسواں کھنڈ ۔ ۱۔ یہ جو پانچواں امرت ہے۔ برہم کے منہ سے سادھیہ اُسے بھوگتے ہیں۔ تحقیقاً دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتے ہیں ؛

۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی سے نکلتے ہیں ؛

۳۔ جو شخص اس امرت کو اس طرح جانتا ہے وہ سادھیوں میں سے ایک بنکر

برہم کے مُنہ سے اس امرت کو دیکھکر ہی سیر ہو جاتا ہے - اسی روپ میں داخل ہوتا ہے اور اسی سے نکلتا ہے ؎

۴ - جتنے عرصے سورج شمال سے نکلتا اور جنوب میں ڈوبتا ہے - اس سے دُگنے عرصے اوپر سے نکلتا اور نیچے ڈوبتا ہے - اتنے عرصے اُسے سادھیوں خود مختاری کے ساتھ راج ملتا ہے ؎

گیارھواں کھنڈ ۱ - اب اس سے اونچا اُٹھ کر وہ نہ طلوع ہوتا ہے نہ غروب - اکیلا بیچ میں قیام گزیں ہوتا ہے - چنانچہ شلوک ہے ؎

۲ - تحقیقاً وہاں ایسا نہیں ہوتا - نہ وہ کبھی غروب ہوتا ہے نہ طلوع - اے دیوتاؤں - اس سچ کہنے سے میں کبھی برہم سے نہ گروں ؎

۳ - جو اس برہم اُپنشد کو اس طرح جانتا ہے - تو سورج اس کے لئے غروب ہوتا ہے نہ طلوع - بلکہ سدا روز روشن رہتا ہے ؎

۴ - برہما نے یہ رمز پرجاپتی سے کہا - پرجاپتی نے منو سے - اور منو نے انسانوں سے یہی برہم اُدالک آرُنی اپنے بیٹے کو اُس کے باپ نے بتایا تھا ؎

۵ - یہی برہم باپ کو اپنے بڑے بیٹے یا پیارے چیلے کو بتانا چاہئے ؎

۶ - اور کسی کو نہیں - گو وہ اُسے یہ سمندر سے محیط زمین دولت سے بھر کر ہی کیوں نہ دے - یہ اُس سے بڑا ہے - یہ اُس سے بڑا ہے ؎

بارھواں کھنڈ ۱ - تحقیقاً گایتری یہ سب کچھ ہے یعنی جو جو شے ہستی ہے تحقیقاً وانی گایتری ہے کیونکہ جو جو شے ہست ہے اسے وانی گاتی ہے اور اسکی حفاظت کرتی ہے ؎

۲ - جو گایتری ہے تحقیقاً وہی یہ زمین ہے - کیونکہ جو شے ہستی ہے وہ زمین پر قایم ہے - زمین سے باہر نہیں ؎

۳ - جو زمین ہے تحقیقاً وہی آدمی کا جسم ہے - جسم میں پران قایم ہیں اور جسم سے باہر نہیں ؎

۴- جو آدمی کا جسم ہے تحقیقاً وہی آدمی کے اندر یہ ہردے یا قلب ہے - پران اسی ہی میں قایم ہیں - باہر نہیں ٭

۵- سو یہ چار پاد والی چھ طرح کی گایتری ہے - چنانچہ یہ رگ وید کا منتر ہے ٭

۶- اس کی اتنی تو عظمت ہے - مگر اس عظمت سے بڑا پُرش ہے - اسکا ایک پانوں یہ سب بھوت یعنی جیو جنس ہیں اور تین پانوں کا لافانی سروپ آکاش میں ہے ٭

۷- جو برہم ہے تحقیقاً وہی وہ آکاش ہے جو آدمی کے باہر ہے - اور جو آدمی سے باہر آکاش ہے ٭

۸- تحقیقاً وہ وہی آکاش ہے جو آدمی کے اندر آکاش ہے ٭

۹- تحقیقاً وہ وہی ہے جو قلب کے اندر آکاش ہے - یہ بھرپور اور غیر متبدل ہے ایسا جاننے والے کو بھرپور اور غیر متبدل ہی عظمت ملتی ہے ٭

تیرھواں کھنڈ

۱- تحقیقاً اس ہردے میں دیوتاؤں کے پانچ دروازے ہیں - جو مشرقی دروازہ ہے وہ پران ہے - یہی آنکھ ہے یہی سورج ہے - اسکی اُپاسنا جلال اور صحت کی نظر سے کرنی چاہیے - ایسا جاننے والا جلال اور صحت والا ہوتا ہے ٭

۲- جو جنوبی دروازہ ہے وہ ویان ہے - یہی کان ہے یہی چاند ہے - اس کی اُپاسنا خوش اقبالی اور جس کی نظر سے کرنی چاہیے - ایسا جاننے والا اقبال اور جس والا ہوتا ہے ٭

۳- جو مغربی دروازہ ہے وہ اپان ہے - یہی بانی ہے یہی اگنی ہے - اسکی اُپاسنا برہم تیج اور صحت کی نظر سے کرنی چاہیے - ایسا جاننے والا برہم تیج اور صحت والا ہوتا ہے ٭

۴- جو شمالی دروازہ ہے وہ سمان ہے - یہی من ہے یہی مینہ ہے - اسکی اُپاسنا نیکنامی اور خوبصورتی کی نظر سے کرنی چاہیے - ایسا جاننے والا نیکنام

اور خوبصورتی والا ہوتا ہے ٭

۵۔ جو اوپر کا دروازہ ہے وہ اُدان ہے۔ یہی ہوا ہے یہی آکاش ہے اسکی اُپاسنا طاقت اور عظمت کی نظر سے کرنی چاہیئے۔ ایسا جاننے والا طاقت اور عظمت والا ہوتا ہے ٭

۶۔ یہ پانچ برہم پُرش سورگ لوک کے دربان ہیں۔ جو شخص اسطرح ان پانچ برہم پُرشوں کو سورگ لوک کا دربان جانتا ہے۔ اس کے خاندان میں بیر پیدا ہوتا ہے اور وہ سورگ لوک کو جیتتا ہے ٭

۷۔ اب جو آسمان سے اوپر، ہر چیز سے اوپر۔ سب سے اوپر۔ اونچے لوکوں میں یعنی اُن لوکوں میں جن سے اونچا اور لوک نہیں ہے۔ نور یا جوتی چمکتی ہے۔ وہ وہی ہے جو اس پُرش میں جوتی ہے جسم کے چھونے سے آدمی جو گرمی محسوس کرتا ہے وہ اس کا دیکھنا ہے۔ اور کان بند کر کے جو گڑگڑاہٹ یا گرج یا آگ کے جلنے کا شور سنتا ہے وہ اسکا سُننا ہے۔ اسکی اُپاسنا منظور و مسموع کی نظر سے کرنی چاہیئے۔ وہ منظور و مسموع ہوتا ہے جو ایسا جانتا ہے ٭

چودھواں کھنڈ ۱۔ تحقیقاً یہ سب برہم ہے۔ اسکی اُپاسنا تجلّان کی درشٹی سے شانت ہو کر کرنی چاہئے۔ آدمی نشچے روپ ہے اسکا جیسا نشچے اس لوک میں ہوتا ہے ویسا ہی مر کر پر لوک میں وہ ہوا کرتا ہے۔ اسواسطے نشچے کرنا چاہیئے ٭

۲۔ اس کا روپ من ہے۔ جسم پران۔ رنگ نوری۔ سنکلپ سچا۔ آتما آکاش۔ اسی کے سارے کام ہیں۔ ساری کامنائیں ہیں۔ تمام بوئیں ہیں۔ تمام رس ہیں۔ سب پر محیط ہے۔ بے کلام اور بے گھبراہٹ ہے ٭

۳۔ قلب میں میرا یہ آتما دھان جو سرسوں سامک اور ساماک کے چاول

چھوٹا ہے۔ قلب میں میرا یہ آتما زمین سے بڑا ہے۔ خلا سے بڑا ہے۔ آسمان سے بڑا ہے۔ ان لوکوں سے بڑا ہے ؎

۴۔ اس کے تمام کام ہیں۔ تمام کامنائیں ہیں۔ تمام بوئیں ہیں۔ تمام رس ہیں۔ سب پر محیط ہے۔ بے کلام اور بے گھبراہٹ ہے۔ یہی قلب میں میرا آتما برہم ہے۔ میں مرکر اسکو پہنچوں گا جس کو یہ پورا پورا نشچے ہوتا ہے اُسکو شک و شبہ نہیں ہوا کرتا۔ یہ شانڈلیہ نے کہا ہے ؎

پندرھواں کھنڈ - ۱۔ جس صندوق کا پیٹ خلا ہے اور زمین تہ۔ وہ کبھی زوال نہیں پاتا۔ اس کے گوشے اطراف ہیں اور آکاش ڈھکنا۔ یہ صندوق ایک خزانہ ہے۔ اسی میں یہ سب کچھ رکھا ہوا ہے ؎

۲۔ اس کی مشرقی سمت کا نام جُہو ہے۔ جنوبی کا سہمان۔ مغربی کا راگینی۔ شمالی کا سبھوتا۔ ان اطراف کا بچہ ہوا ہے۔ جو شخص اطراف کا بچہ ہوا کو جانتا ہے وہ بیٹے کا رونا نہیں روتا۔ میں اطراف کا بیٹا ہوا کو جانتا ہوں۔ اس لئے بیٹے کا رونا نہ روؤں ؎

۳۔ ناش نہ ہونے والے صندوق کو میں پہنچتا ہوں۔ فلاں کیلئے فلاں کیلئے پران کو پہنچتا ہوں فلاں کیلئے فلاں کیلئے۔ بھوہ کو پہنچتا ہوں فلاں کے لئے فلاں کے لئے۔ بھُوَہ کو پہنچتا ہوں فلاں کے لئے فلاں کے لئے۔ سُوَہ کو پہنچتا ہوں فلاں کے لئے فلاں کے لئے ؎

۴۔ میں نے جو یہ کہا کہ پران کو پہنچتا ہوں اس سے یہ کہا کہ پران ہی یہ سب کچھ ہے۔ میں اس کو پہنچتا ہوں ؎

۵۔ میں نے جو یہ کہا کہ میں بھُوہ کو پہنچتا ہوں۔ اس سے یہ کہا کہ میں زمین کو پہنچتا ہوں۔ خلا کو پہنچتا ہوں۔ آسمان کو پہنچتا ہوں ؎

٦ - میں نے جو یہ کہا کہ میں بھُوہ کو پہنچتا ہوں - اس سے یہ کہا کہ اگنی کو پہنچتا ہوں - ہوا کو پہنچتا ہوں - سورج کو پہنچتا ہوں ۔

٧ - میں نے جو یہ کہا کہ میں سُوہ کو پہنچتا ہوں - اس سے یہ کہا کہ رگ وید کو پہنچتا ہوں - یجر وید کو پہنچتا ہوں - سام وید کو پہنچتا ہوں ۔

سولھواں کھنڈ - ١ - تحقیقاً آدمی یگیہ ہے - اس کی عمر کے پہلے چوبیس سال صبح کا ہوم ہیں - چوبیس حروف گایتری میں ہیں اور صبح کا ہوم گایتری سے تعلق رکھتا ہے - اس سے وسوؤں کا تعلق ہے - تحقیقاً پران ہی وسو ہیں کیونکہ سب کو بسنے کی جگہ دیتے ہیں ۔

٢ - اگر اُپاسک کو اس عمر میں بیماری ستائے تو کہنا چاہئے کہ اے پرانوں وسوؤں میرے صبح کے ہوم کو دوپہر کے ہوم تک دراز کرو - میں یگیہ پران وسوؤں کے بیچ میں منقطع نہ ہو جاؤں - اس سے اُپاسک تندرست اور بے روگ ہو جاتا ہے ۔

٣ - دوسرے چوالیس سال دوپہر کا ہوم ہیں - چوالیس حروف ترشٹبھ چھند میں ہیں اور دوپہر کا ہوم ترشٹبھ سے تعلق رکھتا ہے - اس سے رُدروں کا تعلق ہے - تحقیقاً پران ہی رُدر ہیں کیونکہ یہی سب کو رلاتے ہیں ۔

٤ - اس عمر میں اُسے بیماری ستائے تو کہنا چاہئے - کہ اے پرانوں رُدروں میرے دوپہر کے ہوم کو تیسرے ہوم تک دراز کرو - میں یگیہ پران رُدروں کے بیچ میں منقطع نہ ہو جاؤں - اس سے وہ تندرست اور بے روگ ہو جاتا ہے ۔

٥ - پیچھے اڑتالیس سال تیسرا ہوم ہیں - اڑتالیس ہی حروف جگتی چھند میں ہیں اور تیسرا ہوم جگتی سے تعلق رکھتا ہے - اس سے آدتیوں یعنی سورجوں کا تعلق ہے - پران ہی آدتیہ ہیں کیونکہ یہی سب کو لیتے ہیں ۔

۶۔ اس عمر میں اُسے بیماری ستائے تو کہنا چاہئے کہ اے پرانوں آدتیوں
میرے تیسرے ہوم کو پوری عمر تک دراز کرو۔ میں یگیہ پران آدتیوں کے
بیچ میں منقطع نہ ہو جاؤں۔ اس سے وہ تندرست اور بے روگ ہو جاتا ہے۔
۷۔ ایسا جانتے ہوئے ائتریہ مہی داس نے کہا کہ مجھے کیا تکلیف دیتے
ہو۔ میں اس سے مرنے لگا نہیں۔ وہ ایک سو سولہ برس تک جیتا رہا۔
اسیطرح جو ایسا جانتا ہے وہ ایک سو سولہ برس جیتا ہے۔

سترھواں کھنڈ

۱۔ آدمی کو جو بھوک لگتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ اور خوش نہیں
رہنا۔ یہی اس یگیہ کی دیکشا یا بیعت ہے۔
۲۔ جو کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ خوش ہوتا ہے۔ یہی اُپسد ہے۔
۳۔ جو ہنستا ہے۔ کھاتا ہے۔ استری سنگ کرتا ہے۔ یہی ستو تر و شستر ہے۔
۴۔ جو تپ دان عجز و نیاز اور سچ بولنا ہے۔ یہی دکشنا ہے۔
۵۔ اسی لئے جب کہتے ہیں۔ جنیگی۔ جنی۔ تو یہ اس کا پیدا ہونا ہے۔ مرنا
آخری نہان یا غسل ہے۔
۶۔ گھور انگی رس نے دیوکی کے بیٹے کرشن کو یہ رمز بتایا اور وہ بے پیاس
ہو گیا۔ پھر کہا کہ مرتے وقت آدمی کو ان تینوں کی شرن جانا چاہئے کہ "تو لافانی
ہے۔ تو غیر متبدل ہے۔ اور تو سوکشم پران ہے"۔ اسی مضمون کے متعلق یہ
دو رچائیں ہیں۔
۷۔ اس پرانے بیج کی دن کی سی جوتی یا نور جو آکاش سے بھی پرے چمکتا ہے۔
گیانی دیکھتے ہیں۔ جو اندھیرے سے اوپر ہے۔ اونچے سے اونچی جوتی ہے۔ اونچے
سے اونچا سورگ ہے۔ دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ اس سورج کو ہم پہنچے ہیں
جو سب سے اونچی جوتی ہے۔

اٹھارھواں کھنڈ - ۱- من کی اُپاسنا برہم کی درِشٹی سے کرنی چاہیے - یہ ادھیاتم ہُوا - ادھی دیو یہ ہے کہ آکاش برہم ہے - اس طرح ادھیاتم اور ادھی دیو دونوں کا اُپدیش کیا گیا ⁂

۲- من برہم کے چار پاد ہیں - بانی پاد ہے - پران پاد ہے - آنکھ پاد ہے - کان پاد ہے - اب ادھی دیو کو لو - اگنی پاد ہے - ہوا پاد ہے - سورج پاد ہے - دشائیں یعنی اطراف پاد ہیں - اسطرح ادھیاتم اور ادھی دیو دونوں کا اُپدیش ہوا ⁂

۳- بانی من برہم کا چوتھا پاد ہے - یہ آگ کے نور سے تپتا اور روشن ہوتا ہے نیکنامی جس اور برہم تیج سے وہ بھی تپتا اور روشن ہوتا ہے جو ایسا جانتا ہے ⁂

۴- پران من برہم کا چوتھا پاد ہے - یہ ہوا کے نور سے تپتا اور روشن ہوتا ہے - نیکنامی جس اور برہم تیج سے وہ بھی تپتا اور روشن ہوتا ہے جو ایسا جانتا ہے ⁂

۵- آنکھ من برہم کا چوتھا پاد ہے - یہ سورج کے نور سے تپتا اور روشن ہوتا ہے - نیکنامی جس اور برہم تیج سے وہ بھی تپتا اور روشن ہوتا ہے جو ایسا جانتا ہے ⁂

۶- کان من برہم کا چوتھا پاد ہے - یہ دِشاؤں یعنی اطراف کے نور سے تپتا اور روشن ہوتا ہے - نیکنامی جس اور برہم تیج سے وہ بھی تپتا اور روشن ہوتا ہے - جو ایسا جانتا ہے - جو ایسا جانتا ہے ⁂

اُنیسواں کھنڈ - ۱- تعلیم یہ ہے کہ سورج برہم ہے - اس کی تشریح کی جاتی ہے - پہلے یہ اسَت تھا - پھر سَت ہُوا - پھر بڑھا - پھر انڈا بنا جو سال بھر تک رکھا رہا - وہ پھٹا تو اُس کے دونوں حصے چاندی اور سونا ہو گئے ⁂

۲- جو چاندی تھی وہ زمین بن گئی - جو سونا تھا وہ آسمان - جو موٹی جھلی

تھی وہ پہاڑ - جو پتلی جھلّی تھی وہ بادل اور کہر - جو رگیں تھیں وہ دریا - جو مثانے کا پانی تھا وہ سمندر ۔

۳ - اس سے جو پیدا ہؤا وہ سورج تھا - اس کے پیدا ہونے پر جے کار کی آوازیں ہوئیں - اور تمام مخلوق اور کامنائیں پیدا ہوئیں - اس واسطے جب سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے تو یہی آوازیں اٹھتی ہیں اور تمام مخلوق اور تمام کامنائیں ۔

۴ - ایسا جانکر جو سورج کی اُپاسنا برہم روپ سے کرتا ہے - جلد تر اس کے پاس نیک صدائیں آتی ہیں اور جاری رہتی ہیں - جاری رہتی ہیں ۔

چوتھا ادھیائے

پہلا کھنڈ - ۱ - جن شُرتی کا پڑپوتا اعتقاد سے دینے والا بہت دینے والا اور پکا ہؤا کھانا تقسیم کرنے والا تھا - اُسنے ہر جگہ مکان بنوائے تھے کہ لوگ ہر جگہ میرے مہمان بنکر کھائیں گے ۔

۲ - ایک بار ہنس اُڑتے ہوئے آئے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ اے کم نظر اے کم نظر جن شُرتی کے پڑپوتے کا نور دن کی طرح آکاش میں پھیلا ہؤا ہے اُسے چھو مت - کہیں تجھے جلا نہ دے ۔

۳ - دوسرا بولا کہ اُسے ایسا ہوتے ہوئے کیا تو نے جھکڑے والا ریکو کہا - پہلے نے پوچھا کہ جھکڑے والا ریکو کیسا آدمی ہے ۔

۴ - دوسرا بولا کہ جسطرح پانسوں کے کھیل میں کرت داؤ پڑے تو نیچے کے داؤں

سب جیتے جاتے ہیں اسیطرح رعایا جتنے بھلے کام کرتی ہے ان کے پھل سب اسکے پھل میں شامل ہیں۔ اور نیز اس شخص کے پھل میں جو وہی جانتا ہے۔ جو رَیکو جانتا ہے۔ میں نے یہ بات کہی ہے ÷

۵ - یہ باتیں جن شرتی کے پڑپوتے نے سنیں۔ علے الصباح اٹھ کر اُسنے اپنے رتھبان سے کہا۔ کہ دوست۔ چھکڑے والے رَیکو کے پاس جاکر کہہ۔ اُسنے پوچھا کہ چھکڑے والا رَیکو کیسا آدمی ہے ÷

۶ - راجہ نے کہا کہ جسطرح کرِت دانو پڑے تو نیچے کے سب دانو جیتے جاتے ہیں اسیطرح رعایا جتنے بھلے کام کرتی ہے۔ ان کے پھل سب اس کے پھل میں شامل ہیں۔ اور نیز اس شخص کے پھل میں جو وہی جانتا ہے۔ جو رَیکو جانتا ہے۔ میں نے یہ بات کہی ÷

۷ - رتھبان ڈھونڈھ کر واپس آیا کہ مجھے نہیں ملا۔ راجہ نے اُس سے کہا کہ جہاں براہمنوں کو تلاش کیا کرتے ہیں۔ اُس جگہ جا کر ڈھونڈھ ÷

۸ - رتھبان رَیکو کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ چھکڑے کے نیچے پڑا پھنسیوں کو کھجا رہا ہے۔ اُسنے پوچھا کہ کیا تو ہی چھکڑے والا رَیکو ہے۔ رَیکو نے جواب دیا ہاں۔ یہ جان کر رتھبان واپس آ گیا ÷

دوسرا کھنڈ - ۱ - جن شرتی کا پڑپوتا چھ سو گائیں۔ مالا۔ اور خچروں کا رتھ لیکر رَیکو کے پاس گیا اور کہنے لگا ÷

۲ - اے رَیکو مہاراج یہ چھ سو گائیں۔ یہ مالا۔ اور یہ خچروں کا رتھ لیجیے اور مجھکو اس دیوتا کی تعلیم دیجیے جس کی آپ اُپاسنا کرتے ہیں ÷

۳ - رَیکو نے کہا اے شودر۔ یہ ہار اور رتھ گایوں کے ساتھ تجھے ہی مبارک۔ جن شرتی کا پڑپوتا پھر ہزار گائیں۔ مالا۔ خچروں کا رتھ۔ اور اپنی بیٹی کو لیکر پہنچا۔

۴- اس نے کہا کہ اے رَیکو مہاراج - یہ ہزار گائیں - یہ ہار - یہ خچروں کا رتھ - یہ دُلہن - اور یہ گاؤں لیجیے جس میں آپ رہتے ہیں - اور مجھے تعلیم دیجیے ॥

۵- رَیکو نے لڑکی کے منہ کو اونچا کر کے کہا کہ اے شودر تو یہ سب چیزیں لایا ہے مگر صرف اس منہ سے مجھے بولنے پر مجبور کرتا ہے - مہا برش کے علاقہ میں رَیکو پرن گاؤں اب بھی ہیں - جہاں رَیکو رہتا تھا - پھر رَیکو نے اُسے اسطرح تعلیم دی ॥

تیسرا کھنڈ - ۱- تحقیقاً ہوا جاذب ہے - جب آگ بُجھتی ہے تو ہوا میں سے ہوتی ہے - جب سورج غروب ہوتا ہے تو ہوا میں لے ہوتا ہے - جب چاند غروب ہوتا ہے تو ہوا میں لے ہوتا ہے ॥

۲- جب پانی سوکھتا ہے تو ہوا میں لے ہوتا ہے - ہوا ہی ان سب کو لے کرتی ہے - یہ ادھی دیو ہوا ॥

۳- اب ادھیاتم کو لو - تحقیقاً پران جاذب ہے - آدمی جب سوتا ہے تو پران میں بانی لے ہوتی ہے - پران میں آنکھ - پران میں کان - پران میں من - پران ہی ان سب کو لے کرتا ہے ॥

۴- سو یہ دو جاذب ہیں - ہوا دیوتاؤں کے تعلق سے - پران اندریوں کے تعلق سے ॥

۵- ایک بار کپی خاندان کے شونک اور ککش سین کے بیٹے ابھی پرتاری کے سامنے کھانا پروسا جا رہا تھا کہ ایک برہمچاری نے اُن سے مانگا مگر اُنہوں نے نہیں دیا ॥

۶- اُس نے کہا چار بڑے دیوتا ہیں - انکو کونسا ایک دیوتا نگل گیا - وہ لوکوں کی حفاظت کرنے والا ہے - مگر اے کپی کے خاندان والے - لوگ اُسے جانتے نہیں - اور اے ابھی پرتاری - گو وہ بہت طرح رہتا ہے - یہ تمام غذا اُس کے لئے ہے - لیکن تم نے اُسے دی نہیں ॥

۷- کپی کے خاندان کا شونک اس کے رمز کو سمجھ کر اس کے پاس گیا اور بولا کہ آتما تمام دیوتاؤں اور آدمیوں کا خالق ہے - وہ لازوال دانتوں والا - بہت کھانے والا - اور گیان وان ہے - اسکی مہما بڑی بھاری ہے - خود نہ کھایا جا ہوا وہ سب کچھ بھی کھاتا ہے جو کھانا نہیں ہے - اسطرح اے برہمچاری ہم اُس کی اُپاسنا کرتے ہیں - پھر نوکروں سے کہا کہ اسے کھانا دے دو ٭

۸- اُنہوں نے دے دیا - یہ پانچ دس ہو کر کرت بنتے ہیں - اس لئے تمام اطراف میں یہ دس غذا ہیں اور یہ کرت کھانے والا یہی براٹ غذا کھانے والا ہوتا ہے - جو ایسا جانتا ہے - جو ایسا جانتا ہے ٭

چوتھا کھنڈ ۱- جبالا کے بیٹے ستیہ کام نے اپنی ماں جبالا سے کہا کہ بھگوتی میں برہمچاری بنکر رہنا چاہتا ہوں - مجھے یہ بتا کہ کس خاندان کا بیٹا ہوں ٭

۲- اُسنے جواب دیا کہ ای عزیز مجھے معلوم نہیں کہ تو کس خاندان سے ہے - عالم جوانی میں بہت جگہ نوکرانی کے طور پر خدمت کرتی پھرا کرتی تھی کہ تو مجھے ملا سو مجھے یہ پتہ نہیں کہ تو کس خاندان سے ہے - میرا نام جبالا ہے اور تیرا نام ستیہ کام - پس اے پیارے تو جبالا کا بیٹا ستیہ کام ہی بتانا ٭

۳- وہ ہر درومت کے بیٹے گوتم کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں برہمچاری کے طور پر رہنا چاہتا ہوں - کیا آپ مجھے چیلا بنائیں گے ٭

۴- گوتم نے پوچھا کہ اے عزیز تو کس خاندان سے ہے - اسنے جواب دیا کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ میں کس خاندان سے ہوں - ہاں میں نے اپنی ماں سے پوچھا تھا کہ میں کس خاندان کا بیٹا ہوں - اُسنے یہ جواب دیا تھا کہ عالم جوانی میں میں بہت جگہ نوکرانی کے طور پر خدمت کرتی پھرتی تھی کہ تو مجھے ملا سو مجھے یہ پتہ نہیں کہ تو کس خاندان سے ہے - میرا نام جبالا ہے اور تیرا ستیہ کام سو میں جبالا کا بیٹا ستیہ کام ہوں ٭

۵- یہ سنکر گوتم نے کہا کہ برہمن کے سوا کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا - اے عزیز

ایاں لا۔ میں تجھے چیلا بناتا ہوں۔ تو سچائی سے نہ ٹلا۔ یہ کہکر اور اُسے چیلا
بنا کر چارسو دُبلی اور کمزور گائیں اس کے حوالے کیں اور کہا کہ اے عزیز انہیں
چرا لایا کر۔ باہر لے جاتے ہوئے اُسنے کہا کہ جب تک ہزار نہ ہو جائینگی میں واپس
نہیں آؤں گا۔ چنانچہ جب تک ہزار نہ ہوگئیں بہت برسوں تک وہ باہر ہی رہا ؛

پانچواں کھنڈ۔ ۱۔ اب اُس سے سانڈ نے کہا کہ ستیہ کام۔ اسنے جواب دیا
مہاراج۔ سانڈ نے کہا اے عزیز ہم ہزار ہو گئے ہیں ہمیں آچاریہ کے گھر لیچل ؛

۲۔ میں تجھے برہم کا پاد بتاؤں۔ ستیہ کام نے کہا بتائیے مہاراج۔ سانڈ نے
اُس سے کہا کہ سمت مشرقی کلا ہے۔ سمت مغربی کلا ہے۔ سمت جنوبی کلا ہے۔
سمت شمالی کلا ہے۔ اے عزیز برہم کا یہ چار کلا والا پاد ہے اور اسکا نام پرکاشوان
یعنی نوری ہے ؛

۳۔ جو ایسا جانکر برہم کے اس چار کلا والے پاد کی پرکاشوان نام کی اُپاسنا کرتا
ہے۔ اس دُنیا میں پرکاشوان ہوتا ہے اور پرکاشوان ہی لوک جیتتا ہے ؛

چھٹا کھنڈ۔ ۱۔ اگنی تجھے دوسرا پاد بتائیگی۔ صبح اُسنے گایوں کو آگے چلایا۔
جب شام ہوئی تو آگ روشن کی۔ گایوں کو روکا۔ آگ میں ایندھن ڈالا اور اگنی
کے پیچھے مشرق کی طرف مُنہ کرکے بیٹھا ؛

۲۔ اگنی نے اُس سے کہا کہ ستیہ کام۔ اُسنے جواب دیا مہاراج ؛

۳۔ اے عزیز میں تجھے برہم کا پاد بتاؤں۔ ستیہ کام نے کہا بتائیے مہاراج۔ اگنی نے
کہا کہ زمین کلا ہے۔ خلا کلا ہے۔ آسمان کلا ہے۔ سمندر کلا ہے۔ اے عزیز برہم کا یہ
چار کلا والا پاد ہے اور اسکا نام اننت یعنی بے حد ہے ؛

۴۔ جو ایسا جانکر برہم کے اس چار کلا والے پاد اننت نام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس دنیا
میں بے حد ہو جاتا ہے اور بے حد ہی لوک جیتتا ہے ؛

ساتواں کھنڈ - ۱- ہنس تجھے تیسرا پاد بتائیگا۔ صبح اُسنے گایوں کو آگے چلایا۔ جب شام ہوئی تو آگ روشن کی۔ گایوں کو روکا۔ آگ میں ایندھن ڈالا۔ اور اگنی کے پیچھے مشرق کی طرف مُنہ کرکے بیٹھا ✣

۲- ایک ہنس اُڑکر آیا اور بولا کہ ستیہ کام۔ اُسنے جواب دیا مہاراج ✣

۳- اے عزیز میں تجھے برہم کا پاد بتاؤں۔ ستیہ کام نے کہا بتائیے مہاراج ہنس نے کہا کہ اگنی کلا ہے۔ سورج کلا ہے۔ چاند کلا ہے۔ بجلی کلا ہے۔ اے عزیز برہم کا یہ چار کلا والا پاد ہے۔ اور اس کا نام جوتشمان یعنی روشن ہے ✣

۴- جو ایسا جان کر برہم کے اس چار کلا والے پاد جوتشمان نام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس دنیا میں جوتشمان یا روشن ہوتا ہے۔ اور روشن ہی لوک جیتتا ہے ✣

آٹھواں کھنڈ - ۱- بحری پرند تجھے چوتھا پاد بتائیگا۔ صبح اُسنے گایوں کو آگے چلایا۔ جب شام ہوئی تو آگ روشن کی۔ گایوں کو روکا۔ آگ میں ایندھن ڈالا۔ اور اگنی کے پیچھے مشرق کی طرف مُنہ کرکے بیٹھا ✣

۲- ایک بحری پرند اُڑکر آیا۔ اور بولا کہ ستیہ کام۔ اُسنے جواب دیا مہاراج ✣

۳- اے عزیز میں تجھے برہم کا پاد بتاؤں۔ ستیہ کام نے کہا بتائیے مہاراج۔ بحری پرند نے کہا کہ پران کلا ہے۔ آنکھ کلا ہے۔ کان کلا ہے۔ من کلا ہے۔ اے عزیز برہم کا یہ چار کلا والا پاد ہے۔ اور اس کا نام آیتن وان یعنی مکان یا ساحت والا ہے ✣

۴- جو ایسا جانکر برہم کے اس چار کلا والے پاد آیتن وان نام کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس دنیا میں مکان یا ساحت والا ہوتا ہے۔ اور ساحت والے ہی لوک جیتتا ہے ✣

نواں کھنڈ - ۱- ستیہ کام جب گورو کی آشرم میں پہنچا۔ تو گورو نے کہا کہ ستیہ کام۔ اُسنے جواب دیا مہاراج ✣

۲- گورو نے کہا اے عزیز۔ تیرے چہرے پر برہم گیانی کا سا نور ہے۔ تو نے تعلیم

کس سے پائی۔ ستیہ کام نے کہا کہ آدمیوں سے نہیں اوروں سے جو آدمی نہ تھے۔ مگر میری یہ خواہش ہے کہ آپ مجھے تعلیم دیں ؂

۳۔ میں نے آپ جیسے مہاتماؤں سے سُنا ہے کہ ودّیا وہی اچھی ہوتی ہے جو آچاریہ سے لی جائے۔ آچاریہ نے اُسے وہی ودّیا سکھائی اور کچھ باقی نہ رہا۔ کچھ باقی نہ رہا ؂

دسواں کھنڈ۔ ۱۔ کمل کا بیٹا اُپ کوسل ستیہ کام جابال کے آشرم میں برہمچاری کے طور پر رہتا اور بارہ برس تک اگنیوں کی سیوا کرتا رہا۔ گورو نے اور چیلوں کو تو گھر واپس جانے کی اجازت دیدی مگر اُسے نہ دی ؂

۲۔ بیوی نے کہا کہ ستیہ کام۔ یہ برہمچاری بہت تپ کر چکا۔ اور اُس نے اگنیوں کی سیوا بہت اچھی طرح کی۔ اس کو اُپدیش دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگنیاں تجھے دوش دیں۔ مگر وہ اُپدیش دئے بغیر سفر کو چلا گیا ؂

۳۔ اُپ کوسل نے رنج سے کھانا نہ کھایا۔ آچاریہ کی بیوی نے اُس سے کہا کہ برہمچاری کھانا کھا۔ تو کھاتا کیوں نہیں۔ اُس نے کہا کہ اس پُرش میں بہت سی کامنائیں ہوتی ہیں جو من کو اِدھر اُدھر لے جاتی ہیں۔ میں رنج سے بھرا ہوا ہوں۔ میں کھانا نہیں کھاؤں گا ؂

۴۔ اگنیوں نے آپس میں کہا کہ برہمچاری بہت سی تپ اور ہماری اچھی طرح سیوا کر چکا۔ آؤ اُسے تعلیم دیں۔ چنانچہ اُسے یہ بتایا ؂

۵۔ پران برہم ہے۔ کھم (آنند) برہم ہے۔ کھم (آکاش) برہم ہے۔ اُپ کوسل نے کہا کہ میں پران کو تو برہم جانتا ہوں۔ آنند اور آکاش کو نہیں جانتا۔ اُنہوں نے کہا کہ تحقیقاً جو آنند ہے وہی آکاش ہے اور جو آکاش ہے وہی آنند ہے۔ پھر اُسے پران اور آکاش کی تعلیم دی ؂

گیارھواں کھنڈ۔ ۱۔ اب اُسے گارہپتیہ نے یہ تعلیم دی۔ کہ پرتھوی آگ اناج اور سورج (میرے جسم ہیں) اور سورج میں جو پُرش نظر آتا ہے۔ وہ میں ہوں وہی میں ہوں

۲- جو ایسا جانکر اسطرح اُپاسنا کرتا ہے۔ پاپوں کے ناش ہونے پر وہ لوک والا ہوتا ہے
پوری عمر پاتا ہے۔ اس کی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے نسل جاری رہتی ہے۔ اور ایسے اُپاسک
کی ہم اس لوک اور پرلوک میں حفاظت کرتی ہیں ٭

بارھواں کھنڈ- ۱- اب اُسے دکشنا گنی نے یہ تعلیم دی کہ پانی اطراف تارے
اور چاندرما (میرا جسم ہیں) اور چاندرما میں جو پرش نظر آتا ہے وہ میں ہوں۔ وہی میں ہوں
۲- جو ایسا جانکر اسطرح اُپاسنا کرتا ہے۔ پاپوں کے ناش ہونے پر وہ لوک والا ہوتا
ہے۔ پوری عمر پاتا ہے۔ اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے نسل جاری رہتی ہے۔ اور ایسے
اُپاسک کی ہم اس لوک اور پرلوک میں حفاظت کرتی ہیں ٭

تیرھواں کھنڈ- ۱- اب اُسے آہونیہ اگنی نے یہ تعلیم دی کہ پران آکاش آسمان
اور بجلی (میرا جسم ہیں) اور بجلی میں جو پرش نظر آتا ہے وہ میں ہوں۔ وہی میں ہوں ٭
۲- جو ایسا جانکر اُپاسنا کرتا ہے۔ پاپوں کے ناش ہونے پر وہ لوک والا ہوتا ہے
پوری عمر پاتا ہے۔ اسکی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے نسل جاری رہتی ہے۔ اور ایسے اُپاسک
کی ہم اس لوک اور پرلوک میں حفاظت کرتی ہیں ٭

چودھواں کھنڈ- ۱- اگنیوں نے کہا کہ اے عزیز اُپ کوسل یہ ہماری بدیا ہے
یہ آتم بدیا ہے۔ آچاریہ تجھے گتی بتائیگا۔ آچاریہ آیا تو بولا کہ اے اُپ کوسل ٭
۲- اسنے جواب دیا مہاراج۔ آچاریہ نے کہا کہ تیرے چہرے پر برہم گیانی کا سا
نور ہے۔ کس نے تجھے تعلیم دی۔ اُسنے جواب دیا کہ مجھے بھلا کون تعلیم دیتا ہے۔ گویا بات کو
چھپایا۔ پھر اگنیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اُنہوں نے جو پہلے اور طرح کی تھیں
آچاریہ نے پوچھا کہ انہوں نے تجھے کیا تعلیم دی ٭
۳- اُسنے جواب دیا کہ یہ۔ آچاریہ نے کہا کہ اے عزیز یہ تو صرف لوک بتائے ہیں۔ میں تجھے
وہ تعلیم دیتا ہوں کہ جسطرح پانی کمل کے پتے کو تر نہیں کرتا اسیطرح ایسا جاننے والے

پاپ گناہ لوٹ نہیں سکتے۔ اُپ کوسل نے کہا مہاراج بتائیے۔ آچاریہ بولا ۔

پندرھواں کھنڈ۔ ۱۔ اس نے کہا کہ یہ جو آنکھ میں پُرش نظر آتا ہے یہی آتما ہے۔ لافانی ہے۔ بیخوف ہے۔ برہم ہے۔ سو اگر آنکھ میں گھی یا پانی ڈالا جائے تو کناروں سے بہ جاتا ہے ۔

۲۔ اسکو سنیدھ وام کہتے ہیں۔ کیونکہ تمام خوبصورت چیزیں اس کے پاس آتی ہیں۔ تمام خوبصورت چیزیں اُس اُپاسک کے پاس بھی آتی ہیں جو ایسا جانتا ہے ۔

۳۔ یہی وامنی ہے۔ کیونکہ تمام خوبصورت چیزوں کو لے جاتا ہے۔ تمام خوبصورت چیزوں کو وہ اُپاسک بھی لے جاتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے ۔

۴۔ یہی بھامنی ہے۔ کیونکہ یہی تمام لوکوں میں چمکتا ہے۔ تمام لوکوں میں وہ اُپاسک بھی چمکتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے ۔

۵۔ ایسے اُپاسکوں کے لئے مُردے کا کرم کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ وہ روشنی سے دن کو۔ دن سے اجیلے پندرھواڑے کو۔ اجیلے پندرھواڑے سے چھ اُترائن مہینوں کو۔ ان مہینوں سے سمبتسر یا سال کو۔ سال سے سورج کو۔ سورج سے چاند کو۔ چاند سے بجلی کو پہنچتے ہیں۔ یہاں کوئی پُرش جو آدمی نہیں ہے۔ انہیں برہم کو پہنچا دیتا ہے۔ یہ دیوتاؤں کا رستہ ہے۔ یہ برہم کا رستہ ہے۔ اس پر چلنے والے اس انسانی بھنور یعنی دنیا میں واپس نہیں آتے ۔

سولھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً جو ہوا پاک کرتی ہے وہی یگیہ ہے۔ یہی چلتی ہوئی اس سب کچھ کو پاک کرتی ہے۔ اس واسطے یہی یگیہ ہے اسکے دو رستے ہیں۔ من اور بانی ۔

۲۔ ان میں سے ایک کو برہما من سے پاک کرتا ہے۔ دوسرے کو ہوتا ادھوریو اور اُدگاتا بانی سے۔ جب پراترانوواک کے شروع ہو جانے پر اور پریدھانیہ سے پہلے

پہلے برہما بول اُٹھتا ہے ؛

۳- تو ایک ہی رستہ پاک ہوتا ہے۔ دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے جسطرح ایک پاؤں سے آدمی یا ایک پہیے سے رتھ چلے تو نقصان ہوتا ہے۔ اسیطرح یگیہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور وہ بڑا بھاری پاپی بن جاتا ہے ؛

۴- اور جب یہ انوواک کے شروع ہو جانے پر اور پرپدھانیا رچا سے پہلے برہما نہیں بولتا۔ تو دونوں رستوں کو پاک کرتا ہے نہ کہ صرف ایک کو ؛

۵- جسطرح دونوں پاؤں سے آدمی اور دونوں پہیوں سے رتھ چلے تو گرتا نہیں بلکہ قایم رہتا ہے۔ اسیطرح یگیہ قایم رہتا ہے اور وہ یگیہ کر کے پُن والا ہوتا ہے ؛

سترھواں کھنڈ ۔ ۱- پرجاپتی نے لوکوں کو تپایا۔ اور ان تپے ہوئے لوکوں کا رس نچوڑا۔ زمین سے آگ، خلا سے ہوا، آسمان سے سورج ؛

۲- ان تینوں دیوتاؤں کو تپایا۔ اور ان تپے ہوئے دیوتاؤں کا رس نچوڑا۔ آگ سے رگوید کے منتر، ہوا سے یجروید کے منتر، سورج سے سام وید کے منتر ؛

۳- اس ترئی ودیا کو تپایا اور اس تپی ہوئی ودیا کا رس نچوڑا۔ رگوید کے منتروں سے بھوہ۔ یجروید کے منتروں سے بھوہ۔ سام وید کے منتروں سے سوہ ؛

۴- اگر رچاؤں کے تعلق سے یگیہ کو نقصان پہنچے تو بھوہ سواہا کہکر گارہپتیہ میں آہتی ڈالنی چاہئے۔ رچاؤں کے رس اور رچاؤں کی طاقت سے وہ رچاؤں کے نقصان کے لحاظ سے یگیہ کے زخم کو بھر دیتا ہے ؛

۵- اگر یجوؤں کے تعلق سے یگیہ کو نقصان پہنچے تو بھوہ سواہا کہکر دکشناگنی میں آہتی ڈالنی چاہئے۔ یجوؤں کے رس اور یجوؤں کی طاقت سے وہ یجوؤں کے نقصان کے لحاظ سے یگیہ کے زخم کو بھر دیتا ہے ؛

۶- اگر ساموں کے تعلق سے یگیہ کو نقصان پہنچے۔ تو سوہ سواہا کہکر آہونیہ اگنی میں

آہتی ڈالنی چاہیے۔ ساموں کے رس اور ساموں کی طاقت سے وہ ساموں کے
نقصان کے لحاظ سے یگیہ کے زخم کو بھر دیتا ہے ؛

۷۔ جس طرح سُہاگے سے سونا جوڑتے ہیں۔ سونے سے چاندی۔ چاندی سے
رانگ۔ رانگ سے سیسہ۔ سیسے سے لوہا۔ لوہے یا چمڑے سے کاٹھ ؛

۸۔ اسی طرح ان لوکوں۔ ان دیوتاؤں۔ اور اس تریئی ودیا کی طاقت سے یگیہ
کے زخم کو بھر سکتے ہیں۔ جہاں ایسا جاننے والا برہما ہوتا ہے۔ وہ یگیہ صحیح
و سالم ہوا کرتا ہے ؛

۹۔ وہ یگیہ شمال کی جانب مائل ہوتا ہے جہاں ایسا جاننے والا برہما ہوتا
ہے۔ اسی برہما کی نسبت یہ شعر ہے کہ جہاں جہاں گر ادھیکتا ہے۔ وہیں یہ شخص پہنچتا ہے

۱۰۔ اکیلا رتوج ادی برہما یگیہ کرنے والوں کی حفاظت گھوڑی کی طرح کرتا ہے ایسا
جاننے والا برہما یگیہ کی یجمان کی۔ اور تمام رتوجوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے
ایسا ہی شخص برہما مقرر کرنا چاہیے۔ نہ کہ ایسا نہ جاننے والا۔ ایسا نہ جاننے والا ؛

پانچواں ادھیائے

پہلا کھنڈ ۱۔ جو شخص بزرگ و افضل کو جانتا ہے۔ وہ بزرگ و افضل ہوتا
ہے۔ تحقیقاً پران ہی بزرگ و افضل ہے ؛

۲۔ جو بڑی بھاری امیری کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب میں بڑا
بھاری امیر ہوتا ہے تحقیقاً بانی بڑی بھاری امیری ہے ؛

۳۔ جو قیام کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب میں قیام پاتا ہے تحقیقاً

آنکھ وتیشٹھ نام ہے ✣

۴ - جو خزانے کو جانتا ہے۔ وہ جس کا مان کرتا ہے وہ اُس کی پوری ہوتی ہے۔ تحقیقاً کان خزانہ ہے ✣

۵ - جو آشرے کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب کا آشرے ہوتا ہے۔ تحقیقاً من آشرے ہے ✣

۶ - ان پرانوں میں یہ جھگڑا ہُوا کہ ہم میں کون افضل ہے ✣

۷ - وہ اپنے باپ پرجاپتی کے پاس جاکر بولے کہ مہاراج ہم میں کون افضل ہے۔ اُسنے اُن سے کہا کہ جس کے نکل جانے سے جسم انسانی سب سے زیادہ بُرا سمجھا جائے وہی تم میں سب سے افضل ہے ✣

۸ - بانی باہر نکلی۔ وہ سال بھر باہر رہکر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح گونگے رہتے ہیں۔ جو بانی سے تو نہیں بولتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سُنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ یہ سُنکر بانی اندر داخل ہوگئی ✣

۹ - آنکھ باہر نکلی۔ وہ سال بھر رہکر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح اندھے رہتے ہیں۔ جو آنکھ سے تو نہیں دیکھتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ کان سے سُنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ یہ سُنکر آنکھ اندر داخل ہوگئی ✣

۱۰ - کان باہر نکلا۔ وہ سال بھر باہر رہکر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح بہرے رہتے ہیں جو کان سے تو نہیں سُنتے مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ یہ سُنکر کان اندر داخل ہوگیا ✣

۱۱- من باہر نکلا۔ وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح بچّے رہتے ہیں۔ جو من سے سوچتے نہیں مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سُنتے ہیں۔ یہ سُنکر من اندر داخل ہو گیا ؛

۱۲- اب مُکھیہ پران نکلنے کو ہُوا تو جسطرح اچھّا گھوڑا پانوں باندھنے کے کھونٹوں کو اکھاڑے اسی طرح اِن پرانوں کو اکھاڑنے لگا۔ وہ سب اُس کے پاس آکر بولے۔ مہاراج رہیئے۔ آپ ہم سب میں افضل ہیں۔ نکلئے نہیں ؛

۱۳- بانی نے کہا کہ میں جو امیر ہوں وہ امیری آپ ہی ہیں۔ آنکھ نے کہا کہ میں جو قیام ہوں وہ قیام آپ ہی ہیں ؛

۱۴- کان نے کہا کہ میں جو خزانہ ہوں وہ خزانہ آپ ہی ہیں۔ من نے کہا کہ میں جو آشرے ہوں وہ آشرے آپ ہی ہیں ؛

۱۵- اسی لئے یہ بانی آنکھ کان اور من نہیں کہلاتے۔ پران ہی کہلاتے ہیں کیونکہ یہ سب کچھ پران ہی ہے ؛

دوسرا کھنڈ۔ ۱- پران نے پوچھا کہ میرا کھانا کیا ہو گا۔ اندریوں نے جواب دیا کہ جو کچھ کُتّوں اور پرندوں سے لگا کر ہے۔ اس لیئے یہ سب پران کا ان ہے۔ چنانچہ پران کا پرتیکش نام ان ہے۔ جو شخص ایسا جانتا ہے کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی خوراک یا بھوگ نہ ہو ؛

۲- اُس نے پوچھا کہ میرا لباس کیا ہو گا۔ اُنہوں نے کہا کہ پانی۔ چنانچہ کھانے سے پیشتر اور بعد میں اسکو پانی سے ڈھکتے ہیں۔ اس طرح لباس ملتا ہے اور ننگا نہیں رہنے پاتا ؛

۳- تحقیقاً جبالا کے بیٹے ستیہ کام نے بیاگھر کے بیٹے گوشرتی سے کہا تھا

کہ اگر اس رمز کو خشک ٹھنٹھ سے کہا جائے تو اسکی شاخیں نکل آئیں اور پتے نمودار ہو جائیں ❊

۴ - اگر عظمت پانے کی خواہش ہو تو آدمی کو چاہیئے کہ ماوس یا پورنماسی کی رات کو دیکشا لے یعنی برت دھارن کرے - اور دہی اور شہد کے ساتھ تمام دوائیوں کو کوٹ کر منتھ بنائے - بزرگ کے لیئے سُواہا - افضل کے لیئے سُواہا کہہ کر اور گھی کی آہتی آگ میں ڈالکر باقیماندہ کو منتھ میں ڈالے ❊

۵ - امیر کے لیئے سُواہا کہہ کر اور گھی کی آہتی آگ میں ڈالکر باقیماندہ کو منتھ میں ڈالے - قیام کے لیئے سُواہا کہہ کر اور گھی کی آہتی آگ میں ڈالکر باقیماندہ کو منتھ میں ڈالے ❊

۶ - اب آگنی سے پیچھے ہٹ کر اور منتھ کو ہاتھ میں لیکر یہ منتر جپے - تیرا نام اما ہے - واسطے تو ہی سب کچھ ہے - وہ بزرگ و افضل اور راجہ و حاکم ہے - مجھے بزرگ و افضل اور راجا اور حاکم بنائے - میں یہ سب کچھ ہو جاؤں ❊

۷ - اب اس رچا کا ایک پاد پڑھ کر چکھ لیجیئے - "ہم سوریہ کا چاہتے ہیں" - یہ کہہ کر پیئے - "ہم دیوتا کا بھوجن" - یہ کہہ کر پیئے - "جو افضل اور سب کا دھاتا ہے" - یہ کہہ کر پیئے - "دیوتا کی تیزی کا دھیان کرتے ہیں" - یہ کہہ کر سب پی جائے - اب برتن یا چمچ کو دھو کر کھال یا زمین پر آگ کے پیچھے چپکا آرام سے لیٹ جائے - اگر خواب میں عورت نظر آئے تو سمجھ لے کہ کام بن گیا ❊

۸ - سو یہ شلوک ہے - سکام کرم میں اگر آدمی عورت کو خواب میں دیکھے تو یہ سمجھے کہ کام بن گیا - اس خواب دیکھنے سے - اس خواب دیکھنے سے ❊

تیسرا کھنڈ - ۱ - ارن رشی کا پوتا شویت کیتو پانچال والوں کی سبھا میں گیا - وہاں جیول کے بیٹے پرواہن نے اُس سے پوچھا کہ لڑکے - تجھے تیرے باپ نے

تعلیم دی۔ اُسنے کہا ہاں مہاراج ÷

۲۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہاں سے آدمی کہاں جاتے ہیں۔ نہیں مہاراج۔ کیا تو جانتا ہے کہ کس طرح واپس آتے ہیں۔ نہیں مہاراج۔ کیا تو جانتا ہے کہ دیویان اور پتری یان کے رستے کہاں پھٹتے ہیں۔ نہیں مہاراج ÷

۳۔ کیا تو جانتا ہے کہ وہ لوک بھر کیوں نہیں جاتا۔ نہیں مہاراج۔ کیا تو جانتا ہے کہ پانچویں آہتی میں پانی پُرش کیونکر کہلانے لگتا ہے۔ نہیں مہاراج ÷

۴۔ پھر تو نے یہ کیسے کہا کہ میں تعلیم یافتہ ہوں۔ بھلا جو ان باتوں کو نہیں جانتا وہ اپنے آپ کو تعلیم یافتہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ وہ رنجیدہ ہوکر باپ کے گھر آیا اور بولا کہ مہاراج آپ نے مجھے تعلیم دئے بغیر تعلیم یافتہ کیسے بتایا ÷

۵۔ پنچ راجہ نے مجھ سے پانچ سوال پوچھے اور میں ایک کا بھی جواب نہیں دے سکا۔ باپ نے کہا کہ جو سوال تو نے مجھے سُنائے اُن میں سے مجھے بھی کسی کا جواب نہیں آتا۔ آتا ہوتا تو بھلا تجھے کیوں نہ بتاتا ÷

۶۔ گوتم راجہ کے محل میں گیا اور راجہ نے اسکی تعظیم و تکریم کی۔ صبح وہ سبھا میں پہنچا۔ راجہ نے اُس سے کہا کہ بھگون گوتم انسانی دولت کے متعلق کچھ بر مانگو۔ گوتم نے کہا کہ انسانی دولت آپ کو مبارک رہے۔ مجھے تو وہ رموز بتائیے جو آپ نے میرے بیٹے سے پوچھے تھے۔ یہ سُنکر راجہ گھبرا گیا ÷

۷۔ گوتم کو حکم دیا کہ یہاں عرصہ دراز تک ٹھیرو۔ بعد میں ایک روز کہا کہ گوتم تم نے جو مجھ سے کہا تھا۔ اسکی نسبت یاد رکھو کہ تم سے پہلے یہ ودیا براہمنوں کو نہیں پہنچی ہے اور نہ تمام لوگوں میں اسکی تعلیم کشتریوں میں ہی رہی ہے۔ پھر اُسے یوں تعلیم دینی شروع کی ÷

چوتھا کھنڈ ۱۔ اے گوتم تحقیقاً وہ لوک اگنی ہے۔ سورج اس کا ایندھن ہے۔

کرنیں دھؤاں ہیں۔ دن شعلہ ہے۔ چاند انگارا ہے۔ تارے چنگاریاں ہیں ؛

۲۔ اس آگ میں دیوتا شردّھا کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے سوم راجہ پیدا ہوتا ہے ؛

پانچواں کھنڈ۔ ۱۔ اے گوتم تحقیقاً بادل اگنی ہے۔ ہوا اس کا ایندھن ہے۔ بخارات دھؤاں ہیں۔ بجلی شعلہ ہے۔ بجر انگارا ہے۔ کڑک چنگاریاں ہیں ؛

۲۔ اس اگنی میں دیوتا سوم راجہ کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے بارش ہوتی ہے ؛

چھٹا کھنڈ۔ ۱۔ اے گوتم تحقیقاً زمین اگنی ہے۔ سال اسکا ایندھن ہے۔ آکاش دھؤاں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ اطراف انگارے ہیں۔ گوشے چنگاریاں ہیں ؛

۲۔ اس اگنی میں دیوتا بارش کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے اناج پیدا ہوتا ہے ؛

ساتواں کھنڈ۔ ۱۔ اے گوتم تحقیقاً مرد اگنی ہے۔ بانی اس کا ایندھن ہے۔ پران دھؤاں ہیں۔ زبان شعلہ ہے۔ آنکھیں انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں ؛

۲۔ اس اگنی میں دیوتا اناج کی آہتی ڈالتے ہیں۔ اس سے ویرج پیدا ہوتا ہے ؛

آٹھواں کھنڈ۔ ۱۔ اے گوتم تحقیقاً عورت اگنی ہے۔ ....

۲۔ اس اگنی میں دیوتا ویرج کی آہتی ڈالتے ہیں۔ اس سے گربھ یا حمل پیدا ہوتا ہے ؛

نواں کھنڈ۔ ۱۔ اس طرح پانچویں آہتی میں پانی پُرش ہو جاتا ہے۔ کم و بیش نو دس ماہ حمل کی جھلّی میں لیٹا رہتا ہے۔ بعد میں بچہ پیدا ہوتا ہے ؛

۲۔ پیدا ہو کر جب تک زندگی ہے جیتا ہے۔ جب مرتا ہے تو وید کے حکم کے حکم کے مطابق اُسے آگ کے لئے ہی لے جاتے ہیں۔ جہاں سے آیا تھا۔ جہاں سے پیدا ہؤا تھا ؛

دسواں کھنڈ۔ ۱۔ جو شخص ایسا جانتے ہیں۔ اور جو جنگل میں شردّھا اور تپ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شعلے کی طرف جاتے ہیں۔ شعلے سے دن کو۔ دن سے

اُجیلے پندرھواڑے کو۔ اُجیلے پندرھواڑے سے اُن چھ مہینوں کو جن میں سورج اُتّر
یا شمال کی طرف طلوع ہوتا ہے ؞

۲۔ ان چھ مہینوں سے سال کو۔ سال سے سورج کو۔ سورج سے چاند کو۔ چاند سے
بجلی کو۔ یہاں کوئی پُرش جو آدمی نہیں ہے انہیں برہم کو پہنچا دیتا ہے۔ یہ دیویان کا راستہ ہے

۳۔ جو لوگ بستیوں میں یگیہ دان وغیرہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ دھوئیں کی طرف
جاتے ہیں۔ دھوئیں سے رات کو۔ رات سے اندھیرے پندرھواڑے کو۔ اندھیرے
پندرھواڑے سے اُن چھ مہینوں کو جن میں سورج دکھن یعنی جنوب کی طرف طلوع
ہوتا ہے۔ یہ سال کو نہیں پہنچتے ؞

۴۔ چھ دکشنائن مہینوں سے پِتری لوک کو۔ پِتری لوک سے آکاش کو۔ آکاش
سے چاند کو۔ یہی سوم راجہ ہے اور دیوتاؤں کی غذا ہے۔ اُنہیں دیوتا کھاتے ہیں ؞

۵۔ یہاں کرم کے وقت تک رہ کر اُسی راستے سے جیو آکاش میں واپس آتے
ہیں جس سے گئے تھے۔ آکاش سے ہوا میں۔ ہوا ہو کر دھواں بنتے ہیں۔ دھواں
ہو کر بخارات بنتے ہیں ؞

۶۔ بخارات ہو کر ابر بنتے ہیں۔ ابر ہو کر برستے ہیں۔ وہاں جَو جڑی بوٹی نباتات
تل اُڑد وغیرہ کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں سے نکلنا سخت مشکل امر ہے۔
جو جو اناج کھاتا ہے یا بیرج سینچتا ہے اُسی کی شکل جیو اختیار کرتا ہے اسی
کی شکل جیو اختیار کرتا ہے ؞

۷۔ جنکا چال چلن یہاں اچھا تھا وہ اچھی جُون پاتے ہیں مثلاً براہمن کشتری
یا ویش کی۔ جنکا بُرا تھا وہ جلد بُری جون پاتے ہیں مثلاً کُتّے سؤر یا چنڈال کی ؞

۸۔ جو جیو ان دونوں راستوں پہ چلنے کے لائق نہیں ہیں وہ کیڑے ہیں جو چکر
کھاتے رہتے ہیں۔ پیدا ہوا اور مرے یہ تیسرا راستہ ہے۔ اسواسطے وہ لوک بھرتے

نہیں پاتا ۔ اس واسطے پیراگ کرنا چاہئے ۔ چنانچہ شلوک ہے ہ ✤

۹ ۔ سونے کا چور ۔ شراب خوار ۔ گورو کی بیوی سے آشنائی رکھنے والا ۔ برہمن کا مارنے والا ۔ یہ چاروں گرتے ہیں ۔ اور پانچواں وہ جو ان سے صحبت رکھتا ہے ✤

۱۰ ۔ جو شخص اسطرح پانچ اگنیوں کو جانتا ہے وہ ان پاپیوں سے صحبت رکھتا ہوا بھی پاپ سے ملوث نہیں ہوتا ۔ وہ پاک و صاف رہتا ہے اور اچھے لوکوں میں جاتا ہے ۔ جو ایسا جانتا ہے ✤

گیارھواں کھنڈ ۱ ۔ اپ منیو کا بیٹا پراچین شال ۔ پلش کا بیٹا ستیہ یگیہ بھلوی کا بیٹا اندر دیمن ۔ شرکراکش کا بیٹا جن ۔ اشونراشو کا بیٹا بڈل ۔ یہ سب بڑے بھاری گرہستھی اور وید وان باہم اکٹھے ہو کر بچار کرنے لگے کہ ہمارا آتما کیا ہے ۔ برہم کیا ہے ✤

۲ ۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ارن کا پوتا اُدالک آج کل ویشوانر آتما کو اچھی طرح جانتا ہے ۔ آؤ اس کے پاس چلیں ۔ چنانچہ اس کے پاس گئے ✤

۳ ۔ اسنے سوچا کہ یہ بڑے گرہستھی اور وید دان مجھ سے سوال پوچھینگے اور میں سب نہیں بتا سکونگا ۔ اس واسطے لازم ہے کہ میں انہیں کسی اور کو بتا دوں ✤

۴ ۔ اس نے ان سے کہا کہ مہاراج کیکئی کا راجہ اشوپتی آجکل اس ویشوانر آتما کو اچھی طرح جانتا ہے ۔ آؤ اس کے پاس چلیں ۔ چنانچہ اسکے پاس گئے ✤

۵ ۔ اس نے علیحدہ علیحدہ سب کی مدارات کی ۔ اور صبح علی الصباح ان سے کہا کہ میرے ملک میں نہ کوئی چور ہے ۔ نہ بخیل ۔ نہ شرابی ۔ نہ گھر میں یگیہ اگنی نہ رکھنے والا ۔ نہ جاہل دبے علم ۔ نہ فاسق ۔ بھلا فاحشہ عورت کہاں ہیں آپ بھی یگیہ کرنے والا ہوں ۔ جتنا ہر ایک پجاری کو دونگا ۔ اتنا

ہی آپ میں سے ہر ایک کو دونگا۔ آپ یہاں ٹھہریں ؛

۶۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ جس مطلب کو مدِّ نظر رکھ کر آدمی آئے وہی اُسے کہنا بھی چاہیئے۔ آپ ویشوانر آتما کو جانتے ہیں۔ اسی کو ہمیں بتائیے ؛

۷۔ اُس نے کہا میں کل صبح تمہیں بتا دوں گا۔ وہ دوسرے روز ہاتھوں میں لکڑیوں کے گٹھے لیکر گئے۔ مگر اُسنے چیلا بنائے بغیر ہی انہیں اسطرح تعلیم دینی شروع کی ؛

بارھواں کھنڈ۔ ا۔ راجہ نے پوچھا کہ اے اُپ منیو تو کس کی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ مہاراج دیو یا آسمان کی۔ راجہ نے کہا کہ جسکی اُپاسنا تو کرتا ہے وہ درخشاں ویشوانر آتما ہے۔ اسی لئے تیرے گھر سُت پرسُت اور آسُت آہنیاں دی جاتی ہیں ؛

۲۔ تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسطرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کا سر ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو تیرا سر گر جاتا ؛

تیرھواں کھنڈ۔ ا۔ پھر پُلش کے بیٹے ستیہ یگیہ سے کہا کہ اے پراچین یوگ۔ تو کسکی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اُسنے کہا مہاراج سورج کی۔ راجہ نے کہا کہ جسکی اُپاسنا تو کرتا ہے وہ وشوروپ یعنی مختلف صورتوں والا ویشوانر آتما ہے اسی لئے تیرے گھر بہت اور مختلف چیزیں ہیں ؛

۲۔ خچروں کا رتھ نوکرانیاں اور زیور تیار رہتے ہیں۔ تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسطرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور اسکے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کی آنکھ ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو اندھا ہو جاتا ؛

چودھواں کھنڈ۔ ۱۔ پھر بھلوی کے بیٹے اندرڈیمن سے کہا کہ اے ویاگھر پدیہ۔ تو کس کی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ مہاراج ہوا کی۔ راجہ نے کہا کہ جس کی اُپاسنا تو کرتا ہے وہ مختلف راستوں والا ویشوانر آتما ہے۔ اسی لئے تیرے پاس مختلف تحائف آتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ رتھوں کی قطاریں تیرے پیچھے چلتی ہیں۔

۲۔ تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسیطرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور اُس کے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کا پران ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو بہرا ہو جاتا۔

پندرھواں کھنڈ۔ ۱۔ پھر شرکراکش کے بیٹے جن سے پوچھا کہ تو کس کی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ مہاراج آکاش کی۔ راجہ نے کہا کہ جس کی اُپاسنا تو کرتا ہے وہ بھرپور ویشوانر آتما ہے۔ اسواسطے تو اولاد اور دولت سے بھرپور ہے۔

۲۔ تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسطرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کا پیٹ ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو تیرا پیٹ پھٹ جاتا۔

سولھواں کھنڈ۔ ۱۔ پھر اشوترا شو کے بیٹے بڈل سے کہا کہ اے ویاگھر پدیہ۔ تو کس کی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ مہاراج پانی کی۔ راجہ نے کہا کہ جس کی اُپاسنا تو کرتا ہے۔ وہ دھن روپ ویشوانر ہے اسی لئے تو دولت والا اور قوی ہے۔

۲۔ تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسی طرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور

اس کے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کا شانہ ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو تیرا شانہ پھٹ جاتا ✤

سترھواں کھنڈ - ۱۔ پھر اُدن کے پوتے ادالک سے کہا کہ اے گوتم - تو کس کی اُپاسنا آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ مہاراج پرتھوی کی - راجہ نے کہا کہ جس کی اُپاسنا تو کرتا ہے وہ پرتشٹھا روپ ویشوانر آتما ہے۔ اسی لئے تیرا اولاد اور مویشیوں میں قیام ہے ✤

۲ - تو غذا کھاتا ہے اور پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ جو شخص اسی طرح ویشوانر آتما کی اُپاسنا کرتا ہے وہ غذا کھاتا ہے۔ پیاری چیزیں دیکھتا ہے۔ اور اسکے خاندان میں برہم تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ ویشوانر آتما کا پاؤں ہے۔ اگر تو میرے پاس نہ آتا تو تیرے پاؤں سوکھ جاتے ✤

اٹھارھواں کھنڈ - ۱۔ اُن سب سے کہا کہ تحقیقاً تم ویشوانر آتما کو الگ الگ مانتے ہوئے اناج کھاتے ہو۔ جو اسکی اُپاسنا ویاپک اور اندرونی آتما کی نظر سے کرتا ہے۔ وہ تمام لوگوں میں۔ تمام چیزوں میں اور تمام آتماؤں میں اناج کھاتا ہے ✤

۲ - اس ویشوانر آتما کا سر درخشاں ہے۔ آنکھ وشوروپ ہے۔ پران مختلف راہوں سے چلنے والی ہوا ہے۔ دھڑ آکاش ہے۔ مثانہ رئی ہے۔ زمین پاؤں ہیں۔ سینہ ویدی ہے۔ بال گھاس ہیں۔ ہردے گارھ پتیہ اگنی ہے۔ من دکشنا گنی ہے۔ منہ آہونیہ اگنی ہے ✤

اُنیسواں کھنڈ - ۱۔ جو کھانا پہلے پہل سامنے آئے اُسے ہوی سمجھنا چاہئے پہلی آہتی جو ہوم کرے وہ یہ کہکر ہوم کرنی چاہئے کہ پران کیلئے سواہا۔ اس سے پران ترپت ہوتا ہے ✤

۲- پران کے ترپت ہونے پر آنکھ ترپت ہوتی ہے۔ آنکھ کے ترپت ہونے پر سورج۔ سورج کے ترپت ہونے پر دیو یا آسمان۔ آسمان کے ترپت ہونے پر جو چیزیں آسمان اور سورج کے نیچے ہیں وہ سب۔ اس ترپتی کے پیچھے اُپاسک خود اولاد مویشی صحت جلال اور برہم تیج سے ترپت ہوتا ہے ۔

بیسواں کھنڈ۔ ۱- دوسری آہُتی جو ہوم کرے وہ یہ کہکر ہوم کرنی چاہئے کہ ویان کے لئے سواہا۔ اس سے ویان ترپت ہوتا ہے ۔

۲- ویان کے ترپت ہونے پر کان ترپت ہوتا ہے۔ کان کے ترپت ہونے پر چاند۔ چاند کے ترپت ہونے پر اطراف۔ اطراف کے ترپت ہونے پر جو چیزیں اطراف اور چاند کے نیچے ہیں وہ سب۔ اس ترپتی کے پیچھے اُپاسک خود اولاد مویشی صحت جلال اور برہم تیج سے ترپت ہوتا ہے ۔

اکیسواں کھنڈ۔ ۱- تیسری آہُتی جو ہوم کرے وہ یہ کہکر ہوم کرنی چاہئے کہ اپان کے لئے سواہا۔ اس سے اپان ترپت ہوتا ہے ۔

۲- اپان کے ترپت ہونے پر بانی ترپت ہوتی ہے۔ بانی کے ترپت ہونے پر اگنی۔ اگنی کے ترپت ہونے پر پرتھوی۔ پرتھوی کے ترپت ہونے پر جو چیزیں پرتھوی اور اگنی کے نیچے ہیں وہ سب۔ اس ترپتی کے پیچھے اُپاسک خود اولاد مویشی صحت جلال اور برہم تیج سے ترپت ہوتا ہے ۔

بائیسواں کھنڈ۔ ۱- چوتھی آہُتی جو ہوم کرے وہ یہ کہکر ہوم کرنی چاہئے کہ سمان کے لئے سواہا۔ اس سے سمان ترپت ہوتا ہے ۔

۲- سمان کے ترپت ہونے پر من ترپت ہوتا ہے۔ من کے ترپت ہونے پر بادل۔ بادل کے ترپت ہونے پر بجلی۔ بجلی کے ترپت ہونے پر جو چیزیں بجلی اور بادل کے نیچے ہیں وہ سب۔ اس ترپتی کے پیچھے اُپاسک خود اولاد۔ مویشی صحت جلال

اور برہم تیج سے ترپت ہوتا ہے ۔

تیئیسواں کھنڈ۔ ۱۔ پانچویں آہتی جو ہوم کرے وہ یہ کہکر ہوم کرنی چاہئیے کہ اُدان کیلئے سُواہا۔ اس سے اُدان ترپت ہوتا ہے ۔

۲۔ اُدان کے ترپت ہونے پر جلد ترپت ہوتی ہے جلد کے ترپت ہونے پر ہوا۔ ہوا کے ترپت ہونے پر آکاش۔ آکاش کے ترپت ہونے پر جو جو چیزیں آکاش اور ہوا کے نیچے ہیں وہ سب اس ترپتی کے پیچھے اُپاسک خود اولاد مویشی صحت جلال اور برہم تیج سے ترپت ہوتا ہے ۔

چوبیسواں کھنڈ۔ ۱۔ جو ایسا نہ جانکر اگنی ہوتر کرتا ہے۔ وہ گویا انگارہ کو ہٹاکر راکھ میں ہوم کرتا ہے ۔

۲۔ جو ایسا جانکر اگنی ہوتر کرتا ہے۔ اس کا ہوم سب لوگوں میں سب چیزوں میں اور سب جیووں میں ہوتا ہے ۔

۳۔ جسطرح سینک کا مونجھ آگ میں پڑکر جل جاتا ہے۔ اسیطرح اُس اُپاسک کے تمام پاپ جل جاتے ہیں جو ایسا جانکر اگنی میں ہوم کرتا ہے ۔

۴۔ ایسا جاننے والا اگر اپنا جھوٹا چنڈال کو بھی دے تو بھی وہ اس کے آتما ویشوانر میں ہی ہوم ہوگا۔ سو یہ شلوک ہے ۔

۵۔ جیسے یہاں بھوکا بچہ ماتا کے پاس آتا ہے۔ ویسے ہی تمام بھوت اگنی ہوتر کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اگنی ہوتر کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔

چھٹا ادھیائے

پہلا کھنڈ۔ ۱۔ شویت کیتو ارُن رشی کا پوتا تھا۔ اُس سے اُس کے باپ نے

کہا کہ اے عزیز شویت کیتو برہمچاری کے طور پر آچاریہ کے گھر جا کر رہ۔ ہمارے خاندان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا جو وید نہ پڑھے اور صرف کہنے کا برہمن ہو ٭

۲- وہ بارہ سال کی عمر میں گیا۔ اور چوبیس سال کی عمر میں تمام وید پڑھ کر عالی طبع۔ اپنے آپ کو عالم ماننے والا۔ اور مغرور ہو کر واپس آیا۔ باپ نے اُس سے کہا کہ اے عزیز شویت کیتو تجو ایسا عالی طبع۔ اپنے آپ کو عالم ماننے والا۔ اور مغرور ہے کیا تو نے وہ تعلیم پالی ٭

۳- جس سے بے سُنا ہوا سُنا ہوا۔ بے سوچا ہوا سوچا ہوا۔ اور بے جانا ہوا جانا ہوا ہو جاتا ہے۔ (شویت کیتو نے پوچھا کہ) مہاراج یہ کیونکر ہو سکتا ہے ٭

۴- (رشی نے جواب دیا کہ) اے عزیز جسطرح ایک مٹّی کے پنڈ سے مٹّی کے تمام کاریہ جانے جاتے ہیں۔ تبدیلی محض نام کی ہوتی ہے جو صرف کہنے پر مبنی ہے مٹّی ہی ستیہ ہے ٭

۵- اے عزیز جسطرح ایک سونے کی اینٹ سے سونے کے تمام کاریہ جانے جاتے ہیں تبدیلی محض نام کی ہوتی ہے۔ جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ سونا ہی ستیہ ہے ٭

۶- اے عزیز جسطرح ایک لوہے کے ٹکڑے سے لوہے کے تمام کاریہ جانے جاتے ہیں۔ تبدیلی محض نام کی ہوتی ہے۔ جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ لوہا ہی ستیہ ہے اسی طرح کی وہ تعلیم ہے ٭

۷- (شویت کیتو نے کہا کہ) میرے گورو یہ علم نہیں جانتے تھے۔ جانتے تو بھلا مجھے کیوں نہ بتاتے۔ آپ ہی مجھے بتائیں (رشی نے کہا کہ) اے عزیز بہت اچھا ٭

دوسرا کھنڈ ۱- اے عزیز پہلے یہ سب کچھ ست تھا۔ ایک بے دوئی۔ مگر بعض یہ کہتے ہیں کہ پہلے اَست تھا۔ ایک بے دوئی۔ اس اَست سے ست پیدا ہوا ٭

۲- رشی نے کہا کہ اے عزیز مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اَست سے ست پیدا ہو۔ اسواسطے اے عزیز پہلے یہ سب کچھ ست ہی تھا۔ ایک بے دوئی ٭

۳- اس نے دیکھا کہ میں بہت اور بہ جار روپ ہو جاؤں۔ اُس نے آگ کو پیدا کیا۔ اُس آگ نے دیکھا کہ میں بہت اور بہ جار روپ ہو جاؤں۔ اُس نے پانی کو پیدا کیا۔ اس لئے جہاں آدمی سوچتا ہے اور پسینہ آجاتا ہے۔ وہاں آگ سے ہی پسینہ پیدا ہوتا ہے۔

۴- پانی نے دیکھا کہ میں بہت اور بہ جار روپ ہو جاؤں۔ اُس نے ان کو پیدا کیا۔ اس لئے جہاں کہیں بارش ہوتی ہے اور اناج پیدا ہوتا ہے وہاں پانی سے ہی کھانے لایق اناج پیدا ہوتا ہے۔

تیسرا کھنڈ- ۱- ان جیووں کے تین بیج ہیں۔ انڈوں سے پیدا شدہ جیووں سے پیدا شدہ۔ زمین کو پھوڑ کر پیدا شدہ۔

۲- اُس دیوتا نے سوچا کہ آؤ ان تینوں دیوتاؤں میں میں اس جیو آتما سے داخل ہوکر نام و صورت کا ظہور کروں۔

۳- اور ان میں سے ہر ایک کو تربرت یعنی تہرا کروں۔ اُس دیوتا نے ان تینوں دیوتاؤں میں اس جیو آتما سے داخل ہوکر نام و صورت کا ظہور کیا۔

۴- ان میں سے ہر ایک کو تہرا کیا۔ اے عزیز جسطرح ان تینوں دیوتاؤں میں سے ہر ایک تربرت ہوا اُس کا بیان مجھ سے سُن۔

چوتھا کھنڈ- ۱- آگ کا جو سُرخ رنگ ہے وہ اگنی کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ پانی کا۔ جو سیاہ ہے وہ ان یا پرتھوی کا۔ آگ سے آگ پنا نکال۔ وہ تبدیلی محض نام کی ہے جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ تینوں رنگ ہی ستیہ ہیں۔

۲- سورج کا جو سُرخ رنگ ہے وہ اگنی کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ پانی کا۔ جو سیاہ ہے وہ ان یا پرتھوی کا۔ سورج سے سورج پنا نکال دو۔ تبدیلی محض نام کی ہے جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ تینوں رنگ ہی ستیہ ہیں۔

۳- چاند کا جو سُرخ رنگ ہے وہ اگنی کا رنگ ہے۔ جو سفید رنگ ہے وہ پانی کا

جو سیاہ ہے وہ ان یا پرتھوی کا۔ چاند سے چاند پنا نکال دو۔ بناوٹ محض نام کی ہے جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ تینوں رنگ ہی ستیہ ہیں ۞

۴۔ بجلی کا جو سرخ رنگ ہے وہ اگنی کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ پانی کا۔ جو سیاہ ہے وہ ان یا پرتھوی کا۔ بجلی سے بجلی پنا نکال دو۔ بناوٹ محض نام کی ہے جو صرف کہنے پر مبنی ہے۔ تینوں رنگ ہی ستیہ ہیں ۞

۵۔ اس رمز کو جان کر ہی پہلے بڑے گرہستھیوں اور ویدوانوں نے کہا تھا کہ اب ہمیں کوئی ایسی شے نہ بتا سکیگا جو ہماری سنی ہوئی۔ اور جانی ہوئی نہ ہو کیونکہ تین رنگوں کے جان لینے سے ہی سب کچھ جان لیا تھا ۞

۶۔ جو کچھ سرخ تھا اُسے اُنہوں نے اگنی کا رنگ جانا۔ جو کچھ سفید تھا اُسے پانی کا۔ جو کچھ سیاہ تھا اُسے ان یا پرتھوی کا ۞

۷۔ جو نہ جانا ہؤا تھا اُسے اُنہوں نے انہیں تینوں دیوتاؤں کی ترکیب سمجھ لیا تھا۔ اب اے عزیز جسطرح آدمی کو پہنچکر ان تینوں دیوتاؤں میں سے ہر ایک تربرت ہوتا ہے اسکا حال مجھ سے سُن ۞

پانچواں کھنڈ۔ ۱۔ کھائی ہوئی غذا تین طرح کی بنجاتی ہے۔ اسکا جو حصّہ کثیف ہے وہ پاخانہ بنتا ہے۔ جو حصّہ درمیانی ہے وہ گوشت۔ جو حصّہ لطیف ہے وہ من ۞

۲۔ پیا ہؤا پانی تین طرح کا بنجاتا ہے۔ اسکا جو حصّہ کثیف ہے وہ پیشاب بنتا ہے۔ جو حصّہ درمیانی ہے وہ خون۔ جو حصّہ لطیف ہے وہ پران ۞

۳۔ کھائی ہوئی آگ یعنی گھی وغیرہ چکنی چیزیں تین طرح کی بنجاتی ہیں۔ اسکا جو حصّہ کثیف ہے وہ ہڈی بنتا ہے۔ جو حصّہ درمیانی ہے وہ چربی۔ جو حصّہ لطیف ہے وہ بانی ۞

۴۔ اے عزیز من ان مے ہے۔ پران جل مے۔ بانی اگنی مے۔ اس پر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے اور تعلیم دیجیے ۞

چھٹا کھنڈ - ۱ - اے عزیز جسطرح دہی کو متھیں تو اُسکا حصّہ لطیف اوپر اٹھ کر مکھن بنتا ہے ٭

۲ - اسیطرح کھائی ہوئی غذا کا حصّہ لطیف اوپر اُٹھکر من بنتا ہے ٭

۳ - پیئے ہوئے پانی کا حصّہ لطیف اوپر اُٹھکر پران بنتا ہے ٭

۴ - کھائی ہوئی آگ یعنی گھی وغیرہ چکنی چیز کا حصّہ لطیف اوپر اُٹھکر بانی بنتا ہے ٭

۵ - اس لئے اے عزیز من ان سے ہے - پران جل سے - اور بانی اگنی سے -

اس پر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے اور تعلیم دیجے ٭

ساتواں کھنڈ - ۱ - اے عزیز یہ پُرش سولہ کلا والا ہے - تو پندرہ روز کھانا تو نہ کھا مگر پانی جتنا چاہے پی - چونکہ پران جل سے ہے اسواسطے پانی پیتے رہنے سے اسکا ناش نہیں ہوگا ٭

۲ - اُسنے پندرہ روز کچھ نہ کھایا - پھر باپ کے پاس گیا اور کہا کہ فرمائیے میں کیا کہوں - رشی نے کہا کہ رگ یجر اور سام کے منتر - شویت کیتو نے کہا کہ مجھے یاد نہیں آتے ٭

۳ - رشی نے کہا کہ اے عزیز جسطرح بڑی بھاری آگ کی چنگاری جگنو کی طرح باقی رہے تو بس اُتنی ہی چھوٹی سی چیز سے زیادہ نہیں جلا سکتی - اسیطرح تیری سولہ کلاؤں میں سے صرف ایک باقی رہ گئی ہے - اس واسطے ویدوں کو یاد نہیں کر سکتا - اب کھانا کھا - پھر تو میری بات کو سمجھیگا ٭

۴ - وہ کھانا کھا کر باپ کے پاس پہنچا - اور باپ نے جو کچھ پوچھا وہ اُسے سب یاد آ گیا ٭

۵ - باپ نے کہا اے عزیز جسطرح بڑی بھاری آگ کی ایک چنگاری جگنو کیطرح باقی رہے - اور اُسپر تنکے رکھکر سُلگایا جائے تو بہت کچھ جلا سکتی ہے ٭

۶ - اسیطرح تیری سولہ کلاؤں میں سے ایک باقی رہ گئی تھی - وہ غذا سے دہک روشن ہوئی - اسواسطے اب سب وید منتر تجھے یاد آ گئے - اے عزیز من ان سے ہے

پران جل ہے۔ بانی اگنی ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو سمجھ گیا۔ سمجھ گیا ۔

آٹھواں کھنڈ ۱۔ ارُن کے بیٹے اُدّالک نے اپنے بیٹے شویت کیتو سے کہا کہ اے عزیز مجھ سے سُشپتی کا حال سُن۔ جب آدمی سوتا ہے تو ست برہم سے آ کر واصل ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو پہنچتا ہے اسواسطے اسکو کہتے ہیں سوتا ہے یعنی اپنے آپکو پہنچتا ہے ۔

۲۔ جسطرح ڈور سے بالبستہ پرندہ اطراف مختلفہ میں اُڑکر اور کہیں اور سہارا نہ پاکر جکس کا ہی آسرا لیتا ہے۔ اسیطرح اے عزیز من بھی اطراف مختلفہ میں دوڑکر اور کہیں اور سہارا نہ پاکر پران کا آسرا لیتا ہے۔ پران سے ہی من بندھا رہتا ہے ۔

۳۔ اے عزیز تو مجھ سے بھوک پیاس کا حال سُن۔ جب یہ پُرش کھانے کی چاہ والا ہوتا ہے۔ تو کھائی ہوئی غذا کو پانی لے جاتا ہے۔ جسطرح آدمی گائے کا لیجانے والا۔ گھوڑے کا لے جانے والا۔ آدمیوں کا لیجانے والا کہلاتا ہے۔ اسیطرح کھانے کا لیجانے والا (اشنایا) پانی ہے۔ اے عزیز اس سے جو انکر پھوٹا وہ جڑ کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔

۴۔ ان کے انکر سے پانی کو جڑ سمجھ۔ پانی کے انکر سے اگنی کو جڑ سمجھ۔ اگنی کے انکر سے ست کو جڑ سمجھ۔ اس تمام مخلوق کی جڑ ست ہے۔ محل ست ہے۔ قیام ست ہے ۔

۵۔ جب یہ پُرش پانی کی چاہ والا ہوتا ہے۔ تو پیئے ہوئے پانی کو اگنی لیجاتی ہے۔ جسطرح آدمی گائے کا لے جانے والا۔ گھوڑے کا لے جانے والا۔ آدمیوں کا لیجانے والا کہلاتا ہے۔ اسیطرح پانی کی لیجانے والی (اُودنیا) اگنی ہے۔ اے عزیز اس سے جو انکر پھوٹا وہ جڑ کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔

۶۔ اگنی کے سوا بھلا اسکی جڑ اور کیا ہو سکتی ہے۔ اسیطرح اے عزیز پانی کے انکر سے اگنی کو جڑ سمجھ۔ اگنی کے انکر سے ست کو جڑ سمجھ۔ اس تمام مخلوق کی جڑ ست ہے قیام ست ہے۔ جسطرح ان تینوں دیوتاؤں میں سے ہر ایک تریورت ہوتا ہے اسکا

حال پہلے بتایا جاچکا ہے۔ ۱۔ اے عزیز جب یہ پُرش مرتا ہے تو اس کی بانی من میں لے ہوتی ہے۔ من پران میں۔ پران اگنی میں۔ اگنی پرم دیوتا میں ॥

۷۔ یہ جو لطافت ہے۔ اس کی ذات والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا مہاراج مجھے پھر سمجھائیے۔ رشی بولا اچھا ॥

نواں کھنڈ۔ ۱۔ اے عزیز جسطرح شہد کی مکھیاں شہد بناتی ہیں اور مختلف درختوں سے رس جمع کرکے ایک صورت میں لا ڈالتی ہیں ॥

۲۔ اور ان رسوں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ میں اس درخت کا رس ہوں۔ اسیطرح اے عزیز یہ تمام مخلوق ست کو پہنچکر یہ نہیں جانتی کہ ہم ست کو پہنچے ہیں ॥

۳۔ جیسی یہ مخلوق ہوتی ہے۔ مثلاً چیتا شیر بھیڑیا سؤر کیڑا پتنگ مچھر پسو ویسی ہی پھر ہو جاتی ہے ॥

۴۔ یہ جو لطافت ہے اسکی ذات والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھائیے۔ رشی بولا اچھا ॥

دسواں کھنڈ۔ ۱۔ اے عزیز دریا مشرقی رُخ مشرق کی طرف اور مغربی رُخ مغرب کی طرف بہ کر اور ایک سمندر سے دوسرے میں جاکر سمندر ہی ہو جاتے ہیں۔ جسطرح یہ اپنے آپ کو نہیں جانتے کہ میں فلاں دریا ہوں۔ میں فلا دریا ہوں ॥

۲۔ اسیطرح تمام مخلوق ست سے نکلکر نہیں جانتی کہ ہم ست سے نکلی ہیں جیسی یہاں ہوتی ہے مثلاً چیتا شیر بھیڑیا سؤر کیڑا پتنگ مچھر پسو۔ ویسی ہی پھر ہو جاتی ہے ॥

۳۔ یہ جو لطافت ہے۔ اسی کی ذات والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما

ہے۔ اے شویت کیتو وہ تُو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھائیے۔ رشی بولا اچھا ۔

گیارھواں کھنڈ۔ ۱۔ اے عزیز اس بڑے درخت کی جڑ میں اگر کلہاڑا ماریں تو اس میں سے رس جھریگا۔ مگر یہ جینا رہیگا۔ اگر بیچ میں ماریں تو رس جھریگا مگر یہ جینا رہیگا۔ اس میں جیو آتما ویاپک ہے۔ اس لئے یہ غذا چوستا اور خوش کھڑا ہے ۔

۲۔ ہاں اس کی ایک شاخ کو جیو چھوڑ دے تو وہ خشک ہو جائیگی۔ دوسری کو چھوڑ دے تو وہ خشک ہو جائیگی۔ تیسری کو چھوڑ دے تو وہ خشک ہو جائیگی۔ سب کو چھوڑ دے سب درخت خشک ہو جائیگا۔ رشی نے یہ سُنا کر کہا کہ العزیز اسی طرح یہ جان کہ جیو سے چھوڑا ہوا جسم مرتا ہے نہ کہ جیو مرتا ہے ۔

۳۔ یہ جو لطافت ہے اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھائیے ۔

بارھواں کھنڈ۔ اے عزیز اس بڑ کے درخت کا ایک پھل توڑ لا۔ یہ لیجیے مہاراج۔ اسے توڑ۔ یہ توڑ لیا مہاراج۔ اس میں تجھے کیا نظر آتا ہے۔ یہ ذرا ذرا سے دانے۔ ان میں سے ایک کو توڑ۔ یہ توڑ لیا مہاراج۔ اس میں تجھے کیا نظر آتا ہے۔ مہاراج کچھ بھی نہیں ۔

۲۔ رشی نے کہا کہ تجھے جو یہ لطافت نظر نہیں آتی۔ اسی لطافت سے بڑا بھاری بڑ کا درخت پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس بات پر یقین کر ۔

۳۔ یہ جو لطافت ہے اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھائیے ۔

تیرھواں کھنڈ - ۱ - اے عزیز اس نمک کو پانی میں ڈال اور صبح میرے پاس آ - شویت کیتو نے ایسا ہی کیا - رشی نے کہا کہ کل جو تو نے پانی میں نمک ڈالا تھا اُسے لے آ - وہ نمک ڈھونڈھنے لگا تو اُسے نہ ملا کیونکہ وہ گھُل گیا تھا ۔

۲ - اے عزیز سطح پر سے پانی پی اور بتا کیسا ہے - نمکین - بیچ میں سے پی اور بتا کیسا ہے - نمکین - تہ میں سے پی اور بتا کیسا ہے - نمکین - اب اسے پھینک کر میرے پاس آ - شویت کیتو نے ایسا ہی کیا اور کہا کہ نمک اس میں سدا موجود تھا - رشی نے کہا کہ اے عزیز ہو ست تجھے نظر نہیں آتا تو بھی اس دنیا میں موجود ہے ۔

۳ - یہ جو لطافت ہے اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے - وہ حق ہے وہ آتما ہے - اے شویت کیتو وہ تو ہے - یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھایئے - رشی نے کہا اچھا ۔

چودھواں کھنڈ - ۱ - اے عزیز جسطرح قندھار سے کسی شخص کو آنکھیں باندھ کر لائیں اور ایسی جگہ چھوڑ دیں جہاں کوئی آدمی نہ ہو - اور وہ وہاں مشرق مغرب جنوب شمال سب اطراف میں چلّائے کہ مجھے آنکھیں باندھ کر قندھار سے لائے ہیں اور آنکھیں بندھا ہؤا ہی چھوڑ گئے ہیں ۔

۲ - اور جسطرح اسکی آنکھوں کی پٹّی کھولکر کوئی کہے کہ قندھار اس طرف ہے - ادھر چلا جا - اور وہ پڑھا لکھا دانا آدمی گانوں گانوں پوچھتا ہؤا قندھار پہنچ جائے - اسیطرح یہاں گورو والے آدمی کو ہی گیان ہؤا کرتا ہے - اُسے بس اتنی ہی دیر ہوتی ہے کہ چھوٹ جائے - اور وہ (موکش پد کو) پہنچ جاتا ہے ۔

۳ - یہ جو لطافت ہے اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے - وہ حق ہے - وہ آتما ہے - اے شویت کیتو وہ تو ہے - یہ سُنکر شویت نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھایئے - رشی نے کہا اچھا ۔

پندرھواں کھنڈ - ۱ - اے عزیز بیمار آدمی کے پاس اسکے رشتہ دار

جمع ہوتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ تو مجھے جانتا ہے۔ مجھے جانتا ہے۔ جب تک اسکی بانی من میں۔ من پران میں۔ پران اگنی میں اور اگنی پردیوتا میں لے نہیں ہو جاتی اُنہیں جانتا ہے ٭

۲- جب اس کی بانی من میں۔ من پران میں۔ پران اگنی میں۔ اور اگنی پردیوتا میں لے ہو جاتی ہے۔ تو کسی کو نہیں جانتا ٭

۳- یہ جو لطافت ہے اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو نے کہا کہ مہاراج مجھے پھر سمجھائیے۔ رشی نے کہا اچھا ٭

سولھواں کھنڈ - ۱- اے عزیز آدمی کو ہاتھ پکڑے لاتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے۔ چوری کی ہے۔ اسکے لیے کُلہاڑہ اتپائیو۔ اگر وہ چوری کا مرتکب ہوا ہے تو اسی لئے اپنے آپ کو جھوٹا بناتا ہے۔ اور جھوٹ کا عادی ہو کر اور اپنے آپ کو جھوٹ سے ڈھک کرتے ہوئے کُلہاڑے کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ جل جاتا ہے اور مارا جاتا ہے ٭

۲- اور اگر وہ چوری کا مرتکب نہیں ہوا ہے تو اسی لئے اپنے آپ کو سچا بناتا ہے۔ اور سچ کا عادی ہو کر اور اپنے آپ کو سچ سے ڈھک کرتے ہوئے کلہاڑے کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ جلتا نہیں۔ چھوڑ دیا جاتا ہے ٭

۳- جیسے وہ جلتا نہیں اسی کی آتما والا یہ سب کچھ ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے۔ یہ سُنکر شویت کیتو کو گیان ہو گیا۔ گیان ہو گیا ٭

ساتواں اُدھیائے

پہلا کھنڈ ۱- نارد رشی بھگوان سنت کُمار کے پاس پہنچے کہ مہاراج مجھے برہم کی تعلیم دیجئے۔ اُنہوں نے کہا کہ جو کچھ تمہیں آتا ہے وہ مجھے بتاؤ۔ پھر اس سے آگے میں تمہیں تعلیم دونگا۔

۲- نارد نے کہا کہ مہاراج میں رگ وید پڑھا ہوں۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا اتھر وید۔ پانچواں اتہاس اور پران۔ ویدوں کا وید۔ پتری ودیا۔ ریاضی۔ شگونوں کا علم۔ علم زماں۔ منطق۔ نیتی شاستر۔ دیو ودیا یعنی نرکت۔ برہم ودیا یعنی کلپ شاستر۔ بھوت ودیا۔ علم سپہ گری۔ علم نجوم۔ سانپوں۔ دیوتاؤں اور انسانوں کا علم۔ یہ سب علم جانتا ہوں۔

۳- لیکن اے مہاراج میں منتروں کا جاننے والا ہوں نہ کہ آتما کا جاننے والا۔ میں نے آپ جیسے مہاتماؤں سے سنا ہے کہ آتم گیانی رنج و غم سے تر جاتا ہے۔ میں رنج و غم میں مبتلا رہتا ہوں۔ سو اے بھگوان آپ مجھے اس بحر غم سے پار کریں۔ بھگوان سنت کُمار نے کہا کہ جو کچھ تم نے پڑھا ہے۔ وہ سب نام ہی نام ہے۔

۴- نام ہی رگ وید ہے۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا اتھر وید۔ پانچواں اتہاس پران۔ ویدوں کا وید۔ پتری ودیا۔ ریاضی۔ شگونوں کا علم۔ علم زماں۔ منطق۔ نیتی شاستر۔ دیو ودیا یعنی نرکت۔ برہم ودیا یعنی کلپ شاستر۔ بھوت ودیا۔ علم سپہ گری۔ علم نجوم۔ سانپوں۔ دیوتاؤں اور انسانوں کا علم۔ یہ سب نام ہیں۔ نام کی ہی تم اُپاسنا کرو۔

۵- جو نام کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ جہاں تک نام کی رسائی ہے وہاں تک

اُس اُپاسک کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا نام سے بھی بڑی کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں نام سے بھی بڑی شے ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتائیے۔

دوسرا کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً بانی من سے بڑی ہے۔ بانی سے رگ وید جانا جاتا ہے۔ یجر وید سام وید چوتھا اتھرو وید۔ پانچواں اتہاس پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتری یگیہ یا۔ راشی شگونوں کا علم۔ علم زماں۔ منطق۔ یعنی شاستر۔ دیو ودیا یا یعنی نِرکت برہم ودیا یا یعنی کلپ شاستر۔ بھوت ودیا یا علم سپہ گری۔ علم نجوم۔ سانپوں۔ دیوتاؤں اور انسانوں کا علم۔ آسمان اور زمین۔ ہوا اور خلا۔ پانی اور آگ۔ دیوتا اور آدمی۔ چرند اور پرند۔ گھاس اور درخت۔ کیڑوں اور پتنگوں اور چیونٹیوں تک تمام جانور۔ دھرم اور ادھرم۔ سچ اور جھوٹ۔ نیک و بد۔ خوشگوار اور ناخوشگوار۔ اگر بانی نہ ہوتی تو نہ دھرم ادھرم جانے جاتے۔ نہ سچ جھوٹ۔ نہ نیک و بد۔ نہ خوشگوار نہ ناخوشگوار۔ بانی ہی ان سب کا علم کراتی ہے۔ پس تم بانی کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ جو بانی کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ جہاں تک بانی کی رسائی ہے وہاں تک اُس اُپاسک کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا بانی سے بھی بڑھ کر کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں بانی سے بڑی شے ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتائیے۔

تیسرا کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً من بانی سے بڑا ہے جسطرح آدمی کی مٹھی میں دو آنولے دو بیر یا دو بہیڑے آجاتی ہیں۔ اسیطرح من میں بانی اور نام دونوں سماتے ہیں۔ آدمی جب من سے خیال کرتا ہے کہ میں وید منتر پڑھوں تو منتر پڑھتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ کرم کروں تو کرم کرتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ بیٹوں اور مویشیوں کی خواہش کروں تو انکی خواہش کرتا ہے۔ اور اس لوک یا اُس لوک کی تو ان لوکوں کی۔ من آتما ہے۔ من لوک ہے۔ من ہی برہم ہے۔ پس تم من کی اُپاسنا کرو۔

۲- جو من کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ جہاں تک من کی رسائی ہے وہاں تک اُس کی خود مختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا من سے بھی بڑی کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں من سے بڑی شے ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتائیے ؛

چوتھا کھنڈ - ۱- تحقیقاً سنکلپ من سے بڑا ہے۔ جب آدمی سنکلپ کرتا ہے تو من میں خیال اُٹھتا ہے۔ پھر بانی سے بولتا ہے۔ پھر نام لیتا ہے۔ ناموں میں منتر ایک ہو جاتے ہیں اور منتروں میں کرم ؛

۲- ان سب کا مرکز سنکلپ ہے۔ آتما سنکلپ ہے۔ قیام سنکلپ میں ہے۔ آسمان و زمین نے سنکلپ کیا۔ ہوا اور خلا نے سنکلپ کیا۔ پانی اور آگ نے سنکلپ کیا۔ ان کے سنکلپ سے بارش سنکلپ کرتی ہے۔ بارش کے سنکلپ کرنے سے اناج سنکلپ کرتا ہے۔ اناج کے سنکلپ کرنے سے پران سنکلپ کرتے ہیں۔ پرانوں کے سنکلپ کرنے سے منتر سنکلپ کرتے ہیں۔ منتروں کے سنکلپ کرنے سے کرم سنکلپ کرتے ہیں۔ کرموں کے سنکلپ کرنے سے لوک سنکلپ کرتے ہیں۔ لوکوں کے سنکلپ کرنے سے سب سنکلپ کرتے ہیں۔ یہ سنکلپ ہے۔ پس تم سنکلپ کی اُپاسنا کرو ؛

۳- جو سنکلپ کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ وہ سنکلپ کئے ہوئے قایم شہود اور بے دُکھ لوکوں کو قایم شہود اور بے دُکھ ہو کر پاتا ہے۔ جہاں تک سنکلپ کی رسائی ہے وہاں تک اس کی خود مختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا سنکلپ سے بھی بڑی کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں سنکلپ سے بڑی شے ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتائیے ؛

پانچواں کھنڈ - ۱- تحقیقاً چت سنکلپ سے بڑا ہے۔ جب آدمی چنتن کرتا ہے۔

تو من میں سنکلپ اُٹھتا ہے۔ پھر منن کرتا ہے۔ پھر بانی سے بولتا ہے۔ پھر نام لیتا ہے۔ ناموں میں منتر ایک ہو تے ہیں اور منتروں میں کرم ٭

۲- ان سب کا مرکز چت ہے۔ آتما چت ہے۔ قیام چت میں ہے۔ اسیواسطے آدمی کیسا ہی عالم کیوں نہ ہو اگر چت سے بہرہ نہیں تو آدمی کہتے ہیں کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے یعنی جو کچھ جانتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بھلا جاننے والا بھی کہیں ایسا بے خبر ہوا کرتا ہے۔ ہاں آدمی کو علم سے زیادہ بہرہ نہ ہو اور چت سے ہو تو اُس کی بات سب کان دیکر سُنتے ہیں کیونکہ چت ہی ان سب کا ایک آشرے ہے۔ آتما ہے۔ جائے قیام ہے پس تم چت کی اُپاسنا کرو ٭

۳- جو چت کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ وہ چنتن کئے ہوئے قایم مستحکم اور بے دُکھ لوکوں کو قایم مستحکم اور بے دُکھ ہو کر پاتا ہے ٭

جہاں تک چت کی رسائی ہے وہاں تک اُس کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا چت سے بھی بڑی کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں چت سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگوان مجھے وہ بتائیے ٭

چھٹا کھنڈ۔ ۱- تحقیقاً دھیان چت سے بڑا ہے۔ گویا زمین دھیان کرتی ہے۔ اور اسیطرح خلا آسمان پانی پہاڑ دیوتا اور آدمی۔ پس آدمیوں میں جو کوئی عظمت پاتے ہیں وہ دھیان کے پھل سے ہی بہرہ ور معلوم ہوتے ہیں۔ چھوٹے آدمی تو جھگڑالو چغلخور اور بدزبان ہوا کرتے ہیں اور بڑے دھیان کے پھل سے بہرہ ور۔ پس تم دھیان کی اُپاسنا کرو ٭

۲- جو دھیان کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ جہانتک دھیان کی رسائی ہے وہانتک اس کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا مہاراج کیا دھیان سے بھی بڑی کوئی چیز ہے سنت کمار نے کہا کہ ہاں دھیان سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگوان مجھے بتائیے ٭

ساتواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً گیان یا علم دھیان سے بڑا ہے۔ گیان سے ہی آدمی رگ وید جانتا ہے۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا اتھروید۔ پانچواں اتہاس پُران ویدوں کا وید۔ پتری ودیا۔ ریاضی۔ شگونوں کا علم۔ علم زماں۔ منطق۔ نیتی شاستر۔ دیو ودیا یعنی نِرکت۔ برہم ودیا یعنی کالپ شاستر۔ بھوت ودیا۔ علم سپہ گری۔ علم نجوم۔ سانپوں۔ دیوتاؤں اور انسانوں کا علم۔ آسمان اور زمین۔ ہوا اور خلا۔ پانی اور آگ۔ دیوتا اور آدمی۔ چرند اور پرند۔ گھاس اور درخت۔ کیڑوں اور پتنگوں اور چیونٹیوں تک تمام جانور۔ دھرم اور ادھرم۔ سچ اور جھوٹ۔ نیک اور بد۔ خوشگوار اور ناخوشگوار۔ اناج اور رس۔ یہ لوک اور پرلوک۔ غرض سب کچھ گیان سے جانا جاتا ہے۔ پس تم گیان کی اُپاسنا کرو۔

۲۔ جو گیان کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ وہ گیان والوں اور گیان والوں کے لوکوں کو جیتتا ہے۔ جہاں تک گیان کی رسائی ہے وہاں تک اس کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا گیان سے بھی بڑی کوئی چیز ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں گیان سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتائیے۔

آٹھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً طاقت گیان سے بڑی ہے۔ سو گیان والوں کو ایک طاقتور دبا لیتا ہے۔ آدمی طاقتور ہوتا ہے تو اُٹھ سکتا ہے۔ اُٹھ کر خدمت کر سکتا ہے۔ خدمت کر کے قریب تر پہنچ کر سنتا ہے۔ سوچتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ کرتا ہے۔ اور گیان والا ہو جاتا ہے۔ تحقیقاً طاقت ہی سے زمین قائم ہے۔ طاقت ہی سے خلا۔ طاقت ہی سے آسمان۔ طاقت ہی سے پہاڑ۔ طاقت ہی سے دیوتا اور آدمی۔ طاقت ہی سے چرند پرند۔

گھاس اور درخت - اور کیڑوں پتنگوں اور چیونٹیوں تک لگا کر تمام جانور - طاقت ہی سے لوک قایم ہیں۔ پس تم طاقت ہی کی اُپاسنا کرو ۞

۲- جو طاقت کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے - جہاں تک طاقت کی رسائی ہے - وہاں تک اس کی خود مختاری ہوتی ہے - اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا طاقت سے بھی بڑی کوئی چیز ہے - سنت کمار نے کہا کہ ہاں طاقت سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتلایئے ۞

نواں کھنڈ ۱- تحقیقاً اناج طاقت سے بڑا ہے - اگر آدمی دس دن نہ کھائے تو اگر جیتا بھی رہیگا تو بھی نہ دیکھ سکیگا - نہ سُن سکیگا - نہ سوچ سکیگا - نہ کر سکیگا - نہ جان سکیگا - اناج ملنے ہی سے آدمی دیکھنے والا - سمجھنے والا - کرنے والا - اور جاننے والا یعنی گیانی ہوتا ہے - پس تم اناج کی اُپاسنا کرو ۞

۲- جو اناج کی اُپاسنا برہم سمجھکر کرتا ہے وہ کھانے پینے کے لوکوں کو پہنچتا ہے - اور جہاں تک اناج کی رسائی ہے وہاں تک اسکی خود مختاری ہوتی ہے - اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا اناج سے بھی بڑی کوئی چیز ہے سنت کمار نے کہا کہ اناج سے بڑی چیز ہے - نارد نے کہا کہ مجھے وہ بتایئے ۞

دسواں کھنڈ ۱- تحقیقاً پانی اناج سے بڑا ہے - اس لئے جب اچھی بارش نہیں ہوتی تو لوگوں کے پرانوں کو تکلیف پہنچتی ہے کہ اناج تھوڑا ہوگا - اور جب اچھی بارش ہوتی ہے تو پرانوں کو آنند ہوتا ہے کہ اناج زیادہ ہوگا - یہ زمین خلا آسمان پہاڑ دیوتا آدمی چرند پرند گھاس درخت اور کیڑوں پتنگوں اور چیونٹیوں سے لگا کر تمام جانور پانی کی ہی مختلف صورتیں ہیں - پس تم پانی کی اُپاسنا کرو ۞

۲- جو پانی کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے اُس کی تمام کامنائیں پوری ہوتی ہیں -

اور مطمئن رہتا ہے۔ جہاں تک پانی کی رسائی ہے۔ وہاں تک اسکی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا پانی سے بڑی کوئی چیز ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ پانی سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے وہ بتایئے ؎

گیارھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً آگ پانی سے بڑی ہے۔ ہوا کو لیکر یہ آکاش کو تپاتی ہے۔ اسوقت لوگ کہتے ہیں حبس ہے۔ گرمی ہے۔ بارش ہوگی۔ پس آگ اپنے آپ کو اول ظاہر کرکے پانی کو پیدا کرتی ہے۔ پھر اوپر ادھر ادھر بجلی چمکتی ہے اور رعد گرجتا ہے۔ یہ دیکھ کر لوگ کہا کرتے ہیں بجلی چمکتی ہے۔ رعد گرجتا ہے۔ بارش ہوا چاہتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آگ اپنے آپ کو اول ظاہر کرکے پانی کو پیدا کرتی ہے۔ پس تم آگ کی اُپاسنا کرو ؎

۲۔ جو آگ کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ خود نورانی ہوکر نوری درخشاں اور بے پاپ لوکوں کو پہنچتا ہے۔ جہاں تک آگ کی رسائی ہے وہاں تک اسکی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا آگ سے بڑی کوئی چیز ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں آگ سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ بھگون مجھے بتایئے

بارھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً آکاش آگ سے بڑا ہے۔ آکاش میں ہی سورج اور چاند دونوں ہیں۔ آکاش میں ہی آدمی پکارتا ہے۔ سُنتا ہے اور گونج ہوتی ہے۔ آکاش میں ہی آدمی خوش و ناخوش ہوتے ہیں۔ آکاش میں ہی سب پیدا ہوتے ہیں اور آکاش میں ہی بڑھتے ہیں۔ پس تم آکاش کی اُپاسنا کرو ؎

۲۔ جو آکاش کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے وہ ساحت والے روشن۔ بے بھرے اور لمبے چوڑے لوکوں کو پہنچتا ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا آکاش سے بڑی کوئی شے ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں آکاش سے

بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ مجھے وہ بتائیے ॥

تیرھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً حافظہ آکاش سے بڑا ہے۔ اسی لئے اگر بہت سے آدمی بیٹھے ہوں اگر حافظہ نہ ہو تو وہ کچھ سُنینگے نہ سوچینگے۔ نہ جانینگے۔ حافظہ ہو تو ہی سُنینگے۔ سمجھیں گے۔ اور جانیں گے۔ آدمی حافظے سے ہی بیٹے کو جانتا ہے اور حافظے سے مال مویشی کو۔ پس تم حافظے کی اُپاسنا کرو ॥

۲۔ جو حافظے کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ جہاں تک حافظے کی رسائی ہے وہاں تک اس کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا حافظے سے بڑی چیز ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں حافظے سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ وہ بتائیے ॥

چودھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً امید حافظے سے بڑی ہے۔ امید سے تحریک پاکر ہی حافظہ منتروں کو یاد کرتا ہے جس سے آدمی یگیہ کرتا ہے۔ اولاد اور مال مویشی کی چاہ کرتا ہے۔ اور اس لوک اور اُس لوک کی خواہش کرتا ہے۔ پس تم امید کی اُپاسنا کرو ॥

۲۔ جو امید کی اُپاسنا برہم سمجھ کر کرتا ہے۔ امید سے ہی اسکی تمام کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ امیدیں بار آور ہوتی ہیں۔ جہاں تک امید کی رسائی ہے وہاں تک اس کی خودمختاری ہوتی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج کیا امید سے بڑی کوئی چیز ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ ہاں امید سے بڑی چیز ہے۔ نارد نے کہا کہ مجھے وہ بتائیے ॥

پندرھواں کھنڈ۔ ۱۔ تحقیقاً پران امید سے بڑا ہے۔ جسطرح رتھ کے پہیے کی ناف میں آرے (تیرچھی لکڑیاں) لگی ہوتی ہیں۔ اسیطرح سب کچھ پران میں پرویا ہوا ہے۔ پران ہی پران سے حرکت کرتا ہے۔ پران ہی دیتا ہے۔ پران ہی کے لئے دیتا ہے۔ پران باپ ہے۔ پران ماں ہے۔ پران بھائی ہے۔ پران بہن ہے۔

پران آچاریہ ہے۔ پران براہمن ہے ؂

۲- آدمی اگر ماں باپ۔ بھائی بہن۔ آچاریہ یا براہمن کو سخت وسُست کہے تو لوگ اُسے کہا کرتے ہیں کہ تجھے دھتکار ہو۔ تو تحقیقاً باپ کا مارنے والا ہے۔ ماں کا مارنے والا ہے۔ بھائی کا مارنے والا ہے۔ بہن کا مارنے والا ہے۔ براہمن کا مارنے والا ہے ؂

۳- مگر ان کو ہی پران نکل جانے پر لوہے کی سلاخ سے اکٹھا کرکے اور اُلٹ پلٹ کر آگ میں جلائے۔ تو کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ تو باپ کا مارنے والا ہے۔ ماں کا مارنے والا ہے۔ بھائی کا مارنے والا ہے۔ بہن کا مارنے والا ہے۔ آچاریہ کا مارنے والا ہے۔ براہمن کا مارنے والا ہے ؂

۴- پران ہی یہ سب کچھ ہے۔ جو اسطرح دیکھتا ہے۔ اسطرح سوچتا ہے۔ اسطرح جانتا ہے۔ وہی بڑھ کر بولنے والا ہوتا ہے۔ اگر کوئی اُس سے کہے کہ تو بڑھ کر بولنے والا ہے تو اُسے صاف کہہ دینا چاہئے کہ میں بڑھ کر بولنے والا ہوں۔ چھپانا نہ چاہئے ؂

سولھواں کھنڈ ۱- تحقیقاً وہ شخص سب سے بڑھ کر بولتا ہے جو ستیہ کو سب سے بڑا جانتا ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ مہاراج میں ستیہ کو سب سے بڑا جانوں۔ سنت کمار نے کہا کہ پہلے ستیہ کو جاننے کی خواہش کرو۔ نارد نے کہا کہ بھگون میں ستیہ کو جاننا چاہتا ہوں ؂

سترھواں کھنڈ ۱- تحقیقاً آدمی جب جانتا ہے اسی وقت ستیہ کو بولتا ہے۔ نہ جانتا ہوا ستیہ کو نہیں بول سکتا۔ جانتا ہوا ہی بول سکتا ہے۔ پس جاننے یا گیان کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ میں گیان کو جاننا چاہتا ہوں ؂

اٹھارھواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آدمی جب منن کرتا یعنی سوچتا ہے تبھی وگیان جانتا ہے۔ بے سوچے نہیں جان سکتا۔ سوچ کر ہی جان سکتا ہے۔ پس منی یعنی سوچ کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ میں منی کو جاننا چاہتا ہوں ۞

انیسواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آدمی جب شردھا یعنی اعتقاد کرتا ہے اسی وقت منن کرتا ہے بے اعتقاد منن نہیں کر سکتا ہے۔ با اعتقاد ہی منن کر سکتا ہے۔ پس شردھا کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ میں شردھا کو جاننا چاہتا ہوں ۞

بیسواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آدمی جب نِشٹھا کرتا ہے اسی وقت شردھا پیدا ہوتی ہے۔ بے نشٹھا شردھا نہیں کر سکتا۔ با نشٹھا ہی شردھا کر سکتا ہے۔ پس نشٹھا کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ میں نشٹھا کو جاننا چاہتا ہوں ۞

اکیسواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آدمی جب کرتا ہے۔ اسی وقت نشٹھا پیدا ہوتی ہے۔ بے کئے نشٹھا نہیں ہو سکتی۔ کئے سے ہی نشٹھا ہو سکتی ہے۔ پس کرتی یعنی کرنے کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ بھگون میں اس کرنے کو جاننا چاہتا ہوں ۞

بائیسواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آدمی جب سُکھ حاصل کرتا ہے اسی وقت کرتی کرتا ہے۔ بے سکھ ملے کرتی نہیں ہو سکتی۔ سکھ ملنے پر ہی ہو سکتی ہے۔ پس سکھ کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس پر نارد نے کہا کہ بھگون میں سکھ کو جاننا چاہتا ہوں ۞

تئیسواں کھنڈ - ۱ - جو غیر محدود ہے وہی سکھ ہے۔ محدود میں سکھ نہیں ہے۔

غیر محدود ہی سُکھ ہے پس غیر محدود کے جاننے کی خواہش کرنی چاہئے۔ پھر نارد نے کہا کہ بھگون میں غیر محدود کو جاننا چاہتا ہوں ٭

چوبیسواں کھنڈ ۔ ۱ ۔ آدمی جہاں نہ اور کچھ دیکھتا ہے۔ نہ اور کچھ سُنتا ہے۔ نہ اور کچھ جانتا ہے۔ وہ ذات غیر محدود ہے۔ جہاں اور کچھ دیکھتا ہے۔ اور کچھ سُنتا ہے اور کچھ جانتا ہے وہ محدود ہے۔ غیر محدود لافانی ہے۔ محدود فانی ہے۔ اس پر نارد نے پوچھا کہ غیر محدود کس میں قیام رکھتا ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ اپنی مہما یعنی عظمت میں۔ یا یوں سمجھو کہ عظمت میں بھی نہیں ٭

۲ ۔ عظمت کا نام گائے گھوڑوں کو دیا جاتا ہے۔ ہاتھی اور سونے کو۔ نوکروں اور بیویوں کو۔ کھیتوں اور مکانوں کو۔ میں ایسا نہیں کہہ رہا ہوں۔ ایسا نہیں کہہ رہا ہوں۔ غیر غیر میں قیام گزیں ہوا کرتا ہے ٭

پچیسواں کھنڈ ۔ ۱ ۔ وہی نیچے ہے وہی اوپر ہے۔ وہی پیچھے ہے وہی آگے ہے۔ وہی دائیں ہے وہی بائیں ہے۔ وہی یہ سب کچھ ہے۔ اب اہنکار کے پہلو سے نظر سے اُپدیش ہے۔ کہ میں ہی نیچے ہوں میں ہی اوپر ہوں۔ میں ہی پیچھے ہوں میں ہی آگے ہوں۔ میں ہی دائیں ہوں میں ہی بائیں ہوں۔ میں ہی یہ سب کچھ ہوں ٭

۲ ۔ اب آتما کے پہلو سے نظر سے اُپدیش ہے کہ آتما ہی نیچے ہے آتما ہی اوپر ہے۔ آتما ہی پیچھے ہے۔ آتما ہی آگے ہے۔ آتما ہی دائیں ہے آتما ہی بائیں ہے۔ آتما ہی یہ سب کچھ ہے۔ آدمی ایسا دیکھتا ہوا۔ ایسا سوچتا ہوا ایسا جانتا ہوا آتما میں پریم رکھتا ہے۔ آتما کے ساتھ کھیلتا ہے۔ آتما سے وصل کرتا ہے۔ آتما کا آنند بھوگتا ہے۔ وہ سوراٹ یعنی شاہنشاہ ہوتا ہے اور تمام لوکوں میں اسکی خودمختاری ہوتی ہے۔ جو لوگ اس سے مختلف طور پر جانتے ہیں

انہیں ثانی لوک ملتے ہیں اور تمام لوکوں میں انکی خود مختاری نہیں ہوتی ॥

چھبیسواں کھنڈ - ۱- اسطرح دیکھتے ہوئے - اسطرح سوچتے ہوئے اسطرح جانتے ہوئے آدمی کے لیئے آتما سے پران اُدے ہوتا ہے - آتما سے امید یا کامنا - آتما سے حافظہ - آتما سے آکاش - آتما سے اگنی - آتما سے پانی - آتما سے ظہور و خفا - آتما سے اناج - آتما سے طاقت - آتما سے گیان - آتما سے دھیان آتما سے چت - آتما سے سنکلپ - آتما سے من - آتما سے بانی - آتما سے منتر - آتما سے کرم - آتما سے ہی یہ سب کچھ ॥

۲- سو یہ شلوک ہے - ایسا دیکھنے والا نہ موت کو دیکھتا ہے - نہ بیماری کو نہ تکلیف کو - بلکہ ایسا دیکھنے والا سب کچھ دیکھتا ہے - اور سب طرح سب کچھ پاتا ہے - وہ ایک ہوتا ہوا دو طرح ہوتا ہے - تین طرح - سات طرح - نو طرح - اور پھر وہی گیارہ کہا جاتا ہے - ایک سو دس - ایک ہزار بیس ॥

آہار کی پاکی پر ستو کی شدھی یا پاکی ظہور میں آتی ہے - ستو کی شدھی پر سچے حافظے کے ہونے پر تمام گانٹھوں کا کھلنا ॥

جب نارد کے پاپ دھل گئے تو بھگوان سنت کمار نے اُسے تاریکی کا پار دکھایا - اُسے سکند کہتے ہیں - ہاں اُسے سکند کہتے ہیں ॥

آٹھواں ادھیائے

پہلا کھنڈ - ۱- اس برہم پور میں چھوٹا سا کنول کا محل ہے - اور اسکے اندر چھوٹا سا آکاش ہے - اس میں جو کچھ ہے اُسے ڈھونڈھنا چاہئے -

اُسے جاننا چاہیے ٭

۲- ایسے آچاریہ سے اگر کہیں۔ کہ اس برہم پور میں جو چھوٹا سا کنول کا محل ہے اور اُس کے اندر جو چھوٹا سا آکاش ہے۔ اُس میں کیا ہے جسے ڈھونڈھنا اور جاننا چاہیے۔ تو وہ یہ جواب دے ٭

۳- جتنا بڑا یہ آکاش ہے۔ اُتنا ہی بڑا ہردے کے اندر آکاش ہے اس میں زمین و آسمان دونوں یکجا ہیں۔ دونوں آگ اور ہوا۔ دونوں چاند اور سورج۔ بجلی اور تارے۔ اور جو کچھ آدمی کا یہاں ہے یا نہیں ہے۔ سب ہی تو اس میں یکجا جمع ہے ٭

۴- اب اگر اُس سے کہیں کہ اگر اس برہم پور میں سب کچھ یکجا جمع ہے یعنی تمام چیزیں اور تمام کامنائیں۔ تو جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے تو پھر باقی کیا رہے گا ٭

۵- تو آچاریہ کو جواب دینا چاہیے کہ نہ اسکی یعنی جسم کی ضعیفی سے یہ بوڑھا ہوتا ہے نہ ہلاکت سے مرتا ہے۔ یہ سچا برہم روپ پور یا شہر ہے۔ اس میں تمام کامنائیں یکجا جمع ہیں۔ یہ آتما پاپ ضعیفی موت بھوک پیاس سب سے آزاد ہے۔ اور ستیہ کام اور ستیہ سنکلپ ہے۔ جسطرح یہاں رعیّت راجہ کی فرمانبرداری کرتی ہے تو جس جس ملک یا جس جس کھیت کی کامنا ہوتی ہے اُسی سے اوقات بسری کرتی ہے۔ جسطرح یہاں کرم سے حاصل شدہ لوک زائل ہو جاتا ہے ٭

۶- اُسی طرح وہاں کرم سے حاصل شدہ لوک زائل ہو جاتا ہے۔ پس جو لوگ یہاں آتما اور سچّی کامناؤں کو نہ جانکر سدھار جاتے ہیں۔ اُنکی تمام لوکوں میں خود مختاری نہیں ہوتی۔ جو آتما اور سچّی کامناؤں کو جان کر سدھارتے ہیں۔ اُنکی تمام لوکوں میں خود مختاری ہوتی ہے ٭

دوسرا کھنڈ - ۱ - اگر اسے باپ کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی اسکے باپ دادا اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - اور وہ انکے لوک کو پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۲ - اگر اسے ماں کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی اس کی ماں دادی وغیرہ اٹھ کھڑی ہوتی ہیں - اور وہ انکے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۳ - اگر اسے بھائی کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی اس کے بھائی وغیرہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - اور وہ انکے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۴ - اگر اسے بہن کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی اس کی بہن وغیرہ اٹھ کھڑی ہوتی ہیں - اور وہ ان کے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۵ - اگر اسے دوستوں کے لوک کی خواہش ہے تو سنکلپ سے ہی اسکے دوست اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - اور وہ ان کے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۶ - اگر اسے خوشبو ہار وغیرہ کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی یہ خوشبوئیں اور ہار وغیرہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - اور وہ انکے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۷ - اگر کھانے پینے کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی کھانا پینا وغیرہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے - اور وہ انکے لوک کو پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۸ - اگر گیت باجے وغیرہ کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی گیت باجے وغیرہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ انکے لوک پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۹ - اگر عورت کے لوک کی خواہش ہے - تو سنکلپ سے ہی عورتیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں - اور وہ انکے لوک کو پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
۱۰ - غرض جس جس لوک کی خواہش ہے اور جو جو کامنائیں ہیں سب اس کے سنکلپ سے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں - اور انہیں پاکر عظمت حاصل کرتا ہے ॥
تیسرا کھنڈ - ۱ - یہ سچی کامنائیں جھوٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں - یعنی سچی ہوتی

ہوئی بھی جھوٹ سے چھپی ہوئی ہیں۔ کیونکہ آدمی کا جو جو عزیز یہاں سے سیدھا
جاتا ہے اُسے وہ پھر یہاں نہیں دیکھتا ؛

۲- اس کے جو عزیز جیتے ہیں۔ جو مر گئے ہیں۔ یا جن چیزوں کی چاہ ہے اور
وہ یہاں نہیں ملتیں۔ اُن سب کو وہاں جا کر پاتا ہے۔ وہاں سچی کامنائیں
ملتی ہیں جو جھوٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ جسطرح زمین کے نہ جاننے والے
مدفون خزانے کے اوپر چلتے پھرتے اُسے نہیں پاتے اسیطرح تمام لوگ روزمرّہ
اس برہم لوک کو پہنچتے ہوئے بھی جھوٹ سے گمراہ ہو کر اسے نہیں پاتے ؛

۳- یہ آتما ہردے میں ہے۔ اسی واسطے اس ہردے لفظ کے لغوی معنی
ہیں۔ ہردی ایم یعنی ہردے یا قلب میں یہ ہے۔ ایسا جاننے والا ہر روز
سورگ لوک کو پہنچتا ہے ؛

۴- یہ سمپرساد یعنی آنند سروپ اس جسم کو چھوڑ کر اور پرم جیوتی کو پہنچ کر اپنی
ذات میں قائم ہوتا ہے۔ آچاریہ کہتا ہے کہ یہ آتما ہے۔ لافانی ہے۔ بیخوف
ہے۔ برہم ہے۔ اس برہم کا نام ستیم ہے ؛

۵- ستیم میں تین حرف ہیں۔ س تی یم۔ جو س ہے وہ لافانی ہے جو تی
ہے وہ فانی ہے جو یم ہے وہ دونوں کو تابع میں رکھتا ہے۔ اور
چونکہ اس سے دونوں قابو میں رہتے ہیں۔ اسی لئے یہ یم ہے۔ ایسا
جاننے والا ہر روز سورگ لوک کو پہنچتا ہے ؛

چوتھا کھنڈ شرتی ۱- یہ آتما لوکوں کے انتظام میں فرق نہ پڑنے کے لئے
بند یا حد ہے۔ اس بند کو نہ دن رات عبور کر سکتے ہیں۔ نہ ضعیفی و موت
نہ رنج و غم۔ اور نہ پُن پاپ ؛

۲- تمام پاپ اس سے لوٹ آتے ہیں۔ یہ برہم لوک پاپ سے آزاد ہے۔
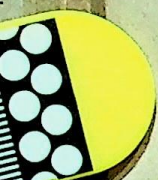
اسی لئے اس بند کو پہنچکر نابینا نابینا نہیں رہتا۔ زخمی زخمی نہیں رہتا۔ فکرمند فکرمند نہیں رہتا۔ اسی بند کو پہنچکر رات ہمیشہ کے لئے دن ہو جاتی ہے۔ برہم لوک ہمیشہ تابان و درخشاں رہتا ہے ؞

۳۔ جو اس لوک کو برہمچرج سے پہنچتے ہیں۔ انہیں کا یہ برہم لوک ہوتا ہے اور انہیں کی تمام لوکوں میں خود مختاری ہوتی ہے ؞

پانچواں کھنڈ ۱۔ جسے یگیہ کہتے ہیں، وہ برہمچرج ہے کیونکہ برہمچرج سے ہی جو جاننے والا ہے وہ اُسے پاتا ہے۔ جسے اشٹ کہتے ہیں وہ برہمچرج ہے۔ کیونکہ برہمچرج سے ہی پوجا کر کے (ڈھونڈھ کر) آتما کو پاتے ہیں ؞

۲۔ جسے ستراین کہتے ہیں وہ برہمچرج ہے کیونکہ برہمچرج سے ہی ست برہم سے آتما کی تران یا رکشا ہوتی ہے۔ جسے مَون کہتے ہیں وہ برہمچرج ہے۔ کیونکہ برہمچرج سے ہی آتما کو ڈھونڈھ کر آدمی منن کرتے ہیں ؞

۳۔ جسے اناشکاین کہتے ہیں وہ برہمچرج ہے کیونکہ برہمچرج سے ڈھونڈھا ہوا آتما ناش نہیں ہوتا۔ جسے ارنیاین کہتے ہیں وہ برہمچرج ہے کیونکہ ار اور نیہ یہاں سے تیسرے دِیو یا فلک میں برہم لوک میں دو سمندر ہیں ایک ایرم مدییم تالاب ہے۔ ایک پیپل ہے جس میں سے سوم رس بہتا ہے۔ ایک اپراجت شہر ہے۔ اور ایک سونے کا پربھو کا یعنی پرجا پتی یا برہما کا بنا ہوا منڈپ ہے ؞

۴۔ جنہیں برہمچرج سے ار اور نیہ دونوں سمندر برہم لوک میں ملتے ہیں انکا ہی برہم لوک ہوتا ہے اور انہیں کی تمام لوکوں میں خود مختاری بھی ہوتی ہے ؞

چھٹا کھنڈ ۱۔ ہردے میں جو ناڑیاں ہیں وہ بھوری سفید، نیلی پیلی اور سرخ رنگ کی ہیں۔ اسیطرح سورج کی شعاعیں بھوری سفید نیلی پیلی

سُرخ رنگ کی ہیں ۞

۲ - جسطرح شاہ راہ دونوں گانوں کو جاتی ہے - اِس گانوں کو بھی اور اُس گانوں کو بھی - اسیطرح سورج کی شعاعیں دونوں لوکوں میں جاتی ہیں - اِس لوک میں بھی اور اُس لوک میں بھی - وہ سورج سے نکلتی ہیں اور ان ناڑیوں میں آتی ہیں - اِن ناڑیوں سے نکلتی ہیں اور سورج میں جاتی ہیں ۞

۳ - جب جیو سُشپتی میں ہوتا ہے تو آنند میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ کچھ نہیں جانتا - اسوقت وہ انہیں ناڑیوں میں ہوتا ہے اور کسی طرح کے پاپ سے ملوّث نہیں ہوتا کیونکہ نور سے ملحق ہوتا ہے ۞

۴ - جب حالت نزع میں سخت کمزوری کو پہنچتا ہے اور اسوقت پاس بیٹھنے والے پوچھتے ہیں کہ مجھے پہچانتا ہے - مجھے پہچانتا ہے تو جب تک جسم سے نکلتا نہیں اُنہیں پہچانتا ہے ۞

۵ - جب جسم خاکی سے نکلتا ہے تو انہیں شعاعوں کے رستے سے اونچا اُٹھتا ہے - یا اوم کا دھیان کرتا ہوا نکلتا ہے - جب تک من پہنچے وہ اسی تیزی سے سورج میں پہنچ جاتا ہے - یہی اونچے لوک کا دروازہ ہے - جاننے والا اس میں داخل ہوتا ہے اور نہ جاننے والا داخل نہیں ہونے پاتا ۞

۶ - سو یہ شلوک ہے - ہردے میں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں - انمیں سے ایک پیشانی سے سر میں داخل ہوتی ہے - اِس سے جانے والا لافانیت کو پہنچتا ہے - باقی سب رحلت کے وقت اور طرفوں میں لے جاتی ہیں ۞

ساتواں کھنڈ - ا - پرجاپتی نے کہا کہ جو آتما پاپ ضعیفی موت رنج اور بھوک پیاس سے آزاد ہے - اور ستیہ کام ستیہ سنکلپ ہے - اسکو ڈھونڈھنا چاہئیے اسی کو جاننا چاہئیے جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جانتا ہے اُسے تمام لوک

ملتے ہیں اور تمام خواہش کی ہوئی چیزیں ہیں ؛

۲- دیوتا اور اسُروں دونوں نے ہی یہ بات سُنی - اور کہا کہ ہم اُسی آتما کی خواہش کرتے ہیں جسکے جاننے سے تمام لوک اور تمام خواہش کی ہوئی چیزیں ملتی ہیں۔ دیوتاؤں میں سے اِندر اور اسُروں میں سے بِروچن چلے - اور ایک دوسرے کو نہ جتا کر ہاتھ میں لکڑیوں کے گٹھے لیکر پرجاپتی کے پاس پہنچے ؛

۳- وہ تیس سال تک برہمچاری کے طور پر رہ چکے تو پرجاپتی نے پوچھا کہ کس خواہش سے تم برہمچاری کے طور پر بستے رہے ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمنے آپ کا یہ کلام سُنا ہے کہ جو آتما پاپ ضعیفی موت رنج اور بھوک پیاس سے آزاد ہے - اور ستیہ کام ستیہ سنکلپ ہے - اسکو ڈھونڈھنا چاہیئے - اسی کو جاننا چاہیئے جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جانتا ہے اُسے تمام لوک ملتے ہیں اور تمام خواہش کی ہوئی چیزیں - اسی آتما کی خواہش کرتے ہوئے برہمچاری کے طور پر رہتے رہے ہیں ؛

۴- پرجاپتی نے دونوں سے کہا کہ جو پرش آنکھ میں دکھائی دیتا ہے - یہ آتما ہے - لافانی ہے - بےخوف ہے - یہی برہم ہے - اس پر اُنہوں نے پوچھا کہ مہاراج جو پانی میں دکھائی دیتا ہے اور جو آئینے میں دکھائی دیتا ہے - ان میں کونسا آتما ہے - پرجاپتی نے جواب دیا کہ جو ان سب میں دکھائی دیتا ہے وہی آتما ہے ؛

آٹھواں کھنڈ - ۱- پانی بھرے پیالے میں اپنے آپ کو دیکھو اور اگر پھر بھی آتما کو نہ جانو تو مجھ سے کہو - دونوں نے پیالے میں دیکھا - پرجاپتی نے اُن سے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا - دونوں بولے کہ مہاراج - جیسے ہم ہیں - بالوں سے ناخنوں تک ہم نے ساری تصویر دیکھی ؛

۲- اُن سے پرجاپتی نے کہا کہ زیور کپڑے پہن کر اور پاک و صاف ہو کر

پانی بھرے پیالے میں اپنے آپ کو پھر دیکھو۔ چنانچہ اُنہوں نے زیور اور کپڑے پہنکر
اور پاک و صاف ہوکر پانی بھرے پیالے میں اپنے آپ کو پھر دیکھا۔ پرجاپتی نے
اُن سے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا ۔

۳ - اُنہوں نے کہا کہ مہاراج۔ جیسے ہم ہیں۔ زیور اور کپڑے پہنے اور پاک صاف
ویسے ہی پاک و صاف اور کپڑے پہنے عکس ہیں۔ پرجاپتی نے کہا کہ یہ آتما ہے۔ لافانی بیخوف۔ یہی برہم ہے
چنانچہ دونوں شانت من ہوکر چلے ۔

۴ - ان کو دیکھکر پرجاپتی نے کہا کہ یہ آتما کو بے پائے اور بے جانے جاتے ہیں۔
جو ان کی تعلیم کو مانیں گے۔ دیوتا ہوں یا اسُر۔ انہیں کا ناس ہوجائیگا۔ ویروچن
شانت من اسُروں کے پاس آیا اور انہیں یہ تعلیم دی کہ آتما کو پوجو اور آتما کی ہی
خدمت کرو۔ آتما کی ہی پرستش اور خدمت سے یہ اور وہ دونوں لوک ملتے ہیں ۔

۵ - اسواسطے اس شخص کو آج تک اسُر کہا جاتا ہے جو نہ دان دیتا ہے۔ نہ شردھا
رکھتا ہے۔ نہ یگیہ کرتا ہے کیونکہ اسُروں کی یہی تعلیم ہے۔ یہ لوگ مُردے کے
جسم کو کھانے زیور اور کپڑے سے بھی آراستہ کرتے ہیں کہ اس آراستگی سے
وہ اُس لوک کو جیتینگا ۔

نواں کھنڈ ۱ - اندر دیوتاؤں کے پاس ہی پہنچنے نہ پایا تھا کہ اُس نے
یہ مشکل محسوس کی کہ جسطرح جسم کے زیور سے آراستہ ہونے پر عکس بھی زیور
سے آراستہ ہوتا ہے۔ اور جسم کے اچھے کپڑے پہنے پر اچھے کپڑے پہنے معلوم
ہوتا ہے۔ اور جسم کے پاک و صاف ہونے پر پاک و صاف نظر آتا ہے۔
اسی طرح جسم کے اندھے ہونے پر اندھا۔ بہرے ہونے پر بہرا۔ مجروح ہونے پر
مجروح بھی تو نظر آتا ہے۔ اور جسم کے ناش ہونے پر اسکا بھی ناش لازمی ہے۔

۲ - میں مجھے یہاں بھلائی نظر نہیں آتی۔ وہ ہاتھوں میں لکڑیاں لیکر پھر

واپس آیا۔ پرجاپتی نے کہا کہ اندر تو تو شانت من ہوکر برہمچن کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اب کس اچھا سے واپس آیا ہے۔ اندر نے کہا کہ مہاراج جسطرح جسم کے زیور سے آراستہ ہونے پر عکس بھی زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ اور جسم کے اچھے کپڑے پہنے پر اچھے کپڑے پہنے معلوم ہوتا ہے۔ اور جسم کے پاک و صاف ہونے پر پاک و صاف نظر آتا ہے۔ اسیطرح جسم کے اندھے ہونے پر اندھا۔ بہرے ہونے پر بہرا۔ مجروح ہونے پر مجروح بھی تو نظر آتا ہے۔ اور جسم کے ناش ہونے پر اس کا بھی ناش لازمی ہے۔ پس مجھے یہاں بھلائی نظر نہیں آتی ؁

۲۔ پرجاپتی نے کہا کہ اندر ایسا ہی ہے مگر میں تجھے آتما کی تعلیم بھی اور دونگا دوسرے بتیس سال اور برہمچاری کے طور پر میرے پاس رہ۔ چنانچہ وہ بتیس سال اور رہا۔ پھر پرجاپتی نے اُس سے کہا ؁

دسواں کھنڈ ۱۔ پرجاپتی نے کہا کہ یہ جو خواب میں اپنی مہما میں چلتا پھرتا ہے یہی آتما ہے۔ لافانی ہے۔ بےخوف ہے۔ یہی برہم ہے۔ اندر شانت من ہوکر چلا۔ مگر دیوتاؤں کے پاس پہنچا نہیں تھا کہ اُسے یہ مشکل پیش آئی کہ گو جسم کثیف کے اندھا بہرا یا اور طرح ناقص ہونے سے یہ اندھا بہرا یا اور طرح ناقص نہیں ہو جاتا ؁

۲۔ نہ اسکی ہلاکت سے مرتا ہے اور نہ بہرا ہونے سے بہرا ہوتا ہے لیکن لوگ گویا مارتے ہیں۔ گویا اسکا تعاقب کرتے ہیں۔ گویا اسے تکلیف ہوتی ہے۔ گویا یہ روتا ہے پس میں یہاں بھلائی نہیں دیکھتا ؁

۳۔ وہ ہاتھ میں لکڑیاں لیکر پھر واپس آیا۔ پرجاپتی نے اُس سے کہا کہ اندر تو تو شانت من گیا تھا کس اچھا سے پھر واپس آیا ہے۔ اندر نے کہا کہ مہاراج گو جسم کے اندھا بہرا یا اور طرح ناقص ہونے سے یہ اندھا بہرا یا اور طرح ناقص نہیں ہو جاتا ؁

۴۔ نہ اسکی ہلاکت سے مرتا ہے اور نہ بہرا ہونے سے بہرا ہوتا ہے لیکن اسے

گویا مارتے ہیں۔ گویا اسکا تعاقب کرتے ہیں۔ گویا اسے تکلیف ہوتی ہے۔ گویا یہ روتا ہے۔ پس میں یہاں بھلائی نہیں دیکھتا۔ یہ سنکر پرجاپتی نے کہا کہ اندر ایسا ہی ہے بھی۔ میں تجھے آتما کی تعلیم اَور دونگا۔ بتیس سال اور برہمچاری کے طور پر میرے پاس رہ۔ چنانچہ وہ اور بتیس سال رہا۔ پھر پرجاپتی نے اُس سے کہا ॥

گیارھواں کھنڈ۔ ۱۔ پرجاپتی نے کہا کہ جب یہ جیو سُشُپتی میں ہوتا ہے تو خوب سویا ہوا ہوتا ہے۔ اور آنند میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ کچھ نہیں جانتا۔ یہ آتما ہے۔ بےخوف ہے۔ یہی برہم ہے۔ اندر شانت من ہوکر چلا۔ مگر دیوتاؤں کے پاس پہنچا نہیں تھا کہ اُسے یہ مشکل پیش آئی کہ نہ تو اسوقت یہ اپنے آپ کو جانتا ہے نہ اور چیزوں کو۔ گویا اس کا ناش ہوگیا۔ میں یہاں بھلائی نہیں دیکھتا ॥

۲۔ وہ ہاتھ میں لکڑیاں لیکر پھر واپس آیا۔ پرجاپتی نے کہا کہ اندر تو تو شانت من گیا تھا۔ کیوں اچھا سے پھر واپس آیا ہے۔ اندر نے کہا کہ مہاراج۔ یہ تو نہ اپنے آپ کو جانتا ہے نہ اور چیزوں کو۔ گویا اس کا ناش ہوگیا۔ بس میں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا

۳۔ پرجاپتی نے کہا کہ ایسا ہی ہے بھی۔ میں تجھے آتما کی اَور تعلیم دونگا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ پانچ سال اور میرے پاس برہمچاری کے طور پر رہ۔ چنانچہ وہ پانچ برس اور رہا۔ اسطرح ایک سو ایک برس ہوگئے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ اندر ایک سو ایک برس تک پرجاپتی کے پاس برہمچاری کے طور پر رہا۔ پھر پرجاپتی نے اس سے کہا ॥

بارھواں کھنڈ۔ ۱۔ اے اندر یہ جسم فانی اور موت کی پہنچ میں ہے۔ یہ لافانی بے جسم آتما کا محل ہے۔ جسم دار جیو خوشگوار و ناخوشگوار دونوں کے بس میں رہتا ہے۔ جسم دار ہوتے خوشگواری و ناخوشگواری سے رہائی نہیں ہوسکتی۔ بے جسم کو ہی خوشگواری ناخوشگواری لمس نہیں کیا کرتی ॥

۲۔ ہوا ابر بجلی رعد بادل سب بے جسم ہیں۔ جسطرح یہ اس آکاش سے اٹھ کر اور پرم جوتی کو

پہنچکر اپنے سروپ میں قایم ہوتے ہیں ٭

۳ - اسی طرح یہ سمپرساد اس شریر سے اُٹھکر اور پرم جوتی کو پہنچکر اپنے سروپ میں قایم ہوتا ہے - یہی پرشوتم ہے - یہاں یہ کھاتا ہوا - کھیلتا ہوا - لطف لیتا ہوا خواہ عورتوں کے ساتھ - خواہ سواریوں کے ساتھ - خواہ رشتہ داروں کے ساتھ بہار کرتا ہے - اور جس جسم میں پیدا ہوا ہے اسکا اسے خیال تک نہیں آتا - جسطرح گاڑی میں گھوڑا جتا ہوتا ہے - اُسی طرح جسم میں پران لگا ہوا ہے ٭

۴ - جہاں آکاش میں آنکھ داخل ہوئی ہے وہ آنکھ والا پرش ہے اور دیکھنے کے لیے آنکھ - جو یہ جانتا ہے کہ میں سونگھوں وہ آتما ہے اور سونگھنے کے لئے ناک - جو یہ جانتا ہے کہ میں بولوں وہ آتما ہے اور بولنے کے لئے قوت گویائی یا زبان - جو یہ جانتا ہے کہ میں سنوں وہ آتما ہے اور سننے کیلئے کان ٭

۵ - جو یہ جانتا ہے کہ میں سوچوں وہ آتما ہے اور من اسکی دیوی آنکھ - وہ من کی اس دیوی آنکھ سے ان کامناؤں کو دیکھتا ہے اور خوش و خورم ہوتا ہے ٭

۶ - یہ کامنائیں برہم لوک میں ہوتی ہیں - دیوتا اسی آتما کی اُپاسنا کرتے ہیں انہیں سب لوک اور سب کامنائیں ملتی ہیں اسیطرح سب لوک اور سب کامنائیں وہ شخص حاصل کرتا ہے جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے - پرجاپتی نے کہا، پرجاپتی نے کہا ٭

تیرھواں کھنڈ - ۱ - میں سیاہ سے شبل کو پہنچتا ہوں اور شبل سے سیاہ کو - جسطرح گھوڑا اپنے بالوں کو جھاڑتا ہے اسیطرح اپنے پاپوں کو جھاڑکر - اور جسطرح چاند راہو کے منہ سے چھٹتا ہے اسیطرح جسم سے چھٹکر - اور کرتارتھ ہوکر غیر مصنوعی برہم لوک کو پہنچتا ہوں ٭

چودھواں کھنڈ - ۱ - تحقیقاً آکاش تمام ناموں اور صورتوں کا دھارن کرنے والا ہے - جسکے اندر یہ ہیں وہ برہم ہے - وہ لافانی ہے وہ آتما ہے - میں پرجاپتی کے سبھا اور محل میں پہنچتا ہوں - میں برہمنوں کا جس ہو جاؤں شتریوں کا

بس ہو جاؤں۔ میں جس کو پہنچوں۔ میں جیو لکھیں ہوں۔ میں رنج سے دانت گر کھا جیو لے
ناپاک گھر میں نہ جاؤں ۔

پندرھواں کھنڈ ۱- یہ اُپدیش برہما نے پرجاپتی کو کیا۔ پرجاپتی نے منو کو۔ منو نے پرجاپتی (انسانوں) کو۔ جس نے آچاریہ کے گھر میں گورو کی خدمت سے بچے ہوئے وقت میں بدھی کے مطابق وید پڑھا ہے۔ گھر واپس آکر پاک جگہ بیٹھ کر پاٹھ کیا ہے۔ نیک اولاد پیدا کی ہے۔ تمام اندریوں کو روکا ہے۔ اور کرم کانڈ کی اجازت کے علاوہ کسی جیو کو تکلیف نہیں دی ہے۔ غرض جس کا جیون ہر جگہ ایسا رہا ہے وہ برہم لوک کو پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے واپس نہیں آتا۔ واپس نہیں آتا ۔

برہدارنیک اُپنشد

پہلا ادھیائے

پہلا براہمن ۱- اوم تحقیقاً صبح صادق متبرک گھوڑے کا سر ہے۔ سورج آنکھ ہے۔ ہوا پران۔ کھلا ہوا منہ ویشوانر آگ۔ سال متبرک گھوڑے کا دھڑ ہے۔ دیولوک یا آسمان پیٹھ۔ خلا پیٹ۔ زمین سُم۔ اطراف پہلو۔ گوشہائے اطراف پسلیاں۔ موسم اعضا۔ مہینے اور پندرھواڑے جوڑ۔ دن اور رات پاؤں۔ ستارے ہڈیاں۔ آسمان یعنی آسمان میں پھیلے ہوئے بادل گوشت۔ نصف ہضم شدہ خوراک ریگ۔ سمندر رگیں۔ جگر اور تلی پہاڑ۔ بوٹیاں اور درخت بال۔ طلوع اگلا حصہ۔ غروب

پچھلا حصّہ۔ جب جنبھائی لیتا ہے تو بجلی چمکتی ہے۔ جب بدن کمپاتا ہے تو رعد گرجتا ہے۔ جب پیشاب کرتا ہے تو مینہ برستا ہے۔ بولنا ہی اُسکا کلام ہے ٭

۲- تحقیقاً دن وہ مہما یا برتن ہے جو گھوڑے کے آگے رکھا گیا ہے۔ اسکی جائے پیدائش مشرقی سمندر ہے۔ رات وہ مہما یا برتن ہے جو گھوڑے کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ اسکی جائے پیدائش مغربی سمندر ہے۔ یہ دونوں مہمائیں گھوڑے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ "ہیہ" ہو کر گھوڑا دیوتاؤں کو سواری دیتا ہے "باجی" ہو کر گندھرووں کو "اروا" ہو کر۔ اسروں کو "اشو" ہو کر انسانوں کو۔ سمندر اسکا دوست ہے۔ سمندر اسکی جائے پیدائش ہے ٭

دوسرا براہمن ۔ ۱- یہاں پہلے کچھ نہ تھا۔ یہ سب کچھ اشتہا کی شکل والی موت سے ڈھکا ہوا تھا۔ اشتہا ہی موت ہے۔ اُس نے من کو پیدا کیا کہ اس سے میں من والا ہو جاؤں۔ اُس نے پوجا کرنی شروع کی۔ اُس کے پوجا کرتے ہوئے پانی پیدا ہوا۔ یہی آگ کا آگ پنا ہے۔ جو اسطرح آگ کا آگ پنا جانتا ہے۔ اُسے آنند ہوتا ہے ٭

۲- یا پانی ہی آگ ہے۔ سو پانی میں جو جھاگ تھے۔ وہ سخت ہوئے اور آخر میں تھوکا بن گئے۔ اس عمل سے پرجاپتی تھک گیا۔ اور اُس تھکے ہوئے کے تیج یا جلال کا جو رس یا جوہر تھا وہ آگ بن گیا ٭

۳- اُسنے اپنے آپ کو سہ گونہ بنایا۔ سورج تیسرا ہے۔ ہوا تیسری ہے۔ غرض یہ پران تین صورتوں میں نمودار ہے۔ اسکا سر سمت مشرق ہے اور دونوں گوشے بازو۔ پیچھے سمت مغرب ہے اور دونوں گوشے پٹھے سمت جنوب و شمال دونوں پہلو ہیں۔ آسمان پیٹھ ہے۔ خلا پیٹ ہے۔ زمین سینہ ہے۔ یہ پران پانی میں قیام رکھتا ہے۔ اس بات کا جاننے والا جہاں کہیں جاتا ہے وہیں عزت پاتا ہے ٭

۴- اُس نے خواہش کی کہ میرا دوسرا جسم پیدا ہو۔ چنانچہ وہ یعنی اشتہا روپ موت

من کے ساتھ بانی کا جوڑا ہو گیا۔ جو ویرج پیدا ہوا وہ سال بن گیا۔ اس سے
پہلے سال نہ تھا۔ اس سال کو اتنے وقت تک ہی گربھ میں دھارن کیا۔ بہت وقت
کے بعد پیدا کیا۔ پیدا ہوا تو کھانے کے لئے منہ پھاڑا۔ وہ چلایا۔ بھان بھان
ہی آواز بانی ہو گئی ۞

۵۔ اسنے دیکھا کہ میں نے اگر اسکو کھا لیا تو مجھے تھوڑا ہی اناج یا بھوگ ملیگا۔ پس
اس نے اس بانی اور من سے یہ سب کچھ پیدا کیا یعنی رچائیں۔ یجو۔ سام۔ بحریں
یگیہ۔ آدمی۔ اور جانور۔ جو جو پیدا کرتا گیا۔ اسے کھانے کے لئے بھی رکھتا گیا چونکہ
وہ سب کو کھاتا ہے اسکا نام ادتی یعنی کھانے والا ہے۔ جو شخص یہ رمز حقیقی
جانتا ہے وہ بھی سب کا کھانے والا بنتا ہے۔ اور سب اسکا کھاجا ہو جاتے ہیں ۞

۶۔ اس نے خواہش کی کہ میں بڑے بھاری یگیہ سے پھر پوجن کروں وہ تھک
گیا۔ اس نے تپ تپی۔ اس تھکے ہوئے اور تپے ہوئے کا جس اور بل نکل گیا۔ پران
ہی جس اور بل ہیں پران نکل گئے تو جسم نے پھولنا شروع کیا۔ اسکا جسم میں ہی من تھا ۞

۷۔ اس نے خواہش کی میرا یہ جسم متبرک ہو جائے۔ اور میں اس سے جسم والا بنا
رہوں۔ اس سے گھوڑا پیدا ہوا۔ جو پھولا تھا وہی متبرک ہو گیا۔ یہ اشومیدھ کا
اشومیدھ پنا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہی اشومیدھ کو جانتا ہے۔ اسے
آزاد شدہ مانا اور سال بھر کے بعد اپنی بھینٹ کیا۔ اور جانور دیوتاؤں کی
بھینٹ کئے۔ اسی واسطے تمام دیوتا روپ سنسکار شدہ۔ پرجاپتی کی شکل میں
گھوڑا اب تک بھینٹ کیا جاتا ہے۔ اشومیدھ یہ ہے جو روشن ہے جسکا دھڑ
سال ہے۔ یہ آگ ارک ہے جسکا دھڑ یہ تمام لوک ہیں۔ یہ اگنی اور اشومیدھ ہیں۔
سو یہ ایک ہی دیوتا روپ ہیں۔ جو موت ہے۔ جو شخص ایسا جانتا ہے وہ بار بار
مرنے کو جیت لیتا ہے۔ اس کو موت نہیں کھاتی۔ وہ موت کی آتما بن جاتا ہے ۞

ان دیوتاؤں میں سے ایک ہو جاتا ہے ۔

تیسرا برہمن ۱ - پرجاپتی کی اولاد دو طرح کی ہے - ایک دیوتا دوسری اسُر ان میں دیوتا تعداد میں تھوڑے ہیں اور اسُر زیادہ - انہوں نے آپس لوک میں باہم رقابت کی - دیوتاؤں نے کہا - آؤ یگیہ میں اُدگیتھ سے اسُروں کو جیت لیں ۔

۲ - انہوں نے بانی سے کہا کہ تو ہمارے لئے اُدگیتھ گا - بانی نے یہ کہہ کر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا - جو بانی میں بھوگ ہے وہ دیوتاؤں کے واسطے گایا - جو اچھا بولنا ہے وہ اپنے لئے - اسُر جان گئے کہ اس گانے والے کے ذریعے سے یہ ہمیں جیت لیں گے - اُنہوں نے دوڑ کر اسے پاپ سے بیندھ دیا - وہ پاپ یہی ہے جو بانی ناقص بولتی ہے ۔

۳ - اب انہوں نے گھران یعنی قوت شامہ سے کہا کہ تو ہمارے لئے گا - اس نے یہ کہکر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا - جو ناک میں بھوگ ہے وہ دیوتاؤں کے واسطے گایا اور جو اچھا سونگھنا ہے وہ اپنے لئے - اسُر جان گئے کہ اس گانے والے کے ذریعہ سے یہ ہمیں جیت لیں گے اُنہوں نے دوڑ کر اُسے پاپ سے بیندھ دیا - وہ پاپ یہی ہے جو ناک ناقص سونگھتی ہے ۔

۴ - اب انہوں نے آنکھ یعنی قوت بینائی سے کہا کہ تو ہمارے لئے گا - اسنے یہ کہکر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا - جو آنکھ میں بھوگ ہے وہ دیوتاؤں کے لئے گایا اور جو اچھا دیکھنا ہے وہ اپنے لئے - اسُروں نے جان لیا کہ اس گانے والے کے ذریعے سے یہ ہمیں جیت لیں گے - اُنہوں نے دوڑ کر اُسے پاپ سے بیندھ دیا - وہ پاپ یہی ہے جو آنکھ ناقص دیکھتی ہے ۔

۵ - اب انہوں نے کان یعنی قوت سامعہ سے کہا کہ تو ہمارے لئے گا - اسنے یہ کہکر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا - جو کان میں بھوگ ہے

دیوتاؤں کے لئے گایا اور جو اچھا سُنتا ہے وہ اپنے لئے۔ اسُروں نے جان لیا کہ اس گانے والے کے ذریعہ سے یہ ہمیں جیت لینگے۔ انہوں نے دوڑ کر اسے پاپ سے بیندھ دیا۔ وہ پاپ یہی ہے جو کان ناقص سُنتا ہے ۔

۶۔ اب انہوں نے من سے کہا کہ تو ہمارے لئے گا۔ اس نے یہ کہکر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا۔ جو من میں بھوگ ہے وہ دیوتاؤں کے لئے گایا اور جو اچھا سنکلپ یعنی سوچتا ہے وہ اپنے لئے۔ اسُروں نے جان لیا کہ اس گانے والے کے ذریعہ سے یہ ہمیں جیت لیں گے۔ انہوں نے دوڑ کر اسکو پاپ سے بیندھ دیا۔ وہ پاپ یہی ہے جو من ناقص سوچتا ہے۔ اس طرح یہ سب دیوتا پاپ سے ملحق ہوئے۔ پاپ سے بیندھ گئے ۔

۷۔ اب انہوں نے اس منہ میں رہنے والے پران سے کہا کہ تو ہمارے لئے گا۔ اس نے یہ کہکر کہ بہت اچھا ان کے واسطے گانا شروع کیا۔ اسُر جان گئے کہ اس ذریعہ سے یہ ہمیں جیت لینگے۔ انہوں نے دوڑ کر اسے پاپ سے بیندھنا چاہا۔ مگر جسطرح مٹی کا ڈھیلا پہاڑ سے ٹکرا کر چُور چُور ہو جاتا ہے اسی طرح ٹوٹ پھوٹ کر اور ہر طرف بکھر کر وہ ناش ہو گئے۔ اسطرح دیوتا اپنی سروپ میں قائم ہوگئے اور اسُروں کی شکست ہوئی۔ جو شخص ایسا جانتا ہے وہ بھی اپنے سروپ میں قائم ہوتا ہے اور اس سے حسد کرنے والے رشتہ دار شکست پاتے ہیں ۔

۸۔ وہ بولے۔ یہ پران کہاں رہتا ہے جسنے ہمیں اسطرح سروپ میں قائم کیا۔ یہ۔ او ہو یہ منہ میں رہتا ہے اسواسطے اسکا نام ایاسیہ ہے۔ اور چونکہ انگوں کا رس ہے اسواسطے اس کا نام انگی رس ہے ۔

۹۔ اس دیوتا کا نام دُور بھی ہے کیونکہ موت اس سے دور رہتی ہے جو

شخص ایسا جانتا ہے اُس سے بھی موت دور رہا کرتی ہے ॥

۱۰- اس پران دیوتا نے دیوتا یعنی اندریوں کے موت روپ پاپ کو ناش کرکے جہاں اطراف کا انجام ہے وہاں پہنچایا اور وہیں اس پاپ کو رکھ دیا۔ اس واسطے آبادی کی حد اور اس حد پر رہنے والے لوگوں کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ موت روپ پاپ لگ جائے ॥

۱۱- اس دیوتا نے اُن دیوتاؤں یعنی اندریوں کے موت روپ پاپ کا ناش کرکے اب اُن کو موت سے چھڑا کر پار لگایا ॥

۱۲- اوّل بانی کو موت سے چھڑا کر پار لگایا۔ وہ موت سے چھوٹی تو اگنی ہو گئی۔ سو یہ اگنی موت سے آزاد ہو کر درخشاں ہے ॥

۱۳- اب اُس نے ناک یعنی قوّتِ شامّہ کو پار لگایا۔ وہ جب موت سے چھوٹی تو ہوا ہو گئی۔ سو یہ ہوا موت سے آزاد ہو کر ہر چیز کو صاف کرتی ہے ॥

۱۴- اب اس نے آنکھ یعنی قوّتِ باصرہ کو پار لگایا۔ وہ جب موت سے چھوٹی تو سورج ہو گئی۔ سو یہ سورج موت سے آزاد ہو کر تپتا ہے ॥

۱۵- اب اس نے کان یعنی قوّتِ سامعہ کو پار لگایا۔ وہ جب موت سے چھوٹا تو سمت ہو گیا۔ سو یہ سمت موت سے آزاد ہو کر بے حد ہے ॥

۱۶- اب اس نے من کو پار لگایا۔ وہ جب موت سے چھوٹا تو چاند ہو گیا۔ سو یہ چاند موت سے آزاد ہو کر چمکتا ہے۔ اسی طرح یہ پران دیوتا اس شخص کو موت سے پار لگاتا ہے جو ایسا جانتا ہے ॥

۱۷- اب اپنے لئے اناج اور قوّتِ ہاضمہ گا کر مانگی۔ جو کچھ اناج کھایا جاتا ہے وہ یہی پران کھاتا ہے جس کا اناج ہی میں قیام ہے ॥

۱۸- دیوتاؤں نے کہا جتنا اناج ہے وہ تو نے اپنے لئے گا کر لیا ہے

بھی اس میں سے حصہ دے۔ اس نے کہا تم سب مجھ میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بہت اچھا کہہ کر اُسی میں داخل ہو گئے۔ اسی واسطے پران جتنا اناج کھاتا ہے اُس سے ان کا بھی پیٹ بھرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص ایسا جانتا ہے اس کے متعلقین اس میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے رشتہ داروں کا پالن کرنیوالا قابل تعظیم رہنما۔ طاقتور، مشہور اور حاکم ہوتا ہے۔ متعلقین میں سے جو اس سے حسد کرتا ہے وہ اپنے قبیلے کی پرورش نہیں کرسکتا۔ جو اس کا تابع ہوکر قبیلے کو پالنا چاہتا ہے وہ پال سکتا ہے ❊

۱۹ - یہ ایاسیہ یعنی منہ میں رہنے والا ہے اور انگی رس یعنی انگوں یا اعضا کا رس یا جوہر ہے۔ تحقیقاً پران انگوں کا رس ہے اور چونکہ انگوں کا رس ہے اس واسطے جب کسی عضو سے پران نکل جاتا ہے وہ عضو خشک ہوجاتا ہے ❊

۲۰ - یہ ہی برہسپتی ہے۔ تحقیقاً بانی برہتی چھند یا شعر کی بحر ہے اور یہ اسکا پتی یا حاکم ہے۔ اس واسطے برہسپتی ہے ❊

۲۱ - یہی برہم کا پتی ہے۔ تحقیقاً بانی برہم ہے اور یہ اس کا پتی یا حاکم ہے ❊

۲۲ - یہی سام ہے۔ تحقیقاً بانی سا ہے اور یہ ام۔ سا اور ام ہی سے ملکر سام بنتا ہے یہی سام کا سام پنا ہے۔ یا پران سام اسواسطے ہے کہ مکھی کی برابر یا سم ہے۔ مچھر کے سم ہے۔ ہاتھی کے سم ہے۔ ان تینوں لوکوں کے سم ہے۔ اس کُل کائنات کے سم ہے۔ اسطرح جو سام یعنی پران کو جانتا ہے وہ پران کے ساتھ یکتائی اور یکجائی پاتا ہے ❊

۲۳ - یہی اُدگیتھ ہے۔ تحقیقاً پران اُت ہے کیونکہ یہی سب کو اوپر اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور بانی گیتھ یعنی گیت یا گانا ہے۔ اُت اور گیتھ ملکر ہی اُدگیتھ لفظ بنا ہے ❊

۲۴ - چیکتان کے بیٹے رشی برہم دت نے ایکبار سوم رس پیتے ہوئے کہا انہماہ کہ یہ چمکتا ہوا سوم میرا سر کاٹ کر گرا دے اگر اس ایاسیہ انگی رس یعنی پران کے علاوہ آدمی کسی اور شے کی مدد سے گاتا ہو - بانی اور پران ہی سے سب گایا کرتے ہیں ۔

اُدگیتھ پران کسطرح ہے سنو اُدگیتھ دو اجزا سے مرکب ہے ۔ اُت یعنی اوپر اٹھانا اور گیتھ یعنی گانا چونکہ پران ہی ہر شے کو اوپر اٹھاتا ہے اور پران کے بل سے ہی آدمی گاتا ہے ۔ اسواسطے اُدگیتھ پران ہی ہے اور کچھ نہیں ۔

۲۵ - جو اس سام کی دولت کو جانتا ہے اُس کو دولت ملتی ہے ۔ تحقیقاً سُر ہی اس کی دولت ہے ۔ اسی واسطے پُجاری کا کام کرتے ہوئے آدمی کو آواز میں سُر کی خواہش کرنی چاہیے ۔ اور اس سُر ملی آواز سے پوجا یا یگیہ کرم کرنا چاہیئے اسی وجہ سے یگیہ کرانے کے واسطے سُریلے آدمی کو اسطرح ڈھونڈھا جاتا ہے جسطرح امیروں کو ڈھونڈھا کرتے ہیں ۔ پس جو شخص اس طرح اس سام کی دولت کو جانتا ہے تحقیقاً اُسے دولت ملتی ہے ۔

۲۶ - جو اُس سام کے سونے کو جانتا ہے اُسے سونا ملتا ہے ۔ تحقیقاً سُر ہی اس کا سونا ہے پس جو شخص اس سام کے سونے کو جانتا ہے اُسے سونا ملتا ہے۔

۲۷ - جو اس سام کی پرتشٹھا یعنی قیام کو جانتا ہے وہ پرتشٹھا یعنی عزت پاتا ہے ۔ تحقیقاً بانی ہی اس کی جائے قیام ہے ۔ بانی ہی میں یہ پران مقیم کہا جاتا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ بانی میں نہیں بلکہ اناج میں مقیم ہے ۔

۲۸ - اب یہاں سے پوبانوں کا ابھیارہ ہے ۔ تحقیقاً جب ستتی کرنے والا سام گانا شروع کرے تو شروع میں یہ منتر جپے ۔ اسَت سے مجھے ست کو پہنچا اندھیرے سے مجھے روشنی کو پہنچا ۔ فنا سے مجھے بقا کو پہنچا ۔ اسَت موت یا فنا ہے اور ست بقا ہیں جب یہ کہا کہ اسَت سے مجھے ست کو پہنچا تو معنی یہ ہیں کہ مجھے امر

بتلاتے ہیں اس منتر میں کہ اندھیرے سے مجھے روشنی کو پہنچا اندھیرا فنا ہے اور
روشنی بقا - پس اس کے معنی یہ ہیں کہ فنا سے مجھے بقا کو پہنچا یعنی امر کردے - فنا
سے مجھے بقا کو پہنچا اس تیسرے منتر میں کوئی رمز مخفی نہیں ہے - باقی منتر جو ہیں انہیں
اپنے لیے غذا و صحت مانگے - یا کچھ اور بر مانگے - ایسا جاننے والا اُدگاتا جو دعا
چاہے اپنے لیے یا یجمان کے لیے مانگے - وہ لوگوں کی جیتنے والی ہوگی - اسطرح
سام کو جاننے والے کے لیے اونچے لوک نہ ملنے کا خطرہ نہیں ہے ؎

چوتھا براہمن - ۱ - یہ آتما ہی پہلے تھا پُرش کیطرح کا - اسنے اِدھر اُدھر نظر
مار کر کسی اور آتما کو نہ دیکھا - چنانچہ پہلے یہ کہا کہ میں ہوں - اسواسطے اسکا نام "میں"
ہوگیا - اسی وجہ سے آج تک جس شخص کو بُلاتے ہیں وہ اوّل میں کہہ کر بعد میں جو اسکا
نام ہو وہ بتایا کرتا ہے - چونکہ آتما نے سب سے پہلے پاپوں کو جلایا ہے اسلئے
وہ پُرش کہلاتا ہے - اسیطرح ایسا جاننے والا شخص اُس آدمی کو جلا دیتا
ہے - جو اُس سے مقدم ہوا چاہتا ہے ؎

۲ - وہ ڈرا - اسواسطے اکیلا آدمی اب تک ڈرتا ہے - اُس نے یہ دیکھا کہ جبکہ
میرے سوا اور کوئی نہیں ہے - میں کس سے ڈروں - اس سے اُسکا خوف
جاتا رہا - وہ کس سے ڈرتا - تحقیقاً دوسرے سے خوف ہوا کرتا ہے ؎

۳ - اُسکا جی نہ لگا - اسی واسطے اکیلے آدمی کا جی نہیں لگا کرتا - اسنے دوسرے
کی چاہنا کی - وہ اسطرح ہوگیا جسطرح استری اور پُرش بغلگیر ہوا کرتے ہیں
اُس نے اپنے دو حصّے کیے - اس سے خاوند اور بیوی پیدا ہوگئے - اس لیے
یہ اس کا آدھا حصّہ اسیطرح ہے جسطرح دال دانے کا - یہ یاگیہ ولکیہ کا
قول ہے - اسی وجہ سے آکاش استری سے پورن ہوتا ہے - اُس سے
سنگم کیا - اس سے آدمی پیدا ہوئے ؎

۴۔ اُس استری نے یہ بچارا کہ مجھے اپنے آپ میں سے پیدا کر کے یہ پرجاپتی مجھ سے سنگ کیوں کرتا ہے۔ لو میں چھپ جاؤں۔ وہ گائے ہو گئی۔ دوسرا بیل ہو گیا اس سے سنگ کیا تو گائیں پیدا ہوئیں۔ وہ گھوڑی ہو گئی۔ تو دوسرا گھوڑا اور وہ گدھی ہو گئی تو دوسرا گدھا۔ اس سے سنگ کیا تو ایک سُم والے جانور پیدا ہوئے۔ وہ بکری ہو گئی تو دوسرا بکرا اور وہ بھیڑ ہو گئی تو دوسرا بھیڑا اس سے بھیڑ بکریاں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح چیونٹی سے لگا کر جتنے جوڑے ہیں وہ سب اُس نے پیدا کئے ؛

۵۔ اس نے جانا کہ تحقیقاً میں ہی خلقت ہوں کیونکہ میں نے ہی یہ سب خلق کیا ہے۔ یہ لفظ خلقت یا اولاد کی وجہ تسمیہ ہے جو اس امر کو سمجھتا ہے اُسکے اولاد ہوتی ہے ؛

۶۔ اب اُس نے متھا اور منہ ہاتھ دونوں جائے پیدائشوں سے اگنی کو پیدا کیا۔ اسی واسطے یہ اندر کیطرف سے اسی طرح بے بال ہیں جسطرح عورت کی جائے پیدائش یعنی اندری ہوتی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس دیوتا کو پوجو اُس دیوتا کو پوجو یعنی ایک کو پوجو۔ سو یاد رکھو کہ دیوتا یہ پرجاپتی کی ہی اعلےٰ خلقت ہیں۔ وہی تمام دیوتا روپ ہے۔ جو کچھ مرطوب ہے وہ اس نے ویرج سے پیدا کیا ہے۔ وہ سوم ہے۔ یہ سب اناج اور کھانے والا ہے۔ اناج سوم ہے۔ اگنی کھانے والا ہے۔ یہ پرجاپتی کی اعلےٰ خلقت ہے کہ اسنے اعلےٰ دیوتا پیدا کئے۔ چونکہ وہ خود فانی ہے اور اسنے امر دیوتا پیدا کئے ہیں اس لئے یہ خلقت اعلےٰ کہی گئی۔ جو شخص ایسا جانتا ہے وہ اس اعلےٰ سرشٹی یعنی دیوکھا میں پیدا ہوا کرتا ہے ؛

۷۔ تحقیقاً اسوقت یہ سب کچھ غیر مشہود تھا۔ نام و صورت سے مشہود ہوا تھا۔ کہ یہ تو نام ہے اور یہ صورت ہے۔ سو اب تک بھی یہ نام و صورت سے مشہود ہوا کرتا ہے کہ یہ تو نام ہے اور یہ صورت ہے۔ یہ آتما سب میں ناخنوں سے لگا کر

اسطرح داخل ہے جسطرح میان میں چھری یا کاٹھ میں آگ۔ لوگ اس کو نہیں
دیکھتے۔ نامکمل طور پر وہ سانس لیتا ہوا پران ہے۔ بولتا ہوا بانی۔ دیکھتا ہوا آنکھ
سنتا ہوا کان۔ دھیان کرتا ہوا من۔ یہ سب کرم کے تعلق سے اس کے نام ہیں
پس جو ایک ایک کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ کچھ نہیں جانتا۔ فرداً فرداً میں آتما مکمل
نہیں ہے۔ اس واسطے صرف آتما کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ وہاں یہ سب ایک ہو جاتے
ہیں۔ اس سب میں آتما ہی کو تلاش کرنا چاہئے۔ آتما سے ہی یہ سب کچھ جانا جاتا
ہے جسطرح نشان قدم سے کھوج ملجاتے ہیں اسی طرح ایسا جاننے والا نیک نامی
اور عزت و شہرت پاتا ہے ۞

۸۔ سو یہ آتما بیٹے سے زیادہ پیارا ہے۔ دولت سے زیادہ پیارا ہے۔ اور سب
سے زیادہ پیارا ہے۔ کیونکہ اندرونی سے اندرونی شے ہے۔ آتما کو پیارا ماننے والا
اس شخص سے جو آتما کے علاوہ کسی اور چیز کو پیارا بتاتا ہے۔ اگر یہ کہے کہ تیرا
پیارا مر جائیگا۔ تو ایسا ہی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ایشور ہے۔ پس آتما کی اُپاسنا
پیارا مان کر کرنی چاہئے۔ جو شخص آتما کو پیارا مانکر اُپاسنا کرتا ہے اُسکے
پیارے کوتاہ عمر نہیں ہوا کرتے ۞

۹۔ گیانی کہتے ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ برہم ودیا سے آدمی سب کچھ ہو جاتے ہیں
(سوال یہ ہے کہ) اس برہم نے کیا جانا جس سے وہ سب کچھ ہو گیا ۞

۱۰۔ تحقیقاً برہم ہی یہاں پہلے تھا۔ اس نے اپنے آپ کو جانا کہ میں برہم ہوں
اور وہ سب کچھ ہو گیا۔ اسی طرح دیوتاؤں میں سے جس جس کو گیان ہوا وہ برہم
ہو گیا۔ اسیطرح رشیوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔ اسی کو دیکھتے ہوئے
رشی وام دیو نے یہ کہا تھا کہ میں ہی منو ہوا تھا۔ میں ہی سورج ہوا تھا۔ اب
بھی جو یہ جان لے کہ میں برہم ہوں وہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔ دیوتا تک اس کا

کچھ بگاڑ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ وہ تو اُن کا آتما ہو جاتا ہے۔ اسکے
برعکس جو آدمی کسی دیوتا کی اُپاسنا یہ خیال کر کرتا ہے کہ وہ اور ہے اور میں اور ہوں وہ
کچھ نہیں جانتا۔ یہ شخص دیوتاؤں کا باربرداری کا جانور ہے۔ جسطرح بہت سے
مویشی آدمی کے لئے بھوگ بہم پہنچاتے ہیں اسیطرح ایک ایک آدمی دیوتاؤں کے
لئے بھوگ بہم پہنچاتا ہے۔ آدمی کا ایک جانور بھی کھویا جائے تو اُسے رنج
کرتا ہے۔ بہت سے جانور کھوئے جانے کا تو کیا کہنا ہے۔ اسی وجہ سے دیوتا
یہ بات پسند نہیں کرتے کہ آدمی گیانی بنیں ؏

۱۱۔ تحقیقاً برہم ہی پہلے تھا۔ وہ اکیلا کافی نہ ہوا۔ اُس نے ایک بہت اچھا
روپ کشتر پیدا کیا۔ دیوتاؤں میں اندر ورن سوم رُدر پرجنیہ یم مرتیو اور ایشان
کشتری ہیں۔ اسواسطے کشتری سے پرے اور کوئی نہیں ہے۔ اسی وجہ
راجسوئے یگیہ میں براہمن کشتری کے نیچے اُپاسنا کرتا ہے اور اپنا جس اُسے
دیتا ہے۔ پس برہم کشتر کی جائے پیدائش ہے۔ اسواسطے گو راجہ فضیلت پاتا ہے مگر انجام میں
اپنی جائے پیدائش برہم کا ہی آسرا لیتا ہے۔ جو شخص اُسکی تحقیر کرتا ہے وہ اپنی جائے پیدائش کا
ناش کرتا ہے۔ اور اسی طرح پاپی ہوتا ہے جسطرح اچھوں کو مار کر لوگ پاپی بنتے ہیں ؏

۱۲۔ وہ کافی نہ ہوا۔ اس نے ویش کو پیدا کیا۔ دیوتاؤں میں جو دیوتا مجموعہ
میں شمار ہوتے ہیں یعنی وسو رُدر آدتیہ وشویدیو اور مرُت۔ یہ سب ویش ہیں ؏

۱۳۔ وہ کافی نہ ہوا۔ اس نے شودر ورن پیدا کیا یعنی پوشن یا یہ (پرتھوی)
جو سب کی پالن کرتی ہے ؏

۱۴۔ وہ کافی نہ ہوا۔ اس نے ایک اچھا روپ یعنی دھرم پیدا کیا۔ یہی دھرم
کشتری کا کشتری پن ہے۔ اس واسطے دھرم سے پرے اور کچھ نہیں ہے۔ اسی
وجہ سے کمزور آدمی راجہ کی طرح زبردست کو جیتنے کی خواہش دھرم کے وسیلے سے

کیا کرتا ہے - وہ دھرم کیا ہے - ستیہ یا سچ - اسواسطے سچ بولنے والے کو کہتے ہیں کہ دھرم کی بات بول رہا ہے اور دھرم کی بات بولنے والے کو کہتے ہیں کہ سچ کہہ رہا ہے - اس واسطے یہ دونوں ایک ہی بات ہیں ❊

۱۵ - یہ براہمن کشتری ویش اور شودر ہیں - برہم دیوتاؤں میں اگنی روپ سے اور آدمیوں میں براہمن روپ سے ہوا ہے کشتری روپ سے کشتری ویش روپ سے ویش اور شودر روپ سے شودر - اسواسطے دیوتاؤں میں لوک کی خواہش اگنی کے وسیلے سے کی جاتی ہے - اور انسانوں میں براہمن کے ذریعے سے - انہیں دونوں روپوں سے برہم ہوا ہے - جو اس دنیا میں اپنا لوک دیکھے بغیر جاتا ہے وہ نہ جان کر اُسے بھوگتا بھی اسی طرح نہیں جسطرح وید پڑھا ہوا ہو یا کوئی کرم نہ کیا ہوا ہو - ایسا نہ جاننے والا اگر کوئی بہت بڑا اچھی کام کرے تو بھی انجام میں وہ فنا ہی ہو جاتا ہے - پس آتما روپ لوک کی اُپاسنا کرنی چاہئے - جو آتما روپ لوک کی اُپاسنا کرتا ہے اُسکا کرم فنا نہیں ہو جاتا - آدمی آتما سے جو جو کامنا یعنی کرتا ہے - اُسکے بھوگ خود پیدا کر لیتا ہے ❊

۱۶ - یہ انسان سب بھوتوں کا لوک ہے - جو ہون اور یگیہ کرتا ہے اُن سے دیوتاؤں کا لوک ہے - جو وید پڑھتا پڑھاتا ہے اُن سے رشیوں کا - جو دان دیتا اور اولاد پیدا کرتا ہے اُس سے پتروں کا - جو آدمیوں کو گھر میں جگہ دیتا اور کھانا کھلاتا ہے اُس سے جانوروں کا اور اُسکے گھر میں چیونٹی سے لگا کر پرندو چرند تک جو جیو پرورش پاتے ہیں اُس سے اُنکا - جسطرح اپنے لوک کی بھلائی سب چاہا کرتے ہیں اسیطرح ایسا جاننے والے کی بھلائی کے سب خواہشمند رہتے ہیں - یہی جانا گیا ہے یہی سوچا گیا ہے ❊

۱۷ - پہلے یہ ایک آتما ہی تھا اسنے کامنا یا خواہش کی کہ میری بیوی ہو بچے ہوں - دولت ہو - اور میں کرم کروں - اتنا ہی کام ہے - خواہش کرنے پر

بھی اس سے زیادہ کچھ نہیں ملتا۔ اسواسطے اب تک بھی اکیلا آدمی یہی کامنا کیا کرتا ہے کہ میری بیوی ہو۔ بچے ہوں۔ دولت ہو اور میں کرم کروں۔ جب تک اِن میں سے ایک ایک نصیب نہیں ہوتا اپنے کو نامکمل مانتا ہے۔ اس کی تکمیلیت یہ ہے کہ من جان ہے۔ بانی بیوی ہے۔ پران اولاد ہے۔ آنکھ انسانی دولت ہے۔ کیونکہ آنکھ سے ہی دولت پاتا ہے۔ کان دَیوی دولت ہے کیونکہ کان سے ہی اُسے سُنتا ہے۔ جسم کرم ہے کیونکہ جسم سے ہی کرم کرتا ہے۔ یگیہ پنچگونہ ہے۔ جانور پنچگونہ ہے۔ پُرش پنچگونہ ہے۔ جو کچھ یہ ہے سب پنچگونہ ہے۔ جو ایسا جانتا ہے اُسے سب کچھ ملتا ہے ۞

پانچواں براہمن ۔ ۱۔ جو سات غذائیں گیان اور تپ سے خلقت کے باپ نے پیدا کیں۔ اُن میں سے ایک عام ہے۔ دو دیوتاؤں کو دیں۔ تین اپنے لئے بنائیں۔ ایک جانوروں کو دی۔ اُس میں ہر ذیحیات و غیر ذیحیات قایم ہیں۔ یہ ہمیشہ کھائی جاتی ہیں مگر ختم کیوں نہیں ہوتیں جو اس لازوالی کو جانتا ہے وہ چہرہ سے غذا کھاتا ہے۔ وہ دیو بھاو کو پہنچتا ہے اور امرت کا بھوگتا بنتا ہے۔ یہ شلوک ہیں ۞

۲۔ جو سات غذائیں گیان اور تپ سے خلقت کے باپ نے پیدا کیں۔ "گیان اور تپ معروف ہیں۔" "اُن میں سے ایک عام ہے۔" یہ وہ عام غذا ہے جسے سب کھاتے ہیں۔ جو اسی کا ہو رہتا ہے۔ وہ پاپ سے نہیں چھوٹتا ہے۔ کیونکہ یہ مخلوط ہے۔ "دو دیوتاؤں کو دیں" یہ ہُت اور پرہُت ہیں یعنی اگنی میں آہُتی دینی یا زمین پر بلی ڈالنی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ دونوں درش اور پورن ماس یگیہ ہیں۔ اس واسطے سکام یگیہ نہیں کرنے چاہئیں "جانوروں کو ایک دی" یہ دودھ ہے۔ اس سے آدمی اور درندو چرند

جیتے ہیں۔ اس واسطے بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اُسے گھی چٹاتے ہیں یا ماں کی پستان پلاتے ہیں۔ بچھیا یا بچھڑا پیدا ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ ابھی گھاس نہیں چرتا۔ "اس میں ہر ذی جان قیام رکھتا ہے" یعنی جو سانس لیتا ہے یا نہیں لیتا ہے۔ سب اسی میں قایم ہیں۔ پس جو یہ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر تک دودھ سے ہون کرتا ہے وہ آواگون کو جیت لیتا ہے۔ یہ درست نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ جس روز آدمی ہون کرتا ہے اُسی روز آواگون کو جیت لیتا ہے۔ ایسا جاننے والا دیوتاؤں کو کھانے کے لایق سب خوراک دیتا ہے۔ ہمیشہ کھائے جانیوالے پرانن میں زوال کیوں نہیں آتا؟ اس وجہ سے کہ پرش بے زوال ہے۔ وہ ان غذاؤں کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے "جو اس لازوالی کو جانتا ہے" یہ لازوالی خود پرش ہے کیونکہ وہ اپنے گیان اور کرموں سے انہیں جیتا رہتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو ان میں زوال آجائے "وہ چہرے سے غذا کھاتا ہے" چہرے سے یعنی مُکھ یا مُنہ سے۔ "وہ دیوبھاو کو پہنچتا ہے اور عزت کا بھوگتا بنتا ہے" تعریفیہ جملہ ہے ؛

۳۔ "تین اپنے لئے بنائیں" یعنی من باَنی اور پران اپنے لئے رچے۔ میرا من کہیں اور تھا اس واسطے میں نے نہیں دیکھا۔ میرا من کہیں اور تھا اس واسطے نہیں سُنا۔ من سے ہی آدمی دیکھتا ہے۔ من سے ہی سُنتا ہے۔ خواہش۔ سنکلپ۔ شک۔ اعتقاد۔ بے اعتقادی۔ استقلال۔ اضطراب۔ شرم۔ عقل۔ خوف۔ یہ سب من کا ہی روپ ہے۔ اس واسطے اگر کسی کی پیٹھ چھوؤ تو وہ من سے جان لیتا ہے۔ جو کچھ شبد یا آواز ہے۔ وہ بانی ہے۔ یہ حد کی تابع ہے خود ظہور نہیں ہے۔ پران اپان ویان اُدان سمان غرض ان یہ سب پران ہے۔ یہ آتما اِتنا ہی ہے یعنی منومے۔ بانی مے اور پران مے ؛

۴ ۔ تینوں لوک یہی ہیں ۔ بانی یہ دنیا ہے ۔ من انتر کش لوک ہے ۔ پران دیو لوک ہے ۔

۵ ۔ تینوں وید یہی ہیں ۔ بانی رگ وید ہے ۔ من یجر وید ہے ۔ پران سام وید ہے ۔

۶ ۔ دیوتا پتر اور آدمی یہی ہیں ۔ بانی دیوتا ہے ۔ من پتر ہے ۔ پران آدمی ہے ۔

۷ ۔ ماں باپ اور بیٹا یہی ہیں ۔ بانی ماں ہے ۔ من باپ ہے ۔ پران بیٹا ہے ۔

۸ ۔ جو جانا گیا جس کے جاننے کی خواہش ہے ۔ جو نہ جانا گیا وہ بھی یہی ہیں ۔ جو کچھ جانا گیا وہ بانی کا روپ ہے ۔ بانی ہی جانی گئی چیز ہے ۔ بانی ہی جانی گئی چیز بن کر آدمی کی حفاظت کرتی ہے ۔

۹ ۔ جس کے جاننے کی خواہش ہے ۔ وہ من کا روپ ہے ۔ من ہی جاننے لایق شے ہے ۔ اور معلوم بنکر آدمی کی حفاظت کرتا ہے ۔

۱۰ ۔ جو نہ جانا گیا وہ پران کا روپ ہے ۔ پران ہی نہ جانی گئی شے ہے اور معلوم بن کر آدمی کی حفاظت کرتا ہے ۔

۱۱ ۔ اس بانی کا پرتھوی جسم ہے ۔ نوری روپ یہ آگ ہے ۔ پس جتنی بانی ہے ۔ اُتنی ہی پرتھوی ہے ۔ اور اُتنی ہی آگ ہے ۔

۱۲ ۔ من کا دیو یعنی آکاش جسم ہے ۔ نوری روپ یہ سورج ہے ۔ پس جتنا من ہے اُتنا ہی آکاش ہے ۔ اور اُتنا ہی سورج ہے ۔ اس اگنی اور سورج کے جوڑے سے پران پیدا ہوا ۔ وہ اندر ہے ۔ اُس کا ہمسر کوئی نہیں ۔ دوسرا ہی ہمسر ہوا کرتا ہے ۔ جو ایسا جانتا ہے ۔ اسکا بھی ہمسر کوئی نہیں ہوا کرتا ۔

۱۳ ۔ اس پران کا پانی جسم ہے ۔ نوری روپ یہ چاند ہے ۔ پس جتنا پران ہے اُتنا ہی چاند ہے اور اُتنا ہی پانی ہے ۔ یہ سب برابر ہیں ۔ سب بے حد ہیں ۔ پس جو ان کی اسطرح اُپاسنا کرتا ہے کہ محدود ہیں ۔ وہ محدود لوک ہی جیتا ہے ۔ جو اسطرح کہ غیر محدود ہیں ۔ وہ غیر محدود لوک جیتا ہے ۔

۱۴- یہ سال کا پرجاپتی سولہ کلا والا ہے۔ راتیں اس کی پندرہ کلائیں ہیں اور قایم کلا سولھویں ہے۔ راتوں سے ہی یہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اماوس کی رات کو اس قایم کلا سے تمام ذی حیوانوں میں داخل ہوکر صبح پیدا ہوتا ہے۔ پس اس دیوتا کی پوجا کے لئے اماوس کی رات کو کسی جاندار یہاں تک کہ چھپکلی کی بھی جان نہیں لینی چاہئے ؛

۱۵- جو یہ سال کا پرجاپتی ہے وہی اس رمز کا جاننے والا آدمی ہے۔ دولت اس کی پندرہ کلائیں ہیں اور جسم سولھویں قایم کلا۔ دولت سے ہی یہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ جسم مرکز یا ناف کی جگہ ہے۔ دولت پہیے کے بیرونی چکر کی جگہ ہے۔ پس اگر تمام دولت جاتی رہے تو آدمی جسم سے جیتا ہے اور اُسے کہتے ہیں کہ اسکا بیرونی چکر جاتا رہا

۱۶- تحقیقاً تین لوک ہیں منشیہ لوک پیتری لوک - اور دیو لوک - یہ منشیہ لوک - بیٹے ہی سے جیتا جاتا ہے اور کسی کرم سے نہیں - پیتری لوک کرم سے جیتا جاتا ہے۔ دیو لوک ودّیا سے۔ دیو لوک تحقیقاً سب لوکوں میں افضل ہے ؛

۱۷- اب سپردگی کا بیان کیا جاتا ہے۔ آدمی کو جب اپنے مرنے کا یقین ہوجاتا ہے۔ تو بیٹے سے کہتا ہے۔ تو برہم ہے تو یگیہ ہے تو لوک ہے - وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں برہم ہوں - میں یگیہ ہوں - میں لوک ہوں - جو کچھ پڑھا ہے وہ سب برہم کے لفظ میں شامل ہے۔ جتنے یگیہ ہیں وہ یگیہ ہیں۔ جتنے لوک ہیں وہ لوک ہیں۔ اتنا ہی یہ سب کچھ ہے۔ بیٹا ہی سب کچھ بن کر اس لوک سے مجھے چھڑائیگا۔ اس واسطے سکھائے پڑھائے لڑکے کو لوک کا دینے والا کہا جاتا ہے۔ اسی غرض سے بیٹے کو پڑھایا بھی جاتا ہے۔ جو اس طرح کا جاننے والا جب اس لوک سے رخصت ہوتا ہے تو انہیں پرانوں کے ساتھ بیٹے میں آ داخل ہوتا ہے۔ اگر اُس نے کسی قصور سے کوئی کام پورا نہیں کیا ہے تو ایسے سب کاموں سے اُسے بیٹا چھڑا دیتا ہے۔ اسی لئے بیٹے کا نام پتر پڑ گیا ہے

باپ اس لوک میں بیٹے کے ہی روپ سے ٹھہرتا ہے - اور اس میں امرت روپ دیوتا یعنی پران آ داخل ہوتے ہیں ٭

۱۸- پرتھوی اور اگنی سے دیوی بانی آ داخل ہوتی ہے - وہ دیوی بانی جس سے جو کچھ کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے ٭

۱۹- آکاش اور سورج سے دیوی من آ داخل ہوتا ہے - وہ دیوی من جس سے وہ آنندی ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں سوچتا ٭

۲۰- پانی اور چاند سے دیوی پران آ داخل ہوتا ہے - وہ دیوی پران جو حرکت کرتا ہوا یا نہ کرتا ہوا کبھی نہ تھکتا ہے نہ ناش ہوتا ہے - ایسا جاننے والا تمام چیزوں کا آتما ہو جاتا ہے - جیسا یہ دیوتا ہے ایسا ہی وہ ہو جاتا ہے - جیسے اس دیوتا کی حفاظت سب چیزیں کرتی ہیں ویسی ہی اس کی بھی کرتی ہیں - جیو جو کچھ فکر یا سوچ کرتے ہیں وہ انہیں سے متعلق رہتا ہے - اس کو پُن ہی پُن پہنچتا ہے - دیوتاؤں کو پاپ تحقیقاً کبھی نہیں لگتا ٭

۲۱- اب برتوں کا بچار شروع کیا جاتا ہے - پرجاپتی نے کرم رچے - یہ رچے جاکر اندریوں میں باہم رشک پیدا ہوا - بانی نے یہ عہد کیا کہ میں بولونگی - آنکھ نے یہ کہ میں دیکھونگی - کان نے یہ کہ میں سنوں گا - اسیطرح اور اندریوں نے اور کرموں کے برت رکھے - موت نے تکان کی صورت میں آکر انکو پکڑ لیا - اور پکڑ کر ان کے کام روک دئے - اس واسطے بانی تھک جاتی ہے - آنکھ تھک جاتی ہے - کان تھک جاتا ہے - مگر مرکزی پران کو موت نہیں پکڑ سکی - اندریوں نے اسی واسطے پران کو جاننے کی سعی کی کہ یہ ہم میں افضل ہے - چلتا ہوا یا نہ چلتا ہوا نہ تو تھکتا ہے اور نہ ناش ہوتا ہے - آؤ اسی کا روپ ہم سب بنجائیں - وہ اندریاں سب اُسی کا روپ بن گئیں - پس اُسی کے نام سے پران کہلانے لگیں -

جو ایسا جانتا ہے جس خاندان میں وہ پیدا ہوتا ہے اُسی کے نام سے وہ
خاندان مشہور ہوتا ہے جو ایسے جاننے والے سے رشک کرتا ہے وہ سُوکھ
جاتا ہے۔ اور سوکھ کر مر جاتا ہے۔ یہ اُدھیاتم ہے۔

۲۲۔ اب ادھی دیو کو لو۔ آگ نے یہ عہد کیا کہ میں جلونگی۔ سورج نے یہ کہ میں
تپونگا۔ چاند نے یہ کہ میں پرکاش کروں گا۔ اسی طرح اور دیوتاؤں نے اپنی
دیوی کرموں کا عہد کیا۔ جیسے پرانوں میں مرکزی پران ہے ویسے ہی دیوتاؤں
میں ہوا ہے۔ اور دیوتا زوال پذیر ہیں۔ ہوا کا دیوتا بے زوال ہے۔

۲۳۔ اب یہ شلوک دیا جاتا ہے۔ "جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور جہاں
غروب ہوتا ہے" یعنی پران ہی میں سے سورج نکلتا ہے اور پران ہی میں غروب
ہوتا ہے۔ "اسی کو دیوتاؤں نے دھرم بنایا جو وہی آج ہے وہی کل" جو برت
دیوتاؤں نے پہلے رکھا تھا وہی اب بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اس واسطے
آدمی کو بھی چاہئے کہ ایک ہی برت رکھے۔ سانس اندر لے جائے اور باہر
نکالے۔ تاکہ اُسے پاپ روپ موت نہ آ پکڑے۔ جو برت رکھے اُسے ختم
بھی کرنے کی خواہش کرے۔ اسطرح اس دیوتا سے وصل اور اسکا لوک ملتا ہے۔

چھٹا براہمن۔ ۱۔ یہ تین آتمک ہے یعنی نام روپ اور کرم۔ ان ناموں کا
کارن باک ہے کیونکہ اس سے ہی تمام نام نکلتے ہیں۔ یہی ان کی یکسانیت ہے
کیونکہ یہی سب میں عام ہے یہی ان کا برہم ہے کیونکہ یہی سب ناموں کو دھارن کرتی ہے

۲۔ روپوں یا صورتوں کا کارن آنکھ ہے کیونکہ آنکھ سے ہی تمام صورتیں
نکلتی ہیں یہی آنکھ ان کی یکسانیت ہے کیونکہ یہی سب میں عام ہے
آنکھ ہی ان کا برہم ہے کیونکہ سب کو دھارن کرتی ہے۔

۳۔ کرموں یعنی اعمال کا کارن جسم ہے۔ کیونکہ جسم ہی میں سے تمام کرم نکلتے ہیں۔

ہیں جسم ہی ان کا برہم ہے۔ کیونکہ سب ہی کو دھارن کرتا ہے

۴۔ سو یہ تین ہوا ایک آتما ہے اور آتما ایک ہوا یہ تین ہے یہی امرت ہے جو ستیہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ تحقیقاً پران امرت ہے۔ نام اور روپ ستیہ ہیں۔ ان سے یہ پران ڈھکا ہوا ہے ÷

دوسرا ادھیائے

پہلا برہمن۔ ۱۔ بلاکا کا مغرور بیٹا گارگیہ نام بڑا بولنے والا تھا۔ اس نے کاشی کے راجہ اجات شترو سے کہا۔ میں تجھے برہم کا اپدیش کروں۔ اجات شترو بولا کہ محض اسی بات پر میں تجھے ہزار گائیں دوں گا۔ جنک جنک کہتے ہوئے لوگ دوڑے چلے جاتے ہیں ÷

۲۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو سورج میں پرش ہے اسے میں برہم جان کر اپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا۔ نہیں نہیں اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے سب سے اونچا سب کا سرتاج اور راجہ جان کر اپاسنا کرتا ہوں جو اسطرح اس کی اپاسنا کرتا ہے وہ سب سے اونچا سب کا سرتاج اور راجہ ہوتا ہے ÷

۳۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو چاند میں پرش ہے اسے میں برہم جان کر اپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا نہیں نہیں۔ اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے بڑے سفید لباس والا سوم راجا جانکر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اسطرح اسکی اپاسنا کرتا ہے۔ اسکے گھر روز روز سوم رس کشید ہوتا ہے اور اناج کی

کبھی کمی نہیں ہوتی ٭

۴ - گارگیہ بولا کہ یہ جو بجلی میں پُرش ہے اسے میں برہم جانکر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا - نہیں نہیں - اس میں باتیں نہ بنا تحقیقاً میں اسے تیجسوی یعنی پُرجلال جان کر اُپاسنا کرتا ہوں - جو اسطرح اسکی اُپاسنا کرتا ہے وہ تیجسوی ہوتا ہے اور اسکی اولاد بھی تیجسوی ہوتی ہے ٭

۵ - گارگیہ بولا کہ یہ جو آکاش میں پُرش ہے اسے میں برہم جانکر اُپاسنا کرتا ہوں - اجات شترو نے کہا نہیں نہیں - اسمیں باتیں نہ بنا تحقیقاً میں اسے پُورن اور بے حرکت جان کر اُپاسنا کرتا ہوں - جو اسطرح اسکی اُپاسنا کرتا ہے وہ بال بچوں اور مال مویشی سے پُورن رہتا ہے - اور اس کی اولاد (میں کی جیون حیات میں) دنیا سے کوچ نہیں کرتی ٭

۶ - گارگیہ بولا کہ یہ جو ہوا میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں - اجات شترو نے کہا نہیں نہیں - اس میں باتیں نہ بنا تحقیقاً میں اسے اندر جان کر جس کی طاقت کُنٹھت نہیں ہوتی اور جسکا لشکر ہارتا نہیں اُپاسنا کرتا ہوں - جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے وہ فاتح ہوتا ہے - مغلوب نہیں ہوتا - اور حاسدوں پر ظفر پاتا ہے ٭

۷ - گارگیہ بولا کہ یہ جو آگ میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں - اجات شترو نے کہا نہیں نہیں - اس میں باتیں نہ بنا - میں اسے سب کا سہنے والا جان کر اُپاسنا کرتا ہوں - جو اسطرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے وہ اور اُسکی اولاد سب کی سہنے والی ہوتی ہے ٭

۸ - گارگیہ بولا کہ یہ جو پانی میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں ؟ جو اسطرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے اسے موافق ہی ملتا ہے ناموافق

اجات شترو نے کہا نہیں نہیں [illegible] انمیں باتیں نہ بنا میں اسے موافق جان کر اُپاسنا کرتا ہوں

نہیں۔ اور اس کی اولاد بھی موافق ہی پیدا ہوتی ہے ۔

۹۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو آئینے میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا نہیں نہیں۔ اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے درخشاں جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ درخشاں ہوتا ہے۔ اُس کی اولاد درخشاں ہوتی ہے اور جن لوگوں کے ساتھ ملتا ہے اُن سب سے بڑھ کر چمکتا ہے ۔

۱۰۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو پُرش جاتا ہے اور اس کے پیچھے آواز ہوتی ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا نہیں نہیں۔ اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے پران جانکر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اسطرح اسکی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس دنیا میں پوری عمر پاتا ہے۔ وقت سے پہلے پران اسکو نہیں چھوڑتا

۱۱۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو اطراف میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا نہیں نہیں۔ اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے جوڑا اور جدا نہ ہونے والا جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اسطرح اسکی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ جوڑے والا ہوتا ہے اور اسکے ساتھی اُس سے نہیں چھوٹتے ۔

۱۲۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو چھایامئے (سایہ) پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا نہیں نہیں۔ اس میں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے موت جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اسطرح اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں پوری عمر پاتا ہے اور وقت سے پہلے اس کی موت نہیں آتی ۔

۱۳۔ گارگیہ بولا کہ یہ جو آتما میں پُرش ہے اسے میں برہم جان کر اُپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا۔ نہیں نہیں۔ اسمیں باتیں نہ بنا۔ تحقیقاً میں اسے موت جانکر اُپاسنا کرتا ہوں۔ جو اسطرح اسکی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ آتما والا ہوتا ہے۔ اسکی اولاد آتما والی ہوتی ہے۔ یہ سنکر گارگیہ خاموش ہوگیا ۔

۱۴- اجات شترّو نے پوچھا کیا اتنا ہی ہے؟ گارگیہ بولا ہاں اتنا ہی ہے۔ اجات شترّو نے کہا اتنے سے تو گیان نہیں ہوتا۔ گارگیہ بولا تو میں تیرا چیلا ہوتا ہوں۔

۱۵- اجات شترّو نے کہا۔ یہ خلاف بات ہے کہ برہمن کشتری کا چیلا اس غرض سے ہو کہ یہ مجھے برہم گیان دیگا۔ آ میں تجھے گیان دوں۔ چنانچہ اس کا ہاتھ ہاتھ میں پکڑ کر اٹھا۔ دونوں اُٹھ کر ایک سوتے ہوئے آدمی کے پاس آئے راجہ نے اُسے اِن ناموں سے پکارنا شروع کیا کہ اے بڑے لباس والے اے سوم راجہ۔ مگر وہ اُٹھا نہیں۔ پھر اُسکو ہاتھ سے ہولے ہولے جگایا تو اُٹھ بیٹھا۔

۱۶- اجات شترّو نے کہا کہ جہاں یہ بگیان مے یعنی گیان کرنے والا پرش سویا ہوا تھا۔ بھلا اسوقت کہاں تھا۔ اور اب کہاں سے آگیا۔ گارگیہ نے یہ نہ جانا۔

۱۷- اجات شترّو نے کہا کہ جب یہ بگیان مے پرش سویا ہوا تھا تو اپنے بگیان سے اندریوں کا بگیان کھینچکر ہردے آکاش میں سویا تھا۔ اِن کا گیان کھینچکر ہی یہ پرش سویا ہوا کہلاتا ہے۔ اسوقت قوت شامہ کھینچی ہوتی ہے۔ قوت گویائی کھینچی ہوتی ہے۔ قوت باصرہ کھینچی ہوتی ہے۔ قوت سامعہ کھینچی ہوتی ہے۔ من کھینچا ہوا ہوتا ہے۔

۱۸- جب یہ جیو سوپن کی برتی کو لئے ہوئے حرکت کرتا ہے تو یہی اُس کے لوک ہوتے ہیں۔ کبھی بڑا راجہ سا بنتا ہے۔ کبھی بڑا بھاری براہمن سا۔ کبھی اونچی نیچی سی حالت کو پہنچتا ہے۔ جسطرح کوئی مہاراجہ ملکوں کو فتح کرکے اپنے ملک میں مرضی کے مطابق پھرا کرتا ہے۔

۱۹- جب جیو سشپتی میں ہوتا ہے یعنی کچھ نہیں جانتا تو ہتا نام ناڑیاں ہیں جنکی تعداد بہتر ہزار ہے اور جو قلب سے نکلکر تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں داخل ہوکر جسم میں سوتا ہے۔ اور جسطرح بچہ بڑا بھاری راجہ۔

یا بڑا بھاری براہمن نہایت آنند کو پہنچکر سویا کرتا ہے۔ اُسی طرح سوتا ہے۔

۲۰۔ جسطرح مکڑی تار نکالکر اوپر چڑھتی ہے۔ یا جسطرح آگ سے چھوٹی چنگاریاں نکلتی ہیں اسی طرح اس آتما سے تمام پران تمام لوک تمام دیوتا اور تمام چیزیں نکلتی ہیں۔ اس کا اُپنشد ستیہ کا بھی ستیہ ہے۔ تحقیقاً پران ستیہ ہیں اُن کا یہ ستیہ ہے۔

دوسرا براہمن۔ ۱۔ جو بچے کو مکان۔ مکان کے اوپر کے حصے۔ کھونٹے اور رسّی کے ساتھ جانتا ہے۔ وہ اپنے بھائی بندوں کے حسد کرنے والے بیٹوں کو دفع کر دیتا ہے۔ تحقیقاً یہ بچہ وسطی پران ہے۔ اس کا یہ مکان ہے۔ یہ مکان کا اوپر کا حصہ ہے۔ پران کھونٹا ہے۔ غذا رسّی ہے۔

۲۔ اسکی اُپاسنا یہ سات لازوال دیوتا کرتے ہیں۔ آنکھ میں جو لال ڈورے ہیں اُن سے رُدر اُپاسنا کرتا ہے۔ جو پانی ہے اُس سے پرجنیہ۔ جو پتلی ہے اس سے سورج جو سیاہی ہے اُس سے آگ۔ جو سفیدی ہے اس سے اندر۔ نچلے پلک سے زمین اور اوپر لے پلک سے دیولوک۔ جو شخص ایسا جانتا ہے۔ اس کا اناج کبھی کم نہیں ہوتا۔

۳۔ یہی بات اس شلوک میں کہی گئی ہے۔ ایک سوم پینے کا برتن ہے جسکا مُنہ نیچے اور پیندا اوپر ہے۔ اس میں ہر طرح کا جس رکھا ہوا ہے۔ اس کے کنارے پر سات رشی رہتے ہیں۔ باقی آٹھویں ہے جو برہم سے علاقہ رکھتی ہے۔ "نیچے مُنہ اور اوپر پیندے والا برتن" آدمی کا سر ہے جس میں منہ نیچے ہے اور پیندا اوپر۔ "اس میں ہر طرح کا جس رکھا ہوا ہے" یہ جملہ پرانوں کو بتاتا ہے۔ پران ہی ہر طرح کا جس ہیں۔ "اُس کے کنارے پر سات رشی رہتے ہیں"۔ یہ جملہ بھی پرانوں ہی کو بتاتا ہے۔ سپت رشی پران ہی ہیں۔ "باقی آٹھویں ہے جو

برہم سے علاقہ رکھتی ہے "یعنی آٹھویں بانی برہم سے متعلق ہے ٭

۴ - یہ دونوں گوتم اور بھردواج ہیں - یہ گوتم اور یہ بھردواج - یہ دونوں وشوامتر اور جمد اگنی ہیں یہ وشوامتر اور یہ جمد اگنی - یہ دونوں وسشٹ اور کشیپ ہیں یہ وسشٹ اور یہ کشیپ - بانی اتری ہے کیونکہ بانی سے ہی غذا کھائی جاتی ہے - لفظ اتری اتّی یعنی کھاتا ہے "ادّ" سے نکلا ہے - جو ایسا جانتا ہے وہ سب کا کھانے والا ہوتا ہے اور سب اس کا کھاجا ہوتے ہیں ٭

تیسرا براہمن - ۱ - تحقیقاً برہم کے دو روپ ہیں باصورت و بےصورت فانی و غیر فانی - ساکن و متحرک - ظاہر و مخفی ٭

۲ - باصورت روپ وہ ہے جو ہوا اور خلا سے علاوہ ہے - یہ فانی ہے - ساکن ہے - ظاہر ہے - اس باصورت فانی ساکن اور ظاہر روپ کا جوہر یہ منڈل ہے جو تپتا ہے - ظاہر روپ کا یہی جوہر ہے ٭

۳ - بےصورت روپ ہوا اور خلا ہے - یہ غیر فانی ہے - متحرک ہے - مخفی ہے - اس بےصورت غیر فانی متحرک اور مخفی روپ کا جوہر وہ پُرش ہے جو اس منڈل میں ہے - اسکا یہی جوہر ہے - یہ ادھی دیو روپ ہوا ٭

۴ - اب ادھیاتم کو لیا جاتا ہے - برہم کا باصورت روپ وہ ہے جو پران اور ہردے آکاش سے علاوہ ہے - یہ فانی ہے - ساکن ہے - ظاہر ہے - اس باصورت فانی ساکن اور ظاہر روپ کا جوہر آنکھ ہے - ظاہر روپ کا یہی جوہر ہے ٭

۵ - بےصورت روپ پران اور ہردے آکاش ہے - یہ غیر فانی ہے - متحرک ہے - مخفی ہے - اس بےصورت غیر فانی متحرک اور مخفی روپ کا جوہر وہ پُرش ہے جو داہنی آنکھ میں رہتا ہے - مخفی روپ کا یہی جوہر ہے ٭

۶- اس پُرش کا روپ ایسا ہے۔ جیسا ہلدی سے رنگا ہوا کپڑا ہو۔ خاکستری اُونی کپڑا ہو۔ سُرخ بیر بہوٹی ہو۔ آگ کا چمکتا شعلہ ہو۔ سفید کمل کا پھول ہو۔ یا یکدم بجلی چمک جائے۔ اس برہما کے جاننے والے کا جلال بھی یکدم بجلی چمکنے کی طرح ہی ہوتا ہے۔ اب یہاں سے نیتی نیتی کا اُپدیش ہے۔ کیونکہ اس سے پرے کچھ نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام ستیہ کا بھی ستیہ ہے۔ حقیقتاً پران ستیہ ہیں۔ یہ اُن کا بھی ستیہ ہے ٭

چوتھا برہمن - ۱- یاگیہ ولکیہ نے میترئیی سے کہا کہ میں اس آشرم سے اونچے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ آ تیرا اس کاتیاینی سے حساب کر دوں ٭

۲- میترئیی نے کہا مہاراج اگر مجھے یہ زمین مال اور دولت سے بھری ہوئی مل جائے۔ تو کیا میں اس سے امر ہو جاؤنگی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ نہیں۔ ہاں جس طرح اہل دولت کی زندگی گزرتی ہے تیری بھی گزریگی۔ مگر مال و دولت سے امر ہو جانے کی توقع نہیں کی جا سکتی ٭

۳- میترئیی نے کہا کہ جس شے سے میں امر نہیں ہو سکتی۔ اس کو لیکر مجھے کیا کرنا ہے۔ جو آپ جانتے ہیں وہی مجھے بھی بتائیں ٭

۴- یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ تو مجھے پیاری ہے اور پیاری باتیں کرتی ہے۔ آ بیٹھ میں تیرے لئے گیان کی توضیح کرتا ہوں۔ اس توضیح پر دھیان دے ٭

۵- یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ خاوند کی خاطر خاوند پیارا نہیں ہوتا اپنی خاطر خاوند پیارا ہوتا ہے۔ بیوی کی خاطر بیوی پیاری نہیں ہوتی اپنی خاطر بیوی پیاری ہوتی ہے۔ بیٹوں کی خاطر سے بیٹے پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر بیٹے پیارے ہوتے ہیں۔ دولت کی خاطر دولت پیاری نہیں ہوتی اپنی خاطر دولت پیاری ہوتی ہے۔ برہمن پن کی خاطر برہمن پن پیارا نہیں ہوتا اپنی

خاطر برہمن پن پیارا ہوتا ہے۔ لوکوں کی خاطر لوک پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر لوک
پیارے ہوتے ہیں۔ دیوتاؤں کی خاطر دیوتا پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر دیوتا پیارے
ہوتے ہیں۔ مہابھوتوں کی خاطر مہابھوت پیارے نہیں ہوتے اپنی خاطر مہابھوت
پیارے ہوتے ہیں۔ سب چیزوں کی خاطر سب چیزیں پیاری نہیں ہوتیں اپنی
خاطر سب چیزیں پیاری ہوتی ہیں۔ پس آتما کو دیکھنا چاہئے۔ سُننا چاہئے۔
منن کرنا چاہئے۔ ندِدھیاسن کرنا چاہئے۔ اے میتریی آتما کے درشن شرون
منن اور وگیان سے یہ سب کچھ جان لیا جاتا ہے ٭

۶۔ براہمن پن اُسے خارج کر دیتا ہے جو براہمن پن کو آتما سے الگ جانتا
ہے کشتری پن اُسے خارج کر دیتا ہے۔ جو کشتری پن کو آتما سے علیحدہ
جانتا ہے۔ لوک اُسے خارج کر دیتے ہیں جو لوکوں کو آتما سے علیحدہ جانتا
ہے۔ دیوتا اُسے خارج کر دیتے ہیں۔ جو دیوتاؤں سے آتما کو علیحدہ جانتا ہے۔ مہابھوت اُسے
خارج کر دیتے ہیں جو مہابھوتوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے۔ سب چیزیں اُسے خارج کر دیتی
ہیں۔ جو سب چیزوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے۔ یہ براہمن پن۔ یہ کشتری پن یہ لوک
یہ دیوتا یہ مہابھوت۔ یہ سب کچھ آتم سروپ ہے ٭

۷۔ جسطرح بجتے ہوئے ڈھول کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا
کہ یہ ڈھول کی آوازیں ہیں مگر ڈھول کے علم سے آوازوں کا علم ہوتا ہے ٭

۸۔ جسطرح پھنکتے ہوئے سنکھ کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا
کہ یہ سنکھ کی آوازیں ہیں مگر سنکھ کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ٭

۹ جسطرح بجتی ہوئی بین کی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ بین کی آوازیں ہیں۔ مگر
بین کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ٭

۱۰ جسطرح گیلے ایندھن کی آگ چاروں طرف سے خوب بھڑکتی ہو اور اس سے دھواں نکلے اسیطرح

اس ذاتِ عظیم کے سانس یہ سمجھنے چاہئیں جو رگوید یجُروید سام وید اتھروانگی رس اتہاس پُران ودیا۔ اُپنشد، شلوک، سوتر، ویاکھیان۔ اور انو ویاکھیان ہیں۔ یہ سب اسکے سانس ہی ہیں ۔

۱۱- جسطرح تمام پانیوں کا ایک محل سمندر ہے۔ جسطرح تمام لمسوں کا ایک محل جلد ہے۔ تمام رسوں یا ذائقوں کا ایک محل زبان ہے۔ تمام گندھوں کا ایک محل ناک ہے۔ تمام روپوں کا ایک محل آنکھ ہے۔ تمام آوازوں کا ایک محل کان ہے۔ تمام سنکلپوں کا ایک محل من ہے۔ تمام علموں کا ایک محل قلب ہے۔ تمام کاموں کا ایک محل ہاتھ ہے۔ تمام آنندوں کا ایک محل اندری ہے۔ تمام استخراجوں کا ایک محل گُدا ہے۔ تمام رستوں کا ایک محل پاؤں ہے۔ تمام ویدوں کا ایک محل بانی یا کلام ہے ٭

۱۲- جسطرح نمک کا ٹکڑا پانی میں پڑکر گھل جاتا ہے اور اُسے پانی سے الگ نہیں کرسکتے۔ جہاں جہاں سے لو نمک ہی محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ذات عظیم بے حد بے کنار اور گیان گھن ہے۔ جیو پنا ان بھوتوں کے ساتھ اُٹھ کر انہیں کے ساتھ ناش ہو جاتا ہے۔ مرکر گیان نہیں رہتا ٭

۱۳- میترییی نے کہا کہ مہاراج یہ کہہ کر مجھے موہ میں نہ ڈالو کہ مرکر گیان نہیں رہتا۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ میں تجھے موہ میں ڈالنے کی باتیں تو نہیں کرتا گیان کے لیئے یہی کافی ہے ٭

۱۴- جہاں دوئی سی ہوتی ہو وہاں اور اور کو سونگھتا ہے۔ اور اور کو دیکھتا ہے اور اور کو سنتا ہے۔ اور اور کو کہتا ہے۔ اور اور کو سوچتا ہے۔ اور اور کو جانتا ہے۔ جہاں سب کچھ اپنا آتما ہی ہو جاتا ہے۔ وہاں کس سے کس کو سونگھے۔ کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سُنے۔ کس سے کس کو کہے۔ کس سے کس کو سوچے۔ کس سے کس کو جانے۔ جس سے آدمی اس سب کچھ کو جانتا ہے اُسے کس سے جانے۔ اے میترییی جاننے والے کو کس سے جانے ٭

پانچواں براہمن - ۱- یہ پرتھوی تمام چیزوں کے لیے شہد ہے۔ تمام چیزیں اس پرتھوی کے لیے شہد ہیں - جو اس پرتھوی میں درخشاں اور غیر فانی پُرش ہے اور جو جسم انسانی میں رہنے والا ادھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے۔

۲- یہ پانی تمام چیزوں کے لئے شہد ہیں۔ تمام چیزیں ان پانیوں کے لئے شہد ہیں - جو ان پانیوں میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے۔

۳- یہ آگ تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس آگ کے لئے شہد ہیں - جو اس آگ میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو بانی میں رہنے والا ادھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے۔

۴- یہ ہوا تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس ہوا کے لئے شہد ہیں - جو اس ہوا میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو پران میں رہنے والا - ادھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے۔

۵- یہ سورج تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس سورج کے لئے شہد ہیں - جو اس سورج میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو آنکھ میں رہنے والا ادھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے۔

۶- یہ اطراف تمام چیزوں کے لئے شہد ہیں - تمام چیزیں ان اطراف کے لئے شہد ہیں - جو ان اطراف میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو کان میں رہنے والا

اور سُننے کی شکتی دینے والا ادھیاتم درخشاں وغیر فانی پُرش ہے - یہ وُہی ہے جو
آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۷ - یہ چاند تمام چیزوں کے لیے شہد ہے - تمام چیزیں اس چاند کے لئے شہد
ہیں جو اس چاند میں درخشاں وغیر فانی پُرش ہے اور جو من میں رہنے والا
ادھیاتم درخشاں وغیر فانی پُرش ہے یہ وُہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے -
یہی سب کچھ ہے ÷

۸ - یہ بجلی تمام چیزوں کیلئے شہد ہے - تمام چیزیں اس بجلی کے لئے شہد ہیں -
جو اس بجلی میں درخشاں وغیر فانی پُرش ہے اور جو چمکتی جلد میں رہنے والا ادھیاتم
درخشاں وغیر فانی پُرش ہے - یہ وُہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے یہی سب کچھ ہے

۹ - یہ رعد تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس رعد کے لئے
شہد ہیں - جو اس رعد میں درخشاں وغیر فانی پُرش ہے اور جو آواز میں
رہنے والا ادھیاتم درخشاں وغیر فانی پُرش ہے - یہ وُہی ہے جو
آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۱۰ - یہ آکاش تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس آکاش کے
لئے شہد ہیں - جو اس آکاش میں درخشاں وغیر فانی پُرش ہے اور جو ہردے
آکاش میں رہنے والا ادھیاتم درخشاں وغیر فانی پُرش ہے - یہ وُہی ہے جو
آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۱۱ - یہ دھرم تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس دھرم کے لئے شہد
ہیں - جو اس دھرم میں درخشاں وغیر فانی پُرش ہے اور جو دھرم سے پیدا شدہ ادھیاتم
درخشاں وغیر فانی پُرش ہے - یہ وُہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے یہی سب کچھ ہے

۱۲ - یہ ستیہ تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس ستیہ کے لئے شہد

ہیں - جو اس ستیہ میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو ستیہ سے پیدا شدہ ادّھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۱۳ - یہ انسانیت تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس انسانیت کے لئے شہد ہیں - جو اس انسانیت میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو انسان میں ادّھیاتم درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۱۴ - یہ آتما تمام چیزوں کے لئے شہد ہے - تمام چیزیں اس آتما کے لئے شہد ہیں - جو اس آتما میں درخشاں و غیر فانی پُرش ہے اور جو آتما ادّھیاتم کے لحاظ سے درخشاں و غیر فانی پُرش ہے - یہ وہی ہے جو آتما ہے - یہ غیر فانی ہے - یہ برہم ہے - یہی سب کچھ ہے ÷

۱۵ - یہ آتما تمام چیزوں کا مالک اور تمام چیزوں کا راجہ ہے - جس طرح گاڑی کے پہیئے کی ناف اور اوپر کے چکر میں ارے لگے ہوتے ہیں - اسی طرح اس آتما میں تمام چیزیں - تمام دیوتا - تمام لوک - تمام پران اور تمام جیو ہیں ÷

۱۶ - تحقیقاً یہ وہ مدھو ودّیا ہے جو اتھروا کے بیٹے دوّھیک نے اشونی کماروں کو بتائی تھی - رشی منتر کو دیکھتا ہوا یوں بولا تھا کہ اے انسان کی صورت والو! تم نے جو اپنے فائدے کے لئے بے رحمی کا کام کیا ہے اُسے میں اسیطرح ظاہر کرتا ہوں جسطرح بادل بارش کو ظاہر کیا کرتے ہیں - یہ مدھو ودّیا وہی ہے جو اتھروا کے بیٹے دوھیک نے تم سے گھوڑے کے سر سے کہی تھی ÷

۱۷ - تحقیقاً یہ وہی مدھو ودّیا ہے جو اتھروا کے بیٹے دوّھیک نے اشونی کماروں کو بتائی تھی - رشی منتر کو دیکھتا ہوا یوں بولا تھا کہ اے دشمنوں کے

مارنے والوں تم نے اتھروا کے بیٹے دوّھیک کی گردن پر گھوڑے کا سر لگایا
تھا۔ اور اس نے اپنا قول سچا کرنے کے لئے تمہیں سورج کے متعلق ہی مدھو ودیا
نہیں بتائی تھی بلکہ مخفی ودیا بھی کہی تھی ؎

۱۸۔ تحقیقاً یہ وہی مدھو ودیا ہے جو اتھروا کے بیٹے دوّھیک نے اشونی کماروں کو
بتائی تھی۔ رشی منتر کو دیکھتا ہوا یوں بولا تھا۔ کہ ایشور نے پاؤں والا شہر بنایا۔ چار پاؤں
والا شہر بنایا۔ اور پہلے وہ پرش شہر میں پرندہ بن کر داخل ہوا۔ یہی یہ پرش تمام شہروں
میں ہوتا ہے اس واسطے اس کا نام پرش ہے۔ نہ کوئی چیز ایسی ہے جو اس سے نہ
ڈھکی ہو۔ نہ کوئی ایسی جس میں یہ داخل نہ ہو ؎

۱۹۔ تحقیقاً یہ وہی مدھو ودیا ہے جو اتھروا کے بیٹے دوّھیک نے اشونی کماروں کو
بتائی تھی۔ رشی منتر کو دیکھتا ہوا یوں بولا تھا کہ ہر شے کی شکل کے مطابق اپنے شکل
اختیار کی۔ سوامی کی شکل دیکھنے کے لئے اندر مایاؤں سے بہت سی شکلوں والا
ہوتا ہے۔ اور اس کے رتھ میں ایک سو دس گھوڑے جتے ہوتے ہیں یہی
برہم ہے جس سے آگے کوئی پہلے ہے۔ نہ بعد میں ہے۔ نہ اندر ہے نہ باہر ہے۔
یہی سب کا انوبھو کرنے والا برہم ہے۔ یہ تعلیم ہے ؎

چھٹا برہمن ۱۔ اب نسل اپنی خاندان کا بیان شروع کیا جاتا ہے (۱) پوتی
ماشیہ نے گوپاین سے پڑھا سیکھی (۲) گوپاین نے پوتی ماشیہ سے (۳) پوتی
ماشیہ نے گوپاین سے (۴) گوپاین نے کوشک سے (۵) کوشک نے کونڈنیہ
سے (۶) کونڈنیہ نے شانڈلیہ سے۔ (۷) شانڈلیہ نے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم
۲۔ اگنی ویشیہ سے (۹) اگنی ویشیہ نے شانڈلیہ اور آن بھلات سے (۱۰) آن
بھلات نے آن بھلات سے (۱۱) آن بھلات نے آن بھلات سے (۱۲) آن بھلات
نے گوتم سے (۱۳) گوتم نے سیتو اور پراچین یوگیہ سے (۱۴) سیتو اور پراچین یوگیہ نے

پاراشریہ سے (۱۵) پاراشریہ نے بھاردواج سے (۱۶) بھاردواج نے بھاردواج
اور گوتم سے (۱۷) گوتم نے بھاردواج سے۔ (۱۸) بھاردواج نے پاراشریہ سے
(۱۹) پاراشریہ نے بیج واپاین سے (۲۰) بیج واپاین نے کوشکاینی سے (۲۱) کوشکاینی نے
۳- گھرت کوشک سے (۲۲) گھرت کوشک نے پاراشریاین سے۔ (۲۳)
پاراشریاین نے پاراشر سے (۲۴) پاراشر نے جاتوکرنیہ سے (۲۵) جاتوکرنیہ نے
آسُراین اور یاسک سے (۲۶) آسُراین نے تروَینی سے (۲۷) تروَینی نے
اوپ جندھنی سے (۲۸) اوپ جندھنی نے آسُری سے (۲۹) آسُری نے بھاردواج
سے (۳۰) بھاردواج نے آتریہ سے (۳۱) آتریہ نے مانٹی سے۔ (۳۲)
مانٹی نے گوتم سے (۳۳) گوتم نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے واتسیہ سے۔ (۳۵)
واتسیہ نے شانڈلیہ سے۔ (۳۶) شانڈلیہ نے کیشوریہ کاپیہ سے۔ (۳۷)
کیشوریہ کاپیہ نے کمار ہارت سے (۳۸) کمار ہارت نے گالو سے (۳۹)
گالو نے ودربھی کونڈنیہ سے (۴۰) ودربھی کونڈنیہ نے وتسن پات بابھرو سے
(۴۱) وتسن پات بابھرو نے پنتھی سوبھر سے (۴۲) پنتھی سوبھر نے ایاسیہ
انگی رس سے (۴۳) ایاسیہ انگی رس نے آبھوتی توشٹر سے۔ (۴۴) آبھوتی
توشٹر نے وشوروپ توشٹر سے (۴۵) وشوروپ توشٹر اشونی کماروں
سے (۴۶) اشونی کماروں نے ددھیک آتھرون سے (۴۷) ددھیک آتھرون نے
اتھروا دیو سے۔ (۴۸) اتھروا دیو نے مرتیو پرادھونسن سے (۴۹) مرتیو پرادھونسن
نے پرادھونسن سے (۵۰) پرادھونسن نے ایکرشی سے (۵۱) ایکرشی نے ایکرشی
وپرچتی سے (۵۲) ایکرشی وپرچتی نے ویشٹی سے (۵۳) ویشٹی نے سنارو سے
(۵۴) سنارو نے سناتن سے (۵۵) سناتن نے سنگ سے (۵۶) سنگ
نے پرمیشٹھی سے۔ (۵۷) پرمیشٹھی نے برہم سے (۵۸) برہم سوئمبھو ہے یعنی برہم کو نمسکار ہو۔

تیسرا ادھیائے

پہلا برہمن - ۱- ملک ودیہہ کے راجہ جنک نے بڑی دکشنا والا یگیہ کیا۔ اس میں ممالک کورو اور پانچال کے بہت سے براہمن جمع ہوئے۔ راجہ کو یہ تلاش ہوئی کہ ان براہمنوں میں سے کونسا سب سے لایق بیدوت ہے۔ چنانچہ اُسنے ہزار گائیں اکھٹی کیں اور ایک ایک کے سر پہ سونے کے دس دس پاد باندھے۔

۲- اُن سے کہا کہ اے قابل تعظیم برہمنوں۔ تم میں سے جو سب سے بڑھ کر برہم گیانی ہے وہ ان گایوں کو لے جائے۔ مگر اُن میں سے کسی کا حوصلہ نہ ہُوا۔ ہاں یاگیہ ولکیہ نے اپنے ایک چیلے سے کہا کہ اے عزیز سام شروا ان گایوں کو لیجا۔ وہ جب انہیں لے گیا۔ تو برہمن خفا ہونے لگے۔ کہ یہ ہم میں اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر برہم گیانی کہتا ہے۔ ودیہہ کے راجہ جنک کا ہوتا اشول تھا۔ اس نے پوچھا کہ یاگیہ ولکیہ کیا تحقیقاً تو ہی سب میں بڑھکر برہم گیانی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ہم سب سے بڑھ کر برہم گیانی کو سر جھکاتے ہیں۔ ہاں ہمیں گایوں کی کامنا تھی۔ یہ سُنکر اشول نے اس سے سوال کرنے شروع کئے ٭

۳- اسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جب یہ سب کچھ موت کی پہنچ میں ہے تو موت سے ڈسا ہُوا ہے۔ پھر کس سادھن سے یجمان موت کی پہنچ سے نجات پاتا ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) ہوتا رتوک سے۔ آگ سے۔ بانی سے۔ تحقیقاً بانی یگیہ کی ہوتا ہے۔ جو یہ بانی ہے وہی آگ ہے اور وہی ہوتا ہے۔ یہ نجات ہے اور یہ نجات مزید ہے ٭

۴- اُسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ جبکہ یہ سب کچھ دن رات کی پہنچ میں ہے تو دن رات سے ڈسا ہوا ہے۔ پھر کس سادھن سے یجمان دن رات کی پہنچ سے نجات پاتا ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) ادھوریو سے۔ آنکھ سے۔ سورج سے۔ تحقیقاً آنکھ ہی یگیہ کی ادھوریو ہے۔ جو یہ آنکھ ہے وہی سورج ہے اور وہی ادھوریو ہے۔ یہ نجات ہے۔ یہ نجات مزید ہے ؁

۵- اسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ جبکہ یہ سب کچھ اندھیرے اور اُجیلے پندرھواڑے کی پہنچ میں ہے تو اندھیرے اور اُجیلے پندرھواڑے سے ڈسا ہوا ہے۔ پھر کس سادھن سے یجمان اندھیرے اور اُجیلے پندرھواڑے کی پہنچ سے نجات پاتا ہے (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) اُدگاتا رتوِک سے۔ ہوا سے۔ پران سے تحقیقاً پران یگیہ کا اُدگاتا ہے۔ جو یہ پران ہے وہی ہوا ہے اور وہی اُدگاتا ہے۔ یہ نجات ہے۔ یہ نجات مزید ہے ؁

۶- اسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ یہ جو بے سہارے سی خلا پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں کس سہارے سے یجمان سورگ لوک میں چڑھتا ہے (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) برہما رتوِک سے۔ من سے۔ چاند سے۔ تحقیقاً من ہی یگیہ کا برہما ہے۔ جو یہ من ہے وہی چاند ہے۔ اور وہی برہما ہے۔ یہ نجات ہے۔ یہ نجات مزید ہے

۷- اسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ آج اس یگیہ میں کتنی رچاؤں سے ہوتا ستُتی کریگا (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) تین سے (اشول نے پوچھا) کون سی تین- (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جو یگیہ سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ جنسے یگیہ کیا جاتا ہے۔ جو تیسری ہیں (اشول نے پوچھا) انسے یجمان کیا جیتتا ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جتنے ذی حیات ہیں سب کو جیت لیتا ہے ؁

۸- اُسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ آج اس یگیہ میں کتنی آہتیوں سے ادھوریو ہوم

کریگا (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جنکا شعلہ اوپر کو جلتا ہے اُن سے دیوتاؤں کو جیتتا ہے کیونکہ دیولوک اوپر درخشاں سا ہے۔ جو بہت شور کرتی ہیں اُنسے پتری لوک کو جیتتا ہے کیونکہ پتری لوک میں شور بہت ہوتا ہے۔ جنکا رُخ نیچے کی طرف ہے۔ اُنسے منشیہ لوک کو جیتتا ہے کیونکہ منشیہ لوک نیچے ہے ٭

۹- اُسنے کہا اے یاگیہ ولکیہ۔ دکھن کی طرف بیٹھا ہوا یہ برہما کتنے دیوتاؤں سے آج اس یگیہ کی رکشا کرے گا۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) ایک سے۔ (اشول نے پوچھا) کون سے ایک سے (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) من سے۔ من بے حد ہے وشوے دیوا بے حد ہیں۔ اس سے یجمان بے حد لوک جیتتا ہے ٭

۱۰- اسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ اب اس یگیہ میں اودگاتا کتنی ستوترؤں سے دیوتاؤں کی ستُتی کرے گا (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) تین سے (اشول نے پوچھا کہ) کونسی تین۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جو یگیہ سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ جن سے یگیہ کیا جاتا ہے۔ جو محض تعریفیہ ہوتی ہیں (اشول نے پوچھا کہ) اُن سے یجمان کیا جیتتا ہے ٭ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جو یگیہ سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اُن سے یہ منشیہ لوک۔ جنسے یگیہ کیا جاتا ہے اُن سے انترکش لوک۔ جو محض تعریفیہ ہیں اُن سے دیولوک یہ سُنکر اشول چپکا ہو گیا ٭

دوسرا براہمن

۱- اب اس سے جرت کارو گوترا ورت بھاگ کے بیٹے آرت بھاگ نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ کتنے گرہ ہیں اور کتنے اتی گرہ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ)

۲- تحقیقاً پران گرہ ہے۔ وہ اپان کے اتی گرہ سے پکڑا ہوا ہے۔ اپان سے ہی آدمی بُو سونگھتا ہے۔ گرہ کے معنی ہیں بند۔ اور اتی گرہ کے (بند سخت) ٭

۳- تحقیقاً بانی گرہ ہے۔ وہ نام کے اتی گرہ سے پکڑی ہوئی ہے۔ بانی سے ہی آدمی نام بولتا ہے ٭

۴- تحقیقاً زبان گرہ ہے۔ وہ ذائقے کی اتی گرہ سے پکڑی ہوئی ہے۔ زبان سے ہی آدمی ذائقوں کو جانتا ہے ٭

۵- تحقیقاً آنکھ گرہ ہے۔ وہ روپ یعنی رنگ وصورت کے اتی گرہ سے پکڑی ہوئی ہے۔ آنکھ سے ہی آدمی روپ دیکھتا ہے ÷

۶- تحقیقاً کان گرہ ہے۔ وہ آواز کے اتی گرہ سے پکڑا ہوا ہے۔ کان سے ہی آدمی آوازوں کو سنتا ہے ÷

۷- تحقیقاً من گرہ ہے۔ وہ کام یعنی خواہش کے اتی گرہ سے پکڑا ہوا ہے۔ من سے ہی آدمی کامنائیں کیا کرتا ہے ÷

۸- تحقیقاً دونوں ہاتھ گرہ ہیں۔ وہ کرم کے اتی گرہ سے پکڑے ہوئے ہیں۔ ہاتھوں سے ہی آدمی کام کیا کرتا ہے ÷

۹- تحقیقاً جلد گرہ ہے۔ وہ لمس کے اتی گرہ سے پکڑی ہوئی ہے۔ جلد سے ہی آدمی لمسوں کو جانتا ہے۔ یہ آٹھ گرہ اور اتی گرہ ہیں ÷

۱۰- اس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ یہ سب کچھ تو موت کا کھاجا ہے۔ بھلا وہ دیوتا کونسا ہے جس کا کھاجا خود موت ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) تحقیقاً آگ موت ہے۔ اور وہ خود پانی کا کھاجا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ آواگون کو جیت لیتا ہے ÷

۱۱- اُسنے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ جب یہ آدمی مرتا ہے تو اس کے پران اوپر اُٹھتے ہیں یا نہیں (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) نہیں۔ بلکہ یہیں لئے ہو جاتے ہیں۔ جسم پھول جاتا ہے اور اس میں اسطرح ہوا بھر جاتی ہے جسطرح دھونکنی دم نکلنے سے بھر جایا کرتی ہے۔ چنانچہ مردہ ہو کر سو رہتا ہے ÷

۱۲- اُس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ۔ جب یہ آدمی مرجاتا ہے تو اسے کونسی چیز نہیں چھوڑتی۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) نام۔ تحقیقاً نام بے حد ہے وشوے دیوا بے حد یا لاانتہا ہیں۔ اس سے وہ بے حد یا لاانتہا لوک جیتتا ہے ÷

۱۳- اس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جب اس مردہ آدمی کی بانی آگ میں لے

ہو جاتی ہے - پران ہوا میں - آنکھ سورج میں - من چاند میں - کان دِشاؤں یعنی اطراف میں جسم زمین میں - آتما یعنی ہردے آکاش آکاش میں - رومے بوٹیوں میں - بال درختوں میں - خون اور منی جل پانی میں جملا اس وقت یہ پرش یعنی آدمی کہاں ہوتا ہے - (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) اے عزیز آرتبھاگ ہاتھ لا - آ ہم دونوں اس بات کو سوچیں سمجھیں - اس مجمع میں ہمارے لئے موقع نہیں ہے - چنانچہ وہ دونوں اُٹھ کر باتیں کرنے لگے - جو کچھ انہوں نے کہا کرم کی نسبت کہا - اور جو کچھ تعریف کی کرم کی تعریف کی - نیک عمل سے آدمی نیک ہوتا ہے - بُرے عمل سے بد - اسکے بعد وہ جرت کارو گوتر والا آرتبھاگ خاموش ہوگیا ۔

تیسرا برہمن - ۱ - اب اُس سے لہیہ کے پوتے بھجیو نے سوال شروع کئے اور کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ طالب علمی کے زمانے میں ہم مادر دیش میں پھرتے پھراتے کپی کے بیٹے پتنچلی کے گھر پہنچے - اُس کی لڑکی پر ایک گندھرو آتا تھا - ہم نے اُس سے پوچھا تو کون ہے - اس نے کہا انگی رس کا بیٹا سدھنوا - جب ہم نے اس سے لوک لوک انت یا انجام پوچھا تو یہ بھی دریافت کیا کہ پارکشت کہاں جاتے ہیں - پارکشت کہاں جاتے ہیں - وہی اے یاگیہ ولکیہ اب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ پارکشت کہاں جاتے ہیں ۔

۲ - یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ اس گندھرو نے یہ کہا تھا - کہ تحقیقاً وہ وہاں جاتے ہیں جہاں اشومیدھ یگیہ کرنے والے جاتے ہیں (بھجیو نے پوچھا کہ) اشومیدھ یگیہ کرنے والے کہاں جاتے ہیں (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) تحقیقاً سورج جتنا بتیس دن کا سفر ہے اُتنا یہ لوک ہے - چاروں طرف اس سے دُگنے فاصلے تک یہ تھوڑی پھیلی ہوئی ہے - اور اس کے گرد اس سے دُگنے فاصلے تک سمندر پھیلا ہوا ہے - اس کے آگے چھری کی سی دھار یا مکھی کے پر کی طرح

باریک آکاش یا سوراخ ہے۔ یہاں پر نار بنکر انہیں ہوا کے حوالے کیا جاتا ہے۔ ہوا انہیں اپنی آتما میں دھارن کر کے وہاں لیجاتی ہے جہاں اشومیدھ یگیہ کرنے والے جاتے ہیں۔ اسطرح اُس گندھرو نے ہوا کی ہی تعریف کی۔ اس لئے ہوا ہی ویشٹی ہے۔ ہوا ہی سمشٹی ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ دوبارہ موت کو جیت لیتا ہے یہ سُنکر لاہیہ کا پوتا بھجیو خاموش ہو گیا ۔

چوتھا براہمن - ۱- اب اُس سے چکر کے بیٹے اُشست نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ جو ساکشات اپروکش برہم ہے اور جو آتما سب کے اندر ہے اُسے مجھے بتا۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) یہی تیرا آتما سب کے اندر ہے (اُشست نے پوچھا کہ) اے یاگیہ ولکیہ کونسا آتما سب کے اندر ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جو پران سے سانس باہر نکالتا ہے وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جو اپان سے سانس اندر کھینچتا ہے وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جو ویان سے کل جسم میں پران کے دھارے بھیجتا ہے وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جو اُدان سے پران کی دھاروں کو اوپر چڑھاتا ہے وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے ۔

۲- چکر کے بیٹے اُشست نے کہا کہ اُپدیش ایسا ہونا چاہئے جیسے یہ گائے ہے یہ گھوڑا ہے۔ پس جو ساکشات اپروکش برہم ہے اور جو آتما سب کے اندر ہے اُسے مجھے بتا۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ (اُشست نے پوچھا کہ) اے یاگیہ ولکیہ کونسا آتما سب کے اندر ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) تو بینائی کے دیکھنے والے کو نہیں دیکھ سکتا سماعت کے سُننے والے کو نہیں سُن سکتا عقل کے سوچنے والے کو نہیں سوچ سکتا۔ جاننے کے جاننے والے کو نہیں جان سکتا۔ یہی تیرا آتما سب کے اندر ہے۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فانی ہے۔ وہ یہ سُنکر چکر کا بیٹا اُشست خاموش ہوگیا۔

پانچواں براہمن۔ ۱۔ اب اُس سے کُشیتک کے بیٹے کہول نے سوال کیا اور کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جیسا کشاکشاند ایہ پرتکش برہم ہے اور جو آتما سب کے اندر ہے اُسے مجھے بتا۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے (اُس نے پوچھا کہ) اے یاگیہ ولکیہ کونسا آتما سب کے اندر ہے۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) جو بھوک پیاس شوک موہ ضعیفی اور موت سے پرے ہے تحقیقاً اُسی آتما کو جان کر برہمن لوگ بیٹے کی ہوس دولت کی ہوس اور لوک کی ہوس ترک کرکے بھیک مانگتے پھرا کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی ہوس ہے وہی دولت کی ہوس ہے اور جو دولت کی ہوس ہے وہی لوک کی ہوس ہے۔ کیونکہ یہ تینوں ہوسیں ہی ہیں۔ اسواسطے براہمن کو چاہیئے کہ عالم بنکر (برہم پدّ پاکے) بل میں قیام کرے۔ بل اور علم پورا کرکے مُنی بنکر رہے۔ جو مَون ہے اور جو مَون نہیں ہے دونوں کو پورا کرکے آدمی براہمن بنتا ہے۔ بھلا براہمن کس سادھن سے بنتا ہے اسی سادھن سے بنتا ہے اور اُسی ایک حال میں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اور جو کچھ ہے وہ فانی ہے۔ یہ سُنکر کُشیتک کا بیٹا کہول خاموش ہوگیا ✤

چھٹا براہمن۔ ۱۔ اب اُس سے واچکنو کی بیٹی گارگی نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ یہ جو سب کچھ پانی میں اوت پروت ہے بھلا خود پانی کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ) اے گارگی ہوا میں۔ بھلا ہوا کس میں پروئی ہوئی ہے۔ اے گارگی سورج لوکوں میں۔ بھلا سورج لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اے گارگی چندر لوکوں میں۔ بھلا چندر لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اے گارگی اندر لوکوں میں۔ بھلا اندر لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اے گارگی پرجاپتی لوکوں میں۔ بھلا پرجاپتی لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اے

اے گارگی یہ ہم لوکوں میں۔ بھلا یہ ہم لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں۔ (اس پر یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) اے گارگی سوال کی حد سے باہر سوال نہ کر۔ ورنہ تیرا سر گر جائیگا۔ جو دیوتا سوال کی حد سے باہر ہے تو اُس کے متعلق سوال کرتی ہے۔ (بس بس) اے گارگی سوال کی حد سے باہر سوال نہ کر یہ سُنکر واچکنو کی بیٹی گارگی خاموش ہو گئی ٭

ساتواں براہمن

۱ - اب اُس سے ارُن کے بیٹے اُدّالک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ہم مدر دیش میں کپی کے بیٹے پتنچل کے گھر وید کا کرم کانڈ پڑھتے تھے۔ اُس کی بیوی پر ایک گندھرو آتا تھا۔ ہم نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اُس نے اپنا نام اتھروَن کا بیٹا کبندھ بتایا اور کپی کے بیٹے پتنچل اور ہم طالب علموں کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کاپیہ کیا تو اُس سوتر کو جانتا ہے جس میں یہ لوک پرلوک اور تمام چیزیں قایم ہیں۔ پتنچل نے کہا کہ مہاراج میں تو نہیں جانتا۔ پھر اُس نے کپی کے بیٹے پتنچل اور ہم طالب علموں کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کاپیہ کیا تو اُس انتریامی کو جانتا ہے جو اس لوک پرلوک اور تمام چیزوں پر اندر سے حکومت کرتا ہے ٭

۲ - تو اُس نے کہا کہ اے گوتم تحقیقاً ہوا وہ سوتر ہے جس میں یہ لوک پرلوک اور تمام چیزیں گُتھی ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے اے گوتم مُردہ آدمی کو کہتے ہیں کہ اسکے اعضا ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ ہوا کے سوتر سے ہی بندھے ہوئے تھے۔ (یہ سُنکر اُدّالک بولا کہ) یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ اب انتریامی کو بتا ٭

۳ - جو پرتھوی میں رہتا ہوا پرتھوی کے اندر ہے جسکو پرتھوی نہیں جانتی۔ جسکا پرتھوی جسم ہے۔ جو پرتھوی کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ٭

۴ - جو پانی میں رہتا ہوا پانی کے اندر ہے۔ جسکو پانی نہیں جانتے۔ جسکا پانی جسم

ہیں۔ جو پانیوں کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۵۔ جو آگ میں رہتا ہؤا آگ کے اندر ہے جس کو آگ نہیں جانتی جس کا آگ جسم ہے۔ جو آگ کو اندر سے یمن کرتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۶۔ جو خلا میں رہتا ہؤا خلا کے اندر ہے جس کو خلا نہیں جانتی جس کا خلا جسم ہے۔ جو خلا کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۷۔ جو ہوا میں رہتا ہؤا ہوا کے اندر ہے جس کو ہوا نہیں جانتی جس کا ہوا جسم ہے۔ جو ہوا کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۸۔ جو دیولوک میں رہتا دیولوک کے اندر ہے۔ جسکو دیولوک نہیں جانتا جسکا دیولوک جسم ہے۔ جو دیولوک کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۹۔ جو سورج میں رہتا ہؤا سورج کے اندر ہے۔ جسکو سورج نہیں جانتا جس کا سورج جسم ہے۔ جو سورج کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۱۰۔ جو اطراف میں رہتا ہؤا اطراف کے اندر ہے جسکو اطراف نہیں جانتیں جسکا اطراف جسم ہیں۔ جو اطراف کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۱۱۔ جو چاند تاروں میں رہتا ہؤا چاند تاروں کے اندر ہے۔ جسکو چاند تارے نہیں جانتے جسکا چاند تارے جسم ہیں۔ جو چاند تاروں کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۱۲۔ جو آکاش میں رہتا ہؤا آکاش کے اندر ہے۔ جسکو آکاش نہیں جانتا جسکا آکاش جسم ہے۔ جو آکاش کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۱۳۔ جو اندھیرے میں رہتا ہؤا اندھیرے کے اندر ہے۔ جسکو اندھیرا نہیں جانتا۔ جس کا اندھیرا جسم ہے۔ جو اندھیرے کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ÷

۱۴ - جو اُجالے میں رہتا ہوا اُجالے کے اندر ہے۔ جسکو اُجالا نہیں جانتا جسکا اُجالا جسم ہے۔ جو اُجالے کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۵ - جو تمام بھوتوں میں رہتا ہوا تمام بھوتوں کے اندر ہے۔ جس کو تمام بھوت نہیں جانتے۔ جسکا تمام بھوت جسم ہیں۔ جو تمام بھوتوں کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۶ - جو ناک میں رہتا ہوا ناک کے اندر ہے۔ جسکا ناک جسم ہے۔ جو ناک کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۷ - جو گویائی میں رہتا ہوا گویائی کے اندر ہے۔ جس کو گویائی نہیں جانتی جسکا گویائی جسم ہے۔ جو گویائی کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۸ - جو آنکھ میں رہتا ہوا آنکھ کے اندر ہے۔ جسکو آنکھ نہیں جانتی جسکا آنکھ جسم ہے۔ جو آنکھ کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۱۹ - جو کان میں رہتا ہوا کان کے اندر ہے۔ جسکو کان نہیں جانتا۔ جسکا کان جسم ہے۔ جو کان کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۰ - جو من میں رہتا ہوا من کے اندر ہے۔ جسکو من نہیں جانتا۔ جس کا من جسم ہے۔ جو من کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۱ - جو جلد میں رہتا ہوا جلد کے اندر ہے۔ جسکو جلد نہیں جانتی جس کا جلد جسم ہے۔ جو جلد کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۲ - جو گیان میں رہتا ہوا گیان کے اندر ہے۔ جسکو گیان نہیں جانتا۔ جسکا گیان جسم ہے۔ جو گیان کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے ۞

۲۳ - جو بیج میں رہتا ہوا بیج کے اندر ہے۔ جس کو بیج نہیں جانتا۔ جسکا بیج جسم ہے۔ جو بیج کو اندر سے یمن کرتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ یہ دیکھا

نہیں جاتا دیکھتا ہے۔ سُنا نہیں جاتا سُنتا ہے۔ سوچا نہیں جاتا سوچتا ہے۔ جانا نہیں جاتا جانتا ہے۔ اس سے الگ کوئی اور دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس سے الگ اور کوئی سُننے والا نہیں ہے۔ اس سے الگ کوئی اور جاننے والا نہیں ہے۔ یہ تیرا آتما انترجامی امرت ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ فانی ہے۔ یہ سُنکر اُرن کا بیٹیا ادالک خاموش ہوگیا ؎

آٹھواں براہمن - ۱- اب واچکنو کی بیٹی نے کہا کہ اے برہمنو! مہاراج ہوشیار ہو جاؤ۔ میں اس سے دو سوال اور پوچھونگی۔ اگر اس نے اُن کے جواب دیدیئے تو تم میں سے کوئی اس برہم وادی کو جیت نہیں سکیگا (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) پوچھ گارگی ؎

۲- وہ بولی کہ اے یاگیہ ولکیہ جسطرح کاشی یا بدیہہ نگر کا چھلبال راج کمار اُترے ہوئے چلّے کو کمان پر چڑھا کر دشمنوں کے چھیدنے والے دو تیروں کو لے کر کھڑا ہو۔ اسی طرح میں دو سوالوں کو لیکر تیرے سامنے کھڑی ہوئی ہوں۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) گارگی پوچھ ؎

۳- اُس نے کہا کہ جو دیُولوک سے اوپر ہے۔ پرتھوی سے نیچے ہے۔ دیُولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ اور جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ کس میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ؎

۴- یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ جو دیُولوک سے اوپر ہے۔ پرتھوی سے نیچے ہے دیُولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ اور جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے وہ آکاش میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ؎

۵- اُس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تجھے نمسکار ہو۔ تو نے مجھے یہ رمز بتایا اب دوسرا سوال سُن (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) پوچھ گارگی ؎

۶- اُس نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ- جو دیُولوک سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے جو دیُولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا

ہے۔ وہ کس میں اوت پروت یعنی پرویا ہوا ہے ٭

۷- یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ جو دیولوک سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو دیولوک اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جسے ماضی حال استقبال سب کچھ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ آکاش میں اوت پروت ہے ٭

۸- اس نے کہا کہ اے گارگی براہمن اسے اکشر یعنی غیر فانی کہتے ہیں۔ یہ نہ کثیف ہے۔ نہ لطیف ہے۔ نہ عریض ہے۔ نہ طویل ہے۔ نہ سرخ ہے۔ نہ چکنا ہے۔ بے سایہ ہے۔ بے تاریکی ہے۔ بے ہوا ہے۔ بے آکاش ہے۔ بے تعلق ہے۔ بے ذائقہ ہے۔ بے بو ہے۔ بے آنکھ ہے۔ بے کان ہے۔ بے بانی ہے۔ بے من ہے۔ بے روشنی ہے۔ بے منہ ہے۔ بے اندازہ ہے۔ بے اندر ہے۔ بے باہر ہے۔ یہ کچھ نہیں کھاتا۔ اس کو کوئی نہیں کھاتا ٭

۹- اے گارگی اس اکشر کے حکم میں سورج چاند جکڑے ہوئے رہتے ہیں۔ اے گارگی اس اکشر کے حکم میں آسمان و زمین جکڑے ہوئے رہتے ہیں ٭

۱۰- اے گارگی اس اکشر کو نہ جان کر جو اس دنیا میں بہت برسوں تک بھی ہوم کرتا ہے۔ یگیہ کرتا ہے۔ تپ کرتا ہے۔ اُس کا پھل خاتمے والا ہی ہوتا ہے۔ اے گارگی اس اکشر کو جانے بغیر جو اس دنیا سے کوچ کرتا ہے وہ قابل رحم ہے۔ اور جو اس اکشر کو جان کر اس دنیا سے کوچ کرتا ہے وہ براہمن ہے ٭

۱۱- اے گارگی یہ اکشر نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا ہے۔ نہ سُنا ہوا سُننے والا ہے۔ نہ منن کیا ہوا منن کرنے والا ہے۔ نہ بگیان کیا ہوا بگیان کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی دیکھنے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی سُننے والا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی بگیان کرنے والا ہے۔ اے گارگی تحقیقاً اس اکشر میں آکاش اوت پروت ہے ٭

۱۲- وہ بولی کہ اے مہاتما براہمنو- پس اسی بات کو بڑا مانو کہ تم اس سے نمسکار کرکے چھوٹ جاؤ- تم میں سے کوئی اس برہم وادی کو نہیں جیت سکیگا۔ یہ کہہ کر واچکنو کی بیٹی چپ ہو گئی ۔

نواں براہمن - ا- اب اُس سے بارگڈھ شاکلیہ نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ دیوتا کتنے ہیں (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) انکی تعداد نوید سے جانی جاتی ہے۔ یعنی جتنے نوِد شستر کے منتروں میں بنائے گئے ہیں- تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار (کل تین ہزار تین سو چھ) اس نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں- تینتیس- اُسنے کہا ہاں- اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں- دو- اُسنے کہا ہاں- اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں- ڈیڑھ- اُسنے کہا ہاں- اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں- ایک- اُسنے کہا ہاں- یہ تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار کون سے ہیں ۔

۲- (یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ) یہ انکی مہما یعنی عظمت ہے- دیوتا تینتیس ہی ہیں شاکلیہ نے پوچھا کون سے تینتیس- یاگیہ ولکیہ نے کہا آٹھ وسو- گیارہ رُودر- بارہ سورج۔ یہ اکتیس ہوئے- ایک اندر اور ایک پرجاپتی ملاکر تینتیس ہوگئے ۔

۳- شاکلیہ نے پوچھا کہ وسو کون سے ہیں- یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ آگ- پرتھوی- ہوا- انترکش یعنی خلا- سورج- دیولوک- چاند اور تارے- یہ آٹھ وسو ہیں اور چونکہ یہ کل کائنات انہیں میں قیام رکھتی ہے- اسواسطے انہیں وسو یا نواس ستھان کا نام دیا جاتا ہے ۔

۴- رُودر کتنے ہیں- یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ گیارہ- دس تو اس پُرش میں پران ہیں اور ایک من- جب یہ جسم سے نکلتے ہیں تو رُلاتے ہیں- اور چونکہ رُلاتے ہیں اس واسطے رُودر کہلاتے ہیں ۔

۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ سورج کتنے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ بارہ ہیں یعنی
برس کے بارہ مہینے۔ یہی اس سب کو لیکر چلتے ہیں۔ اور چونکہ اس سب کو لیکر چلتے
ہیں اس واسطے آدتیہ کہلاتے ہیں ✤

۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ کون اندر ہے اور کون پرجاپتی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب
دیا کہ گرجتا بادل اندر ہے اور یگیہ پرجاپتی۔ اُسنے پوچھا گرجتا کون ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے
جواب دیا کہ بجلی۔ پھر اس نے پوچھا یگیہ کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ پشو یعنی جانور ✤
۔ شاکلیہ نے پوچھا کونسے چھ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ اگنی۔ پرتھوی۔ ہوا۔ انترکش۔ سورج۔ دیکھنا
۸۔ شاکلیہ نے پوچھا کون سے تین۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ تین لوک۔ ان میں
ہی تمام دیوتا رہتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ کون سے دو۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ان اور
پران۔ پھر پوچھا کہ کون سا ڈیڑھ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہ جو پاک کرتا ہے ✤
۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ پاک کرنے والا تو ایک رہا۔ اسے ڈیڑھ کیسے کہتے
۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اس میں سب بڑھتے ہیں اسواسطے یہ ایک ہے
پھر کر ڈیڑھ ہے۔ شاکلیہ نے پھر پوچھا کہ وہ ایک دیوتا کونسا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے
کہا کہ پران۔ یہی برہم کہلاتا ہے ✤

۱۰۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے جو اُس پُرش کو
جانتا ہے جسکا جسم زمین ہے۔ لوک یا سادھن آگ ہے۔ من جوتی ہے
اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے
پرم آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ شریر ہے جو جسم کا تعلق رکھتا
ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا امرت ✤
۱۱۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اُس پُرش کو
جانتا ہے جس کا جسم کام ہے۔ ہردے سادھن ہے۔ من جوتی ہے اور تمام

آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے کو جانتا ہوں
جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو کام سے پُرش ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا عورتیں

۱۲۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اس پُرش کو
جانتا ہے جس کا جسم روپ ہیں۔ سادھن آنکھ ہے۔ من جوتی ہے۔
تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے
پرم آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو سورج میں پُرش
ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا ستیہ

۱۳۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اُس
پُرش کو جانتا ہے جس کا جسم آکاش ہے۔ سادھن کان ہے من جوتی ہے
اور تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام
آتماؤں کے پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو شبد کا
جواب دیتا ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا۔ دشائیں سمت

۱۴۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ۔ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اُس پُرش کو
جانتا ہے جس کا جسم اندھیرا ہے۔ ہردے سادھن ہے۔ من جوتی ہے۔ اور
تمام آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم
آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو چھایا روپ پُرش
ہے۔ اے شاکلیہ پوچھ کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا موت۔

۱۵۔ شاکلیہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے جو اُس پُرش کو
جانتا ہے جس کا جسم روپ ہیں۔ سادھن آنکھ ہے۔ من جوتی ہے۔ اور تمام
آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے
پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو آئینے میں پُرش ہے۔ اے شاکلیہ

...کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا پران ۔

۱۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے جو اس پُرش کو ...تا ہے۔ جسکا جسم پانی ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من جوتی ہے اور تمام آتماؤں کا ...آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم آشرے پُرش ...جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو پانی میں پُرش ہے۔ اے شاکلیہ ...بتا کہ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا ورُن ۔

۱۔ شاکلیہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ جاننے والا وہ کہلاتا ہے۔ جو اُس پُرش ...جانتا ہے۔ جسکا جسم ویرج ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من جوتی ہے۔ اور تمام ...آتماؤں کا پرم آشرے ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میں اس تمام آتماؤں کے پرم ...آشرے پُرش کو جانتا ہوں۔ جیسے تو نے کہا۔ یہ وہی ہے جو پُتر مے پُرش ہے۔ ...اے شاکلیہ پوچھ اس کا دیوتا کون ہے۔ پھر کہا پرجاپتی

۱۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے شاکلیہ تجھے ان برہمنوں نے آگ اٹھانے کا ہتھیار ...بنا رکھا ہے ۔

۱۔ شاکلیہ بولا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو جو ان کورو اور پانچال کے برہمنوں میں ...سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر بولتا ہے سو کون سے برہم کو جانتا ہے۔ یاگیہ ...ولکیہ نے کہا کہ میں دِشاؤں یعنی اطراف کو اُن کے دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں ...یعنی جائے قیام کے ساتھ جانتا ہوں۔ شاکلیہ بولا کہ اگر تو دشاؤں کو اُن کے ...دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں کے ساتھ جانتا ہے تو بتا ۔

۲۰۔ اس شرقی سمت میں تو کون سے دیوتا والا ہے۔ یعنی تیرا کونسا دیوتا ...ہے۔ سورج۔ یہ سورج کس میں قیام رکھتا ہے۔ آنکھ میں۔ آنکھ کا قیام کس میں ...ہے۔ شکلوں میں۔ کیونکہ آنکھ سے آدمی شکلوں کو دیکھتا ہے۔ یہ شکلیں کس میں

قایم ہیں - ہردے یا قلب میں - قلب سے ہی آدمی شکلوں کو جانتا ہے - قلب میں ہی شکلوں کا قیام ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ÷

۲۱ - اس سمت جنوبی میں تیرا دیوتا کون ہے - یم راج - یہ یم راج کس میں قیام رکھتا ہے - یگیہ میں - یگیہ کا قیام کس میں ہے - دکشنا میں - دکشنا کس میں قایم ہے - شردھا میں - جب آدمی شردھا کرتا ہے تو ہی دکشنا دیتا ہے - اسواسطے شردھا میں دکشنا قایم ہے - شردھا کا قیام کس میں ہے - ہردے یا قلب میں - قلب سے شردھا کو جانتا ہے - قلب میں ہی شردھا کا قیام ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ÷

۲۲ - اس سمت مغربی میں تیرا دیوتا کون ہے - ورن - یہ ورن کس میں قیام رکھتا ہے - پانی میں - پانی کا قیام کس میں ہے - ویرج میں - ویرج کس میں قایم ہے - ہردے یا قلب میں - اسواسطے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ قلب سے نکلا - قلب میں بنا ہے - پس ویرج کا قیام قلب میں ہی ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ÷

۲۳ - اس سمت شمالی میں تیرا دیوتا کون ہے - سوم - یہ سوم کس میں قیام رکھتا ہے - ویکشا یعنی یگیہ کرنے کی نیت میں - ویکشا کا قیام کس میں ہے - قلب میں کیونکہ قلب سے ہی آدمی ستیہ کو جانتا ہے - قلب میں ہی ستیہ کا قیام ہے - شاکلیہ بولا کہ ہاں یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ÷

۲۴ - اس قطبی سمت میں تیرا دیوتا کون ہے - اگنی - اس اگنی کا کس میں قیام ہے - پانی میں - پانی کا کس میں قیام ہے - قلب میں - قلب یا ہردے کا کس میں قیام ہے ÷

۲۵ - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے پریت - اگر تو ہردے کو ہمارے جسم سے علیحدہ

مانے اور اگر قلب جسم سے علیحدہ ہو تو اس کو کتے کھا جائیں۔ یا پرند پھاڑ ڈالیں۔

۲۶۔ شاکلیہ نے پوچھا کہ تیرا اور آتما کا کس میں قیام ہے۔ پران میں۔ پران کا کس میں قیام ہے۔ اپان میں۔ اپان کا کس میں قیام ہے۔ ویان میں۔ ویان کا کس میں قیام ہے۔ اُدان میں۔ اُدان کا کس میں قیام ہے۔ سمان میں۔ یہ ہی نیتی نیتی آتما ہے۔ بے گرفت ہے اس لئے پکڑا نہیں جاتا ہے۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے۔ اس لئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے۔ اسلئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ ہے۔ اس لئے تکلیف نہیں اُٹھاتا۔ ناش نہیں ہوتا۔ یہ آٹھ جسم۔ آٹھ لوک۔ یا سادھن۔ آٹھ دیوتا۔ اور آٹھ پُرش ہیں۔ جو ان آٹھ پیشوں کو تفہیم کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ سمجھ کر اور پرے کے لحاظ سے ایک جان کر ان سے گزر جاتا ہے۔ اُس اپنشدوں میں بتائے پُرش کو میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ اگر مجھ سے نہ کہیگا تو سر گر جائیگا۔ شاکلیہ نہ بتا سکا۔ اسکا سر گر گیا۔ اور اسکی ہڈیاں چور اور چیز سمجھکر لے گئے۔

۲۷۔ اب یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ براہمنوں مہاراج۔ جو کوئی چاہے مجھ سے سوال کرے یا سب کریں۔ یا جو چاہے میں اس سے کچھ پوچھوں یا سب سے پوچھوں۔ اس پر اُن براہمنوں کی ذرا بھی ہمت نہ ہوئی۔ پھر اس نے ان سب سے مندرجہ ذیل شلوکوں میں سوال کئے

۱۔ جیسا ایک بڑا بھاری درخت ہوتا ہے ویسا ہی سچ مچ انسان ہے۔ اُس کے بال پتے ہیں اور کھال باہر کی چھال۔

۲۔ کھال سے خون یوں جاری ہوتا ہے جسطرح چھال سے رس۔ اسی لئے زخمی انسان سے لہو اسطرح بہا کرتا ہے جسطرح رس کاٹے ہوئے درخت میں سے نکلتا ہے

۳۔ گوشت گودے کے ٹکڑے۔ نسیں ریشے۔ ہڈیاں اندر کی لکڑیاں اور مغز

استخوان مغز ہے ÷

۴- کٹا ہُوا درخت جڑ سے پھر نیا ہو کر اُگ آتا ہے۔ اسیطرح موت سے کاٹا ہُوا درخت جسم کس جڑ سے اُگتا ہے ÷

۵- جو بیرج سے مت کہو۔ کیونکہ وہ تو جیتے جاگتے آدمی میں ہوتا ہے۔ مگر درخت مرنے کے پیچھے دانے سے تمام و کمال پیدا ہوجاتا ہے ÷

۶- اگر جڑ سے کٹ جائے تو درخت پھر نہیں اُگا کرتا۔ انسان موت سے کاٹا جاکر بھلا کس جڑ سے پھر پیدا ہوتا ہے ÷

۷- پیدا ہوکر یہ پھر پیدا نہیں ہوا کرتا۔ بس سوال یہی رہا کہ اسے پھر پیدا کون کرتا ہے۔ برہم گیان اور آنند روپ ہے۔ دان کرنے والے کا پرم استھان ہے۔ اور اُس شخص کا جو برہم میں قیام رکھتا ہے اور اُسے جانتا ہے ÷

چوتھا ادھیائے

پہلا کھنڈ ۱- ودیہہ نگر کا راجہ جنک سنگھاسن پر بیٹھا تھا کہ یاگیہ ولکیہ آیا۔ راجہ نے پوچھا کہو یاگیہ ولکیہ کس غرض سے آئے۔ گئوؤں کی چاہنا سے یا دقیق سوالوں کے جواب دینے کی غرض سے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ دونوں غرضوں سے ÷

۲- جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سنا۔ راجہ نے کہا کہ شِلنی کے بیٹے جتوا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً بانی برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہُوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہُوا کرتا ہے۔

سو شِلنی کے بیٹے نے تجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً بانی برہم ہے۔ بے شک نہ بولنے والے یعنی گونگے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اُسنے تجھے اس بانی کا جسم اور پرتشٹھا یعنی جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ بانی ہی اسکا جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ پرگیا یعنی علم کے نام سے اس کی اُپاسنا کرنی چاہیے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ کس میں علم پایا گیا پنا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی بانی۔ تحقیقاً بانی سے ہی دوست جانا جاتا ہے۔ اور رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروانگی رس۔ اتہاس۔ پوران بدّیا۔ اُپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انو ویاکھیان۔ ویاکھیان۔ یگیہ کے متعلق دھرم۔ ہوم۔ کھایا۔ پیا۔ یہ لوک۔ پرلوک۔ اور تمام چیزیں بانی سے ہی جانی جاتی ہیں۔ اے راجہ بانی ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر بانی کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو بانی نہیں چھوڑتی۔ تمام چیزیں اسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ یہ بہہ بگمر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دئیے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہیے ؛

۳۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ شلبو کے بیٹے اُدنک نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً پران برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے شلبو کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً پران برہم ہے۔ بے شک بے پران آدمی کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اس نے تجھے اس پران کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد

ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہی پران جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور پیارے کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ پیارا پن کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی پران۔ یقیناً پران ہی کے لئے آدمی غیر مستحقوں کو یگیہ کراتا ہے۔ نہ لینے کے لایق چیزیں لیتا ہے۔ اور جس طرف موت کا خوف ہوتا ہے۔ اسطرف بھی جاتا ہے۔ اے راجہ پران ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر پران کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو پران نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فایدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عقیدہ تھا کہ بنا مکمل تعلیم دئیے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہئے ؛

۴۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سُنا۔ راجہ نے کہا کہ بارشن کے بیٹے برکو نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً آنکھ برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے بارشن کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً آنکھ برہم ہے۔ بے شک بے آنکھ کے آدمی یعنی اندھے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اسنے تجھے اس آنکھ کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ یہی آنکھ جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور ستیہ کے نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ ستیہ کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی آنکھ۔ تحقیقاً آنکھ سے دیکھتے ہوئے ہی آدمی کو کہا کرتے ہیں کہ تو نے دیکھا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ ہاں دیکھا یہی ستیہ

ہوتا ہے۔ اے راجہ آنکھ ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جانکر آنکھ کی اپاسنا کرتا ہے۔ اسکو آنکھ نہیں چھوڑتی۔ تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ اور وہ دیوتا ہوکر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دیئے چیلے سے کچھ نہیں لینا چاہیئے ❊

۵۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سنا۔ راجہ نے کہا کہ بھرد واج گوتر کے گردبھی وبہیت آچاریہ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً کان برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے بھاردواج نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً کان برہم ہے۔ بے شک بے کان کے آدمی یعنی بہرے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اسنے تجھے اس کان کا جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی کان۔ اسی وجہ سے اے راجہ آدمی تحقیقاً جسطرف جاتا ہے اُس طرف یعنی دشا کی حد نہیں پاتا۔ دشا اننت ہے اور یہ دشا ہی کان ہے۔ پس اے راجہ کان ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جانکر کان کی اپاسنا کرتا ہے۔ کان اُسے نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیوتا ہوکر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ بدیہہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دیئے

چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہیئے ❊

۶۔ جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سنا۔ راجہ نے کہا کہ جابال کے بیٹے ستیہ کام نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً من برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ ماں باپ

اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہوا کرتا ہے۔ سو تجھے
جابال کے بیٹے نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً من برہم ہے۔ بے من کے آدمی یعنی بے سمجھ
بچارنے والے کو کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اس نے تجھے اس من کا جسم اور جائے قیام
بھی بتائی۔ جنک نے کہا یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر اے راجہ یہ تو
برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے
کہا کہ یہی من جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ اور آنند کے نام سے اسکی اُپاسنا
کرنی چاہیے۔ جنک نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ آنند پنا کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے
کہا کہ اے راجہ یہی من۔ من سے ہی تحقیقاً مرد عورت کی کامنا کرتا ہے۔ اور
اس میں آپ جیسا بیٹا پیدا کرتا ہے۔ پس اے راجہ من ہی پرم برہم ہے۔
جو اس طرح جان کر من کی اُپاسنا کرتا ہے۔ من اُسے نہیں چھوڑتا۔ تمام
چیزیں اُسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیوتا ہو کر دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ ودیہہ
نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔
یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا عہد تھا کہ بنا مکمل تعلیم دئے چیلے سے
کچھ لینا نہیں چاہیے ٭

۷ - جو کچھ تجھے کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھے سنا۔ راجہ نے کہا کہ شکل کے بیٹے
ودگدھ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً قلب یا ہردے برہم ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے
کہا کہ ماں باپ اور گورو سے تعلیم پایا ہوا آدمی جو کچھ بتایا کرتا ہے وہ ٹھیک ہوا
کرتا ہے۔ سو تجھے شاکلیہ نے یہ بتایا ہے کہ تحقیقاً ہردے برہم ہے۔ بے
ہردے کے آدمی کو بھلا کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں اس نے تجھے اس ہردے کا
جسم اور جائے قیام بھی بتائی۔ جنک نے کہا کہ یہ تو نہیں بتائی۔ یاگیہ ولکیہ بولا کہ پھر
اے راجہ یہ تو برہم کا ایک پاد ہوا۔ جنک نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو مجھے بتا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا

کہ اے راجہ یہی ہردے جسم ہے۔ آکاش جائے قیام ہے۔ ستھتی یعنی قیام کے
نام سے اسکی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ جنک نے کہا کہ قیام کیا ہے۔ یاگیہ
ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہی ہردے ہی تحقیقاً سب چیزوں کی جائے
قیام ہے۔ ہردے میں ہی سب چیزیں قیام پذیر ہوا کرتی ہیں۔ پس اے
راجہ ہردے ہی پرم برہم ہے۔ جو اسطرح جان کر ہردے کی اُپاسنا کرتا ہے
ہردے اُسے نہیں چھوڑتا۔ تمام چیزیں اُسے نذرانہ پہنچاتی ہیں۔ دیوتا ہو کر
دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ یہ سن کر ودیہ نگر کا راجہ جنک بولا کہ ہاتھی سا سانڈ اور
ہزار گائیں میں تجھے دیتا ہوں۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ میرے باپ کا یہ کہنا تھا
کہ بنا مکمل تعلیم دئے چیلے سے کچھ لینا نہیں چاہئے ۔

دوسرا برہمن ۱ - ودیہ نگر کا راجہ جنک سنگھاسن سے اُتر کر بولا اے یاگیہ ولکیہ
تجھے نمسکار ہے مجھے گیان سکھا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ جسطرح کوئی بڑے بھاری
سفر پر جاتا ہے تو رتھ یا کشتی لیتا ہے۔ اسیطرح ان اُپنشدوں سے تو یکسو قلب ہوا
ہے۔ پھر اسطرح قابل تعظیم اور صاحب زر ہو کر وید پڑھ کر اور اُپنشد سنکر یہاں سے
چھوٹ کر تجھے کہاں جانا ہے۔ جنک نے کہا کہ مہاراج مجھے معلوم نہیں کہاں جاؤنگا۔
یاگیہ ولکیہ نے کہا میں تجھے بتاتا ہوں جہاں جانا ہے۔ جنک نے کہا بتائیے مہاراج

۲ - یہ جو داہنی آنکھ میں پُرش ہے اسکا نام اندھ یعنی پرکاشمان ہے۔ اندھ
ہوتے ہوئے پروکش سے اس کو اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتاؤں کو مخفی نام پیارا
ہوتا ہے۔ ظاہر ناموں کے مخالف ہیں ۔

۳ - جو بائیں آنکھ میں پُرش ہے وہ اسکی رانی وِراٹ ہے۔ ان کے ملنے کی جگہ
ہردے کا آکاش ہے۔ ان کا ان یا غذا ہردے کے اندر کا سرخ گولا ہے۔ یہ جو
ہردے کے اندر جال سا تنا ہوا ہے ان کا اوڑھنا ہے۔ یہ جو ہردے میں سے

ناڑی اوپر اُٹھتی ہے انکے باہر جانے کا راستہ ہے جسطرح بال کا ہزارواں حصہ
باریک ہوتا ہے اسطرح کی ہِتا نام ناڑیاں ہردے کے اندر ہیں - ان سے غذا
اندر پہنچتی ہے - اس واسطے تیجس وشو کے مقابلے میں بہتر ہی لطیف غذا کھانیوالا ہے

۴ - اس کی مشرقی طرف مشرق میں جانے والے پران ہیں - جنوبی طرف جنوب
میں جانے والے - مغربی طرف مغرب میں جانے والے - شمالی طرف شمال میں جانے
والے - اونچی طرف اونچے جانے والے - نیچی طرف نیچے جانے والے - سب طرف سب
طرف جانیوالے - یہ نیتی نیتی آتما ہے - بے گرفت ہے اس لئے پکڑا نہیں جاتا -
بے ٹوٹ پھوٹ ہے اسلئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں - بے لوث ہے - اس لئے ملوث
نہیں ہوتا - بندھ سے آزاد ہے - اس لئے تکلیف نہیں پاتا - اسکا ناش نہیں
ہوتا - اے جنک تو ابھے پد یعنی بے خوفی کو پہنچ گیا - اس پر بدیہہ نگر کے راجہ جنک نے
کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ تو بھی ابھے پد کو پہنچے جو ہمیں اس کا گیان دیتا ہے - تجھے نمسکار ہو -
یہ بدیہہ کا ملک اور یہ میں سب تیرے ہیں ۔

تیسرا براہمن - ۱ - بدیہہ نگر کے راجہ کے پاس یاگیہ ولکیہ آیا - آیا یہ سوچ کر تھا
کہ کچھ بولوں گا نہیں - مگر اگنی ہوتر کے بارے میں دونوں کی کچھ گفتگو ہوئی - یاگیہ
ولکیہ نے جنک کو بر دان دیا - اُسنے یہ بر مانگا کہ جا ہے جتنے سوال پوچھ لیا کروں -
یاگیہ ولکیہ نے منظور کر لیا - چنانچہ جنک نے پوچھا ۔

۲ - اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی ہے - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ
سورج جوتی ہے - سورج روپ جوتی سے بیٹھتا اُٹھتا ہے - چلتا پھرتا ہے - کام
کاج کرتا ہے - اور پھر واپس آجاتا ہے - راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ۔

۳ - سورج جب غروب ہو جاتا ہے تو اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی
ہوتی ہے - یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ چاند اس کی جوتی ہوتی ہے - چاند روپ جوتی سے

یہ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؎

۴۔ سورج جب غروب ہوجاتا ہے۔ اور چاند چھپ جاتا ہے۔ تو اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ آگ اسکی جوتی ہوتی ہے۔ آگ روپ جوتی سے یہ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؎

۵۔ جب سورج غروب ہوجاتا ہے۔ چاند چھپ جاتا ہے۔ اور اگنی شانت ہوجاتی ہے۔ تو اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ بانی جوتی ہوتی ہے۔ بانی روپ جوتی سے یہ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ اس واسطے اے راجہ جہاں ہاتھ نہیں جانا جاتا اور وہاں آواز اُٹھتی ہے۔ تو یہ پُرش پہنچ جاتا ہے۔ راجہ نے کہا اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے ؎

۶۔ جب سورج غروب ہوجاتا ہے۔ چاند چھپ جاتا ہے۔ اگنی شانت ہوجاتی ہے۔ اور آواز نہیں آتی تو اے یاگیہ ولکیہ اس پُرش کی کونسی جوتی ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ اے راجہ آتما ہی اس کی جوتی ہوتی ہے۔ آتما روپ جوتی سے یہ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے ؎

۷۔ راجہ نے پوچھا کہ اے یاگیہ ولکیہ کون سا آتما۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ یہ جو گیان مے پرانوں میں ہردے کے اندر گیان سروپ پُرش ہے۔ یہی گیان بنکر دونوں لوکوں میں پھرتا ہے۔ گویا سوچتا بھی ہے اور حرکت بھی کرتا ہے۔ یہی خواب بنکر اس دنیا اور اس کی فانی شکلوں سے گزر جاتا ہے ؎

۸۔ یہی پُرش پیدا ہوتا ہوا اور جسم رکھتا ہوا پاپوں سے ملوث ہوتا ہے۔

اور جسم سے اونچا اُٹھتا ہؤا اور مرتا ہؤا پاپوں کو چھوڑ دیتا ہے ۔

۹ - اس پُرش کے دو ہی مقام ہیں - یہ لوک اور پرلوک ۔ سندھی تیسرا سوپن کا مقام ہے - اس سندھی کے مقام میں رہتا ہؤا یہ دونوں مقاموں یعنی اس لوک اور پرلوک کو دیکھتا ہے ۔ خود ہی اپنے پرکاش اور جوتی سے انہیں رچ کر سوتا ہے - یہاں یہ پُرش سویم جوتی یعنی خود ہی پرکاش سروپ ہوتا ہے ۔

۱۰ - عالم خواب میں رتھ گھوڑے اور راستے نہیں ہوتے خود یہ رتھ گھوڑوں اور راستوں کو رچ لیتا ہے - آنند مود اور پرمود نہیں ہوتے خود آنند مود اور پرمود رچ لیتا ہے - تالاب جھیلیں اور دریا نہیں ہوتے - خود تالاب جھیلیں اور دریا بنا لیتا ہے کیونکہ یہ پُرش خالق ہے ۔

۱۱ - اس مقام پر یہ شلوک ہیں ۔ خواب سے عالم بیداری کے جسم کو چھوڑ کر خود جاگتا ہؤا سوتی ہوئی اندریوں کو دیکھتا ہے - اور مصفا اندریوں کو لے کر یہ درخشاں متحرک پُرش پھر مقام بیداری میں آتا ہے ۔

۱۲ - پرانوں سے ورلے گھونسلے یعنی جسم خاکی کی رکشا کرتا ہؤا بیرونی گھونسلے سے پھر پھر اگر یہ درخشاں متحرک اور لافانی پُرش جہاں جی چاہتا ہے جاتا ہے ۔

۱۳ - خواب میں نشیب و فراز کو پہنچتا ہؤا یہ دیو بہت سے روپ بناتا ہے - عورتوں کے ساتھ خوش خوش کھیلتا ہے - ہنستا ہے - اور مقامات خوفناک دیکھتا ہے ۔

۱۴ - سب اس کی آرام گاہوں کو تو دیکھتے ہیں - مگر کوئی اس کو نہیں دیکھتا - کہتے ہیں کہ سوتے ہوئے آدمی کو یکایک نہ جگانا چاہئے - کیونکہ جس اندریہ کو لیکر وہ حالت خواب میں گیا ہے - اسی کی راہ سے جسم میں نہ داخل ہو تو لاعلاج بیماریاں ہو جاتی ہیں - یہ بھی کہتے ہیں کہ خواب اسکا مقام بیداری ہی ہے - کیونکہ جو کچھ عالم

بیداری میں دیکھتا ہے ویسی ہی خواب میں بھی دیکھتا ہے۔ یہاں یہ پُرش اسنگ ہوتا ہے یعنی وہ کسی سے لگاؤ نہیں رکھتا
ہوتا ہے۔ یہ سُن کر جنک نے کہا کہ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے
آگے موکش کے متعلق کہیئے ॥

۱۵۔ وہ اس پرساد کی حالت میں رمن کرکے اور پھر چل کر اور پُن پاپ دیکھ کر اُلٹے
طریق سے اپنی جائے پیدائش میں خواب کے لئے آتا ہے۔ اور جو کچھ وہاں دیکھتا
ہے اُس سے ملوث نہیں ہوتا کیونکہ یہ پُرش بے لوث ہے۔ یہ سُن کر جنک نے
کہا کہ اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے
آگے موکش کے لئے کہیئے ॥

۱۶۔ وہ اس خواب میں رمن کرکے اور چل پھر کر اور پُن پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے
اپنی جائے پیدائش میں بیداری کے لئے آتا ہے۔ اور جو کچھ وہاں دیکھتا ہے
اُس سے ملوث نہیں ہوتا کیونکہ یہ پُرش بے لوث ہے۔ یہ سُن کر جنک نے کہا
اے یاگیہ ولکیہ ٹھیک ہے۔ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے
آگے موکش کے لئے کہیئے ॥

۱۷۔ وہ اس بیداری میں رمن کرکے اور چل پھر کر اور پُن پاپ دیکھ کر اُلٹے
طریق سے اپنی جائے پیدائش میں خواب کے لئے آتا ہے ॥

۱۸۔ جسطرح مگرمچھ دریا کے دائیں بائیں دونوں کناروں میں پھرتا ہے اسیطرح
یہ پُرش دونوں حالتوں یعنی بیداری اور سُشپتی میں پھرا کرتا ہے ॥

۱۹۔ جسطرح اس آکاش میں باز یا شکرا اُوپر اُڑ کر تھک جاتے اور پروں کو
جوڑ کر آشیانے کا رُخ کرے۔ اسیطرح یہ پُرش سُشپتی کی حالت کیطرف دوڑتا
ہے۔ جہاں نہ کچھ خواہش کرتا ہے نہ کچھ خواب دیکھتا ہے ॥

۲۰۔ اس کی ہِتا نام ناڑیاں ہیں۔ ایسی باریک جیسا بال کا ہزارواں حصہ ہو

ہے - ان میں سفید، نیلا پیلا ہرا لال رس بھرا رہتا ہے۔ جب اسے گویا مارتے ہیں۔ باندھتے ہیں۔ یا یہ خوف ہاتھی سے بھاگتا ہے۔ یا گڑھے میں گرتا ہے۔ تو عالم بیداری میں جو خوف دیکھتا ہے۔ اگیان سے وہی یہاں مانتا ہے۔ جہاں اپنے آپکو دیوتا یا راجہ کیطرح مانتا ہے۔ یا یہ جانتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ تو یہ اسکا پرم لوک ہے ٭

۲۱ - یہ اس کا بے خواہش۔ بے پاپ اور بے خوف روپ ہے۔ جسطرح کوئی پیاری استری سے ہم آغوش ہو کر سوئے تو اندرونی و بیرونی کسی چیز کو نہیں جانتا۔ اسیطرح پُرش پراگیہ آتما سے ہم آغوش ہو کر اندرونی و بیرونی کوئی چیز نہیں جانتا۔ یہ اسکا ایسا روپ ہے جسمیں تمام خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اپنے بس ہوتی ہیں۔ آپ بے خواہش اور رنج سے علیحدہ ہوتا ہے ٭

۲۲ - یہاں باپ باپ نہیں رہتا۔ ماں ماں نہیں رہتی۔ چور چور نہیں رہتا۔ ہمہم ہتیارا برہم ہتیارا نہیں رہتا۔ دیوتا دیوتا نہیں رہتے۔ وید وید نہیں رہتے۔ چانڈال چانڈال نہیں رہتا۔ پولشک پولشک نہیں رہتا۔ فقیر فقیر نہیں رہتا۔ تپسوی تپسوی نہیں رہتا۔ پاپ سے بے لوث پُن سے بے لوث غرض قلب کے تمام رنج و آلام سے آدمی تر جاتا ہے ٭

۲۳ - تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں دیکھتا تو دیکھتا ہوا ہی نہیں دیکھتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے کی دیکھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے دیکھے ٭

۲۴ - تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سونگھتا۔ تو سونگھتا ہوا ہی نہیں سونگھتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے سونگھنے والے کی سونگھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے سونگھے ٭

۲۵ - تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں چکھتا۔ تو چکھتا ہوا ہی نہیں چکھتا۔ کیونکہ لافانی

ہونے کی وجہ سے چکھنے والے کی چکھنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی جسے چکھے ۔

۲۶- تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں بولتا۔ تو بولتا ہوا ہی نہیں بولتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے بولنے والے کی بولنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے کہے یا بولے ۔

۲۷- تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سُنتا تو سُنتا ہوا ہی نہیں سُنتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے سُننے والے کی سُننے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے سُنے ۔

۲۸- تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں سوچتا تو سوچتا ہوا ہی نہیں سوچتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے سوچنے والے کی سوچنے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی جسے سوچے ۔

۲۹- تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں چھُوتا تو چھُوتا ہوا نہیں چھُوتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے چھُونے والے کی چھُونے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی جسے چھُوئے ۔

۳۰- تحقیقاً جب وہ کچھ نہیں جانتا۔ تو جانتا ہوا ہی نہیں جانتا۔ کیونکہ لافانی ہونے کی وجہ سے جاننے والے کی جاننے کی شکتی کا ناش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اُس سے علیحدہ کوئی دوسری شے نہیں ہوتی۔ جسے جانے ۔

۳۱- تحقیقاً جہاں اور سا ہوتا ہے وہاں اور اور کو دیکھے۔ اور اور کو سُونگھے۔ اور اور کو چکھے۔ اور اور کو بولے۔ اور اور کو سُنے۔ اور اور کو سوچے۔ اور اور کو چھُوئے۔ اور اور کو جانے ۔

۳۲- اے راجہ یہ برہم لوک یانی ہے۔ ایک ناظر اور بے دوئی۔ یا گیہ

ولکیہ نے جنک کو یہ تعلیم دی کہ یہ لوک کرتا بھوگتا جیو کی پرم گتی ہے بڑی بھاری خوشی اقبالی ہے۔ یہ پرم لوک ہے۔ پرم آنند ہے۔ اسی آنند کے ایک جزو سے سب جیو آنند ہی رہتے ہیں ⁂

۳۳ - آدمیوں میں جو بڑھی سدھی والا - اور دوں کا راجہ اور آدمیوں کے تمام بھوگوں سے سب سے بڑھ کر بہرہ ور ہو - اسکا آنند آدمیوں کا پرم آنند ہے۔ ایسے ایسے آدمیوں کے سو آنند مل کر لوک جیتنے والے پتروں کا ایک آنند ہوتا ہے۔ لوک جیتنے والے پتروں کے سو آنند ملکر گندھرو لوک کا ایک آنند ہوتا ہے۔ گندھرو لوک کے سو آنند ملکر کرم دیوتاؤں کا یعنی اُن لوگوں کا ایک آنند ہوتا ہے۔ جو اپنے کرموں سے دیوبھاو کو پہنچے ہیں۔ کرم دیوتاؤں کے سو آنند ملکر آجان دیوتاؤں کا ایک آنند ہوتا ہے اور یہی وید کے جاننے والے۔ بے پاپ۔ بے خواہش آدمی کا ہے۔ آجان دیوتاؤں کے سو آنند ملکر پرجاپتی لوک کا ایک آنند ہوتا ہے اور یہی وید کے جاننے والے بے پاپ بے خواہش آدمی کا ہے۔ یہ کہکر یاگیہ ولکیہ بولا کہ اے راجہ پرجاپتی لوک کے سو آنند ملکر اس برہم لوک کا ایک آنند ہوتا ہے۔ راجہ نے کہا کہ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں اس سے آگے موکش کے متعلق کہیئے۔ یاگیہ ولکیہ ڈر گیا کہ صاحب عقل راجہ نے تمام وستھاؤں کے متعلق مجھے محجوبہ کر دیا ہے ⁂

۳۴ - تحقیقاً یہ آتما خواب میں رمن کر کے اور چل پھر کر اور پُن پاپ دیکھ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں بیداری کے لیئے آتا ہے ⁂

۳۵ - جسطرح لدا ہوا چھکڑا شور کرتا چلے اسیطرح جسم خاکی میں اِنتقال کرنیوالا آتما جس پر پراگیہ سوار ہوتا ہے۔ اُسوقت شور کرتا ہوا چلتا ہے۔ جب آدمی اوپر کے سانس بھرتا ہے ⁂

۳۶ - جب وہ کمزور ہو جاتا ہے یعنی بڑھاپے یا بیماری سے کمزوری کو پہنچتا ہے۔ تو جسطرح آم گولر یا پیپل بندھ سے چھوٹ کر زمین پہ گرتی ہے اسی طرح یہ پرش اپنے اعضا سے چھوٹ کر اُلٹے طریق سے اپنی جائے پیدائش میں زندگی کے لیے آتا ہے ÷

۳۷ - جسطرح راجہ کو آتے دیکھ کر سپاہی منصف رتھ بان اور گاؤں کے عہدہ دار کھانے پینے کی چیزیں اور مکان مہیا کرتے ہیں۔ کہ وہ راجہ آیا وہ راجہ آیا۔ اسیطرح اس گیان والے آدمی کے لئے تمام بھوت سامان مہیا کرتے ہیں۔ کہ وہ برہم آیا وہ برہم آیا ÷

۳۸ - جسطرح پیارے راجہ کے پاس سپاہی منصف رتھ بان اور گاؤں کے عہدہ دار آتے ہیں۔ اسیطرح آتما کے پاس تمام پران آتے ہیں۔ جب یہ اوپر کے دم بھرتا ہے ÷

چوتھا براہمن - ۱ - جب یہ آتما کمزوری میں زبکر غفلت میں ڈوبتا ہے۔ تو یہ پران اکٹھے ہو کر اس کے پاس آتے ہیں - وہ ان نوری اندریوں کو لے کر ہردے یعنی بدھی میں اترتا ہے - جب یہ آنکھ کا پرش باہر واپس چلا جاتا ہے - تو آدمی کو روپ یعنی رنگ و صورت کا گیان نہیں ہوتا ÷

۲ - لوگ کہتے ہیں ایک ہو گیا۔ ہے نہیں دیکھتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں سونگھتا۔ ایک ہو گیا ہے نہیں چکھتا - ایک ہو گیا ہے نہیں بولتا - ایک ہو گیا ہے نہیں سنتا - ایک ہو گیا ہے نہیں سو[illegible] - ایک ہو گیا ہے نہیں چھوتا - ایک ہو گیا ہے نہیں جانتا - اب اس کے ہردے کا اگلا حصہ چمکتا ہے - اسی روشنی میں یہ آتما نکلتا ہے۔ آنکھ سے سر سے یا جسم کے کسی اور حصے سے۔ اسکے نکلنے کے ساتھ پران نکلتا ہے۔ پران کے نکلنے کے ساتھ تمام

بران نکلتے ہیں۔ وہ بگیان کے ساتھ ہوتا ہے اور بگیان کے ساتھ ہی نکلتا ہے۔ پاپ یا کرم اور پہلی پرگیا اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے ؛

۳۔ جسطرح کیڑا تنکے کے کنارے پر پہنچکر اور کسی سہارے کو لیکر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔ اسیطرح یہ آتما اس جسم کو چھوڑ کر اور مردہ بناکر اور کسی سہارے کو لے کر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے ؛

۴۔ جسطرح سُنار سونے کا ٹکڑا لیکر زیادہ نئی اور بہتر صورت گھڑ لیتا ہے۔ اسیطرح یہ آتما اس جسم کو چھوڑ کر اور مردہ بناکر کوئی اور زیادہ نیا اور بہتر جسم بنالیتا ہے۔ پتر کا۔ گندھرو کا۔ دیوتا کا۔ پرجاپتی کا۔ برہم لوک کا۔ یا کسی اور ذی حیات کا ؛

۵۔ تحقیق یہ برہم سروپ آتما بدھی روپ بنتا ہے۔ من روپ۔ پران روپ۔ آنکھ روپ۔ کان روپ۔ پرتھوی روپ۔ پانی روپ۔ ہوا روپ۔ آکاش روپ۔ آگ روپ۔ بے آگ روپ۔ خواہش روپ۔ بے خواہشی روپ۔ کرودھ روپ۔ بے کرودھ روپ۔ دھرم روپ۔ بے دھرم روپ۔ غرض سب ہی روپ ہوتا ہے۔ پس جیسے کام کرتا ہے یا جیسے چال چلن والا ہوتا ہے۔ ویسا ہی اسکا بدیاوہ روپ ہوتا ہے۔ اچھے کام کرنے والا نیک ہوتا ہے۔ بُرے کام کرنے والا بد۔ پُن کے کاموں سے پُنیاتما ہوتا ہے۔ پاپ کے کرم کرنے سے پاپی۔ اسی واسطے کہتے ہیں کہ یہ پُرش کامہ ہے جیسی کامنا ئیں کرتا ہے ویسا ہی اسکا عقیدہ ہوتا ہے۔ جیسا عقیدہ ہوتا ہے ویسے ہی کام کرتا ہے۔ جیسے کرم کرتا ہے ویسے ہی ان کے پھل بھوگتا ہے ؛

۶۔ چنانچہ شلوک ہے کہ۔ جہاں اسکا من بندھا ہوتا ہے اسی وابستگی سے کرموں کے ساتھ وہاں جاتا ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے اسکے خاتمے پر یہ کامی پُرش اس لوک سے اس

لوک میں کام کرنے کے لئے آتا ہے - اب بے خواہش آدمی یعنی اکام کو لو جو نشکام ہوتا ہے جسکی خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں - یا جسے بس آتما کی خواہش ہوتی ہے - اس کے پران اوپر نہیں اُٹھتے - وہ برہم ہو کر برہم کو پہنچتا ہے ❊

۷ - چنانچہ یہ شلوک ہے کہ جب اس کے قلب کی تمام کامنائیں رفع ہو جاتی ہیں - تو انسان فانی لافانی ہو کر برہم کا انوبھو کرتا ہے - جسطرح سانپ مُردہ کینچلی کو چھوڑ کر سوتا ہے اسی طرح اس گیانی کا جسم سوتا ہے - اور آپ بے جسم لافانی پران یعنی ساکشی برہم گیان سروپ ہو جاتا ہے - جنک نے یہ گیان سُنکر کہا کہ میں آپ بھگوان کو ہزار گائیں دیتا ہوں ❊

۸ - میں نے لطیف پھیلے ہوئے اور پُرانے رستے پر قدم رکھا ہے اور اُسے جان لیا ہے - اسی پر مستقل مزاج برہم گیانی مُکت ہو کر اس دنیا سے اونچے سُورگ میں جاتے ہیں ❊

۹ - اُس میں سفید نیلے پیلے ہرے اور لال رنگ ہیں - یہ رستہ براہمن نے جانا ہے - اور اسی سے برہم گیانی پُن سے نورانی بن کر پہنچتا ہے ❊

۱۰ - جو لوگ اودیا کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ گھرے اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں - اُن سے بھی گھرے اندھیرے میں وہ جاتے ہیں جنھیں ودیا میں وابستگی ہے ❊

۱۱ - بے آنند کے جو لوک گھرے اندھیرے سے گھرے ہوئے ہیں ان میں مر کر وہ لوگ جاتے ہیں - جو اگیانی اور نادان ہیں ❊

۱۲ - اگر آدمی آتما کو جان لے کہ یہ میں ہوں - تو کیا چاہتا ہُوا اور کس کی کامنا سے جسم کو جلائے ❊

۱۳ - جسنے یہ جان لیا کہ میں شدھ بدھ آتما ہوں اور اس بن کیطرح گھنے جسم میں داخل ہوں - وہ کائنات کا خالق ہے - سب کا خالق ہے - اسکا لوک ہے وہ خود لوک ہے ❊

۱۴- یہیں رہتے ہوئے ہمیں اُس آتما کو جاننا چاہئے - نہ جانا تو بڑا سخت ناش ہے جو اُسکو جان لیتے ہیں وہ غیر فانی بن جاتے ہیں - اور سب دُکھ ہی اُٹھاتے ہیں ؁

۱۵- جب آدمی ماضی و استقبال کے ایشور اس آتم دیو کو اچھی طرح دیکھ لیتا ہے تو پھر کسی سے نفرت نہیں کیا کرتا ؁

۱۶- سال اپنے دنوں کے ذریعے سے جس کے نیچے نیچے ہی چکر کھاتا رہتا ہے۔ اُس جوتیوں کی جوتی لافانی برہم کی اُپاسنا دیوتا عمر تان کر کرتے ہیں ؁

۱۷- جس میں پانچ پانچ جن آکاش کے ساتھ قایم ہیں - اسی کو برہم گیانی آتما برہم لافانی اور امرت مانتا ہے ؁

۱۸- جو برہم کو پران کا پران - آنکھ کی آنکھ - کان کا کان - اور من کا من جانتے ہیں وہی اُس پرانے اور اگلے برہم کو اچھی طرح جانتے ہیں ؁

۱۹- من سے ہی دیکھنا چاہئے کہ یہاں کچھ بھی گوناگونی نہیں ہے - جو یہاں گوناگونی یا کثرت دیکھتا ہے وہ موت پر موت پاتا ہے ؁

۲۰- اس کو ذات احدیوں دیکھنا چاہئے کہ بے اندازہ ہے - حق ہے - بے کدورت ہے - آکاش سے بھی پرے ہے - بے پیدایش ہے - آتما ہی غیر محدود ہے - ذات عظیم ہے اور لافانی ہے ؁

۲۱- مستقل مزاج برہم گیانی کو چاہئے کہ صرف اسی کو جان کر نشچے کرلے - بہت الفاظ کو نہ پڑھے کیونکہ یہ محض بانی کا تھکانا ہے ؁

۲۲- تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدایش آتما جو پرانوں میں گیان مے ہے ہردے کے اندر آکاش میں سوتا ہے - سب کو بس میں رکھنے والا ہے - سب کا ایشور ہے - سب کا راجہ ہے - نہ اعمال نیک سے بڑھتا ہے نہ اعمال بد سے گھٹتا ہے - سب بھوتوں کا ایشور - راجہ - اور پالن کرنے والا ہے - یہی انتظام میں رکھنے

والا ہے۔ یہی انتظام میں رکھنے والا بند ہے تاکہ یہ لوک غیر منتظم نہ ہو جائیں۔ اسکے جاننے کی چاہنا براہمن لوگ وید کے پڑھنے۔ یگیہ دان۔ تپ۔ اور نرجل برتوں سے کرتے ہیں۔ اسی کو جانکر آدمی مُنی بنتا ہے۔ سنیاسیوں نے اسی لوک کی خواہش کرتے ہوئے سنیاس دھارن کیا ہے۔ اور پہلے گیانیوں نے اولاد کی خواہش نہیں کی ہے۔ کہ ہم اولاد کا کیا کرینگے۔ ہمارا تو یہ آتم لوک ہے۔ وہ بیٹے کی خواہش سے دولت کی خواہش سے۔ لوک کی خواہش سے اوپر اٹھکر بھیک مانگتے پھرنے لگے ہیں۔ جو بیٹے کی خواہش ہے وہی دولت کی خواہش ہے۔ اور جو دولت کی خواہش ہے وہی لوک کی خواہش ہے۔ یہ دونوں خواہشیں ہی ہیں۔ یہ نیتی نیتی آتما بے گرفت ہے۔ اسلئے پکڑا نہیں جاتا۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے اسلئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے اسلئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ ہے اسلئے تکلیف نہیں اٹھاتا۔ بے ناش ہے۔ اس کو ان دونوں باتوں کی لذت نہیں ہوتی کہ جسم خاکی سے میں نے کیا اچھے کرم کیے ہیں اور کیا پاپ کئے ہیں۔ دونوں ہی گزر جاتا ہے۔ نہ اسکے کئے ہوئے یا نہ کئے ہوئے کرم اسکی جلن جلایا کرتی ہے۔

۲۳۔ یہاں یہ رچا ادا ہوتی ہے۔ یہ برہم گیانی کی دوامی عظمت ہے کہ وہ کرم سے نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ اسی پد یعنی مقام کو جاننا چاہیئے۔ جانکر آدمی پاپ کرم سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔ اس واسطے گیانی شم دم اُپرتی تتکشا اور سمادھی سے بہرہ ور ہوکر آتما کو آتما سے دیکھتا ہے۔ سب کو آتم روپ دیکھتا ہے۔ اس پر پاپ گزر نہیں پاتا یہ پاپ سے گزر جاتا ہے۔ اس کو پاپ نہیں جلاتا۔ یہ پاپ کو جلا ڈالتا ہے۔ بے پاپ بے میل بے شک و شبہ برہم گیانی ہو جاتا ہے۔ یہ کہلایا گیا۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ اے راجہ یہ برہم لوک ہے اور اس پر میں نے تجھے پہنچایا ہے۔ یہ سُنکر جنک بولا کہ میں آپ بھگوان کو اپنا ملک پاریہہ اور ملک کے ساتھ اپنے آپ کو دیتا ہوں۔

۲۴۔ تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدائش آتما ہمارا انّ کا کھانے والا ہے۔ جو ایسا

جانتا ہے اُسے دولت ملتی ہے ؎

۲۵۔ تحقیقاً یہ ذات عظیم بے پیدائش آتما اجر امر امرت ابھے برہم ہے۔ تحقیقاً ابھے برہم ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ برہم ہے ؎

پانچواں براہمن ۱۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میتریی اور کاتیاینی۔ ان میں سے میتریی برہم گیان کہنے سُننے کی شایق تھی اور کاتیاینی گھر بار کے کام کاج کرنے والی۔ اور بربت کی چاہنا سے ؎

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے میتریی سے کہا کہ میں اس آشرم سے اونچے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ آ تیرا اس کاتیاینی سے حساب کردوں ؎

۳۔ میتریی نے کہا کہ مہاراج اگر مجھے یہ زمین مال و دولت سے بھری ہوئی مل جائے۔ تو کیا میں اس سے امر ہو جاؤنگی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ نہیں ہاں جسطرح اہل دولت کی زندگی گزرتی ہے۔ تیری بھی گزریگی۔ مگر مال و دولت سے امر ہو جانے کی توقع نہیں کی جاسکتی ؎

۴۔ میتریی نے کہا کہ جس شے سے میں امر نہیں ہو سکتی۔ اسکو لیکر مجھے کیا کرنا ہے۔ جو آپ جانتے ہیں وہی مجھے بھی بتائیں ؎

۵۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ تو مجھے پیاری ہے۔ اور پیاری باتیں کرتی ہے۔ آ بیٹھ میں تیرے لئے گیان کی توضیح کرتا ہوں۔ اس توضیح پر دھیان دے ؎

۶۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا کہ خاوند کی خاطر خاوند کا پیارا نہیں ہوتا۔ اپنی خاطر خاوند پیارا ہوتا ہے۔ بیوی کی خاطر بیوی پیاری نہیں ہوتی۔ اپنی خاطر بیوی پیاری ہوتی ہے۔ بیٹوں کی خاطر بیٹے پیارے نہیں ہوتے۔ اپنی خاطر بیٹے پیارے ہوتے ہیں۔ دولت کی خاطر دولت پیاری نہیں ہوتی۔ اپنی خاطر دولت پیاری ہوتی ہے۔ برہمن پن کی خاطر برہمن پن پیارا نہیں ہوتا اپنی خاطر برہمن پیارا ہوتا ہے۔ کشتری پن کی خاطر

کشتری پن پیارا نہیں ہوتا - اپنی خاطر کشتری پن پیارا ہوتا ہے - لوکوں کی خاطر لوک پیارے نہیں ہوتے - اپنی خاطر لوک پیارے ہوتے ہیں - دیوتاؤں کی خاطر دیوتا پیارے نہیں ہوتے - اپنی خاطر دیوتا پیارے ہوتے ہیں - مہابھوتوں کی خاطر مہا بھوت پیارے نہیں ہوتے - اپنی خاطر مہابھوت پیارے ہوتے ہیں - سب چیزوں کی خاطر سب چیزیں پیاری نہیں ہوتیں - اپنی خاطر سب چیزیں پیاری ہوتی ہیں - پس آتما کو دیکھنا چاہیئے - سُننا چاہیئے - منن کرنا چاہیئے - ندھیاسن کرنا چاہیئے - اے میتریی آتما کے درشن شروَن منن اور گیان سے سب کچھ جان لیا جاتا ہے - براہمن پن اسے خارج کر دیتا ہے جو براہمن پن کو آتما سے الگ جانتا ہے کشتری پن اُسے خارج کر دیتا ہے - جو کشتری پن کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے - لوک اُسے خارج کر دیتے ہیں جو لوکوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے - دیوتا اُسے خارج کر دیتے ہیں - جو دیوتاؤں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے - مہابھوت اُسے خارج کر دیتے ہیں - جو مہابھوتوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے - سب چیزیں اُسے خارج کر دیتی ہیں جو سب چیزوں کو آتما سے علیحدہ جانتا ہے - یہ براہمن پن - یہ کشتری پن یہ لوک یہ دیوتا یہ مہا بھوت سب کچھ آتم سروپ ہے ÷

۸ - جسطرح پٹتے ہوئے ڈھول کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ یہ ڈھول کی آوازیں ہیں مگر ڈھول کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ÷

۹ - جسطرح پھُنکتے ہوئے سنکھ کی بیرونی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ یہ سنکھ کی آوازیں ہیں مگر سنکھ کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ÷

۱۰ - جسطرح بجتی ہوئی بین کی آوازوں سے یہ علم نہیں ہوتا کہ بین کی آوازیں ہیں - مگر بین کے علم سے آوازوں کا علم ہو جاتا ہے ÷

۱۱ - جسطرح گیلے ایندھن کی آگ چاروں طرف سے خوب بھڑکتی ہو اور اُس سے

دھواں نکلے۔ اسی طرح اس ذات عظیم کے سانس یہ سمجھنے چاہئیں جو۔ گوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروانگی رس۔ اتہاس۔ پوران۔ ودیا۔ اُپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ ویاکھیان اور انو ویاکھیان ہیں۔ سب اسی کے سانس ہیں ÷

۱۲۔ جسطرح تمام پانیوں کا محل ایک سمندر ہے۔ اسی طرح تمام لمسوں کا ایک محل زبان ہے۔ تمام بوؤں کا ایک محل ناک ہے۔ تمام صورتوں کا ایک محل آنکھ ہے۔ تمام آوازوں کا ایک محل کان ہے۔ تمام سنکلپوں کا ایک محل من ہے۔ تمام علموں کا ایک محل قلب ہی۔ تمام کاموں کا ایک محل ہاتھ ہے۔ تمام آنندوں کا ایک محل اندری ہے۔ تمام استخراجوں کا ایک محل گدا ہے۔ تمام رستوں کا ایک محل پاؤں ہے۔ تمام ویدوں کا ایک محل بانی یا کلام ہے ÷

۱۳۔ جسطرح نمک کا ٹکڑا پانی میں پڑکر گھل جاتا ہے۔ اسے پانی سے الگ نہیں کرسکتے۔ جہاں جہاں سے لو نمک ہی محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ذات عظیم بے حد و بے کنارہ اور گیان گھن ہے۔ جیو بنا ان بھوتوں کے ساتھ اُٹھکر انہیں کے ساتھ ناش ہوجاتا ہے۔ مرکر گیان نہیں رہتا ÷

۱۴۔ میتریی نے کہا کہ مہاراج یہ کہکر مجھے موہ میں نہ ڈالو کہ مرکر گیان نہیں رہتا۔ میں اسے نہیں سمجھی۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا کہ میں تجھے موہ میں ڈالنے کی باتیں نہیں کرتا۔ یہ آتما اِناشی ہے اور ناش نہ ہونا اسکا دھرم ہے ÷

۱۵۔ جہاں دوئی سی ہوتی ہے۔ وہاں اور اور کو سونگھتا ہے۔ اور اور کو دیکھتا ہے اور اور کو سنتا ہے۔ اور اور کو کہتا ہے۔ اور اور کو سوچتا ہے۔ اور اور کو جانتا ہے۔ جہاں سب کچھ اسکا آتما ہی ہوجاتا ہے۔ وہاں کس کو کس سے سونگھے۔ کس کو کس سے دیکھے۔ کس کو کس سے سُنے۔ کس سے کس کو کہے۔ کس سے کس کو سوچے کیس سے کس کو جانے۔ جس سے آدمی اس سب کچھ کو جانتا ہے۔ اسے کس سے جانے۔

یہ نیتی نیتی آتما بے گرفت ہے۔ اس لیئے پکڑا نہیں جاتا۔ بے ٹوٹ پھوٹ ہے۔
اس لیئے ٹوٹتا پھوٹتا نہیں۔ بے لوث ہے اس لیئے ملوث نہیں ہوتا۔ بے بندھ
ہے اس لیئے تکلیف نہیں اُٹھاتا۔ اسکا ناش نہیں ہوتا۔ اے میتریئی جاننے
والے کو کوئی کس سے جانے۔ اے پیاری تجھی تعلیم دیدی گئی۔ یہ کہکر یاگیہ ولکیہ جنگل کو چلا گیا ۵

چھٹا براہمن ۔ ۱۔ اب بنس خاندان کا بیان شروع کیا جاتا ہے۔ (۱) پوتی
ماشیہ نے گوپ بن سے برہم ودیا سیکھی۔ (۲) گوپ بن نے پوتی ماشیہ سے۔ (۳) پوتی
ماشیہ نے گوپ بن سے (۴) گوپ بن نے کوشک سے۔ (۵) کوشک نے کونڈنیہ
سے (۶) کونڈنیہ نے شانڈلیہ سے (۷) شانڈلیہ نے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم نے

۲۔ اگنی ویشیہ سے (۹) اگنی ویشیہ نے گارگیہ سے (۱۰) گارگیہ نے گارگیہ سے۔
(۱۱) گارگیہ نے گوتم سے (۱۲) گوتم نے ستیو سے (۱۳) ستیو نے پاراشریاین
سے (۱۴) پاراشریاین نے گارگیاین سے (۱۵) گارگیاین نے اُدالکاین سے۔
(۱۶) اُدالکاین نے جابالاین سے (۱۷) جابالاین نے مادھینداین سے۔ (۱۸)
مادھینداین نے سوکراین سے (۱۹) سوکراین نے کاشاین سے۔ (۲۰) کاشاین نے
ساینکاین سے۔ (۲۱) ساینکاین نے کوشکاینی سے۔ (۲۲) کوشکاینی نے ۵

۳۔ گھرت کوشک سے (۲۳) گھرت کوشک نے پاراشریاین سے (۲۴) پارا
شریاین نے پاراشریہ سے (۲۵) پاراشریہ نے جاتوکرنیہ سے (۲۶) جاتوکرنیہ نے
آسراین اور یاسک سے (۲۷) آسراین نے تریونی سے (۲۸) تریونی نے اوپ
جنادھنی سے (۲۹) اوپ جنادھنی نے آسری سے (۳۰) آسری نے بھاردواج سے
(۳۱) بھاردواج نے اتریہ سے (۳۲) اتریہ نے مانٹی سے (۳۳) مانٹی نے
گوتم سے۔ (۳۴) گوتم نے گوتم سے (۳۵) گوتم نے واتسیہ سے (۳۶) واتسیہ نے
شانڈلیہ سے۔ (۳۷) شانڈلیہ نے کیشوریہ کاپیہ سے (۳۸) کیشوریہ کاپیہ نے

کُمار ہارت سے (۳۹) کمار ہارت نے گالو سے (۴۰) گالو نے ودربھی کونڈنیہ
سے (۴۱) ودربھی کونڈنیہ نے وتسن پات بابھرو سے (۴۲) وتسن پات بابھرو نے
پنتھی سوبھر سے۔ (۴۳) پنتھی سوبھر نے ایاسیہ آنگرس سے (۴۴) ایاسیہ آنگرس نے
آبھوتی توَاشٹر سے (۴۵) آبھوتی توَاشٹر نے وشوروپ توَاشٹر سے۔
(۴۶) وشوروپ توَاشٹر نے اشونی کماروں سے (۴۷) اشونی کماروں نے
ودّھیک آتھروَن سے (۴۸) ودّھیک آتھروَن نے اتھروادیو سے۔ (۴۹)
اتھروادیو نے مرتیو پرادھوَنسن سے۔ (۵۰) مرتیو پرادھوَنسن نے پردھوَنسن سے
(۵۱) پردھوَنسن نے ایک رشی سے (۵۲) ایک رشی نے ایک رشی وپرچتی سے
(۵۳) ایکرشی وپرچتی نے ویشٹی سے (۵۴) ویشٹی نے سنارو سے (۵۵) سنارو نے
سناتن سے (۵۶) سناتن نے سنگ سے (۵۷) سنگ نے پرمیشٹھی سے
(۵۸) پرمیشٹھی نے برہم سے۔ (۵۹) برہم سویمبھو ہے یعنی کسی سے پیدا شدہ
نہیں۔ اُس برہم کو نمسکار ہو ⁂

پانچواں ادھیائے

پہلا براہمن ۔ ۱ ۔ وہ بھرپور ہے یہ بھرپور ہے۔ بھرپور سے بھرپور نکلتا
ہے۔ اور بھرپور سے بھرپورپن کو لیکر بھرپور ہی باقی رہتا ہے۔ اوم آکاش روپ
برہم ہے۔ آکاش پرانا ہے۔ آکاش ہوا سے بھرا ہوا ہے۔ یہ کورویہ یانی
کے بیٹے کا اُپدیش ہے۔ براہمن جانتے ہیں کہ اوم وید روپ ہے۔ جو کچھ جاننے
لائق ہے وہ اسی وید سے جانا جاتا ہے ⁂

دوسرا براہمن - ۱ - پرجاپتی کے تین بیٹے دیوتا - آدمی اور اسُر اپنے باپ پرجاپتی کے پاس برہمچاری کا برت دھارن کر کے رہنے کو گئے - کچھ عرصے برہمچاریوں کی طرح رہ کر دیوتاؤں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے - پرجاپتی نے اُن سے ایک حرف کہا د اور پوچھا کہ سمجھ گئے - دیوتاؤں نے کہا کہ ہاں سمجھ گئے - آپ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اندریوں کا دمن کیا کرو - پرجاپتی نے کہا کہ ہاں تم سمجھ گئے ÷

۲ - اب آدمیوں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے - پرجاپتی نے اُن سے بھی وہی ایک حرف کہا د - اور پوچھا کہ سمجھ گئے - انہوں نے کہا کہ ہاں سمجھ گئے - آپنے ہمیں یہ بتایا ہے کہ دان کیا کرو - پرجاپتی نے کہا ہاں تم سمجھ گئے ÷

۳ - اب اسُروں نے کہا کہ آپ ہمیں اُپدیش کیجئے - پرجاپتی نے اُن سے بھی وہی ایک حرف کہا د - اور پوچھا کہ سمجھ گئے - اُنہوں نے کہا ہاں سمجھ گئے - آپ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ دیا کیا کرو - سو اب تک بھی رعد کی آسمانی گرج کہا کرتی ہے د د د کہ دمن کرو - دان کرو - دیا کرو - بس آچاریہ کو یہی تینوں یعنی دمن دان اور دیا سکھانی چاہیئے ÷

تیسرا براہمن - ۱ - یہ پرجاپتی ہردے ہے - یہی سب کچھ ہے - ہردے میں تین حرف ہیں - ہر ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے اُس کے لئے اپنے اور پرائے سب چیزیں لاتے ہیں - د ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے اُسے اپنے اور پرائے سب چیزیں دیتے ہیں - ے ایک حرف ہے جو ایسا جانتا ہے وہ سورگ لوک کو جاتا ہے ÷

چوتھا براہمن - ۱ - تحقیقاً یہ وہی ہے جو ستیہ ہے - جو شخص اس بڑی بھاری اور قابل پرستش مخلوق اول کو جانتا ہے کہ ستیہ برہم ہے - وہ ان لوکوں کو جیت لیتا ہے - اسطرح جو یہ جانتا ہے کہ ستیہ برہم ہے وہ اُسکو

جیت لیتا ہے۔ ستیہ ہی برہم ہے ۔

پانچواں براہمن ۔ ۱۔ پہلے یہ سب کچھ پانی تھا۔ پانی نے ستیہ کو پیدا کیا۔
ستیہ ہی برہم ہے۔ برہم نے پرجاپتی کو اور پرجاپتی نے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ وہ دیوتا
ستیہ کی ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ستیہ میں تین حرف ہیں۔ س ایک حرف ہے
تی ایک حرف ہے۔ یہ ایک حرف ہے۔ اوّل و آخر حروف ست ہیں۔ بیچ کا
انرت یا جھوٹ ہے۔ سو یہ جھوٹ دونوں طرف ست سے گھرا ہوا ست کی ہی
مانند ہے۔ ایسے جاننے والے کو جھوٹ نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔

۲۔ سو جو یہ ستیہ ہے وہی سورج ہے۔ جو اس سورج منڈل میں پُرش ہے اور
جو اس داہنی آنکھ میں ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے میں قیام رکھتے ہیں۔
شعاعوں سے سورج آنکھ کے پُرش میں۔ اور پرانوں سے آنکھ کا پُرش سورج
میں۔ جب ایسے اُپاسک کے پران نکلنے کو ہوتے ہیں۔ تو یہ سورج کو شدّھ دیکھتا
ہے۔ یہ شعاعیں اس کے پاس واپس نہیں آتی ہیں ۔

۳۔ یہ جو اس سورج منڈل میں پُرش ہے۔ بھُور لوک اس کا سر ہے کیونکہ سر
ایک ہے۔ اسیطرح بھُو ایک حرف ہے۔ بھُوَہ لوک اس کے بازو ہیں کیونکہ وہ
بازو دو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف بھُوَہ میں ہیں۔ سُوَہ لوک اس کے پاؤں
ہیں۔ کیونکہ وہ پاؤں دو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف سُوَہ میں ہیں۔ اسکا اُپنشد
یعنی مخفی نام اَہر ہے۔ ایسا جاننے والا پاپ کو مار دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ۔

۴۔ یہ جو داہنی آنکھ میں پُرش ہے۔ بھُور لوک اسکا سر ہے۔ کیونکہ جسطرح
سر ایک ہے اسیطرح بھُو ایک حرف ہے۔ بھُوَہ لوک اس کے بازو ہیں۔
کیونکہ وہ بازو دو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف بھُوَہ میں ہیں۔ سُوَہ لوک اس کے
پاؤں ہیں کیونکہ وہ پاؤں دو ہوتے ہیں اور دو ہی حروف سُوَہ میں ہیں۔

اسکا اُپنشد یعنی مخفی نام اُہم ہے۔ ایسا جاننے والا پاپ کو مار دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ؀

چھٹا براہمن۔ ا۔ قلب کے اندر یہ پرش دھان یا جَو کی طرح چھوٹا سا منو مئے اور پرکاش سروپ ہے۔ یہی سب کا ایشور ہے۔ یہی سب کا حاکم ہے۔ اور یہ سب جو کچھ ہے اُس پہ حکومت کرتا ہے ؀

ساتواں براہمن۔ ا۔ کہتے ہیں کہ بجلی برہم ہے۔ بجلی یا بدیت کاٹنے سے۔ جو ایسا جانتا ہے کہ بجلی برہم ہے وہ اس کو یعنی اپنی آتما کو پاپ سے کاٹ دیتا ہے۔ بجلی ہی برہم ہے ؀

آٹھواں براہمن۔ ا۔ بانی کی گائے مان کر اُپاسنا کرنی چاہیے۔ اُس کے چار تھن ہیں۔ سوَاہا۔ وکھٹ۔ ہنت۔ اور سودھا۔ ان میں سے دو تھنوں یعنی سوَاہا اور وکھٹ کے سہارے دیوتا جیتے ہیں۔ ہنت کے سہارے آدمی۔ اور سودھا کے سہارے پتر۔ اس گائے کا سانڈ پران ہے۔ اور من بچھڑا ؀

نواں براہمن۔ ا۔ یہ آگ ویشوانر کہلاتی ہے۔ جو آدمی کے اندر رہتی ہے۔ اور کھائی ہوئی غذا کو پچاتی ہے۔ کان بند کر کے سنیئے تو اسی کا شور سنائی دیا کرتا ہے۔ آدمی جب مرنے کو ہوتا ہے۔ تو یہ شور سنائی نہیں دیا کرتا۔

دسواں براہمن۔ ا۔ تحقیقاً جب آدمی اس لوک سے پرلوک کو جاتا ہے تو وہ ہوا کے لوک میں پہنچتا ہے۔ ہوا کھل کر اُسے اتنا سوراخ دیتی ہے جتنا رتھ کے پہیئے کا ہوتا ہے۔ اس میں سے وہ اوپر چڑھ کر سورج کے لوک میں پہنچتا ہے۔ وہ کھل کر اُسے اتنا سوراخ دیتا ہے جتنا بڑے ڈھول میں ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھ کر چاند کے لوک میں پہنچتا ہے وہ کھل کر اُسے اتنا سوراخ دیتا ہے جتنا چھوٹے ڈھول میں ہوتا ہے۔ اسلیے

وہ اوپر چڑھ کر ایسے لوک میں پہنچتا ہے جس میں نہ رنج ہے نہ برف ہے۔ اور
وہاں عرصۂ دراز تک رہتا ہے ۞

گیارھواں براہمن ۔ ۱۔ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو بیمار تکلیف اُٹھاتا ہے
ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے۔ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو لاش کو جنگل میں
لیجاتے ہیں ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے۔ تحقیقاً یہ پرم تپ ہے جو
لاش کو چتا میں پھونکتے ہیں ایسا جاننے والا پرم لوک کو جیتتا ہے ۞

بارھواں براہمن ۔ ۱۔ بعض جو یہ کہتے ہیں کہ ان برہم ہے سو ٹھیک نہیں
کیونکہ ان کے بغیر پران سوکھ جاتا ہے۔ یہ دونوں دیوتا ایک ہو کر ہی پرم گتی یا کمال کو
پہنچتے ہیں۔ تحقیقاً پراترد رشی نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ ایسے جاننے والے کی
میں کیا تو بھلائی کروں اور کیا برائی۔ باپ نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے
منع کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں دیوتاؤں کی یکتائی مان کر بھلا کون پرم گتی کو
پہنچ سکتا ہے۔ پھر کہا کہ وی ان ہے۔ تحقیقاً وی روپ ان میں ہی یہ تمام
بھوت داخل ہیں۔ اور تحقیقاً رم پران ہے۔ رم روپ پران میں ہی یہ تمام
بھوت رمن کرتے ہیں۔ جو اُپاسک ایسا جانتا ہے اُس میں تمام بھوت داخل
ہوتے ہیں اور رمن کیا کرتے ہیں ۞

تیرھواں براہمن ۔ ۱۔ اُکتھ ۔ تحقیقاً اُکتھ پران ہے۔ کیونکہ پران ہی اس سب کو
اُٹھاتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے اُس سے اُکتھ کی طرح ویر بیٹا اُٹھتا یا پیدا ہوتا ہے۔
اور وہ اُکتھ کے وصل اور لوک کو جیتتا ہے ۞

۲۔ یجو ۔ تحقیقاً یجو پران ہے۔ کیونکہ پران میں ہی یہ سب بھوت ملتے ہیں۔ جو ایسا
جانتا ہے تمام ذیحیات اس کی عظمت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ یجو کے وصل
اور لوک کو جیتتا ہے ۞

۳- سام- تحقیقاً سام پران ہے۔ کیونکہ پران میں ہی سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ جو ایسا جانتا ہے تمام ذیحیات اسکی عظمت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ سام کے وصل اور لوک کو جیتا ہے ؛

۴- کشتری دھرم- تحقیقاً کشتری دھرم پران ہے۔ کیونکہ پران ہی اس کے زخمی جسم کو زخم سے بچاتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ اس کشتری دھرم کو پہنچتا ہے۔ جس میں دوسرے سے رکشا کئے جانے کی ضرورت نہیں رہا کرتی۔ اور وہ کشتری دھرم کے وصل اور اُس کے لوک کو پہنچتا ہے ؛

چودھواں براہمن - ۱- بھومی- (زمین) انترکش (خلا) دیو (آسمان) یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا رُبع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (ترلوکی) اسکا یہ (ایک پاد) ہے جو اس ایک پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ اس ترلوکی میں ہے سب کو جیت لیتا ہے ؛

۲- رچا (رگوید کے منتر)۔ سامانی (سام وید کے منتر) یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا ربع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (ویدکی ترئی ودیا) اس کا یہ (ایک پاد) ہے۔ جو اس پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ اس ترئی ودیا میں ہے سب کو جیت لیتا ہے ؛

۳- پران- اپان- ویان- یہ آٹھ حروف ہیں۔ گایتری کے ایک پاد یا ربع میں بھی آٹھ ہی حروف ہیں۔ یہ (تینوں پران) اس کا یہ (ایک پاد) ہے۔ جو اس پاد کو ایسا جانتا ہے۔ وہ جتنا کچھ ان پرانوں میں ہے۔ سب کو جیت لیتا ہے۔ اس گایتری کا یہ تُریہ دیکھنے لایق پرے رج پاد ہے جو چمکتا ہے۔ جو چوتھا پاد ہے وہی تُریہ ہے۔ یہ دیکھنے لایق اسواسطے ہے کہ دیکھنا سا ہے۔ اور پرے رج اس لئے کہ تمام رج سے اوپر درخشاں ہے۔ جو اس پاد کو ایسا

جانتا ہے وہ دولت اور جس سے چمکا کرتا ہے ٭

۴ - یہ گایتری اس چوتھے - دیکھنے لایق - رج سے پرے کے پد میں قایم ہے - اور وہ ستیہ میں قایم ہے - آنکھ تحقیقاً ستیہ ہے - کیونکہ یہ بات کہ آنکھ ستیہ ہے سب مانتے ہیں - پس اگر دو شخص جھگڑتے آئیں - ان میں سے ایک کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے سُنا ہے - تو یقین اس کی بات کا کیا جاتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے دیکھا ہے - یہ ستیہ قوت میں قایم ہے - تحقیقاً پران قوت ہے اس واسطے کہا کرتے ہیں کہ قوت ستیہ سے بھاری ہے - اسطرح یہ گایتری ادھیاتم میں قایم ہے - یہ گایتری گانے والوں کی رکشا کرتی ہے گانے والے تحقیقاً پران ہیں - پس یہ پرانوں کی رکشا کرتی ہے - اور چونکہ پرانوں کی رکشا کرتی ہے اس واسطے اس کا نام گایتری ہے - آچاریہ جس ساوتری کا اُپدیش کیا کرتا ہے - وہ یہی گایتری ہے - اور جس کو اُپدیش کرتا ہے اسی کے پرانوں کی رکشا یہی کرتی بھی ہے ٭

۵ - بعض آچاریہ اس گایتری کا اُپدیش انشٹپ چھند میں کر دیا کرتے ہیں کہ بانی انشٹپ ہے اور ہم اس بانی کا اُپدیش کر رہے ہیں - مگر ایسا کرنا نہیں چاہئے بلکہ گایتری کو ہی ساوتری بتانا چاہئے - ایسے جاننے والے کو بہت کچھ بھی دیا جائے تو بھی وہ گایتری کے ایک پاد کی برابر نہیں ہوتا ٭

۶ - وہ اگر مال و دولت سے بھرے ہوئے ان تینوں لوکوں کو بھی لے تو بھی گایتری کے پہلے پاد سے کچھ زیادہ نہ لیگا - جتنی تینوں ویدوں کی ودیا ہے اُتنا لے تو بھی گایتری کے دوسرے پاد سے کچھ زیادہ نہ لیگا - اور جتنا پران ہے اُتنا لے تو بھی گایتری کے تیسرے پاد سے کچھ زیادہ نہیں لیگا - پھر گایتری کا جو یہ تُریہ دیکھنے لایق رج سے پرے درخشاں پاد ہے - وہ تو کسی کے لئے

بھی قابل تحصیل نہیں ہے۔ اس کا معاوضہ کوئی کیا دے سکتا ہے ؎

۷۔ اسکی استتی یہ ہے کہ اے گایتری تو ایک پاد والی ہے۔ دو پاد والی ہے۔ تین پاد والی ہے۔ بے پاد کی ہے۔ کیونکہ تو جاتی نہیں جاتی ہے۔ تیرے تریہ دیکھنے لایق رج سے پرے کے پاد کو نمسکار ہو۔ فلاں شخص کو فلاں شے نہ ملے۔ اگر کسی سے دشمنی ہو اور اس کے خلاف یہ دعا کی جائے کہ اس کی فلاں کامنا پوری نہ ہو۔ تو جس کے خلاف یہ دعا کی جائیگی اس کی کامنا پوری نہیں ہوگی۔ یا یہ دعا مانگے کہ مجھے فلاں شے مل گئی ہے ؎

۸۔ تحقیقاً بدیہہ نگر کے راجا جنک نے یہ بات اشونراشو کے بیٹے بڈل سے پوچھی تھی کہ تو نے جو یہ کہا تھا کہ میں گایتری کو جانتا ہوں۔ تو پھر ہاتھی ہو کر بوجھ کیوں اٹھائے پھرتا ہے۔ اس نے جواب دیا تھا کہ اے راجہ مجھے اس کے منہ کا علم نہ تھا۔ اس کا منہ آگ ہے۔ جسطرح آگ میں بہت سا بھی ایندھن ڈالا جائے تو سب کو جلا دیتی ہے۔ اسیطرح ایسا جاننے والا بہت سا بھی پاپ کرے تو اس سب کو جلا کر شدھ پاک اجر اور امر ہو جاتا ہے ؎

پندرھواں براہمن۔ ۱۔ سونے کی تھالی سے ستیہ کا منہ ڈھکا ہوا ہے وغیرہ چار شلوک جو ایشا واشیہ اپنشد کے اخیر میں دئے ہوئے ہیں ؎

چھٹا ادھیائے

پہلا براہمن۔ ۱۔ جو شخص بزرگ و افضل کو جانتا ہے وہ اپنے خویش و اقارب میں بزرگ و افضل ہوتا ہے۔ تحقیقاً پران بزرگ و افضل ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ اپنوں میں بزرگ و افضل ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں میں چاہے انہیں بھی

۲- جو شخص بڑی بھاری امیری کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب میں بڑا بھاری امیر ہوتا ہے۔ تحقیقاً بانی بڑی امیری ہے۔ ایسا جاننے والا اپنوں میں بڑا بھاری امیر ہو جاتا ہے اور جن لوگوں میں چاہے اُن میں بھی ÷

۳- جو شخص قیام کو جانتا ہے وہ ہموار و ناہموار سب جگہ قیام کرتا ہے۔ تحقیقاً آنکھ قیام ہے۔ آنکھ سے ہی آدمی ہموار و ناہموار جگہ قیام کرتا ہے۔ ایسا جاننے والا ہموار جگہ قیام کرتا ہے۔ ناہموار جگہ قیام کرتا ہے ÷

۴- جو شخص خزانے کو جانتا ہے وہ جو کامنا کرتا ہے وہی پوری ہوتی ہے۔ تحقیقاً کان خزانہ ہے۔ کیونکہ کان ہی میں تمام وید مخزون رہتے ہیں۔ ایسا جاننے والا جو کامنا کیا کرتا ہے وہی پوری ہوا کرتی ہے ÷

۵- جو آشرے کو جانتا ہے۔ وہ اپنے خویش و اقارب اور اور لوگوں کا آشرے ہوتا ہے۔ تحقیقاً من آشرے ہے۔ ایسا جاننے والا اپنوں کا اور اور لوگوں کا آشرے ہوتا ہے ÷

۶- جو پرجاپتی کو جانتا ہے۔ اسکے گھر اولاد اور مویشی پیدا ہوتے ہیں۔ تحقیقاً ویرج پرجاپتی ہے۔ ایسا جاننے والے کے گھر اولاد اور مویشی پیدا ہوتے ہیں ÷

۷- اِن پرانوں میں یہ جھگڑا ہوا کہ ہم میں سے افضل کون ہے۔ چنانچہ برہم کے پاس گئے۔ اور اُس سے پوچھا کہ ہم میں سے کون افضل ہے۔ اُسنے کہا کہ جس کے نکل جانے سے آدمی کا جسم سب سے زیادہ بُرا سمجھا جائے وہی سب سے افضل ہے ÷

۸- بانی باہر گئی۔ وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جسطرح گونگے رہتے ہیں جو بانی سے تو نہیں بولتے۔ مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سُنتے ہیں۔ من سے سوچتے ہیں۔ ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں۔ اسطرح ہم جیتے رہے۔ یہ سُنکر بانی اندر داخل ہو گئی ÷

۹ - آنکھ باہر گئی - وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آئی اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے - انہوں نے کہا کہ جسطرح اندھے رہتے ہیں جو آنکھ سے تو نہیں دیکھتے مگر پران سے سانس لیتے ہیں - بانی سے بولتے ہیں - کان سے سنتے ہیں - من سے سوچتے ہیں - ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں - اسطرح ہم جیتے رہے - یہ سنکر آنکھ داخل ہو گئی ٭

۱۰ - کان باہر گیا - وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے - انہوں نے کہا کہ جسطرح بہرے رہتے ہیں - جو کان سے تو نہیں سن سکتے - مگر پران سے سانس لیتے ہیں - بانی سے بولتے ہیں - آنکھ سے دیکھتے ہیں - من سے سوچتے ہیں - ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں - اسطرح ہم جیتے رہے - یہ سنکر کان اندر داخل ہو گیا ٭

۱۱ - من باہر گیا وہ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے - انہوں نے کہا کہ جسطرح موہت آدمی رہتے ہیں جو من سے تو نہیں سوچتے مگر پران سے سانس لیتے ہیں - بانی سے بولتے ہیں - آنکھ سے دیکھتے ہیں - کان سے سنتے ہیں - ویرج سے اولاد پیدا کرتے ہیں - اسطرح ہم جیتے رہے - یہ سنکر من اندر داخل ہو گیا ٭

۱۲ - ویرج باہر گیا - وہ سال بھر رہ کر واپس آیا اور پوچھا کہ میرے بغیر تم کیونکر جیتے رہے - انہوں نے کہا کہ جسطرح ہیجڑے رہتے ہیں - جو ویرج سے تو اولاد پیدا نہیں کرتے - مگر پران سے سانس لیتے ہیں - بانی سے بولتے ہیں - آنکھ سے دیکھتے ہیں - کان سے سنتے ہیں - من سے سوچتے ہیں - اسی طرح ہم جیتے رہے - یہ سنکر ویرج اندر داخل ہو گیا ٭

۱۳ - اب جبکہ پران نکلنے کو ہوا - تو جسطرح بڑا بھاری اچھا سندھی گھوڑا اپنے پاؤں باندھنے کے کھونٹوں کو اکھاڑ دے اسی طرح ان پرانوں کو اکھاڑنے لگا - وہ بولے کہ بھگون

تم مت نکلو۔ تمہارے بغیر ہم نہیں جی سکتے۔ مکھیہ پران نے کہا تو تم مجھے بھینٹ دو۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اچھا۔

۱۴- بانی بولی کہ میں جو بڑی بھاری دولت ہوں وہ تو ہی ہے۔ آنکھ بولی کہ میں جو قیام یا استھتی ہوں وہ تو ہی ہے۔ کان بولا کہ میں جو خزانہ ہوں وہ تو ہی ہے۔ من بولا کہ میں جو آشرے ہوں وہ تو ہی ہے۔ ویریج بولا کہ میں جو پیدا کنندہ ہوں وہ تو ہی ہے۔ پھر پران نے پوچھا کہ میری کیا تو خوراک ہے اور کیا پوشاک۔ اندر یوں نے کہا کہ کُتّے چیونٹی کیڑوں اور پتنگوں سے لگا کر سب کچھ تیری خوراک ہے اور پوشاک پانی۔ جو شخص پران کی خوراک کو اسطرح جانتا ہے وہ جو کچھ کھاتا ہے اسکا ٹھیک کھانا ہوتا ہے اور جو کچھ لیتا ہے وہ بھی ٹھیک لینا ہوتا ہے۔ وید کے عالم چونکہ اس بات سے واقف ہیں اس لئے جب کھانا کھانے کو ہوتے ہیں تو آچمن کرتے ہیں یعنی پانی پیتے ہیں۔ اور جب کھا چکتے ہیں تو پانی پیتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پران کو ننگا نہیں رکھ رہے ہیں۔

دوسرا براہمن ۱- اُرن رشی کا پوتا شویت کیتو پانچال والوں کی سبھا میں گیا۔ اور وہاں اسوقت جبل کے بیٹے راجہ پرواہن کے پاس پہنچا جب ملازم اسکی خدمت کر رہے تھے۔ راجہ نے اُسے دیکھ کر کہا لڑکے۔ اسنے جواب دیا جی۔ پھر پوچھا کہ تیرے باپ نے تجھے تعلیم دی اُسنے کہا ہاں۔

۲- راجہ نے پوچھا جانتا ہے کہ لوگ مر کر سفر آخرت کرتے ہیں تو کس طرح راستے جدا ہوتے ہیں۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ اس دنیا میں کیونکر واپس آتے ہیں۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ کونسی آہتی میں پانی پُرش کہلانے اور اُٹھ کر بولنے لگتا ہے۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر پوچھا جانتا ہے کہ دیویان اور پتری یان کے راستے کیونکر چلتے ہیں۔ کیا تو نے رشی کا بچن نہیں سُنا کہ میں نے

آدمیوں کے لئے دو راستے سُنے ہیں پتروں کا راستہ اور دیوتاؤں کا راستہ۔ انہیں پر تمام خلقت چل کر جاتی ہے۔ اور وہ دونوں ہی ماتا پتا کے بیچ میں ہیں"۔ یہ سُنکر سویت کیتو نے کہا کہ میں ان سوالوں میں سے ایک کا بھی جواب نہیں جانتا ہوں۔ اب راجہ نے سویت کیتو سے ٹھہرنے کو کہا۔ مگر لڑکا ٹھہرنا منظور نہ کر کے گھر واپس دوڑا۔ اور باپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے پہلے یہ کہا کہ تجھے تعلیم مل گئی۔ باپ نے پوچھا کہ اے صاحب عقل لڑکے کیا بات ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نیچ راجہ نے مجھ سے پانچ سوال پوچھے۔ مجھے اُن میں سے ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔ باپ نے دریافت کیا کہ وہ پانچ سوال کیا تھے۔ سویت کیتو نے مختصراً بتا دئیے ٭

۴۔ باپ نے کہا کہ اے عزیز مجھ کو ایسا جان کہ جو کچھ مجھے آتا تھا وہ سب میں نے تجھے بتا دیا۔ اب یہ کر کہ وہاں واپس چلکر برہمچاریوں کی طرح رہیں۔ سویت کیتو نے کہا کہ آپ ہی جائیں۔ یہ سُنکر گوتم رشی جہاں جیول کا بیٹا پرواہن تھا وہاں پہنچا راجہ نے اُسے بیٹھنے کو آسن دیا اور پانی منگوا کر اور ارگھیہ دیکر کہا کہ بھگوان گوتم ہم آپ کو بر دیتے ہیں ٭

۵۔ گوتم نے کہا کہ آپ نے مجھے جو بر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسکے الفاظ میں میرے بیٹے سے آپ نے جو سوال پوچھے تھے انکے جواب مجھے بتائیے ٭

۶۔ راجہ نے کہا کہ اے گوتم تمہارا بر دیوتاؤں کے متعلق ہے۔ آدمیوں کے متعلق مانگو ٭

۷۔ پھر کہا کہ تم جانتے ہو کہ میرے پاس سونا۔ گائے۔ گھوڑے۔ لونڈیاں۔ نوکر چاکر اور کپڑا بافراط موجود ہے۔ گوتم نے جواب دیا کہ آپ بہت سی۔ بے حد۔ اور لا انتہا دولت کو دینے میں مجھ سے بخل نہ کریں۔ راجہ نے پوچھا کہ اے گوتم کیا تم پُرانی رسم کے بموجب مجھ سے پڑہا چاہتے ہو۔ گوتم نے جواب دیا کہ میں آپ کا چیلا بنکر پاس آیا ہوں ٭

پرانے زمانے میں بھی یہی الفاظ بول کر لوگ آچاریوں کے پاس آتے تھے۔ پس اسنے پاس آنے کے الفاظ کہہ کر ہی راجہ کے ہاں رہنا شروع کیا۔

۸- راجہ نے کہا کہ اے گوتم تم اُس میں ہمیں اسطرح قصوروار نہ ٹھیراؤ جس طرح بزرگوں نے ٹھیرایا ہے۔ اب سے پہلے یہ ودّیا کسی برہمن کو نہیں ملی۔ میں اسے آپ کو بتاؤں گا۔ بھلا جسطرح تم بول رہے ہو۔ ایسے آدمی سے کون انکار کرسکتا ہے۔

۹- اے گوتم تحقیقاً وہ لوک اگنی ہے۔ سورج اُسکا ایندھن ہے۔ کرنیں دھواں ہیں۔ دن شعلہ ہے۔ اطراف انگارے ہیں۔ گوشے چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا شردھا کی آہتی دیتے ہیں۔ اور اس آہتی سے سوم راجہ پیدا ہوتا ہے۔

۱۰- اے گوتم تحقیقاً ابر اگنی ہے۔ سال اسکا ایندھن ہے۔ بادل دھواں ہیں۔ بجلی شعلہ ہے۔ بجرا انگارا ہے۔ کڑک چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا سوم راجہ کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے بارش پیدا ہوتی ہے۔

۱۱- اے گوتم تحقیقاً یہ لوک اگنی ہے۔ پرتھوی اس کا ایندھن ہے۔ آگ دھواں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ چاند انگارا ہے۔ تارے چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا بارش کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے اناج پیدا ہوتا ہے۔

۱۲- اے گوتم تحقیقاً مرد اگنی ہے۔ کھلا ہوا مُنہ اسکا ایندھن ہے۔ پران دھواں ہیں۔ بانی شعلہ ہے۔ آنکھیں انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں۔ اس آگ میں دیوتا انّن کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے ویرج پیدا ہوتا ہے۔

۱۳- اے گوتم تحقیقاً عورت اگنی ہے۔ اس آگ میں دیوتا ویرج کی آہتی دیتے ہیں۔ اس آہتی سے پُرش پیدا ہوتا ہے۔ وہ جب تک زندگی ہے جیتا ہے۔ جب مرتا ہے۔

۱۴- اُسے پھونکنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ آگ ہی اسکی آگ ہے۔ ایندھن ہی اس کا ایندھن ہے۔ دھواں ہی اسکا دھواں ہے۔ شعلہ ہی اسکا شعلہ ہے انگارا ہی اسکا

انگارا ہے - چنگاریاں ہی اس کی چنگاریاں ہیں ۔ اس میں دیوتا لاش کی آہتی دیتے ہیں - اس آہتی سے درخشاں رنگ کا پُرش پیدا ہوتا ہے ۔

۱۵ - جو ایسا جانتے ہیں اور جو جنگل میں شردّھا اور ستیہ کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ وہ شعلے کی طرف جاتے ہیں ۔ شعلے سے دن کو - دن سے اُجیلے پندرھواڑے کو - اُجیلے پندرھواڑے سے چھ اُتراین مہینوں کو - ان مہینوں سے دیولوک کو - دیولوک سے سورج کو - سورج سے بجلی کے لوک کو - یہاں ایک پُرش آکر جو آدمی نہیں ہے انہیں برہم لوک میں لے جاتا ہے - برہم لوک میں لاتعداد برسوں تک رہتے ہیں - انہیں بازگشت نہیں ہوتی ۔

۱۶ - جو لوگ یگیہ دان تپ سے لوکوں کو جیتتے ہیں وہ دھوئیں کی طرف جاتے ہیں - دھوئیں سے رات کو - رات سے اندھیرے پندرھواڑے کو - اندھیرے پندرھواڑے سے چھ دکشنا ین مہینوں کو - ان مہینوں سے پتری لوک کو - پتری لوک سے چاند کو - چاند میں پہنچکر اناج بنتے ہیں اور جسطرح یگیہ میں پجاری پیالے میں بار بار سوم رس بھر بھر کر آخر پیالہ خالی کر دیتے ہیں - اسیطرح انہیں دیوتا کھا لیتے ہیں - جب کرم بھوگ ختم ہونے پر واپس پھرتے ہیں تو پہلے آکاش میں آتے ہیں - آکاش سے ہوا میں - ہوا سے بارش میں - بارش سے زمین میں - زمین پر پہنچکر اناج بنتے ہیں - پہلے مرد روپ اگنی میں ہوم کئے جاتے ہیں - پھر عورت روپ اگنی میں پیدا ہوتے ہیں - اسطرح ایک لوک سے دوسرے لوک میں جانے والے یہ جیو پڑے چکّر کھایا کرتے ہیں - جو ان دونوں راستوں کو نہیں جانتے وہ کیڑے پتنگے اور مچھر بنتے ہیں ۔

تیسرا برہمن - ۱ - جو شخص یہ چاہے کہ مجھے بڑائی نصیب ہو - اُسے

لازم ہے کہ اُترائن سورج کے کسی اچھے پندرھواڑے کے کسی مبارک دن سے پہلے بارہ روز تک اُپسد برت رکھے۔ پھر گولر کی لکڑی کے کٹھوتے یا بڑے چمچ میں تمام اوشدھیوں اور پھلوں کو اکٹھا کرے۔ اور بیدی کو جھاڑ کر اور لیپ کر۔ اور آگ روشن کرکے۔ گرد اگرد کشا بچھائے اور گھی کا سنسکار وید منتروں سے کرکے مذکر نکشتر میں منتھ بنا کر ان دو منتروں سے ہوم کرنا شروع کرے۔ ۱۔ اے اگنی تجھ میں جتنے دیوتا آدمی کی کامناؤں کو ٹیڑھے ہو کر مار دیتے ہیں۔ اُنکے لئے میں یہ حصہ ہوم کرتا ہوں۔ وہ خود ترپت یعنی سیر ہو کر میری تمام کامناؤں کو پورا کریں سواہا۔ جو ٹیڑھی دیوی یہ خیال کرکے کہ میں سب کی دھارن کرنے والی ہوں تیرے آشرے رہتی ہے اُس کام سیدھ کرنے والی کی پوجا میں گھی کی دھار سے کرتا ہوں سواہا۔

۲۔ بزرگ کے لئے سواہا۔ فضل کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ پران کیلئے سواہا۔ امیری کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ بانی کیلئے سواہا۔ قیام کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ آنکھ کیلئے سواہا۔ خزانے کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ کان کے لئے سواہا۔ آشرے کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ من کے لئے سواہا۔ پرجاپتی کیلئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ دیرج کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

۳۔ اگنی کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ سوم کے لئے سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ بھو سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ بھوَ سواہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

بھُو: سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
بھُو: بھُوَ: سُوَ: سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
برہم کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
کشتر کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
ماضی کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
مستقبل کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
کُل کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔
ہر ایک کے لئے سوّاہا۔ آگ میں ہوم کرکے باقی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔

۴۔ اب اس کو یہ کہتا ہوا ہاتھ سے چھوتا ہے کہ تو متحرک ہے۔ تو چمکتا ہوا ہے۔ تو پورا ہے۔ قائم ہے۔ ایک آشرے ہے۔ ہِن شبد سے سنسکار کیا گیا ہے۔ پھر ہِن شبد سے سنسکار کیا گیا ہے۔ گایا گیا ہے۔ پھر گایا گیا ہے۔ سُنا گیا ہے۔ پھر سنا گیا ہے۔ بادل میں چمکنے والا ہے۔ بڑا ہے۔ قادر ہے۔ اناج ہے۔ جوتی ہے۔ موت ہے۔ سب کا اپنے میں سنگھار کرنے والا ہے ۔

۵۔ اب یہ کہتا ہوا ہاتھ سے اُٹھاتا ہے کہ تو سب کچھ جانتا ہے۔ ہم تیری بڑائی کو جانتے ہیں۔ تو راجہ ہے۔ ایشور ہے۔ خود مختار ہے۔ مجھے راجہ ایشور اور خود مختار بنا۔

۶۔ اب یہ پڑھ کر اسے کھاتا ہے۔ تت سوتر ورینیم۔ میٹھی ہوا چلتی ہے۔ میٹھی ندیاں بہتی ہیں۔ میٹھی ہمارے لئے اوشدھی ہو۔ بھُو: سوّاہا ۔
بھرگو دیوسیہ دھیمہی۔ میٹھے رات دن ہوں۔ میٹھے پرتھوی کے ذرّے ہوں۔ میٹھا ہمارا باپ دیو ہو۔ بھُوَ: سوّاہا۔ دھیو یو نہ پرچودیات۔ میٹھا ہمارے لئے بنسپتی ہو۔ میٹھا سورج ہو۔ میٹھی گوئیں ہوں۔ سُوَ: سوّاہا۔ اب پوری گایتری دوہرا تینوں مدھومتی پڑھے۔ میں یہ سب کچھ ہو جاؤں۔ بھُو:

بیٹے سے (۲۸) شانڈلی کے بیٹے نے رتھی تری کے بیٹے سے (۲۹) رتھی تری کے بیٹے نے بھالوکی کے بیٹے سے (۳۰) بھالوکی کے بیٹے نے کرونچکی کے دونوں بیٹوں سے (۳۱) کرونچکی کے دونوں بیٹوں نے بید بھرتی کے بیٹے سے (۳۲) بید بھرتی کے بیٹے نے کارشکیپی کے بیٹے سے (۳۳) کارشکیپی کے بیٹے نے پراچین یوگی کے بیٹے سے (۳۴) پراچین یوگی کے بیٹے نے سانجیوی کے بیٹے سے (۳۵) سانجیوی کے بیٹے نے پراشنی کے بیٹے سے (۳۶) پراشنی کے بیٹے نے آسرائن سے (۳۷) آسرائن نے آسری سے (۳۸) آسری نے یاگیہ ولکیہ سے (۳۹) یاگیہ ولکیہ نے ادالک سے (۴۰) ادالک نے ارن سے (۴۱) ارن نے اپ ویشی سے (۴۲) اپ ویشی نے کشری سے (۴۳) کشری نے راج سترا سے (۴۴) راج ستروا نے جیوآوان بادھیوگ سے (۴۵) جیوآوان بادھیوگ نے اسِت بارش گن سے (۴۶) اسِت بارش گن نے ہرت کشیپ سے (۴۷) ہرت کشیپ نے شلپ کشیپ سے (۴۸) شلپ کشیپ نے کشیپ نیدھروی سے (۴۹) کشیپ نیدھروی نے واک سے (۵۰) واک نے امبھنی سے (۵۱) امبھنی نے آدتیہ سے۔ سورج سے آئے ہوئے یہ شکل یجروید کے منتر باجسینی یاگیہ ولکیہ کے نام سے معروف ہیں۔

۳ - سانجیوی کے بیٹے تک (دیکھو نمبر ۳۵) یہ خاندان یکساں ہے۔ اسکے آگے (۳۵) سانجیوی کے بیٹے نے مانڈوکاینی سے (۳۶) مانڈوکاینی نے مانڈویہ سے۔ (۳۷) مانڈویہ نے کوتس سے (۳۸) کوتس نے ماہتی سے (۳۹) ماہتی نے وامک کشاین سے (۴۰) وامک کشاین نے شانڈلیہ سے۔ (۴۱) شانڈلیہ نے واتسیہ سے۔ (۴۲) واتسیہ نے کشری سے (۴۳) کشری نے یگیہ وچار اجنمبایَن سے (۴۴) یگیہ وچار اجنمبایَن نے ترکا وشیہ سے (۴۵) ترکا وشیہ نے پرجاپتی سے (۴۶) پرجاپتی نے برہم سے۔ (۴۷) برہم سویمبھو ہے۔ برہم کو نمسکار ہو۔

اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ۔

اوم تت ست

وقتِ گزراں ہرگز رہتا نہیں انساں آتا ہے نکل جاتا ہے
ہے زندۂ جاوید وہی نیک انجام جو آن کچھ کام بھی کر جاتا ہے

شری پاترا یاتیرتھ سوامی کی
معروف کتاب کا اردو ترجمہ
معہ قصیدہ

دیباچہ اپنشد

از

منشی سورج نراین مہر دہلوی

مطبوعہ سادھو پریس وشیشورہ دہلی۔ پرنٹر پبلشر منشی سورج نراین مہر

سنہ ۱۹۱۸

اوم تت ست

فہرست مضامین

اوم تت ست

تمہید از مترجم

فقیر مہر ویدانت کی سنسکرت کتابیں ہدیۂ ناظرین کر چکا ہے۔ جن کی مفصل فہرست
اس کتاب کے صفحہ آخر پر ملاحظہ کی ہوئی ہے۔ ان میں سے بعض دلچسپ کہانیوں
کی صورت میں ہیں۔ بعض عام فہم لیکچروں کی صورت میں۔ بعض دلیل اور [illegible]
کا شاستر ہیں۔ بعض پرکرن گرنتھ ہیں یعنی ویدانت کے سدھانت کی کتابیں۔ بعض میں
فلسفہ پردھان ہے بعض میں شاعری پردھان ہے۔ کتابیں بہت ہیں۔ مگر ناظرین
کو یاد رہے کہ ویدانت کی تین کتابیں بنیادی مانی جاتی ہیں۔ جنہیں پرستھان
ترے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ اُپنشد۔ برہم سوتر۔ اور گیتا ہیں۔ ان میں سے گیتا
وہ گلدستہ ہے جس میں اُپنشدوں کے باغوں سے پھول چنے ہیں اور انہیں
دلکش شکل میں گوندھ لیا ہے۔ برہم سوتر میں اُپنشدوں کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔
اور دلائل عقلی سے اُن مسائل کا فیصلہ کیا ہے جو اُپنشدوں میں آئے ہیں۔ غرض
گیتا اور برہم سوتر دو کتابیں ہیں جو اُپنشدوں پر مبنی ہیں۔ ویدانت گیان کی
خاص کتابیں اُپنشد ہی ہیں ؛

میں نے اُپنشدوں کا لفظی ترجمہ اردو میں علیحدہ بھی نذر ناظرین کیا ہے
تاکہ گیتے اور حوالہ جات کے آسانی سے ڈھونڈھ لینے میں مدد ملے۔ اور جن
دس اُپنشدوں پر بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ کے سنسکرت بھاشیہ ہیں۔
اُن پر کافی ودوانی اردو شرحیں بھی شایع کر دی ہیں۔ تاکہ جو اصحاب اُپنشدوں کے

مضامین اچھی طرح سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ ان مفاہیم کتابوں کو پڑھ سکیں۔ میری شرحیں شنکر بھاشیہ پر مبنی ہیں۔ اور اردو انگریزی ہندی وغیرہ میں جو شرحیں ملتی ہیں انکے مقابلے میں آسان عام فہم اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ہیں۔ ساتھ ہی ہر اُپنشد کی ہر فصل کا خلاصہ بھی دینا گیا ہوں ؎

ویدانت کی تین بنیادی کتابوں میں سے میں اُپنشد اور گیتا لکھ چکا ہوں۔ اور ساتھ ہی گیتا کا فلسفہ بھی۔ یہ دونوں کتابیں گیتا اور فلسفہ گیتا اگر ساتھ پڑھی جائیں تو گیتا کی تمام تعلیم آئینے کی طرح صاف ہو جاتی ہے۔ اب برہم سوتر لکھنے باقی ہیں۔ جو ہمارے ہاں کا پرانا فلسفہ اُپنشد ہے۔ اسی کو ہندوؤں کے چھٹے شاستر یعنی بھگوان ویاس کے اُتر میمانسا کا نام دیا جاتا ہے۔ ان سوتروں پر بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ کی شرح شاریرک بھاشیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دنیا کی نہایت ہی پر مغز کتابوں میں سے ہے۔ شنکر مہاراج جیسا گیانی یا فلسفی دنیا میں اور کوئی نہیں ہوا ہے۔ اس بات کو ہم ہندو ہی نہیں بلکہ مغربی فلسفی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور مغرب میں ویدانت کے پرچار کے ساتھ انکی بیش بہا تعلیم پھیلتی جاتی ہے ؎

میرا ارادہ پرماتما راست لائیں شاریرک بھاشیہ کو اردو میں دینے کا ہے۔ یہ کتاب جیسی پر مغز ہے ویسی ہی طویل بھی ہے۔ یقین ہے کہ ساڑھے آٹھ سو ہزار صفحوں سے کم نہ ہوگی۔ مگر ہوگی بھی پڑھنے لائق۔ کیونکہ ویدانت میں جتنے کھنڈ گرنتھ ہیں۔ وہ سب اسی کتاب پر مبنی ہیں۔ میں نے اس کے لکھنے کی شروعات کر دی ہے۔ اُپنشد مُول اسی غرض سے علیحدہ شایع کئے تھے کہ برہم سوتروں میں جو حوالہ جات آئیں۔ وہ آسانی سے حل سکیں۔ دوسری کتاب یہ دی جاتی ہے جو اُپنشدوں کا دیباچہ سمجھی چاہیے ؎

نترِ ییہ اُپنشد کا دکن میں بہت رواج ہے۔ چنانچہ ودیارنیہ سوامی نے جنکا گرہستھ کا نام سیاین آچاریہ تھا۔ اور جنکے ویدوں اور براہمنوں پر بھاشیہ مشہور ہیں۔ اپنی پنچ دشی

سروودرشن سنگرہ اور اور بہت سی کتابیں ہندوستان میں ہردلعزیز ہیں۔ تتریہ اُپنشد پر ایک بسیط شرح نثر میں لکھی ہے۔ جو شری شنکر مہاراج اور ان کے چیلے شری سریشور آچاریہ کے بھاشیوں پہ مبنی ہے۔ اس میں آسان و عام فہم طریق سے فلسفۂ اُپنشد کے اہم اصول کھنڈن منڈن کے ساتھ بڑی لیاقت سے مشرّح و مدلل طور پہ درج ہیں۔ میں ایسا وعدہ نہیں کر سکتا کہ اس پوری کتاب کا اردو میں ہدیہ ناظرین کر سکونگا۔ کیونکہ طویل بہت ہے۔ مگر شروع میں جو دیباچہ دیا ہوا ہے۔ اُسکا یہ ترجمہ پیشکش کرتا ہوں۔ یہ صرف تتریہ اُپنشد کا ہی دیباچہ نہیں ہے۔ بلکہ کُل اُپنشدوں کا دیباچہ سمجھنا چاہیئے۔ اس میں فلسفیانہ پہلو سے نگاہ سے اُپنشدوں کے متعلق بہت سے اہم مضامین مندرج ہیں۔ جو گیان کے شائقین کے لئے نہایت ہی دلچسپ اور کارآمد ثابت ہونگے۔

مجھے کامل یقین ہے کہ جو اصحاب اس کتاب کو نظر غور سے پڑھیں گے اُنہیں گیان مارگ کی بہت سی نئی نئی باتیں معلوم ہونگی۔ اور بہت سے اعتراض جو طبیعت میں اُٹھتے رہا کرتے ہیں اس کے پڑھنے سے شانت ہو جائیں گے۔ پھر اس کتاب سے یہی فائدہ نہیں ہے بلکہ اسے پڑھ کر وہ برہم سوتروں کے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی محسوس کریں گے۔ میری تہ دل سے دعا ہے کہ میرے ناظرین گیان کی کتابیں پڑھ کر شانتی کے مدارج اعلےٰ پہ پہنچیں۔ اوم شم

دہلی ۱۰ فروری ۱۹۱۴ء

خاکسار سورج نرائن مہر

اوم تت ست

تمہید از مصنف

منگلاچرن سرسوتی مہارانی اور وشنو مہاراج و گورو سے جن کی صفائی قلب کا کام
شروع کرنے سے پہلے جنہیں نمسکار کرکے گرنتھ رچنا ہوا کرتے ہیں انہیں گنیش جی مہاراج
کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ پھر ایشور روپ اپنے گورو مہاراج شری ودیا تیرتھ کو نمسکار
کرتا ہوں جن کے سانس وید ہیں اور جنہوں نے ویدوں سے یہ جگت رچا ہے۔

سبب تالیف کتاب انہیں مہاراج کی نگاہ لطف سے بُکّ مہاراج پدوی کو پہنچے
یعنی ایشور کے انش بنے اور سلطنت بیجاپور کے راجہ ہوئے۔ اور انہوں نے سائن
آچاریہ کو ویدوں کی شرح کرنے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ سائن آچاریہ نے پوُرب
میمانسا اور اُتر میمانسا یعنی ویدانت کے برہم سوتروں پر مختصر کتابیں تحریر کیں۔
[یہ کتابیں نیائے مالا کے نام سے مشہور ہیں اور ان میں دو دو چار چار شلوکوں
میں ہر مضمون کا خلاصہ مطلب نہایت اختصار کے ساتھ دیا ہوا ہے کہ چاہو تو
زبانی یاد کر لو۔ مترجم] اس کے بعد مفصل سائن آچاریہ نے چاروں ویدوں
اور براہمنوں پر شرحیں تحریر کیں جو تمام کرم کانڈ پر حاوی ہیں۔ اب برہم گیان سمجھانے
کے لئے اُپنشدوں کی شرح شروع کی جاتی ہے۔

اُپنشدوں کی ودیا کے معنی اول لفظ اُپنشد کی تحقیق۔ کُل لفظ
اُپنشد کے معنی برہم ودیا کے ہیں یہ تین اجزا سے مرکب ہے۔ اُپ حرف جار
جس کے معنی قریب کے ہیں۔ نی حرف جار جس کے معنی تمام و کمال کے ہیں۔ شد دھاتو یا مادہ

جو تین معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ زوال پانا۔ طے جانا۔ اور ناش کرنا۔ "اُپ" کے معنی چونکہ قربت کے ہیں اس لئے یہ اندرونی آتما میں جاکر ختم ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ قربت میں درجوں کا سلسلہ کا سلسلہ ہے۔ جہاں یہ سلسلہ ختم ہوگا وہی اندرونی آتما ٹھیریگا۔ کیونکہ سب سے قریب چیز آدمی کا اندرونی آتما ہی ہوسکتا ہے۔ اسیطرح "نی" چونکہ تمام و کمال کے معنی دیتا ہے اس کا اطلاق بھی آتما پر ہی ہے۔ کیونکہ وہی سدود یا کے دھاتو کے تینوں معنی بھی برہم ودیا کے ہیں۔ اور انکی توضیح شری سوامی شنکر آچاریہ نے بہت صاف صاف کی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے ؛

(۱) چونکہ بے دوئی برہم سے آتما کی "قربت" کراتی ہے۔ اور اگیان اور اس کے کاریوں کو زوال پہنچاتی ہے۔ اس لئے اس ودیا کو اُپنشد کا نام دیا جاتا ہے ؛

(۲) چونکہ تمام مصیبتوں کی جڑ یعنی اودیا کو دور کر کے اور آتما کو اندرونی یعنی نہایت قریب چیز بتا کر غیر معروفی برہم بھاؤ میں "لے جاتی ہے" اسلئے اس ودیا کو اُپنشد کہتے ہیں ؛

(۳) چونکہ اودیا یعنی جڑ کے کاٹ دینے سے یہ ودیا دنیا میں پھنسانے والے تمام کرموں کا "ناش کر دیتی ہے" اس لئے اُپنشد کہلاتی ہے ؛

اُپنشد ودیا کی کتابیں مذکورہ بالا ودیا کے سکھانے کا باعث چونکہ کتابیں ہیں اس لئے ان کتابوں کو بھی اُسیطرح اُپنشد کا نام دیا جاتا ہے جسطرح ہل کو زندگی کا نام اس وجہ سے دیا جاتا ہے کہ کھیت میں ہل چلایا جاتا ہے اور اس سے اناج پیدا ہوتا ہے تو خلقت کی زندگی کا باعث ہوتا ہے ؛

مضامین کتاب اس تمہید کے بعد اب ہم ان چار باتوں کی بحث اٹھاتے ہیں کہ اُپنشدوں کا مقصد یعنی مضمون کیا ہے۔ پھل یعنی مدعا و غرض کیا ہے۔ پڑھنے کا ادھیکاری کون ہے۔ اور سمبندھ یعنی تعلق کیا ہے ؛

۱۔ اُپنشدوں کا بشے یا مضمون

بشے کی تعریف کسی علم کا بشے وہ مضمون خاص ہوتا ہے جسکی تحصیل صرف اُسی علم سے ہو سکے اور کسی علم سے نہیں۔ مثلاً دوائیوں۔ ستاروں کی حرکات۔ اور تحقیق الفاظ کے مضامین کی تحصیل علم طب۔ علم نجوم۔ اور علم صرف و نحو سے ہی ہو سکتی ہے اور کسی ذریعے سے نہیں۔ پس یہ مضامین انہیں علوم کے بشے یا موضوع ہیں۔

اُپنشدوں کا بشے بے دوئی آتما ہے اسیطرح ویدانت یعنی اُپنشدوں کا بشے ذات بے دوئی ہے۔ بے دوئی آتما کا علم ویدانت کے علاوہ اور کسی پرمان سے تحصیل نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ شرتی ہے کہ "وید وان کے بغیر اِس ذات عظیم کا علم کوئی نہیں کر سکتا"۔ یہ شرتی تو وید کے علاوہ اور پرمانوں کی نفی کرتی ہے۔ ایک اور شرتی اُپنشدوں کے علاوہ وید کے اور حصوں کی نفی کرتی ہے۔ برہدارنیک اُپنشد میں برہمنوں سے مباحثے کے خاتمے پر یاگیہ ولکیہ نے کہا تھا کہ "میں تم سے اُس اُپنشدی پرش کے متعلق پوچھتا ہوں"۔ یہاں اُپنشدی کے معنی ہیں جسکا علم صرف اُپنشدوں سے ہوتا ہے۔ کسی اور پرمان یا وید کے کسی اور حصے مثلاً منتر بھاگ یا براہمن بھاگ سے نہیں۔

بیرونی پرتیکش سے آتما کو نہیں جان سکتے جو شخص یہ مانتا ہے کہ آتم گیان اور پرمانوں سے ہو سکتا ہے اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ آیا پرتیکش سے ہو سکتا ہے۔ یا انومان سے ہو سکتا ہے۔ یا وید سے ہو سکتا ہے۔ پرتیکش سے بتائے تو پھر پوچھنا چاہیئے کہ آیا بیرونی پرتیکش مثلاً آنکھوں وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔ یا اندرونی یعنی مانسک پرتیکش سے ہو سکتا ہے۔ بیرونی پرتیکش سے بتائے تو دیکھ کین اُپنشد کیا کہتا ہے کہ "وہاں آنکھ نہیں جاتی"۔

اس کی وجہ کٹھ۔ تیتریہ۔ اور شویتاشوتر میں بتائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "یہ سب ان نظر میں اسکا رنگ ٹھیرتا ہے نہ آنکھ سے کوئی اسے دیکھتا ہے"۔ دیکھی وہی چیز جاسکتی ہے جس میں خواص ہوں۔ مثلاً رنگ و صورت وغیرہ پس شرتی کے معنی یہ ہیں کہ آتم دیو کا رنگ نیلا پیلا لال ہرا کچھ نہیں ہے جو اُسے صاف طور پر دیکھ سکیں۔ اسی لئے برہما سے لگا کر چھوٹے کیڑوں تک کوئی اس کو آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ چھوٹے بڑے ہر ذیحیات کی آنکھ رنگ و صورت کو ہی اپنا وشے بناتی ہے۔ یہ ایک ایسی ہی بات ہے کہ اس میں نہ معمولی آدمی کچھ جھگڑا اُٹھا سکتا ہے۔ نہ فلسفی۔ جس طرح رنگ و صورت نہ ہونے کی وجہ سے آتما آنکھ کا وشے نہیں۔ اسیطرح چونکہ اُس میں شبد یا آواز وغیرہ نہیں ہے۔ اس لئے کان وغیرہ اور اندریوں کا بھی وشے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کٹھ اُپنشد میں آتا ہے کہ "وہ غیر متبدل ذات دوامی بے آواز و بے لمس ہے۔ نہ اُس میں رس ہے۔ نہ گندھ یا بُو ہے"۔ پس بیرونی پرتیکش کا وشے آتما نہیں ہو سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ پانچ گیان اندریاں یعنی کان جلد آنکھ زبان اور ناک کے وشے آواز لمس رنگ ذائقہ اور بُو ہیں۔ چونکہ آتما میں یہ خواص نہیں ہیں اس لئے اسکا علم اندریوں سے نہیں ہو سکتا۔ اور اندریوں سے جو علم حاصل ہوتا ہے اسی کو پرتیکش کا نام دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیرونی پرتیکش سے آتما کو نہیں جانا جاسکتا ۔

اندرونی پرتیکش سے آتما کو نہیں جان سکتے معترض اندرونی یعنی مانسک پرتیکش سے آتما کا گیان مانے تو اُس سے پوچھو کہ وہ گیان کسطرح کا ہے۔ آیا اسطرح کا کہ مجھ میں میرا آتما ہے۔ یا اسطرح کا کہ میں آدمی یا براہمن یا برہمچاری ہوں۔ یا اسطرح کا کہ جسم میرا ہے اور میں جسم کا مالک ہوں۔ آنکھوں وغیرہ گیان اندریوں سے جو علم حاصل ہوتا ہے اُسکا جاننے والا ہوں۔ بانی وغیرہ کرم اندریوں سے جو کام ہوسکتے ہیں اُنکا کرتا ہوں۔ من سے سُکھ دُکھ کا بھوگتا ہوں۔ دھرم ادھرم سے سورگ نرک میں

آتما جاتا ہوں۔ یا اسطرح کہ میں ہی ست چت ذات سب جگہ بھرپور ایک ذات بے دوئی ہوں۔ آگے ان سب قیاسوں کا کھنڈن دیا جاتا ہے ۔

تین طرح کے آتما

قیاس اول یعنی یہ کہ بھدر سین میرا آتما ہے۔ آتما کا سروپ نہیں ہو سکتا جب تک علم مانسک پرتیکش سے ہو سکے۔ کیونکہ یہ مانسک گیان گون آتما کو پیش کرتا ہے نہ کہ مکھیہ آتما کو۔ آتما تین طرح سے مانا جاتا ہے۔ گون، مشتبہ، اور مکھیہ۔ شیر کی مثال سے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیگی۔ شیر اور دیودت کا فرق آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی شیر کی سی بہادری اور شہ زوری کے خاص گن دیودت میں دیکھ کر معمولی بول چال میں کہا کرتے ہیں کہ دیودت شیر ہے۔ یہ گون گنوں کے لحاظ سے شیر ہوگا۔ اب یہ دیکھئے کہ کوئی شخص اندھیرے میں جنگل میں چلا جا رہا ہے اور اسے کسی ہرن کو دوڑتے دیکھ کر یہ واہمہ باطل ہوا کہ یہ شیر ہے اور خوف کے مارے کانپنے لگا تو یہ مشتبہ یعنی وہمیہ شیر کہا جائیگا۔ دن کے اجالے میں اصلی شیر کو دیکھ کر جو یہ گیان ہوتا ہے کہ یہ شیر ہے یہ مکھیہ شیر ہے ۔

گون آتما

اب مثال بالا کو آتما پر عاید کیجئے۔ کوئی راجہ اپنے کسی ہوشیار بھدر سین سے اپنے آتما کا فرق دیکھتا ہوا بھی حفاظت ملک و مال میں اپنے سے اوصاف یا گن اس میں پاکر یہ کہے کہ بھدر سین تو بس میرا آتما ہے۔ تو یہ گون آتما ہوگا۔ مانسک پرتیکش اس آتما کا ہوگا۔ تو یہ مکھیہ یعنی اصلی آتما کا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا محض استعارۃً راجہ نے بھدر سین کو اپنا آتما کہہ دیا ہے۔ اصل میں راجہ کا آتما الگ ہے ۔

مشتبہ آتما استھول شریر

اب قیاس دوم لیجئے کہ میں آدمی یا براہمن یا طالب علم وغیرہ ہوں۔ آتما کا یہ سروپ بھی جسم کا مانسک پرتیکش ہوتا ہے۔ اصلی آتما نہیں ہو سکتا کیونکہ ہاتھ پاؤں سینہ و سر اور شکل و صورت وار جسم کی بڑی بھاری جنس یا جاتی آدمی کی ہے۔ اس میں چھوٹی چھوٹی جنسیں اور شاخیں ہیں۔ مثلاً خاص ماں باپ کے گھر پیدا

ہونے سے برہمن کی جاتی یا ذات۔ جنیؤ ہو کر طالب علمی کے لحاظ سے برہمچاری کا آشرم۔
یہ سب جاتیاں جسم کے ہی دھرم یا خاصے ہیں۔ صرف چارواک یعنی دہریے تو جسم کو
آتما مانتے ہیں۔ مگر ان کے علاوہ ہر قسم کے فلسفی نہیں مانتے۔ مطلب یہ کہ جسم فانی کو آتما
نہ ماننے میں کسی قسم کے فلسفی کو کسی طرح کا جھگڑا نہیں ہے۔ اس لئے آتما اور جسم کا فرق
صرف [illegible] کی طرح ظاہر ہے۔ اس پر بھی کوئی جسم کو آتما سمجھے تو اسکا برگیان سمجھا
یعنی وہ ہمیشہ ہی آتما کو پیشے کریگا نہ کہ اصلی آتما کو۔ جسم کا سبب آتما ہونا تو ہر ایک اپنشد میں ہی
معلوم ہو جاتا ہے جہاں پران سے کوش کا بیان ہے ؛

سبب آتما سوکشم شریر قیاس سے یہ بھی یقینی ہو گیا ہوگا کہ آتما یا میں کرتا کہ دو گنا وغیرہ ہوں۔
جیسا کہ [illegible] ہوتا ہے۔ اصلی آتما کوئی پیشہ نہیں کرتا۔ بلکہ جسم لطیف یعنی سوکشم شریر کیا
کرتا ہے۔ اس کی تشریح مندرجہ ذیل ہے۔ اس گیان میں کہ جسم میرا ہے مالک و ملکیت کا
احساس ہوتا ہے جسم ملکیت ہے اور آتما مالک ہے ؛

کرم اور جنم نہیں دونوں کا علاقہ یا رشتہ کرم کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اچھے
برے کرم لاانتہا ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق آدمی کو اچھی بری جونیں بھی لاانتہا
ہی بھوگنی پڑتی ہیں۔ اسی کو نظر میں رکھ کر بھگوان کرشن نے گیتا میں کہا ہے ؛

جس طرح کہ ہم اتار کر رخت کہن ۔۔۔ کر لیتے ہیں جامۂ نو زیب بدن
چولا یہ آتما بدلتا ہے ۔۔۔ ہو جاتا ہے کہنہ جبکہ یہ جامۂ تن

یہ بات کہ نئے جسم کا ملنا کرموں کی وجہ سے عمل میں آتا ہے۔ شویتاشوتر
اپنشد میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جو گنوں والا کرموں کے پھلوں کا کرتا ہے
وہی ان کا بھوگتا بھی ہوتا ہے۔ یہ پرانوں کا مالک لاانتہا شکلوں والا اپنے کرموں
کی وجہ سے تینوں گنوں کی بیشی سے [illegible] ہوتا ہے۔ اس منتر کی شرح
ذیل میں دی جاتی ہے

ستو رج تم یہ پرکرتی کے تین گُن ہیں - یہ جب جیو میں پائے جاتے ہیں وہ گُنوں والا ہے۔ "پھل" سُکھ اور دُکھ ہے اور اُس کے کارن پُن یا پاپ یعنی اچھے بُرے کرم ہیں۔ جن کا وہ کرتا ہوتا ہے - وہی ان کئے ہوئے کرموں کا "بھوگتا" ہوتا ہے نہ کہ اور کسی قسم کے کرموں کا - چونکہ کئے ہوئے کرم لا انتہا ہیں اور انہیں کے مطابق لا انتہا جسم ملتے ہیں اس لیے "لا انتہا شکلوں والا" کہا گیا - تینوں گُنوں کی وجہ سے چونکہ تین رستوں پر چلنا ہوتا ہے اس لیے یہ کہا گیا کہ "تین راہوں کا رہرو ہوتا ہے"۔ مطلب یہ کہ ستوگُن کا غلبہ ہوتا ہے تو یم نیم وغیرہ آٹھ انگ والے یوگ کا ابھیاس کر کے یا سگُن برہم کی اُپاسنا کر کے اُترائن مارگ یعنی روشنی کے راستے سے برہم لوک میں پہنچتا ہے - رجوگُن کا غلبہ ہوتا ہے تو باخواہش کرم یعنی جیوتشٹوم یگیہ وغیرہ کر کے دکشنائن مارگ یعنی دھوئیں وغیرہ تاریکی کے راستے سے چندر لوک میں پہنچتا ہے جس کا دوسرا نام سورگ یا بہشت ہے - تموگُن کا غلبہ ہوتا ہے تو پاپ یعنی بُرے کرم کر کر کے تیسرے راستے سے نرک یعنی دوزخ میں جاتا ہے - اسطرح "پرانوں کا مالک" یعنی جیو اپنے کرموں کی وجہ سے تین راہوں کا رہرو ہوتا ہے یعنی تین راستوں پر چلتا ہے۔

جیو کا سروپ اس جیو کا سروپ اسی شویت آشوتر اُپنشد میں اسطرح بیان کیا گیا ہے - "انگوٹھے کے برابر - سورج کی طرح روشن - سنکلپ اور اہنکار کے ساتھ اور نیز بُدھی کے گُنوں اور آتما کے گُنوں کے ساتھ - بھالے کی نوک سا باریک ادنیٰ جیو دیکھا گیا ہے"۔ اس منتر کی شرح بھی ذیل میں دی جاتی ہے:

ہر دے کمل یعنی آدمی کا دل انگوٹھے کی برابر ہے - چونکہ جیو اس میں رہتا ہے اس لیے اُسے "انگوٹھے کے برابر" بتایا - دل میں جیو کا رہنا یہ بر ہدارنیک کی شرتی بتاتی ہے کہ "دل میں یہ آتما رہتا ہے"۔ نیز آدمی جب کبھی آتا یا اپنے آپ کو بتانے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے - تو خواہ وہ عالم فاضل پنڈت ہو - خواہ کیسا ہی عورت

یا جاہل گھوسی گڈریا ہو ما اپنے دل ہی کو چُھوکر بتایا کرتا ہے۔ نہ کہ سر یا پیٹھ وغیرہ جسم کے
کسی اور حصّے کو چُھوکر۔ اس لئے ہاتھی سے لگا کر مچھر تک سب جانداروں کے جسم
میں چونکہ جیو کو آنا جانا پڑتا ہے۔ اس لئے اُن کے دلوں کے مطابق جیو کا پھیلنا
اور سُکڑنا بھی ماننا پڑتا ہے۔ اسی لئے دلوں کے حجم کے مطابق یہ کہنا درست ہے
کہ "جیو انگوٹھے کے برابر ہے"۔

یہ جیو سورج کی طرح روشن ہے۔ جسطرح سورج کو اپنے منڈل کے روشن کرنے میں
چراغ وغیرہ اور کسی روشنی کی حاجت نہیں۔ اسیطرح جیو چونکہ چیتن ہے۔ اُسے اپنے
آپ کو جاننے کے لئے اور کسی سادھن کی ضرورت نہیں۔ اس پر معترض کہتا ہے کہ
اندریوں وغیرہ کی ضرورت بے شک نہیں ہے۔ مگر من کی ضرورت تو رہتی ہے رہتی
ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ میں سُکھی یا دُکھی ہوں اُسی وقت ممکن ہے کہ اِن حالتوں پر توجہ
کی جائے یعنی دھیان دیا جائے۔ چنانچہ شُرتی میں بھی آتا ہے کہ "جیو جس بات پر
من سے دھیان کرتا ہے۔ اسی کو زبان سے بولتا بھی ہے"۔ اور فلسفیوں کا بھی قول ہے
کہ بولنے والا جو مطلب من میں رکھتا ہے اُسی کے ادا کرنے کیلئے الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ الفاظ کے استعمال میں من کے دھیان کرنے کی
ضرورت پڑتی ہوا کرے۔ یہ دھیان پہلے سے جانی ہوئی چیز میں مناسب الفاظ کے
استعمال کے لئے بے شک ضروری ہے۔ چیز ہی پہلے سے علم میں نہ آئی ہو تو بھلا یہ
فیصلہ کیونکر ممکن ہے کہ اُس کے لئے فلاں لفظ کا استعمال تو مناسب ہے اور فلاں
کا نہیں۔ پس گھڑوں وغیرہ جڑ چیزوں کی طرف جا کر اوّل من اُن کا پرکاش کرتا
ہے۔ اور بعد میں اُن کے واسطے الفاظ مناسب استعمال میں لاتا ہے۔ یہ
عمل ہو چکتا ہے تو آدمی بولتا ہے۔ مگر اِن چیزوں کے برعکس چیتن آتما سوئیم
پرکاش ہے۔ اس کے لئے استعمال الفاظ میں من کے دھیان کی ضرورت پڑی

ہوا کرے۔ مگر یہ پرکاش میں تو جڑ چیزوں کی طرح وہ من کا محتاج نہیں۔ ایسا نہ مانا تو
جس وقت سشپتی غش اور موت کی حالتوں میں وہ عیان کی برتی نہیں رہتی، تو ان
حالتوں میں جو خاص انوبھو یا احساسات ہوتے ہیں وہ بھی نہ ہونے چاہئیں۔
لیکن سب لوگ ان خاص حالتوں کو محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے تمام دنیوی کاروبار
میں چونکہ آتما کا سویم پرکاش ہونا سدھ ہے۔ شرتی نے اُسے "سورج کی طرح روشن" بتایا
ہے۔ آتما کے سویم پرکاش ہونے کو ہی نظر میں رکھ کر برہدارنیک میں یاگیہ ولکیہ نے میتریی
کو اُپدیش کرتے کہا تھا کہ "اے میتریی جاننے والے کو بھلا کس سے جانیں"۔

پھر یہ جیو "سنکلپ اور اہنکار کے ساتھ" تمام بیوہار کرتا ہے۔ گھر اور زمین وغیرہ
بیشے گو بڑی مشکل و مصیبت سے حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہو کر بھی سدا ایسے
نہیں رہتے۔ لہٰذا انہیں نقص کی وجہ سے اچھی چیزیں نہیں ہیں۔ مگر وقت کے
وقت چونکہ بھوگ مہیا کر دیتے ہیں۔ اس لئے آدمی کو خیال ہوتا ہے کہ اچھی چیزیں ہیں۔
ایسے ہی خیالات کو "سنکلپ" کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ابھمان کہ ان گھر وغیرہ کا مالک
میں ہوں "اہنکار" کہلاتا ہے۔

اہنکار کی برتی دو طرح کی ہوتی ہے۔ بیرونی جو شیئوں کی صورت اختیار کرتی
ہے اور اندرونی جو "انا یا میں" کی صورت اختیار کرتی ہے۔ شیئے چونکہ لاتعداد ہیں
اس لئے مختلف صورتیں اختیار کرنے کے لئے بیرونی برتی دمبدم صورتیں بدلتی
ہے۔ اور اندرونی انا یا میں کی برتی بھی دمبدم ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسطرح لوک
بیوہار یعنی دنیا کے کاروبار سب چلتے ہیں۔ اس بیوہار یعنی کاروبار کرنے
والے جیو کو شرتی نے چت اور اچت دونوں ہی روپ کا بتایا ہے۔ یعنی بدھی
اور آتما دونوں ہی کے گن یا وصف اس میں ہیں۔ ملے ہوئے اور کچھ کچھ دونوں ہی
کے خاصے ہیں۔ کیونکہ سشپتی میں اہنکار برتی لے ہو جاتی ہے۔ اور بیداری میں

پھر ڈھونڈ پکڑتی ہے۔ سویم پرکاش ہونا آتما کا گُن یا خاصہ ہے جو سورج کی تمثیل کے ضمن میں اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اس لیے جیو کو بدھی اور آتما دونوں کے گنوں کے ساتھ بتایا گیا ہے ۔

"بھالے کی نوک سا باریک"۔ اس کے یہ معنی ہیں کھیتی باڑی کے کام میں بیلوں کو رگیدنے کے لیے کسان لکڑی کے سرے پر لوہے کا بھالا لگا لیتے ہیں۔ جیسی اس بھالے کی نوک نہایت ہی باریک یا سوکشم ہوتی ہے۔ اسیطرح جیو بھی نہایت ہی سوکشم یا لطیف چیز ہے۔ لطیف نہ ہو تو نہایت باریک ناڑیوں میں حرکت نہ کر سکے ۔

جیو کو "ادنےٰ" اس لیے کہا کہ پرماتما یعنی اعلےٰ ایشور کے مقابلے میں ادنےٰ یا چھوٹے درجے کا ہے۔ اس جیو کو اہم بھاؤ سے لوگ اسطرح انوبھو کرتے ہیں جس طرح رنگ کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے شرتی نے کہا کہ "دیکھا گیا ہے"۔ سویم پرکاش کو بھی لحاظ الفاظ میں لانے کے لیے یہ لفظ استعمال کیے گئے ہیں کہ دیکھا گیا یعنی انوبھو کیا گیا ہے ۔

جیو کا مانس پرتیکش اسی طرح کا ہو سکتا ہے جسطرح کا اوپر بیان کیا گیا۔ اگرچہ شرتی میں چیت اچیتن دونوں روپ بتایا گیا ہے۔ مگر جیو کو سب لوگ اہم بھاؤ یعنی چیتن روپ سے ہی انوبھو کرتے ہیں۔ اس جیو کی مرد یا عورت کی جنس سبھاوک یعنی قدرتی نہیں ہے۔ بلکہ جسم کثیف کی اُپادھی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ شویتاشوتر اُپنشد میں کہا ہے "نہ یہ عورت ہے نہ مرد نہ ہیجڑا۔ یہ جو جسم دھارن کرتا ہے اسی کے ساتھ الحاق پاتا ہے" مطلب یہ کہ اسی کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔

کرتا بھوگتا

اسی کرتا بھوگتا جیو کا سروپ منتر ۹ یعنی اُپنشد میں اور بھی صاف کر کے اسطرح کھولا گیا ہے "تحقیقاً ایک اور ادنےٰ جیو ہے جسے بھوکت آتما کہتے ہیں۔ یہ سفید و سیاہ کرموں کے پھلوں سے تکلیف پاتا ہوا اچھی بری جونوں میں جنم لیتا ہے۔

اونچی یا نیچی گتی پاتا ہے اور متضاد جوڑوں سے دُکھ اُٹھاتا ہوا چکّر کھاتا رہتا ہے۔"
اس سے پہلے پرماتما کو شُرتی نے شُدھ اور نِترنگ وغیرہ الفاظ سے بنایا ہے اُس سے
"پَرہ اور ادنے" یعنی چھوٹا جیو ہے اور اسکو بھوت آتما کا نام دیا ہے۔ پانچ سُوکشم
بھوت یعنی آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ اور پرتھوی ملکر سُوکشم شریر کو رچتے ہیں۔ اور
اِس میں آتما اسی طرح داخل ہوتا ہے جسطرح لوہے کے گولے کو آگ میں ڈالیں تو
آگ اس میں داخل ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ اس
لحاظ سے سُوکشم شریر کو "بھوت آتما" کہا۔ وہ "سفید و سیاہ" یعنی سُکھ دُکھ روپ اچھے
اور بُرے کرموں کے پھل پاتا ہوا "اچھی جونوں" یعنی براہمن وغیرہ کو پہنچتا ہے یا "بُری
جونوں" کو مثلاً شودر وغیرہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح "اونچی گتی" یعنی سُورگ کو پہنچتا ہے "متضاد
جوڑے" گرم و سرد زمانہ اور عزّت و بے عزّتی وغیرہ ہیں۔ ان سے دُکھ اُٹھاتا ہوا یعنی پیدا
ہوتا اور مرتا ہوا یہ "ا چکّر کھایا کرتا ہے۔

بھوت آتما کا نام اس جیو کو اس واسطے دیا گیا ہے کہ سُوکشم شریر انہیں سے ملکر بنا ہے۔
لیکن یہ سُوکشم شریر بھی ستھول شریر کی طرح یہ پتھیا یعنی جھوٹا ہی ہے۔ اس سُوکشم شریر
روپ کرتا بھوگتا جیو کا مانس پرتیکش سے بے شک علم ہوتا ہے۔ مگر یہ مکھیہ آتما
ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کرتا بھوگتا بگیان مے جیو کا مختلف ہونا آنند مے کوش کے بیان
میں تیتریہ اُپنشد میں شرح و بسط کے ساتھ آچکا ہے۔

برہم روپ سے آتما کا مانس پرتیکش نہیں ہو سکتا معترض کہتا ہے کہ میں نے مانا کہ
مکھیہ آتما کا علم اس طرح نہیں ہو سکتا کہ میرا آتما بھدرسین ہے۔ یا میں آدمی ہوں۔ یا
میں کرتا بھوگتا ہوں۔ لیکن اس طرح تو مانس پرتیکش سے مکھیہ آتما کا علم ہو سکتا ہے
کہ میں برہم ہوں۔ جو قیاس چہارم میں لیا گیا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ہم
پوچھتے ہیں کہ لفظ برہم سے تمہاری مراد سگن برہم کی ہے یا نرگن کی۔ اگر سگن کی ہے تو بس

اسی مانس گیان کو کہیں برہم ہوں تم پرمان مانتے ہو یا دھیان اور ابھیاس کرنے سے
جو مانس گیان پیدا ہوگا اُسے مانتے ہو۔ اگر قیاس اول مانو تو چونکہ وہ گیان وید کے واکیہ
سے پیدا ہوا ہے اس لئے اسکو پرتیکش میں داخل نہیں کر سکتے کیونکہ ایسے بھی مانو تو پیشتر
مانا انو دھرم ادھرم وغیرہ بھی جو وید بتاتا ہے سب کا ہی مانس پرتیکش ماننا پڑیگا۔
جو تم قیاس یک نہیں مانتے۔ اسپر یہ کہو کہ دھیان اور ابھیاس سے جو بھاونا پیدا ہوتی
ہے اسکا نتیجہ آتما ہو سکیگا۔ تو یاد رہے کہ بھاونا سے تو غصے سے مرے ہوئے بیٹے کا
بھی گیان ہو جاتا ہے۔ مگر یہ گیان پرمان روپ تو نہیں محض واہمہ ہے۔ تم نے اسطرح کا
آتما کا مانس پرتیکش مانا تو وہ پرمانک یعنی تحقیقی گیان نہیں ہوگا محض واہمہ رہیگا اسی
لئے وارتک کار سریشور آچاریہ نے کہا ہے کہ بھاونا سے یا کرم سے پیدا شدہ جو گیان
ہوتا ہے وہ اسی طرح قائم و دائم نہیں ہوتا جس طرح زن بازاری کی محبت۔ دلائل
بالا سے ثابت ہے کہ کیا بیرونی اور کیا اندرونی پرتیکش سے آتما کا یہ گیان نہیں
ہو سکتا کہ وہ برہم ہے ۔

انومان پرمان سے آتما کو نہیں جان سکتے

انومان پرمان سے بھی آتما کا
گیان ناممکن ہے کیونکہ نہ اس میں وجہ یا سبب مل سکتا ہے اور نہ تمثیل ملسکتی
ہے۔ چنانچہ اوپنشد میں کہا ہے کہ "برہم نرلیپ ہے۔ علت معلول
اور وجہ تمثیل دونوں سے مبرا و معرا ہے" چونکہ برہم میں کوئی دھرم یا خاصیت
نہیں ہے اس لئے وجہ یا سبب کا امکان اس میں نہیں ہو سکتا اور چونکہ وہ ذات
یکتا ہے اس لئے تمثیل نہیں مل سکتی۔ اسپر معترض کہتا ہے کہ شنکر ... پر
پادشری شنکر آچاریہ نے تو برہم سوتر کے بھاشیہ میں انومان کو اعلیٰ ...
میں تسلیم کیا ہے۔ کہ برہم وہ ہے جس سے جگت پیدا ہوتا ہے جس میں قائم رہتا
ہے اور جس میں لے ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ... مانتے ہیں کہ اگرچہ ... سکتے ...

پیدائش وغیرہ برہم سے بتاتے ہیں لیکن ان کے معنی سمجھنے کے واسطے ایسے انومان بھی
جو ان کے متضاد نہ ہوں پرمان بن کر ان کی اور مضبوطی کر سکتے ہیں شرتی انومان
کی نفی کو نہیں کرتی بلکہ الٹی ان کی منظوری دیتی ہے۔ چنانچہ اُپنشدوں میں آتا ہے کہ "آتما
کو سننا چاہیے منن کرنا چاہیے" وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ منن انومان ہی ہو سکتا ہے ٭

اس اعتراض پر ہمارا جواب ہے۔ کہ برہم گیان میں پرمان تو صرف اُپنشدوں کے
واکیہ یا جملے ہی ہیں۔ اور انہیں سے آدمی کو برہم روپ آتما کا گیان ہوتا ہے۔ اگر ذہن
نشین کرنے کے لیے انومان کا بھی استعمال کر لیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہ شری
شنکر اچاریہ کے قول کا مطلب ہے۔ پس اوپر کی شرتی میں جو یہ کہا گیا ہے کہ برہم
وچن و عقل سے مبرا و معرا ہے وہ انومان کو نظر میں رکھ کر کہا گیا ہے۔ اسپر
اگر کہو کہ تو پھر انومان سے ہی برہم کی سدّھی بھی مان لو۔ تو ہمارا جواب ہے کہ برہم
کے خاص گنوں کی سدّھی اس طرح پر نہیں ہو سکتی۔ بالعموم انومان یہ استعمال کیا
جاتا ہے (۱) زمین وغیرہ کا کرتا کوئی ہونا چاہیے (۲) کیونکہ یہ کاریہ یا معلول ہیں۔
(۳) جیسے گھڑا ہوتا ہے۔ لیکن اس انومان سے صرف خالق البشر کی ہی سدّھی
ہوتی ہے۔ برہم کے ست چت آنند وغیرہ جو خاص گن ہیں ان کی سدّھی نہیں
ہو سکتی۔ پس انومان سے برہم کا گیان نہیں ہو سکتا ٭

وید کے اور حصّوں سے آتما نہیں جانا جاتا

اب یہ دیکھیے کہ آیا وید کے منتر بھاگ
اور براہمن بھاگ سے برہم جانا جاتا ہے یا نہیں۔ ان حصّوں میں صرف کرم کا بیان
ہے کہ اس طرح خاص یگیہ کرو تو یہ خاص پھل ملیں گے۔ اور انہیں پر تمام تعلیم ختم ہو گئی
ہے۔ پس ان حصّوں سے برہم گیان ہونے کا خیال تک بھی ناممکن ہے ٭

اس پر معترض کہتا ہے کہ کتاب برہم سدّھی کے مصنّف کا تو یہ قول ہے کہ
برہم [illegible] گیان کے [illegible] جاتا ہے [illegible] جو کچھ تعلیم [illegible]

کہ برہم میں کائنات سے ہوتی ہے۔" برہم کو تم سچّدانند سروپ مانتے ہو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہو کہ اُس کے علاوہ دوسرا کچھ ہے نہیں۔ اس لئے پرمان یا پرمیہ یعنی ثبوت جو کچھ ہے اسی میں ست چت اور آنند یعنی برہم کے خاصے بھی زبردستی ماننے پڑتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ برہم کا گیان ہر گیان کے ساتھ دمبدم ہوتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ بیشک سگن برہم کا گیان ہر گیان کے ساتھ دمبدم ہوتا ہے۔ مگر آواز لمس رنگ ذائقہ اور بو کے علاوہ اندریاں شدھ برہم کو تو اپنا ثبوت نہیں بتا سکتیں۔ اگر بتائیں تو بلا مدد گورو و شاستر سب آدمی پرم موکش پد کو پہنچ جائیں۔ لیکن موکش تو بے کائنات برہم یعنی نرگن یا شدھ برہم کے گیان سے ہوتی ہے۔ یا کائنات یعنی سگن برہم کے گیان سے نہیں۔ اسی شدھ برہم کے گیان کے لئے ویدوں میں جگہ جگہ سگن برہم کا قدم درمیان میں لایا جاتا ہے وسیلہ و ذریعے کے طور پر بتایا جاتا ہے۔ یہ پرشادتھ کا مقصود یعنی شدھ برہم کا گیان تو اُپنشدوں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ برہم سوتر بھاشیہ کا ہی مصنّف خود کہتا ہے کہ "شدھ برہم جس میں کائنات یا دوئی کا دخل مطلق نہیں ہے کسی اور پرمان کا ثبوت مطلق نہیں ہو سکتا۔ اُس کا گیان صرف اُپنشدوں سے ہوتا ہے"۔

آتما کے گیان میں صرف اُپنشد پرمان ہیں اوپر کی بحث سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ ذات سے دوئی رہت برہم جو آدمی کا آتما ہے اور کسی پرمان سے نہیں جانا جاتا۔ صرف اُپنشدوں سے ہی جانا جاتا ہے۔ پس اُپنشدوں کا خاص ثبوت یعنی مفہوم یا موضوع ہے۔ اسی مطلب کو مدِّنظر رکھ کر بھگوان پادراین ویاس نے برہم سوتر ... [illegible] ... آتما کے یعنی گیان ... [illegible]

کہیں نہ یہ کہ اُپنشد برہم کے کارن یعنی پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اس سُوتر کے
یہ معنی ہیں کہ برہم کے گیان میں ایک اُپنشد ہی پرمان ہیں۔ تمام بحث کا خلاصہ
یہ ہے آیا برہم اور پرمانوں سے بھی جانا جا سکتا ہے یا فقط اُپنشدوں سے ہی
جانا جاتا ہے۔ چونکہ برہم یعنی چیز ہے کہ ہست (موجود) ہے اس لئے بیشک
ہونا ہے کہ اور پرمانوں سے بھی جانا جاتا ہوگا۔ مگر چونکہ اس میں رنگ یا اور کسی
طرح کے خاصے یا علامات وغیرہ نہیں ہیں۔ اس لئے اور پرمانوں کا بشئے
نہیں ہو سکتا۔ اور شرتی چونکہ اسے اُپنشدی پُرش بتاتی ہے اس لئے صرف
اُپنشدوں کا ہی بشئے ہے۔ پس اس پہلے سوال کا جواب کہ اُپنشدوں کا بشئے
یا خاص مضمون کیا ہے۔ یہ ہے کہ اُپنشدوں کا بشئے برہم ہے ؛

۲- اُپنشد پڑھنے کا پھل کیا ہے

گیانی کا سروآتم بھاؤ ہونا پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ اُپنشدوں کا بشئے برہم
ہے۔ اب اس سوال کو لیجئے کہ اُپنشد پڑھنے کا پھل کیا ہے۔ صاف پھل تو یہ ہے
کہ جیوآتما کے ساتھ اُپنشدوں کے بشئے یعنی برہم کی یکتائی کے احساس کا ظہور
ہوتا ہے۔ چنانچہ برہدارنیک میں آتا ہے کہ "گیانی آتما میں آتما کو دیکھتا ہے اور
سب کو آتم روپ دیکھتا ہے"۔ اس شرتی کی شرح مندرجہ ذیل ہے:-
اوپر جو گُون آتما اسلا بھیا یا اگرہ بھیرہ اور مکھیا آتما یعنی ستھول اور سوکشم شریر والے
بتائے گئے ہیں۔ ان سے مکھیہ یعنی اصلی آتما علیحدہ ہے۔ اسے ہی مانا گیا یہ

آدمی جگت کے کارن پرماتما کو دیکھتا ہے یعنی دونوں کو ایک محسوس کرتا ہے ٭

"آتما میں آتما کو دیکھنا" یعنی ایک ہی آتما کو محلی و محل بنانا اُسی طرح کا محاورہ ہے جسطرح راہو کا سر بولنے میں آتا ہے۔ راہو اور سر دو علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔ کیونکہ جس کا نام راہو ہے وہ سر ہی ہے۔ سر سے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ پس مطلب یہ ہے کہ مہا واکیوں سے آدمی جیو آتما کو ہی پرماتما روپ سے دیکھتا ہے۔ پرماتما اس تمام جگت کا اُپادان کارن ہے۔ اُپادان سے علیحدہ وکار یا معلول کوئی چیز ہو سکتی نہیں۔ کیونکہ گھڑا کوزہ وغیرہ میں کیا صرف مٹی اور کچھ نہیں۔ اور کڑا انگوٹھی وغیرہ ہیں کیا صرف سونا اور کچھ نہیں۔ پس آدمی اپنے آپ کو پرماتما روپ سے دیکھیگا تو ظاہر ہے کہ جگت روپ سے بھی دیکھیگا ٭

نیائے اور ویشیشک شاستر آتما کو چونکہ کرتا بھوگتا مانتے ہیں۔ اس لئے جیو آتما پر ہی انکی تعلیم ختم ہو گئی ہے۔ سانکھیہ والے بے شک کچھ آتما کو پہنچے ہیں۔ کیونکہ اُسے گیان سروپ بتاتے ہیں۔ مگر اتنی ہی بات پر انکی تعلیم بھی ختم ہو گئی ہے۔ ویدانت کچھ آتما کو پرماتما روپ اور جگت روپ بتاتا ہے۔ یہ ان تینوں شاستروں کا فرق ہے۔ پس اُپنشد پڑھنے کا پہلا پھل یہ ہے کہ آدمی کو دوئی کا گیان ہوتا ہے اور اُسے یوں سمجھنے لگتا ہے کہ میرا ہی آتما ہر یعنی سب ہی ہوں ٭

ایتریا کی اُپنشد کا کھنڈ توتی	اس گیان کے بعد اگیان رفع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اتھرووید کے

پرشن اُپنشد میں آتا ہے کہ "چھایا میں مقیم آتما کو جو شخص جانتا ہے۔ وہ اسے عریز اچھا یا کی کا ندھو کا بیلع کر ڈالتا ہے۔ "گیا گر رہی ہے۔ اس میں واسکتی روپ سے آتما مقیم ہے یعنی رہتا ہے۔ اسکو جو برہم جانتا ہے" وہ جسم کے رہتے ہوئے بھی جیتے جی ہی اودیا کی گانٹھ کو کھول ڈالتا ہے۔ اسے عزیز کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر اگر ٹھیک اپنے چیلے شسپک کو اُپدیش کر رہا ہے ٭

جس طرح دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ راہو جب چاند پر چھا جاتا ہے یعنی چاند کو گرہن لگتا ہے۔ تو باوجودیکہ صفا یا نور ڈھک سا جاتا ہے۔ مگر آسمان میں اپنے میلے پن اور راہو دونوں کا پرکاش کرتا ہوا چاند راہو کے ساتھ متحد یا ایک سا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ ذات بے دوئی آنند سروپ آتما انادی اودیا کے بادل سے گھبرا جا کر۔ اور باوجودیکہ سب سے قریب چیز یعنی اندرونی چیز ہے اور ایک رس آنند سروپ ہے۔ مگر دونوں خواص کے ڈھکے جانے سے طرح طرح کے دنیوی دکھوں سے الحاق پاتا۔ اور اپنی چیتن شکتی سے اپنے آپ اور اودیا کا پرکاش کرتا۔ اودیا کے ساتھ متحد یا ایک سا ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ کہنے لگتا ہے کہ میں اگیانی ہوں۔ یہ اودیا کے ساتھ یکتائی "اودیا کی گانٹھ" کہلاتی ہے۔ اسکو منقطع کرتا ہے گیان کرتا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں۔ اور جسطرح راہو سے چھٹکارا پاکر چاند درخشان و درخشاں ہوتا ہے۔ اسیطرح ڈھکنے والی اودیا جب گیان سے دور ہو جاتی ہے۔ تو آتما ذات بے دوئی اور ایک رس آنند روپ سے پرکاش مان ہوتا ہے۔ یہ "اودیا کی گانٹھ کا کٹنا ہے"۔

یہی مضمون پوران میں لکھی آتا ہے کہ "جس ذات غیر محدود اور اگیان سروپ کو ذہن میں بٹھانے سے آتی بیچی ہوئی اودیا اور مایا سے پار ہو جاتا ہے۔ اُس آتما کو ہمارا نمسکار ہو"۔ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ بھاو روپ اگیان ایک ہی ہے جسکا فعل جو شششبینی کی حالت میں سب کو ہوتا ہے۔ چونکہ یہ اپنے آشرے آتما کو جس میں آپ رہتا ہے ڈھکتا ہے۔ اس لحاظ سے تو اسے اودیا کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس میں طرح طرح کے کاریہ پیدا کرنے کی عجیب و غریب طاقتیں ہیں۔ اس لئے مایا کا نام دیتے ہیں۔ جسطرح گیان اودیا کو رفع کرتا ہے۔ اسیطرح مایا کو بھی رفع کرتا ہے۔ یعنی گیانی اپنے آپ کو سدا ہی ذات بے دوئی اور ایک رس آنند سروپ سمجھکر نجات

نہ کبھی اُسکا بے دوئی پن ڈھکا جاتا ہے نہ آنند روپ ہونا ڈھکا جاتا ہے۔ نہ
اور جنم ہونے پاتا ہے ۔

گرہ قلب کٹنی

اسطرح اپدیا کی گانٹھ کٹنے پر دل کی گرہ بھی کٹ جاتی ہے۔ چنانچہ
شرتی ہے کہ "قلب کی گرہ ٹوٹ جاتی ہے۔ تمام شک و شبہات دور ہو جاتے
ہیں۔ اُس پراور برہم کو دیکھ کر کرم نہیں رہتے"۔ لفظ "پراور" دو اجزا سے مرکب
ہے۔ پر کے معنی اعلےٰ اور اور کے معنی ادنےٰ کے ہیں۔ پس پراور کے معنی ایک تو
یہ ہو سکتے ہیں کہ تمام جگت کا کارن اگیان جو نہایت اعلےٰ چیز ہے وہ بھی جس کے
مقابلہ میں ادنےٰ ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جو برہم یا آتما اعلےٰ بھی اور ادنےٰ بھی یعنی
سرو آتم بھاؤ سے سرو ویاپک ہے۔ اس آتما کے ساکشاتکار یا انوبھو سے
گرہ قلب ٹوٹ جاتی ہے۔ قلب یا انتہ کرن سوکشم شریر یا جسم لطیف میں
شامل ہے۔ اس میں جو چیتن کا عکس پڑتا ہے کرتاپن کا ابھمان اُسکو ہوتا ہے۔
اُسے ہی نیائے اور پورب میمانسا والے اپنے ذہن میں تشبیہ آتما سمجھے بیٹھے ہیں۔
مگر ویدانت کی نظر سے یہ بھی جسم کثیف کی طرح متشبہ آتما ہی ہے۔ اسکی اور ایک
رس گیان اور آنند سروپ آتما کی یکتائی کا جو وہم ہے اُسکا دوسرا نام "قلب کی گرہ"
ہے۔ جس طرح بے جانی سیپی کا متوہم چاندی کے ساتھ رشتہ یکتائی مان لیا
جاتا ہے۔ اسی طرح جن لوگوں کو گورو اور شاستر سے تعلیم نہیں ملی ہے۔ بسبب
ایک رس گیان اور آنند سروپ آتما کی تمیز سوکشم بھوتوں کے کاریہ اور کرتا
بھوگتا خواصیں سے متصف انتہ کرن سے نہیں کر سکتے۔ اس لئے دونوں کو
ایک سمجھ کر کہا کرتے ہیں کہ میں کرتا ہوں۔ میں بھوگتا ہوں۔ یہ گرہ قلب کشف
حقیقت سے ٹوٹتی ہے۔ مطلب یہ کہ کشف حقیقت سے دونوں کی تمیز ہو جاتی ہے۔
یہ اعتراض درست نہیں کہ کشف حقیقت ہونے پر بھی گیانی کا سب بیوہار

پہلے ہی کی طرح دیکھنے میں آتا ہے۔ بے شک گیانی بیوہار یعنی کاروبار دنیوی کرتا نظر آتا ہے۔ مگر اسکا حال پہلا سا نہیں ہوتا۔ اس بارے میں بھگونت پوجیہ پاد سشری شنکر آچاریہ برہم سوتروں کے بھاشیہ میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کو برہم اور آتما کی یکتائی کا گیان ہو گیا ہے۔ وہ پہلے کی طرح سنساری نہیں رہ سکتا۔ اور جو پہلے کی طرح ہی سنساری ہے اسکی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ برہم اور آتما کی یکتائی کا گیانی ہے۔ اُپدیش ساہسری کتاب میں بھی آتا ہے کہ "آتم گیانی ہو کر بھی جسے قبول و ترک کا خیال رہتا ہے۔ اُس کو مکتی کے لائق نہ سمجھو۔ بلکہ یہ جانو کہ اُسے برہم نے تحقیقاً چھوڑ دیا ہے"۔

یہ بیوہار کرتا ہوں اس حالت میں بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی گیان پر آتما کی بدھی سے تمیز کرلے۔ وجہ یہ کہ وہ آتما کو تو الگ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ "میں" کا اطلاق انتہ کرن پر ہے اور کرتا بھوگتا پن سب اسی کے خاصے ہیں۔ یہ مضمون بھی اُپدیش ساہسری کتاب میں اس طرح آیا ہے کہ "کسی شخص کو جب نہ کسی شئے میں برہم میں رہتا ہے۔ نہ کسی شئے میں دنہم لائق رہتا ہے۔ اُسی وقت وہ گیانی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے"۔ مطلب یہ کہ گیان صرف آتما اور انتہ کرن کو ایک سمجھنا وہم ہے۔ اس وہم کے ہوتے ہی خیالات من وتائی بھی ہوتے ہیں جب اہم کا احساس بھی رفع ہو جاتا ہے تو من باوجود کے رہنے کے ہی وہم بھی نہیں رہ سکتا ہے۔ جیسا خواب میں آدمی بیمار ہو جائے اور دوا استعمال کرے تو جاگ کر اُسی دوا استعمال کرنے کا لازم کس طرح رکھے گا۔ جیسا کہ آگے گرہ قلب ٹوٹنے کا مسئلہ پایۂ ثبوت کو پہنچا۔

شکوک کا رفع ہونا ۔ گرہ قلب ٹوٹنے پر تمام شکوک بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ جو اس

چیز ہے تو اُس کا حجم چھوٹا ہے یا بڑا ہے یا درمیانہ درجہ کا ہے یا وہ سروویاپک ہے۔ جڑ ہے یا کوئی ایسی چیز ہے جس میں گیان کا گُن رہتا ہے یا خود گیان سروپ ہے۔ ایشور سے علیحدہ شے ہے یا خود ایشور ہی ہے۔ دنیا سچی ہے یا جھوٹی ہے مُکتی کا سادھن کرم ہے یا گیان ہے یا کرم و گیان دونوں کا مجموعہ ہے۔ اس قبیل کے لاانتہا شکوک ہیں جو نقص عقل سے پیدا ہوتے ہیں۔ قسم قسم کی کتابیں یا شاستر پڑھنے سے ظہور میں آتے ہیں۔ اور سب کے سب اودیا سے پیدا ہیں۔ یہ سب گرہ قلب رہنے کے ساتھ رہتے ہیں۔ گرہ قلب نہیں رہتی تو نہیں رہتے۔ جیسا سُشپتی غش اور سمادھی کی حالتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جو شخص حالت بیداری میں اپنے آپ کو ایک رس گیان اور آنند سروپ آتما محسوس کرتا ہے گیانی ہے۔ اور گرہ قلب سے مبرا و منزہ ہے۔ وہ ہزاروں کتابیں پڑھے تو بھی اس کے دل میں اس قسم کے شکوک نہیں اٹھ سکتے۔

کرموں کا نہ رہنا

شکوک و شبہات جاتے رہے تو یوں سمجھو کہ گیان کے پھل ملنے کی جو رکاوٹیں تھیں وہ سب رفع ہو گئیں۔ پھر مستقبل جنم کے کارن یعنی پچھلے سنچت کرم بھی نہیں رہیں گے۔ اس طرح سمجھو کہ گرہستھی کو دیوتاؤں۔ رشیوں۔ اور پتروں کا قرض اُتارنے کے لئے روزمرہ سندھیا، ہوَن اور کتب مقدس، شرادھ، ترپن وغیرہ کرم کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن یہی گرہستھی سنیاسی بن جائے تو جس طرح ان سب کرموں کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح آدمی کو جب آتم گیان ہو جاوے تو اسکے پچھلے سب کرموں سے چھٹکارہ ملا۔ اور ہونا بھی یوں ہی چاہئے۔ کیا وجہ کہ کرم ہمیشہ کرتا ہی رہتے ہیں۔ اور وہ کرتا یعنی انتہ کرن جب تک گیان سروپ آتما کے ساتھ ایک ہو رہا ہے۔ اس وقت تک کرموں کی لوٹ پھیری ہوا کرے۔ مگر گیان سے جب یہ کھل گیا کہ آتما کا تعلق کرتا اہنکار یا انتہ کرن کے ساتھ مطلق نہیں ہے۔ تو پھر کرموں کا [illegible] پڑھنے [illegible] ستشاستر بھگوت گیتا [illegible]

ادھیائے میں فرماتے ہیں [شلوکوں کا ترجمہ میں اپنی گیتا شرح سے دیتا ہوں۔ مترجم]

۱۔ باعث اعمال کے بتاتا ہوں تجھے   تعداد میں پانچ ہیں یہ سن رکھ مجھ سے
جو خاتم فعل سانکھیہ کے درشن میں   تکمیل عمل کے واسطے ہیں نکلے

۲۔ ظرف، فاعل۔ طرح طرح کے آلات   اور نیز طرح طرح کی ساری حرکات
امداد پھر ان میں دیوتاؤں کی بھی   باعث ہیں یہی پانچ سن اے نیک صفات

۳۔ جو جو اعمال آدمی ہے کرتا   تن سے من سے زبان سے یا اس جا
اور کار مناسب ہیں کہ برعکس اس کے   باعث یہی اس کے ہیں تو رکھ یاد سدا

۴۔ جب بات ہے یوں تو اپنی کم فہمی سے   جو دیکھتا اس طرح ہے نادانی سے
فاعل بس آتما ہے میرا نہیں اور   وہ دیکھتا کچھ نہیں ہے بدعقلی سے

کرموں کا ظرف یا ادھشٹھان جسم خاکی ہے جس میں تمام کرم ہوتے ہیں فاعل یا کرتا چیتن کے عکس کے ساتھ اہنکار ہے۔ آلات سوکشم شریر کے حصے اندریاں ہیں مثلاً آنکھ کان، ہاتھ پاؤں۔ حرکات پران کے کار یہ مثلاً دیکھنا سننا بولنا چلنا پھرنا وغیرہ ہیں۔ دیوتا وہ وجود ہیں جو ان اندریوں کے کاموں کے محرک ہیں مثلاً آنکھ جب ہی اپنا کام انجام دے سکتی ہے کہ سورج کی امداد یعنی روشنی اسے ملے۔ پُن یا پاپ وغیرہ سب کرم چونکہ ادھشٹھان جسم وغیرہ کے ہوتے ہی ممکن ہیں۔ اس لئے کرموں کے یہ پانچ ہی سبب ہیں۔ نہ کہ گیان سروپ آتما۔ جب صورت حال یہ ہے تو آتما کو کرتا ماننا صرف انہیں ڈھیٹھ آدمیوں کا واہمہ باطل ہے جنہوں نے آتما کی ماہیت نہیں پہچانی ہے۔ بھگوان کرشن نے تو گیتا میں مندرجہ بالا شلوکوں کے بعد یہ کہا ہے:

ہے ما دہی کا جس کے دل میں نہ خیال   اور لوث کی عقل پہ نہیں گرد ملال
گر عالم کو بھی مار کر ایسا شخص   ہے مارتا اور نہ بندھتا اے نیک خصال

اس قسم کے شلوکوں کے معنی سمجھنے میں چونکہ غلطی کا احتمال ہے۔ اس لئے
آچاریہ نے اسکی شرح مع وجوہات و مثالات کھول کر دی ہے۔ آتم گیانی
اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے کہ آتما ست چت اور آنند سروپ ہے اس لئے
میں کرتا نہیں۔ کرتا صرف اہنکار ہے جس کا ناش گرہ قلب کے ٹوٹنے
سے ہو چکا ہے۔ اس لئے آتما من وانی کے واہمہ باطل سے مبرّا و مبرّا ہے
جیسا اُپدیش ساہسری کے ایک شلوک میں اوپر بتایا جا چکا ہے۔ پس
آتم گیانی کو اگر یہ خیال آئیگا بھی کہ میں کرتا ہوں تو اُس کے نزدیک "میں"
کا اطلاق صرف سوکشم شریر پر ہی ہوگا جو متغیر آتما ہے۔ اس لئے کرم کے
کرتا ہونے کی لوث سے اسکی عقل صافی ملوث نہیں ہو سکتی۔ مطلب یہ
کہ چونکہ اسکی عقل صافی میں شک و شبہات اور خیالات مخالف و متضاد
نہیں اُٹھتے ہیں۔ اس لئے سوکشم شریر سے کئے ہوئے کرموں کے متعلق یہ
شک بھی خاطر میں دغدغہ پیدا کرنے نہیں پاتا۔ کہ ان کے پھلوں کی جزا
و سزا میں مجھے پھر جنم لینا پڑے گا۔ اس میں شک نہیں کہ ایسا گیانی چونکہ
خواہش و نفرت دونوں سے مبرّا و مبرّا ہوگا اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا
کہ اُس سے کسی کے مارنے کا فعل شنیع سرزد ہو سکے۔ بائیںہمہ چونکہ ارجن جسے گیتا
میں اُپدیش کیا گیا ہے اوّل تو کشتری راجہ تھا۔ دوسرے بد اعمالوں کو
سزا دینی ضروری تھی۔ اس لئے جنگ کا کام اُس کے ویسا ہی مناسب
حال تھا جیسا یوگی کے لئے سمادھی سے اُٹھ کر کھانا پینا ضروری ہوتا ہے۔
یہی مضمون کوشیتکی اپنشد میں بھی آتا ہے اور یہی اس کی ٹیکا کی تشریح
سمجھنی چاہئے۔ شرتی یہ ہے کہ "جو مجھ آتم جیوتی کو جانتا ہے۔ کسی کرم سے اُس کے لوک
میں زوال نہیں آتا۔ نہ ماں باپ کے مارنے سے۔ نہ چوری سے۔ نہ برہمن کے

مارنے سے"۔ اس مسئلہ کو یوں سمجھو کہ کوئی کشتری کا بیٹا اپنے ماں باپ اور زن و فرزند کو گھر چھوڑ کر اُن کے لئے اسباب معیشت مہیا کرنے کی غرض سے پردیس گیا۔ اور وہاں جا کر کسی راجہ کی فوج میں بھرتی ہو گیا۔ اس راجہ نے اس کے شہر پر چڑھائی کی۔ اور شب خون میں اسی سپاہی نے حملے کرتے وقت بلا بچار کئے اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کو مار دیا یا گھر میں آگ لگا دی۔ تو ہیں کرم کا پاپ اُسے نہیں لگ سکتا کیونکہ وہ اپنا فرض بجا لا رہا ہے۔ ادا ئے فرض کے خیال سے ہی پرسرام نے اپنے باپ جمدگنی کی تعمیل حکم میں ماں کا سر کاٹ ڈالا تھا۔ جیسے یہ لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے پاپ سے ملوث نہیں ہیں۔ اسیطرح گیانی کو کسی طرح کے کرم سے لیپ نہیں ہوا کرتی جو مختلف حالات زندگی کے تعلق سے اُسے کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہ کیونکر۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ کرموں کا کرتا میں نہیں ہوں۔ کوئی اور ہی ہے یعنی سُوکشم شریر یا سُتھیا آتما۔ اور کسی کام کی لوث دہر کو بھی نہیں ہو سکتی۔ کہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا۔ یہ اور کا کام کرنا اس وید منتر میں صاف کھولا ہوا ہے" خواہش یعنی کام کیا۔ کام ہی کرتا ہے میں کچھ نہیں کرتا۔ کام فاعل ہے میں فاعل نہیں ہوں۔ یعنی کام ہی کراتا ہے میں کچھ نہیں کراتا ہوں"۔ یہ منتر گیانی کو تو یہ جتاتا ہے کہ کام یعنی خواہش اور گیان سروپ آتما میں کسیطرح کا تعلق یا رشتہ نہیں ہے۔ اور اگیانی کے لئے پاپوں کے پرائشچت میں کام آتا ہے۔ بس یہ ہو سکتا ہے کہ لوک بھیو یا مرض کے مطابق برہم گیانی بھی خواہش کے ساتھ کام کاج کرتا رہے۔ اسی لئے بھگوان کرشن نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے:-

کرتو بھی کرم ساتھ اپنے کمال	کرموں سے ہوا جنک نے شیر کی کمال
شایاں ہے تجھ کو کرم کرنا یہاں	بہبود خلائق کا رہے دل میں خیال

اِس لیئے جیسا بھگوان نے ارجن سے کہا ہے کہ برہم گیانی کشتری میدان جنگ
میں کسی کو مارے تو پاپ سے بے لوث رہتا ہے۔ اسی طرح کوشیتکی اُپنشد کی
شُرتی بھی اُس کا کرموں سے بے لوث رہنا بتاتی ہے۔ اسیطرح اور ذاتوں کے
بھی گیانیوں کا لوک بیوہار میں تن من یا زبان سے کئے ہوئے کرموں سے
ملوّث نہ ہونا ان دونوں اقوال سے ظاہر ہے۔ پس گیتا اور شُرتی دونوں ہی کے
قول کرموں سے بے لوثی کے متعلّق ہیں۔ یا یوں سمجھ لو کہ پہلے جنموں میں جو اچّھا یا
کام کرم وغیرہ بن آئے ہیں۔ یہ دونوں قول اُن سے برہم گیانی کے بے لوث رہنے کے
متعلق ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کے نتیجے یعنی پاپ سنسکار روپ سے موجود رہتے ہیں اور
پھل دینے کو تیّار پائے جاتے ہیں۔ مگر ایشور ارپن پُن کے کام کرنے سے برہم گیان
پیدا ہوتا ہے پھر ہوتا ہے۔ اور اس سے جو پہلے پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اسلیئے
برہم گیانی کو بیماریاں وغیرہ نہیں ستانے پاتیں ❊

برہم ہتّیا سے پاپ اس طرح رفع نہیں ہوا کرتے جسطرح پرائشچت کرنے سے ہوتے
ہیں۔ بلکہ برہم گیانی کو یہ انوبھو ہوتا ہے کہ اندرونی آتما چونکہ گیان سروپ ہونے کی وجہ
سے اسنگ ہے۔ اس لئے اُسے پاپوں کی لوث ہو ہی نہیں سکتی۔ آتما کا دوامی
طور پر پاپ سے مبرّا و مبرّا ہونا چھاندوگیہ اُپنشد میں اس طرح بیان ہوا ہے
کہ "جو آتما پاپ سے آزاد ہے"۔ پاپ کیطرح پُن سے بھی آتما کا بے لوث ہونا ہمیشہ
سِدھ ہے۔ پس آتم گیان سے جنموں کے کارن تمام اچھے کرم بھی رہنے نہیں پاتے ❊
اس لیئے یہ جو اندر ننگ اُپنشد میں آتا ہے کہ برہم گیانی کو یہ دونوں ہی لیپ نہیں
پہنچا سکتے کہ ہائے میں نے پاپ کیئے ہیں۔ یا راہ میں نے پُن کئے ہیں۔ وہ دونوں سے تر جاتا ہے
کئے ہوئے یا نہ کئے ہوئے کرموں کا پچھتاوا آیا کرتا ہے۔ برہم گیانی کو من کے یہ دونوں
طرح کے دُکھ ستانے نہیں پایا کرتے ہیں کیونکہ یہ فکر خواہش و رغبت کے متعلّق ہوا

کرتے ہیں جو تمام کرموں کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً نفرت کی وجہ سے آدمی خاص [illegible]
سے دشمن کو ہلاک کر دیتا ہے اور اُسے رہ رہ کر پچھتاوا آیا کرتا ہے کہ مجھ سے قتل
عمد کا پاپ سرزد ہو گیا ہے۔ خواہش کی وجہ سے وہ حصول بہشت کے لئے
یگیہ کرتا ہے اور اُسے خیال ہوتا ہے کہ میں نے پُن کا فلاں کام کیا ہے۔
پس ایک فکر تو یہ ستاتا رہتا ہے کہ فلاں پاپ کی وجہ سے مجھے نرک بھوگنا
پڑیگا۔ اور دوسرا فکر یہ کہ میں نے پُن کیا ہے مگر دیکھئے سورگ میں جانا کب
نصیب ہوتا ہے۔ دیر لگنے سے جی گھبرایا کرتا ہے۔ ان دونوں طرح کے
افکار سے برہم گیانی تر جاتا ہے "کئے ہوئے اور نہ کئے ہوئے کرم" پاپ اور
پُن ہیں۔ ان سے گیانی کو رنج و غم نہیں ہونے پاتا۔ اگیانی پاپ کرتا ہے تو اس
پاپ سے اور پُن نہیں کرتا تو اس نہ کرنے سے رنج و غم میں مبتلا رہا کرتا ہے۔
اس طرح کا رنج و غم گیانی کو نہیں ہوا کرتا۔ پس یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ اگلے
جنموں کے کارن جو کرم ہوتے ہیں۔ وہ گیانی کے نہیں رہنے پایا کرتے۔

خوشی و رنج کا نہ رہنا۔ موجودہ جنم میں بھی گیانی کو خوشی و رنج سے خلاصی ہو جاتی
ہے۔ چنانچہ کٹھ ولی اُپنشد میں آتا ہے کہ "ادھیاتم یوگ کے حصول سے برہم
دیو کو جان کر مستقل مزاج گیانی خوشی و رنج سے آزاد ہو جاتا ہے۔" ادھیاتم
یوگ کے معنی ہیں آتما کے متعلق یکسوئی قلب۔ اُس کے حصول سے یعنی اُسے
پا کر برہم دیو یعنی پرکاشمان یا گیان سروپ پرماتما کا انوبھو یا کشف کر کے
گیانی آدمی خوشی اور رنج دونوں سے مخلصی پاتا ہے یعنی نہ اُسے خوشی رہا کرتی ہے نہ رنج۔
خوشی کے باعث وہ ہوا کرتے ہیں۔ من چاہی چیزوں مثلاً روپے وغیرہ کا
ملنا۔ اور تعجب انگیز چیزوں مثلاً دریا پہاڑ وغیرہ سے عجیبوں کا خیال ہو جانا۔ گیانی
کو کسی چیز میں یہ خیال نہیں ہوا کرتا کہ من چاہی یا اچھی ہے۔ چنانچہ یوگ واشسٹ

میں آتا ہے کہ "دنیا کی کوئی چیز گیانی کے من کو اسی طرح لُبھانے نہیں پاتی۔ جیسے شہر کی سلیقہ شعار عورتوں کے پیارے باسلیقہ مرد کا من بدسلیقہ گنواری نہیں لُبھا سکتی"۔ اسی طرح گیانی کی نظر میں کوئی شے تعجب انگیز بھی نہیں رہا کرتی۔ وسشٹ مہاراج اس بارے میں یوں فرماتے ہیں "سورج کی کرنیں ٹھنڈی پڑ جائیں۔ چاند کی کرنیں گرم ہو جائیں۔ چراغ کی لَو کا رُخ نیچے کی طرف ہو جائے۔ تو بھی جیون مکت گیانی کو تعجب نہیں آیا کرتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ گیان سروپ آتما کی شکتیاں طرح طرح سے جلوہ فرما ہیں۔ پس کیسا ہی تعجب انگیز امر کیوں نہ ہو۔ اُسے حیرت نہیں ہوا کرتی"۔

رنج کا باعث نقصان زر یا عزیز و اقارب کا مرنا ہوتا ہے۔ وہ بھلا ایسے گیانی کو کیونکر ہو سکتا ہے جو آتما کو ذات بے دوئی محسوس کرتا ہے۔ اسی احساس یا انوبھو کو اس شلوک میں بیان کیا گیا ہے۔ "میں ذات یکتا ہوں نہ میرا کوئی ہے اور نہ میں کسی کا ہوں۔ نہ میں اُس شخص کو دیکھتا ہوں جسکی نسبت یہ کہا جائے کہ میں اسکا ہوں۔ نہ ایسے شخص کو جسکی نسبت یہ کہا جائے کہ میں اسکا ہوں"۔

خوشی و رنج کا ترک چونکہ مستقل مزاج آدمی کے علاوہ اور کسی سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے شرتی میں گیانی کو مستقل مزاج یا دھیریہ ش کا نام دیا گیا ہے۔ گیانی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ جن میں کاروبار کا غلبہ ہو۔ جن میں تمیز کا غلبہ ہو۔ جن میں سمادھی کا غلبہ ہے۔ پار بدھ کرموں کے بس سے جو شخص راج کے ادھکاری ہیں۔ اُنہیں کاروبار کے غلبے والا سمجھا جاتا ہے۔ اُنہیں وقت کے وقت اگیانیوں کی طرح خوشی بھی ہوتی ہے اور رنج بھی۔ اسی بات کو نظر میں رکھ کر شری شنکر آچاریہ نے بھاشیہ میں لکھا ہے کہ وقت پر ان میں اور جانوروں میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ یعنی جانوروں کی طرح ہی انہیں بھی خوشی و رنج ستاتا ہے۔

راج کے ادھکاری ہونے کی وجہ سے ہی ارجن اور رام چندر جی کو خوشی و رنج ہوا تھا۔ باوجودیکہ انہیں گیان دینے والے مہاراج کرشن اور وسشٹ جی سے مہاتما پُرش تھے۔ ان کے برعکس جن میں تمیز کا غلبہ ہوتا ہے وہ مستقل مزاج آدمی اندریوں کو جیت لیتے ہیں۔ اور جب کبھی رنج و خوشی کے موقعے آتے ہیں تو قوت تمیز یعنی عقل سے کام لیکر رنجیدہ یا خوش نہیں ہوتے۔ اب تیسری قسم کے گیانیوں کو لیجئے جن میں سادھی کا غلبہ ہوتا ہے۔ انہیں رنج و خوشی ہونیکا احتمال ہی نہیں ہے۔

خواہش کا نہ رہنا

گیانی کی نسبت شُرتی کہتی ہے کہ قرار و ضابط نفس گیانی کی تمام خواہشیں ہیں لے ہوجاتی ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسا گیانی صرف اندرونی نظر سے صرف آتما کی خواہش کیا کرتا ہے اور چونکہ آتما کا حصول ہر وقت ہے اس لئے خاص خواہش اس کے من میں دغدغہ کرنے نہیں پاتی۔ اس اندرونی نظر کے لحاظ سے ہی اُسکو مراد ور کہا گیا ہے یعنی جس کی سب مرادیں بر آئی ہیں۔ ضابط نفس اس لئے کہا کہ وہ من پر قادر ہے۔ اس لئے اشیاء بیرونی کو نہیں دیکھتا پھر خواہش پیدا ہو تو کس بیرونی چیز کی ہو۔ جب صورت حال یہ ہے تو ظاہر ہے کہ چونکہ خواہش سے پیدا کرنیکی کوئی شے بری نہیں ہے۔ اُسکی تمام خواہشیں اسطرح لے ہوجاتی ہیں جس طرح آگ میں ایندھن نہ ڈالا جائے تو وہ شانت ہوجاتی یعنی بجھ جاتی ہے۔

کرودھ اور لوبھ یعنی غصّہ و طمع کی جڑ میں ہمیشہ خواہش ہوا کرتی ہے خواہش نہ رہے تو ظاہر ہے کہ غصّہ، طمع نہیں ہوگی۔ جس شئے کی خواہش ہو اور وہ نہ ملے یا ضائع ہو جائے تو طبیعت پر غصّہ حاوی ہوتا ہے۔ چنانچہ بھگوان کرشن نے گیتا میں فرمایا ہے۔

لیتے ہیں دل میں لذتوں کا جو مزا   لذات سے ہوتا ہے تعلق پیدا

ہوتی ہے تعلق سے ہوبار خواہش خواہش سے ہوا کرتا ہے پیدا غصہ
اسطرح خواہش غصے طمع غفلت مستی

آتما کے ساتھ کھیلنا اور عشق رکھنا

خودی کے چھ دشمنوں کی زد سے باہر آکر اور اندرونی نظر پہنچا کر آدمی برہم گیانیوں میں افضل شمار ہوتا ہے۔ اس کی نسبت شرتی میں آتا ہے کہ "یہ آتما سے کھیلنے والا اور آتما سے عشق رکھنے والا آتما سے کام رکھنے والا گیانی سب برہم گیانیوں میں افضل ہے۔" "آتما سے کھیلنے" کے یہ معنی ہیں کہ جسطرح دنیا کے آدمی جوئے وغیرہ کے کھیلوں میں اپنی جیت اور دوسرے کی ہار چاہتے ہوئے کھیلا کرتے ہیں۔ اسی طرح برہم گیانی سویم پرکاش ذات سے دوئی اُنکا کے ثبوت و تردید کی شرتیوں اور دلیلوں کو پیش نظر رکھ کر کہ ثبوت کیسا زبردست ہے اور تردید کیسی ضعیف ہے۔ کھیلا کرتا ہے یعنی مصروفیت میں رہتا ہے۔ اور جسطرح معمولی آدمی سندھیا بندن وغیرہ کے کام کرتے ہیں۔ اُسے کام ہے تو یہ ہے کہ وہ آتما سے عشق رکھتا ہے اور بس۔ باہر کا کام اور کچھ نہیں رہتا۔ چنانچہ ارُن اُپنشد میں آتا ہے کہ "سندھیا اس طرح کرنی چاہیے کہ آدمی آتما میں سمادھی لگائے۔" پرم ہنس اُپنشد میں آتا ہے کہ "پرماتما اور آتما کی یکتائی کے گیان سے انکا بھید یا فرق نہیں رہتا یہی سندھیا یا دونوں کا ملنا ہے۔ اور تمام کاموں کو چھوڑ کر پرم ذات بے دوئی میں قیام ہے۔"

کرتارتھ ہونا

جب صورت حال یہ ہے تو لوک اور پرلوک کرم کچھ نہ رہنے سے گیانی "کرتارتھ" یعنی بالکل مستغنی ہو جاتا ہے۔ کرتارتھ ہونے کے متعلق پرم ہنس اُپنشد میں آتا ہے کہ "جو برہم پورن۔ آنند روپ۔ گیان سروپ۔ اور ذات احد ہے۔ وہی میں ہوں۔ یہ جان کر گیانی کرتارتھ ہو جاتا ہے۔" بھگوان کرشن نے بھی گیتا میں فرمایا ہے:-

ہاں جو ہے ست آتما میں اپنی جس کو رہتی ہے آتما ہی سے خوشی
جو صابر و شاکر آتما ہی میں ہے اُسکے لئے یاں کام نہیں کوئی بھی

سمرتی میں آتا ہے کہ "جو یوگی گیان امرت سے سیر ہے اور کرتارتھ ہے۔ اُسکے لئے کچھ کرنا باقی نہیں رہتا۔ اور اگر باقی ہے تو وہ کا شف حقیقت یعنی گیانی نہیں ہے" کرتارتھ گیانی کا سروپ پنچ دشی کے تریتی دیپ پرکرن میں اسطرح بیان کیا گیا ہے۔ [مندرجۂ ذیل شلوکوں کی شرح ناظرین دیکھنا چاہیں تو میری کتاب اردو پنچ دشی ملاحظہ فرمائیں ۞]

یہاں اور وہاں اور موکش کی سیدھی کے لئے پہلے مجھے جو بہت کچھ کرنا تھا۔ اب وہ سب کچھ کر چکا۔ یہ کرنے کے لحاظ سے شانتی کہلاتی ہے۔ اسی کو یاد اور بچار کرتا ہوا ہمیشہ شانت رہا کرتا ہے۔ دکھی اگیانی بیٹے وغیرہ کی خواہش سے اس دنیا میں آبنی جائیں۔ میں پرم آنند سے بھر پور ہوں۔ پھر کس خواہش سے آواگون میں پھنسوں۔ اور نیچے لوگوں کی خواہش والے کرم پڑے کیا کریں۔ میرا سروا تم بھاو ہے۔ میں کیا کس طرح اور کس لئے کروں۔ جو ادھکاری ہیں وہ شاستروں کو پڑھیں اور ویدوں کو پڑھائیں۔ مجھے چونکہ کرنا نہیں رہا ہے۔ اس لئے ادھکاری بھی نہیں ہوں۔ سونے کھانے نہانے وغیرہ کی نہ تو مجھے خواہش ہے نہ کرتا ہوں۔ اگر دیکھنے والے مجھ میں ان باتوں کی کلپنائیں کرتے ہیں۔ تو مجھے اور وں کی کلپناؤں سے کیا مطلب ہے۔ کوئی چرسٹیوں کے ڈھیر کو آگ سمجھ لے تو اس سے وہ جل تو نہیں اُٹھتا۔ اسیطرح اوروں کے منوہتم سنسار دھرموں کو میں نہیں کرتا ہوں۔ جنہوں نے شاستر کے تتو کو نہیں جانا وہ شروں کریں۔ میں نے جان لیا ہے۔ پس کیوں شروں میں پھنسوں۔ شک و شبہات والے منن کریں۔ مجھے شک و شبہات نہیں پھر کیا منن کروں۔ بپریت بھاونا والے ندھیاسن کریں۔ مجھے چونکہ بپریت بھاونا

نہیں ہیں کا ہیکا دھیان جسم کو آتما سمجھنے کی بپریت بھاونا مجھے کبھی نہیں ہوتی۔ یہ بیوہار کہ میں آدمی ہوں۔ بپریت بھاونا کے بغیر واسنا کی مدت کی مشق سے بھی ہو سکتا ہے۔ پراربدھ کرموں کے نہ رہنے پر ہی اس بیوہار کا خاتمہ ہوا کرتا ہے۔ پراربدھ کرم باقی ہیں تو نِدِدھیاسن لگانے سے بھی نہیں جاتا۔ اگر تو اس بیوہار کو کھویا چاہے تو دھیان لگا۔ میں اسے نقصان نہ پہنچانے والا سمجھ کر کیا دھیان لگاؤں۔ چونکہ مجھے وکشیپ نہیں ہوتا اس لئے سمادھی بھی نہیں لگاتا کیونکہ وکشیپ اور سمادھی دونوں بکاری من کے ہی دھرم ہیں۔ میں خود ہمیشہ انوبھو روپ ہوں میں علیحدہ انوبھو کیا کروں۔ میرا یقین واثق ہے کہ جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا اور جو کچھ پانا تھا وہ پا لیا۔

دچھا کرنا اور پرلوک کا یعنی دنیوی اور ہر طرح کا بیوہار جسطرح پراربدھ سے ہو جائے ہوا کرے۔ یا اگر میں پر رحم کر کے میں کرتا رتھ ہو کر بھی شاستر کے بتائے ہوئے رستے چلوں تو میرا کیا حرج ہے۔ جسم دیوتا پوجن نہانا صفا رہنا کھانا وغیرہ سب عمل کیا کرے۔ بانی منتر جپے۔ من شاستر بچارے۔ بدھی وشنو کا دھیان کرے یا برہم آنند میں لے ہو جائے۔ میں محض ساکشی ہوں۔ نہ کچھ کرتا ہوں نہ کراتا ہوں۔

پرم آنند کا ظہور ہونا ایسے کرتارتھ گیانی کے من میں ہمیشہ آنند کا ہی ظہور رہا کرتا ہے۔ چنانچہ شرتی ہے کہ "برہم رس یعنی لذت ہی لذت ہے۔ اس رس کو پا کر آدمی آنندی ہو جاتا ہے یعنی آنند میں سرمست رہا کرتا ہے"۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ پرماتما رس یعنی پرم آنند سبھاو روپ ہے۔ اس پرم آنند رس روپ پرماتما کو پا کر یعنی اسکا انوبھو یا کشف بہم پہنچا کر گیانی کے من میں آنند ہی آنند جلوہ گر رہا کرتا ہے یعنی گیان سے پیدا شدہ آنند کا حصول ہوتا ہے۔ اوپر جو کہا گیا تھا کہ گیانی خوشی اور رنج دونوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہاں اس خوشی سے مراد تھی جو لشیوں کے بھوگ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

نہ کہ وہ خوشی یا آنند جو گیان کا نتیجہ ہے ؎

اسی گیان کے آنند کو تیتریہ اُپنشد میں سام وید کے منتر گانے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ "ہا وُہا وُ ہا وُ میں ان ہوں میں ان ہوں میں ان ہوں میں ہی اناج کھانے والا ہوں میں ہی اناج کھانے والا ہوں میں ہی اناج کھانے والا ہوں۔ میں شاعر ہوں میں شاعر ہوں میں شاعر ہوں" اس منتر کے معنی یہ ہیں کہ برہما سے لگا کر گھاس پھوس اور کیڑے مکوڑوں تک سب جانداروں میں جو جو جس جس طرح کی غذا کھاتا ہے۔ وہ گویا برہم گیانی ہی کھاتا ہے۔ کیونکہ سرو آتم بھاؤ سے تمام جسم اُسی کے ہیں چنانچہ اپدیش ساہسری کتاب میں آتا ہے کہ "برہما سے لگا کر درختوں تک جتنے ذیحیات ہیں وہ سب میرے رہنے کے شہر ہیں۔ پس خواہش و غصہ وغیرہ کے نقص مجھ میں باہر سے آئیں تو کہاں سے آئیں" اس لئے جس جس غذا کی جس جس کو چاہ یا خواہش ہے وہ اسی آتم گیانی کے کھانے کی غذا ہے اور اسی طرح چونکہ دیوتا اور انسان و حیوان وغیرہ تمام اُسی کے روپ ہیں پس جس جس کو جو کامنا یا خواہش ہوتی ہے وہ بھی اُسی کو ہوتی ہے۔ اور تمام کائنات میں حرکت بھی وہی کرتا ہے ؎

سام کے منتر میں جو "ہا وُ" کا لفظ تین بار آیا ہے وہ "اہو" سمجھنا چاہیے جس کی صورت گانے کی غرض سے بدل لی ہے۔ اہو حرف تعجب ہے۔ اور استعمال اس غرض سے کیا گیا ہے کہ گیانی کا جسم تو محدود ہے۔ مگر آتم گیان کی برکت سے وہ اپنے آپ کو سرو روپ دیکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر تعجب کا مقام کیا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تین بار اُسے دُہرایا ہے۔ بعد میں جو جملے دئے گئے ہیں۔ ان سے بھی سرو روپ ہونے کی توضیح ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اناج کھیت وغیرہ میں ہے وہ جو اناج کھانے والے دیوتا آدمی حیوان وغیرہ ہیں۔ اور جو شاعر منتر کہنے والے ہیں وہ سب

وغیرہ لکھنے والے ہیں۔ وہ سب ایک ہی ہوں۔ وجہ یہ کہ جو کچھ ہے وہی ست چت اور آنند روپ ہے۔ رہے نام و صورت یہ وہ چیزیں ہیں کہ بولنے میں بے شک آتی ہیں۔ مگر خواب کے نقشوں کی طرح حقیقت سے خالی ہیں۔ شرتی نے تین تین بار ہر بات کو اس لئے دہرایا ہے کہ کسی کے دل میں کسی قسم کا بھی شک و شبہ باقی نہ رہے۔ یہی آنند جو گیان کا نتیجہ ہے پنچ دشی کے ترپتی دیپ پرکرن میں اس طرح دیا ہوا ہے:۔

"اس خیال سے کہ مجھے جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکا اور جو کچھ پانا تھا وہ پا چکا من میں سدا شانت رہنا ہوا گیانی اس طرح سوچا کرتا ہے۔ میں دھنیہ ہوں۔ دھنیہ ہوں کہ سدا اپنے آتما کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں، کہ برہمانند مجھے صاف صاف محسوس ہوتا ہے۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں کہ دنیوی دکھ مجھے اب نہیں نظر آتا۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں کہ میرا اگیان بھاگ کر کہیں چلا گیا۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں کہ مجھے اب کچھ کرنا نہیں رہا۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں کہ جو پانا تھا وہ میں نے پا لیا۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں کہ میری شانتی کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ میں دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں۔ پھر دھنیہ ہوں دھنیہ ہوں۔ اہاہا میرا پنّ۔ اہاہا میرا پنّ کیا ہی خوب پھلا ہے اور اس پنّ والا میں۔ واہ واہ میں۔ اہاہا شاستر۔ اہاہا شاستر۔ اہاہا گورو۔ اہاہا گورو۔ اہاہا گیان۔ اہاہا گیان۔ اہاہا آنند۔ اہاہا آنند"۔

خلاصۂ مضمون — اُپنشدوں کے پڑھنے سے جو برہم گیان ہوتا ہے اور اس سے جو پھل ملتے ہیں اُن کا سلسلے کا سلسلہ بیان کیا گیا۔ پہلا پھل یہ ہے کہ آدمی آتما کو برہم روپ انوبھو کرتا ہے۔ اس کے بعد اودیا کی گانٹھ ٹوٹتی ہے۔ گر دو قلب کھلتی ہے۔ شک و شبہات رفع ہوتے ہیں۔ کرم فنا ہو جاتے ہیں۔ خوشی اور رنج کے متعلق

جو طبعی سے مخصی ملتی ہے۔ خواہشیں مفقود ہو جاتی ہیں۔ آتما سے گیان کھیلتا ہے۔ آتما ہی سے عشق کا بس ایک کام رکھتا ہے۔ کرتارتھ ہو جاتا ہے۔ اور پرم آنند کا جلوہ ہوتا ہے۔ یہ پھلوں کا سلسلے کا سلسلہ ہے ؛

۴۳۔ اُپنشدوں کا وید کے کرم کانڈ سے سمبندھ یا تعلق

علاقہ وسیلہ و مدعا اب تک ان دو سوالوں کا جواب دیا گیا کہ اُپنشدوں کا پشئے کیا ہے۔ اور اُپنشد پڑھنے سے پھل کیا ملتا ہے۔ اب تیسرا سوال لیجئے کہ اُپنشدوں یعنی گیان کانڈ کا وید کے اور حصوں یعنی برہمن بھاگ و منتر بھاگ سے سمبندھ یا علاقہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کرم کانڈ اور گیان کانڈ کا علاقہ وہی ہے جو سادھن اور سادھیہ یعنی وسیلہ و مدعا کا ہوا کرتا ہے۔ کرم کانڈ صرف وسیلہ یا سادھن ہے۔ اس سادھن یا وسیلہ سے جس مدعا پر پہنچتے ہیں۔ وہ گیان ہے۔ کرم سے ایک تو چت کا سنسکار ہوتا ہے یعنی صفائے قلب بہم پہنچتی ہے دوسرے گیان یا جاننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس لیئے کرم گیان کے سادھن ٹھہرتے ہیں ؛

سنسکار باعث صفائے قلب ہیں سنسکاروں کے متعلق سمرتی میں آتا ہے کہ جس شخص کے چالیس سنسکار ہو چکتے ہیں وہ برہما کا لوک جیتتا ہے اور برہما کے ساتھ یکتائی کو پہنچتا ہے۔ یہ چالیس سنسکار مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) گربھادھان یعنی گربھ کا بطن میں قائم کرنے کا (۲) پُم سون یعنی اولاد نرینہ پیدا کرنے کا۔ (۳) سیمنت یعنی حاملہ عورت کے مانگ نکالنے کا جو آٹھویں مہینے میں ہوتا ہے۔ (۴)

جات کرم یعنی بچے کے پیدا ہونے کا۔ (۵) نام کرن یعنی بچے کے نام دھرنے کا۔
(۶) ان پراشن یعنی پاسنی یا بچے کو اناج چٹانے کا۔ (۷) چول کرم یعنی مونڈن کا۔
(۸) اُپنین یعنی یگیوپویت یا جنیؤ کا۔ (۹-۱۲) وید کے چار برتوں کا جو پراجاپتیہ۔
سومیہ۔ آگنیہ۔ اور ویشودیو کہلاتے ہیں یعنی پرجاپتی۔ سوم۔ اگنی۔ اور وشوے
دیوا کے متعلق رکھے جاتے ہیں۔ (۱۳) سنان کا یعنی جب فارغ التحصیل ہو کر گورو کے
پاس سے آدمی گھر آتا ہے۔ (۱۴) شادی کا۔ (۱۵-۱۹) پنچ مہایگیوں کا۔ جو دیو یگیہ
یا اگنی ہوتر۔ بھوت یگیہ یا بلی وشودیو۔ پتری یگیہ یعنی ترپن۔ برہم یگیہ یا وید کا مطالعہ
اور منش یگیہ یعنی مہمان کو کھانا کھلانا ہیں۔ (۲۰-۲۶) سات پاک یگیوں کا جو مہایگیوں
کے مقابلے میں چھوٹے ہیں۔ اور سال کے خاص مہینوں میں کئے جاتے ہیں۔ ان کے
نام مندرجۂ ذیل ہیں۔ اشٹکا۔ پاربن۔ شرادھ۔ شراونی۔ آگرہاینی۔ چیتری۔
اشوئیجی۔ (۲۷-۳۳) سات ہوی یگیوں کا جن میں سوم رس نہیں کھینچا جاتا۔ انکے
نام مندرجۂ ذیل ہیں۔ اگنیادھان۔ اگنی ہوتر۔ درش پورن ماس۔ آگراین۔
چاتر ماس۔ نیرودھ پشو بندھ۔ سوترامنی۔ (۳۴-۴۰) سات سوم یگیوں کا
جن میں سوم رس کھینچا جاتا ہے۔ ان کے نام مندرجۂ ذیل ہیں۔ اگنشٹوم۔ اتی
اگنشٹوم۔ اُکتھیہ۔ شوڈشی۔ واجپیہ۔ اتی راتر۔ اپتوریام۔ ان چالیس سنسکاروں سے
آدمی کا قلب مصفا ہوتا ہے۔ اور گیان حاصل کرنے کی قابلیت بہم پہنچتی ہے۔
[یہ چالیس ویدک سنسکار شرح و بسط کے ساتھ گرہیہ سوتروں میں دئے ہوتے
ہیں۔ پہلے ہم ہندوؤں میں ان کا کرنا گھر گھر رائج تھا۔ اب ان میں سے بعض
رائج ہیں۔ اکثر نہیں ہوتے۔ اور جو مروج ہیں وہ بھی ویدک طریقے سے نہیں
کئے جاتے ہیں۔ ناظرین ان کا مفصل حال دیکھنا چاہیں تو سنسکرت میں پارسکر
گرہیہ سوتر یا اشولاین گرہیہ سوتر وغیرہ دیکھیں۔ پارسکر گرہیہ سوتروں کا ترجمہ

ہندی میں ہو گیا ہے۔ انگریزی میں پروفیسر میکس میولر نے بھی گرہیہ سوتروں کا ترجمہ دیا ہے۔ اردو میں ان کتابوں کا ترجمہ محال ہے۔ مترجم]

کرم گیان کی خواہش پیدا کرتے ہیں۔ کرم صرف صفائے قلب پیدا کرنے کا ہی باعث نہیں ہے بلکہ گیان کی بھی خواہش پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ برہدارنیک اُپنشد میں آتا ہے کہ "براہمن لوگ وید کے پڑھنے۔ یگیہ دان۔ تپ۔ اور بھوکے رہ کر برت کرنے سے اس برہم کو جاننے کی خواہش کرتے ہیں" اس جاننے کی خواہش اور سنسکاروں کے فرق کو شری شیور آچاریہ اسطرح بیان کرتے ہیں [ناظرین کو خیال رہے کہ کرموں کے متعلق اس فصل میں جو مضمون فصل کے آخر تک دیا ہوا ہے وہ آچاریہ نے شری شیور کی معروف کتاب نیشکرمیہ سدّھی سے لیا ہے۔ مترجم]

جب گیان کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے تو ہر ایک سادھن کو عمل میں لا کر یہ خواہش اپنا پھل یعنی گیان اسطرح پیدا کرے گی۔ جیسے کھانے کی اِشتھا ہو تو ہر سادھن عمل میں لا کر آدمی اپنی بھوک بجھاتا اور پیٹ بھرتا ہے۔ پیشتر کا سنسکار یعنی صفائی ہو جاتی ہے تو جو پاپ پرتی بندھ یا روک ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ رفع ہو جاتے ہیں۔ اسوقت گیان کے سادھن سعی و کوشش کے ساتھ عمل میں لانے چاہئیں۔ سنسکار اُن کرموں کو کہتے ہیں جن کے نہ کرنے سے دھرم شاستر بتاتا ہے کہ پاپ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس پاپ کے خوف سے آدمی اُنہیں کرتا ہے۔ اس کے برعکس گیان کی خواہش کا محرک برہدارنیک کی یہ شرتی پڑتی ہے کہ براہمن لوگ وید کے پڑھنے وغیرہ سے برہم کو جاننے کی خواہش کرتے ہیں۔ پس تمام کرم انتریامی کو ارپن کر دینے سے گیان کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

شرتی کہتی ہے کہ "آدمی کرموں سے پتری لوک کو جیتتا ہے" مگر ان سے گیان کی بھی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اسطرح کہ باوجودیکہ نتیہ کرموں یعنی پانچ مہایگیوں سے زیادہ تر صفائے قلب ہی نصیب ہوتی ہے مگر بھوگ بھی ملتے ہیں۔ صفائے قلب کے ترقی کرنے سے یہ بھوگ خالی نظر آنے لگتے ہیں اور ان میں چونکہ دلبستگی رہنے نہیں پاتی اس لیے گیان کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور ضرور پیدا ہوتی ہے۔ رہے کامیہ یعنی باخواہش کرم ان کا پھل گیان کے خواہشمند کو کرشن آرپن کر دینا چاہئیے۔ جیسا بھگوان گیتا کے نویں ادھیائے میں بتاتے ہیں:۔

۱۔ ارجن جو کچھ کرے تو۔ یا جو کھائے	یا یگیہ کرے کسی کو یا جو کچھ دے
یا جو کچھ تپ کرے۔ تجھے لازم ہے	میرے ارپن وہ صدق نیت سے کرے
۲۔ یوں نیک و بد اعمال کے تو ثمرے سے	چھوٹ جائیگا ہوگا کرم بندھن تجھے
اور ہو گیا سنیاس کے جب یوگ سے مکت	تو مجھ کو پہنچ جائیگا ناچار ہو کے

مشہور بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کے ۴۷ شلوک میں بھی آتا ہے:۔

تجھ کو ہے یہاں فقط عمل سے سروکار	ثمرے سے تعلق نہیں کچھ اسے سمجھا
تو پھل کی چاہ بھول کر بھی مت کر	اور ترک نہ اعمال کا بھی کر زنہار

کرم اور گیان کا تعلق

اوپر کی بحث سے ثابت ہے کہ کرم نتیہ ہوں یا کامیہ۔ دونوں کو ایشور ارپن کر دیا جائے تو گیان کی خواہش پیدا کرتے ہیں۔ باینہمہ کہ شرتی کے لفظوں سے گیان کی خوبی سمجھ میں آکر خواہش تو پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہی کرم چونکہ گیان کی رکاوٹ ہیں اس لیے گیان کا ذوق و شوق پیدا ہونے نہیں پاتا۔ یوں سمجھ لو کہ کسی آدمی کو دودھ پینے کا تو شوق ہے لیکن بخار سے صفرا کا زور ہے۔ اور باوجودیکہ دودھ پینے کی خواہش تو ہے مگر چہرے سے ذوق و شوق ظاہر نہیں ہوتا۔ اگر دوا پینے سے صفرا کا زور جاتا رہے تو یہ ذوق و شوق پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح

گو آدمی نے شُرتی میں یہ سُنا ہے کہ برہم گیان سے تمام دُکھوں کی نِورتی اور پرم آنند
کی پراپتی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ پرتی بندھ یعنی رُکاوٹ موجود ہے۔ اس لیے گیان کے
سادھنوں یعنی شرون منن وغیرہ میں ذوق و شوق پیدا ہونے نہیں پاتا۔ چنانچہ پُران
میں آیا ہے کہ "جو لوگ بڑے بھاری پاپی ہیں انہیں گیان یگیہ میں ذوق و شوق
نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اُلٹی اس سے نفرت ہوا کرتی ہے" گیان کی رکاوٹ یعنی یہ
پاپ کرموں کو ایشور ارپن کرنے سے جب دور ہو جاتا ہے تو شرون منن وغیرہ میں
ذوق و شوق بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی ذوق و شوق کا دوسرا نام گیان کی خواہش ہے

جس طرح کرم گیان کا سادھن پڑتے ہیں۔ وہ ایک سلسلے کا سلسلہ ہے اور
شری سریشور آچاریہ اسکو اسطرح بیان فرماتے ہیں۔ کہ موکش کا سادھن کرم اسطرح
پڑتے ہیں کہ گیان میں ذوق و شوق پیدا کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اگیان کے متضاد نہیں
ہیں۔ اس لئے آتم گیان کی طرح موکش کا سادھن نہیں ہیں۔ اگیان کے ناش
کرنے کا سادھن صرف گیان ہے۔ اور گیان میں ضرورت شم دم وغیرہ کی ہے۔
اور کسی کی نہیں۔ شم دم وغیرہ کی ضرورت اس لئے ہے کہ عقل مصفا ہو جائے
نہ کہ کسی اور غرض سے۔ عقل کے مصفا کرنے کی غرض سے نتیہ کرموں کا کرنا ضروری
ہے۔ پس اس سلسلے سے کرم گیان کے سادھن ہیں۔ یہ تو وسیلہ ہیں اور آتم گیان
وہ مدعا جس کے لئے یہ وسیلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ وید کے کرم کانڈ اور گیان
کانڈ کا یہ علاقہ ہے جو بیان کیا گیا۔ اور سمبندھ یا علاقہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا"
مطلب یہ ہے کہ نتیہ یا کامیہ کرم اگر ایشور ارپن کئے جائیں تو اُن سے عقل صاف ہوتی
ہے عقل صاف ہونے سے شم دم وغیرہ سادھن آدمی کر سکتا ہے۔ شم دم وغیرہ سے
گیان کا ادھکاری بنتا ہے۔ گیان سے موکش پد پہنچتا ہے ؎

کرموں سے موکش نہیں ہو سکتی | اوپر جو کرم اور گیان کا سمبندھ بیان کیا گیا۔

اُسکو نہ مان کر بہت سے معترض اعتراض اُٹھایا کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ برہم گیان کے بغیر موکش ہو سکتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ موکش کے لئے گیان اور کرم دونوں کی ضرورت ہے۔ بعض گیان سے موکش تو مانتے ہیں مگر کرم کی ضرورت یا تو اسطرح بتاتے ہیں کہ یہ بام نجات پر چڑھنے کا زینہ ہے۔ یا اسطرح کہ خواہشوں کو سلے کر دینے سے موکش ہوتی ہے۔ یا اس طرح کہ کائنات کو فنا کر دینے سے ہوتی ہے۔

[آگے جو بحث آتی ہے اُس کے سمجھنے کے لئے ناظرین مندرجہ ذیل چند اصطلاحات ذہن میں رکھیں۔ کرموں کے بارے میں وید کا برہمن بھاگ اور منتر بھاگ پرمان ہے۔ وید بعض کرموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسکو ودھی کہتے ہیں۔ بعض کرموں کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ اسکو نشیدھ کہتے ہیں اور منع کردہ کرموں کو نشدّھ۔ ودھی یعنی جن کرموں کے کرنے کا حکم ہے۔ وہ چار قسموں کے ہیں۔ نتیہ کرم یعنی جن کرموں کا روزمرّہ کرنا ضروری ہے مثلاً پانچ مہا یگیہ یہ کچھ پُن تو پیدا نہیں کرتے۔ ہاں نادانستگی سے جو پاپ ہو جاتے ہیں مثلاً چلنے میں چیونٹیوں کا پاؤں کے نیچے آکر مر جانا۔ اُن پاپوں کو دور کرتے ہیں۔ نیمتک کرم یعنی جو کسی نمت یا وجہ خاص سے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بیٹا پیدا ہونے کے وقت نان دی مکھ شرادھ یا فصل کے موقعے پر خاص یگیہ کرنا۔ کامیہ کرم جو خاص غرضوں اور مقصدوں کو نظر میں رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دنیا میں مال و دولت پانے یا عقبٰے میں سورگ میں جانے کے لئے خاص یگیہ کرنے۔ پرائشچت کرم یعنی گناہوں کے کفارے میں خاص یگیہ کرم کر دینے۔ یہ تو وہ کرم ہیں جنکا تعلق وید سے ہے۔ خود آدمی کے کرم تین طرح کے ہوتے ہیں سنچت یعنی وہ جو جنم جنمانتر میں کئے ہیں اور جمع ہیں۔ پراربدھ یعنی سنچت کرموں میں سے وہ تھوڑے سے جنہوں نے موجودہ جنم دیا ہے اور جنکا خاتمہ صرف بھوگ سے ہوتا ہے۔ آگمی یعنی اس جنم میں کئے ہوئے وہ کرم جو اگلے جنم میں پھل دینگے۔ مترجم]

"جو لوگ جو ہم گیان سے موکش نہیں مانتے ان کے مت کو شری شنکر آچاریہ اسطرح بیان کرتے ہیں کہ چونکہ گیانی آدمی جانتا ہے کہ بُرے کرموں کے کرنے سے وید منع کرتا ہے۔ اس لئے وہ نشدھ یعنی ممنوع کرم نہیں کریگا اور نرک میں نہیں جائیگا۔ اور چونکہ نتیہ کرم کرتا رہیگا اس لئے پاپوں کا دوش اُسے نہیں لگیگا جو جنم کا باعث پڑ سکیں۔ آیندہ جنم اُسے اسواسطے نہیں ہو سکیگا کہ وہ کامیہ کرموں سے پرہیز کریگا۔ اور ظاہر ہے کہ کامنا یا خواہش نہ ہوگی تو جنم بھلا کیونکر ہوگا۔ اس لئے بے خلل شانتی سے عمر بسر ہوگی۔ رہے وہ پرارَبدھ کرم جنہوں نے موجودہ جسم رچا ہے۔ ان کا بھوگ سے خاتمہ ہو جائیگا۔ پس آتم گیان کے بغیر بھی موکش ہو سکتی ہے" ۔

اس طرح یہ مت بیان کرکے شری سری شنکر آچاریہ اس کا کھنڈن یوں کرتے ہیں کہ آدمی کیسی ہی ہوشیاری کیوں نہ برتے۔ نہایت سوکشم یا خفیف پاپ اُس سے سرزد ہونگے ہی ہونگے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ نشدھ اور کامیہ کرم کریگا ہی نہیں۔ پھر وید میں یہ تحریک کہیں دیکھنے میں نہیں آتی کہ آدمی نشدھ اور کامیہ دونوں قسم کے کرم چھوڑ دے۔ یہ سوال صرف شُرتی کا من گھڑت مسئلہ ہے نہ کہ وید کا۔ پس بھول چوک سے یہ دونوں قسم کے کرم آدمی کرتا ہی رہیگا۔ اور ان کے پھل بھوگنے کے لئے دُوسرے جنم بھی ضرور ہونگے ۔

"اس کے متعلق پہلی بات یہ ہے کہ اگر تم یہ مانتے ہو کہ ان سے چھوٹے پاپ دُور ہو جاتے ہیں تو بڑے پاپ جو کامیہ کرموں کا نتیجہ ہیں۔ اُن سے دُور نہیں ہو سکینگے کیا وجہ کہ وہ پاپ تو نہیں ہیں۔ پس وہ اپنا پھل یعنی جنم کیوں نہ دینگے۔ دوسرے چھوٹے موٹے پاپ ہی دور ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایسے بڑے بھاری پاپ کہ جن کی سزا کبھی کبھی جنموں تک بھگتنی پڑتی ہے بھلا کیونکر دور ہو سکتے ہیں۔ پھر تیسرے کامیہ یگیوں کی طرح نتیہ کرموں کا پھل بھی سورگ ہی ہے۔ آپستمب منی نے اپنے

دھرم سوتروں میں اس مسئلے کی توضیح آم کے درخت کی مثال سے کی ہے۔ دیکھو آم کا درخت
بویا جاتا ہے تو پھل کے لئے مگر ساتھ ہی سایہ اور خوشبو بھی تو آس پاس پھیلاتا ہی
ہے۔ پس ورن اور آشرموں کے دھرموں کے پالن سے آدمی سورگ میں جائیگا
اور ضرور جائیگا۔ چھٹے پہلے جنموں اور اس جنم کے نشفل کامیہ اور نتیہ کرم اننت
یعنی لاانتہا ہیں۔ ان کے رہتے بھلا جیو کو شانتی کیونکر نصیب ہو سکتی ہے پس
یہی ماننا پڑتا ہے کہ موکش ایک آتم گیان سے بھی ہو سکتی ہے۔ کرموں سے نہیں ہاں؟

کرم اور گیان کے مجموعے سے موکش نہیں ہو سکتی

بعض کہتے ہیں کہ گیان اور کرم دونوں کا
مجموعہ موکش کا باعث پڑتا ہے۔ یہ تین طرح کا ہو سکتا ہے۔ اوّل جس میں گیان
زیادہ ہو اور کرم کم۔ دوسرے جس میں گیان کم ہو اور کرم زیادہ۔ تیسرے جس میں
گیان اور کرم دونوں برابر ہوں۔ مگر یہ مت اس لئے قابل تسلیم نہیں ہے کہ غیر متضاد
چیزیں ایک زمانہ و مکان میں یکجا جمع ہوں تو ان کا مجموعہ ٹھیک۔ ایک پھل پیدا
کر سکتا ہے لیکن گیان اور کرم غیر متضاد کیسے۔ الٹے باہم متضاد ہیں۔ پس ان کا مجموعہ
موکش کیونکر پیدا کر سکتا ہے۔ وجوہات حسب ذیل ہیں۔ اوّل ان دونوں میں شیر
اور بکری کی طرح کھانے والے اور کھاجے کا رشتہ ہے پس دونوں ایک مکان
میں رہ سکتے ہی نہیں۔ اس لیے ان کا مجموعہ ہی نہیں بن سکتا۔ دوسرے چونکہ
کرم سادھن ہے اور گیان وہ مدعا جو اس سادھن کے بعد ظہور میں آتا ہے۔ اسلئے
ایک وقت میں نہیں ہو سکتے۔

پھر کارن، سروپ اور کاریہ تینوں لحاظوں سے یہ دونوں متضاد دکھائی دیتے ہیں۔
کرم کا کارن اودھیاس یعنی واہمہ بھی ہو سکتا ہے جیسے رسی میں سانپ کے واہمے
سے خوف کا پیدا ہونا اور بھاگنے سے کرم یا کام ظہور میں آتے ہیں۔ گیان کا کارن ہمیشہ
[illegible]

سروپ یعنی ماہیت ذاتی کے لحاظ سے دیکھئے تو گیان پرکاش کرنے والی چیز ہے، اور اس کے متضاد کرم وہ چیز ہے جس کا پرکاش ہوتا ہے۔ کاریہ کے لحاظ سے دیکھئے تو کرم کا کاریہ آئندہ جنم پر منحصر ہوتا ہے تاکہ کرموں کے پھل بھوگے جا سکیں۔ اور گیان کا کاریہ ان جنموں کی نبرتی ہے۔ پس ان تینوں لحاظوں سے بھی ان کا یکجا زمان و مکان میں مجموعہ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ بھلا دونوں مل کر موکش کیونکر پیدا کر سکتے ہیں؟

موکش سلسلے سے پیدا نہیں ہو سکتی

بعض کا یہ مت ہے کہ جسطرح ایک ایک زینہ طے کر کے کوٹھے پر چڑھا کرتے ہیں۔ اسی طرح جس شخص نے قدم بقدم تمام کرموں کے مرحلے طے کر لئے ہیں۔ اُسے موکش مل جاتی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ سندھیا بندن سے شروع کر کے جو شخص تمام ویدک کرم ہزاروں برس کے یگیہ تک کر چکتا ہے اسکو گیان ہو جاتا ہے اور موکش پاتا ہے۔ مثال سے یوں سمجھو کہ کسی شخص کو شہر جانا ہے اور اُسے راستہ یہ بتایا گیا کہ فلاں فلاں گاؤں میں سے ہو کر جانا۔ پس شہر میں جانا تو مکھیہ یعنی اصلی اُپدیش ہے۔ اور بیچ کے گاؤں اس اُپدیش کے شیش یعنی درمیانی مرحلے ہیں۔ اسیطرح موکش مکھیہ چیز ہے اور سورگ وغیرہ شیش۔ پس موکش مارگ کے اُپدیش کے شیش سورگ وغیرہ درمیانی مرحلے ہیں یا یوں سمجھ لو کہ موکش کا شوق دلانے کے لیئے سورگ وغیرہ درمیانی مرحلے وید نے اسی طرح بتائے ہیں جسطرح شہر میں جانے کا شوق دلانے کے لیئے بیچ کے گاؤں کے دلفریب نظارے بتائے جاتے ہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو منشا ہر سے میں آئی ہوئی چیزوں کے وسیلے سے ہی آتم گیان کا ادھکاری بننے کے لیئے وید کی تمام ودھی یعنی احکام ماننے لازم ہیں مطلب یہ کہ وید کی جو یہ ودھی یا حکم ہے کہ "آتما کو سننا دیکھنا منن کرنا چاہیے"۔ اس کے

یعنی اسی مشاہدے کے مطابق کرنے چاہئیں کہ جسطرح گاؤں بیچ میں آتے ہیں اور شہر انجام میں۔ اسیطرح کرم کر کرکے اوّل سورگ وغیرہ میں پہنچے۔ بعد میں آتم گیان سے موکش پد پر جا پہنچیں گے ؎

دلائل بالا وجوہات ذیل سے قابل تسلیم نہیں ہیں۔ شہر کا رستہ بتانے میں جو بیچ کے گاؤں وغیرہ کا ذکر آتا ہے اس ذکر کو بے شک تشبیہ رہنمائی شہر کا شیبش سمجھ لو۔ کیونکہ آدمی کو گاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مگر سورگ چونکہ خود پُرشارتھ یعنی منزل مقصود ہے اس کو موکش کا شیبش ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ رہیں شوق دلانے کے لئے دنیوی کی باتیں انہیں خاص غرضوں اور مقصدوں سے آدمی پڑھے بنایا کریں۔ مگر وید انت آدمیوں کا بنایا ہوا نہیں ہے کہ مصنف کے مطلب کو نظر میں رکھا جائے۔ یا یوں سمجھو کہ شوق دلانے کا مطلب وہیں ختم بھی ہو جاتا ہے جہاں دنیا کے کرم کانڈ کی انتہا ہے پس یادھی یعنی احکام کا مطلب سورگ ہی ٹھہرتا ہے نہ کہ موکش۔ اب مشاہدے کو دیکھئے تو صاف ظاہر ہے کہ دنیا کا مطلب آدمی کو راگ یعنی دنیوی خواہشوں میں پھنسنے سے روکنے کا ہے کہ وہ بُرے کاموں سے بچے۔ یہ مطلب نشیدھ یا نہی سے ہی حاصل ہو گا۔ نہ کہ یادھی سے جو راگ وغیرہ کی روکنے والی چیزیں نہیں ہیں بلکہ سورگ کے بھوگوں کا لالچ دیکر الٹا راگ کو بڑھاتی ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ تمام وکمال ویدک کرموں یا یگیوں کے سلسلے کا کرنا تھوڑی سی عمر انسانی میں ممکن کیونکر ہو سکتا ہے یہ تو کہیں جا کر ہزاروں برسوں میں ختم ہوں تو ہوں پس یہ سلسلہ وار تمام کرموں کے کرنے کا مسئلہ محض جاہلوں کی من سمجھوتی ہے۔ اس سے موکش کا ملنا امر محال ہے ؎

موکش کامناؤں کے پورا ہونے سے نہیں مل سکتی

بعض کہتے ہیں کہ جب تک انتہ کرن میں کامناؤں کا دوش موجود ہے۔ آدمی ذات بے دوئی پرم برہم کو نہیں دیکھ سکتا یہ تو اسی وقت ممکن ہے جب تمام کامنائیں ختم ہو جائیں۔ پس دانا آدمی کو لازم ہے

کہ اول طرح طرح کے کرموں سے اور ویراٹ ہرنیہ گربھ وغیرہ کی اُپاسنا سے انہیں براٹ اور
ہرنیہ گربھ کے پد کو پہنچے اور ہر قسم کے بھوگ بھوگ کر پھر پر برہم کے ساتھ یکتائی حاصل
کرے - چونکہ بھوگوں کے بھوگنے سے تمام کامنائیں شانت ہوتی ہیں - اس لیئے تمام
کرم موکش کے مطابق حال سادھن ہیں - پھر یہ دیکھو کہ برہم آنند ایسی چیز ہے جس کو
آدمی کا چت بیشے نہیں کر سکتا یعنی ہمیں اس دنیا میں اسکا احساس نہیں ہوتا -
پس جو آنند احساس میں آتے ہیں یعنی وشیوں کے بھوگ سے جو خوشی حاصل
ہوتی ہے اُسکی خواہش کو وہ دور نہیں کر سکتا - اس لیئے بھوگوں کی خواہش
بھوگنے سے ہی شانت ہوتی ہے - تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ کرم کانڈ کی تمام پدھیاں
یعنی احکام رفع خواہشات کے لیئے ہی ہیں - خواہشیں یا کامنائیں جب بھوگ کے
رفع ہو جاتی ہیں - تو آدمی گیان کانڈ کا ادھکاری بنتا ہے ٭

دلایل بالا اس وجہ سے قابل تسلیم نہیں - کہ کامناؤں کے پورا ہونے سے
کامناؤں کا ناش لاانتہا ہونا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا - خواہشیں جتنی
پوری ہونگی اتنی ہی اندر بڑھینگی - ان کا ناش تو اسی وقت ممکن ہے جب انہیں دوش
بالنقص دیکھ کر چھوڑا جائے - بھلا بھوگ سے بھی کہیں کامنائیں شانت ہوتی ہیں؟
آگ میں گھی ڈالو تو وہ بجھیگی یا اور دہکیگی - پس اگر تمام کلیشوں کی شانتی درکار ہے
تو آتم گیان کا آسرا لو - نہ کہ بھوگ سے کامناؤں کے شانت کرنے کا - کامناؤں
میں خوبیاں خاک نہیں ہیں - اور نقص بہت یا کثیر ہو سکتے ہیں - اسی لیئے ہر قسم
کی کامناؤں سے الگ رہو - سورگ وغیرہ پانے کی پدھتی یعنی کرم کانڈ کے کیسے ہی چونکہ
کامناؤں کے پورا کرنے کے متعلق ہیں - اس لیئے اُن سے کامنائیں بھلا شانت
کیونکر ہو سکتی ہیں - کامی آدمی ہمیشہ کامناؤں کے پورا ہونے کے فکر میں ہی لگا
رہیگا - آتم گیان کا حصول کرنے کا کبھی خیال نہ کریگا - ایک گیان ہی ایسی چیز ہے

کہ ویراگ پیدا کر کے تمام کامناؤں کا ناش کرتا ہے۔ دیکھو راگی گیتا میں کیا لکھا ہے "وہ شخص بہت اچھا ہے جو آدمیوں سے خالی بندرابن میں گیدڑ بننا چاہتا ہے۔ نہ کہ گوتم جی مہاراج وہ جو تمہاری طرح ایسی موکش چاہتا ہے جس میں بِشے بھوگ کا نام تک نہ ہو"
پھر یہ جو کہا کہ پراپت اور ہر تیہ گربھ کے پار کے بھوگ بھوگ کر آدمی کو موکش مل جاتی ہے۔ سو بے شک کرم موکش یعنی نجات تدریجی میں ہو سکتا ہے۔ مگر جلد یعنی اسی جنم میں موکش پانے میں تو نہیں ہو سکتا۔ یہ کچھ ضروری امر تو نہیں ہے کہ آدمی اوّل ہر تیہ گربھ کی پدوی کو پہنچ لے تو ہی اُسکی موکش ہو اور کسی طرح نہیں۔ اُپادھیوں کی وجہ سے اُبہیت یعنی شے حقیقی میں تو کہیں فرق نہیں پڑ جایا کرتا۔ مثلاً آکاش ایک ہی حقیقی شے ہے۔ گھڑے یا کلسے وغیرہ کی اُپادھیوں سے اُس میں فرق مطلق راہ نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اُپادھی کا چھوٹا بڑا ہونا یا دور و نزدیک ہونا صرف کلپنائیں یا واہمے ہیں۔ آکاش ہمیشہ وہی ایک اور ایک رس چیز ہے۔ پس کیا ہر تیہ گربھ پد جاپتی اور کیا چھوٹے سے کیڑے میں شے حقیقی یعنی برہم ہی برہم ہے۔ یہ بات دلیل سے بھی ثابت ہے اور شُرتی بھی کہتی ہے کہ "جیسے دیوتاؤں میں گیان ہوا یا آدمیوں میں گیان ہوا۔ وہی برہم بھاو کو پہنچ گیا"۔ اس شُرتی سے تمام فرق کی نفی ہوتی ہے۔ پھر اور شُرتی ہے کہ "ایک ہی گیان سروپ آتما تمام ذی حیاتوں میں چھپا ہوا ہے"۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اُپادھیوں کے فرق سے آتما مفروق نہیں ہو جاتا پس کیا برہما اور کیا کیڑا دونوں یکساں ہیں۔ فرق صرف اُپادھی کا ہے۔ واقع میں نہ ان میں کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا ہے۔ اس لیے جو آدمی اسی جنم میں موکش چاہتا ہے۔ وہ اُپادھیوں کو دیکھ دیکھ کر ہی تمام کامناؤں پر دوش درشٹی یعنی نگاہ نقص کریگا [illegible] کامناؤں کو چھوڑے گا نہ کہ اُن کے پورا کرنے کے فکر میں سرگرداں

رہیگا۔ تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ کرم کانڈ کامناؤں کے پورا کرنے کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ اُنکے
نے یا رفع کرنے کی ہے

جگت کے لے سے موکش نہیں ہو سکتی

بعض بال کی کھال نکالنے والے ویدک منطقی
یوں کہتے ہیں۔ کہ کہیں کہیں وید میں فرق یعنی فنائی کی نفی پائی جاتی ہے۔ مگر اس کے
معنی کچھ اور ہیں۔ بدھی جو یہ کہتی ہے کہ "سورگ کی کامنا والا یگیہ کرے" اسکا مطلب
یہ ہے کہ آدمی جو جسم کو آتما سمجھ بیٹھا ہے وہ واہمہ باطل رفع ہو جائے۔ کیونکہ سورگ کے
بھوگ تو وہ لافانی جیو ہی بھوگ سکتا ہے جسکا ناش جسم کے ساتھ نہ ہو جائے۔
بلکہ وہ فنائے جسم کے بعد سورگ میں جائے اور بھوگ بھوگے۔ پس اس بدھی کا
مطلب یہ ہے کہ جسم سے جیو الگ چیز ہے۔ رہے راگ وغیرہ یعنی کامنائیں ان کی
نسبت ظاہر ہے کہ نشیدھ واکیہ یعنی نہی کے جملے آدمیوں کو اُن سے منع کرتے ہیں۔
بدھی کے جملے بھی منع کرنے کے ہی معنی دیتے ہیں کیونکہ اُن میں اور کاموں یعنی دوسری
قسم کے کاموں میں مصروف ہونیکا حکم ہے جسطرح دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ خاص
مطلب کو نظر میں رکھ کر بعض باتوں سے آدمی کو حکمیہ منع کر دیا جاتا ہے اور بعض سے
اسطرح کہ اور کام میں لگا دیا جاتا ہے۔ بعینہ یہی حال وید کا سمجھو۔ اس لیئے راگ
یعنی کامناؤں سے جو مصروفیت پیدا ہوتی ہے اسکی نفی کرنے یعنی آدمی کی پرورتی یا
مصروفیت کے روکنے کی وجہ سے تمام بدھیاں آتم گیان میں ہی ادھکاری پیدا کرنیکیلئے ہیں
[اس مسئلے کی توضیح یہ ہے کہ وید میں چونکہ فرق یا فنائی کی نفی کی تعلیم ہے۔ اس لیے کیا
نشیدھ اور کیا بدھی دونوں ہی تمام پرورتی یا کرم سے آدمی کو روک کر صرف آتم گیان
ادھکاری بنانے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نشیدھ واکیہ تو ظاہر ہی ہے کہ راگ وغیرہ کے کرموں
سے صاف صاف منع کرتے ہیں پس پرورتی کو روکتے ہیں۔ رہے بدھی کے جملے وہ
بھی راگ وغیرہ کے کرموں سے آدمی کو ہٹاتے ہی ہیں یعنی بجز کام [illegible] نکالتے ہیں اور اسطرح

چت کو شُدھ کر کے آتم گیان کا ادھکاری بناتے ہیں۔ پس جتنی بدھیاں ہیں وہ کرم کی بدھیاں نہیں ہیں۔ بلکہ آتم گیان کی ہی بدھیاں ہیں۔ پھر بستی رُک جاتی ہے تو چونکہ پھل دینے والے کرم نہیں رہتے۔ اس لئے جگت کا لے ہو جاتا ہے۔ اور دوئی نہ رہنے سے آدمی موکش پاتا ہے۔ مترجم]

دلایل بالا قابل تسلیم نہیں ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ تم جو یہ کہتے ہو کہ تمام بدھیاں نفی فرق یا مصروفیت کرتی ہیں۔ سو آیا پھل کو نظر میں رکھ کر کرتی ہیں یا انکا مطلب یہی ہے کہ آتم گیان کا باعث یہی بدھیاں ہیں۔ قیاس اوّل اس لئے نہیں مانا جا سکتا کہ تمام بدھیاں صرف اسی پھل کو بتاتی ہیں جو اُن کے لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کسی اور پھل کی کلپنا کرنے کی ضرورت مطلق نہیں ہے جیسے تم نے یہ کلپنا کر لی ہے کہ نفی فرق کرتی ہیں یا مصروفیت کو روکتی ہیں ٭

اب قیاس دوم لیجے بدھیوں کے معنی آتم گیان میں ادھکار پیدا کرنے کے اس لئے نہیں لئے جا سکتے کہ کرم کا کرنا ہی ان کے معنی حاصل ہیں۔ بھلا اگر یہ کرم نہ کئے جائیں تو آدمی جیتے جی مال و دولت یا مر کر سورگ کیونکر پا سکتا ہے۔ اگر بدھی کے معنی نفی مصروفیت کے لوگے تو بھلا پھل کیونکر مل سکے گا۔ اور اگر پھل کے لوگے تو بھلا مصروفیت کیونکر ممکن نہ ہو سکیگی۔ اور ظاہر ہے کہ دونوں معنی اسی لئے نہیں لئے جا سکتے کہ باہم متضاد ہیں ٭

اب قیاس سوم لیجے کہ بدھیاں چونکہ [illegible] کی نفی یا [illegible] کرتی [illegible] آتم گیان پیدا کرتی ہیں۔ معترض اگر کہے کہ بدھیوں کے معنی تو سورگ کے ملنے ہی کے ہیں۔ مگر نفی فرق بھی مفہوم ہوتی ہے۔ اس لئے نفی فرق ہی کی کلپنا کی جا سکتی ہے تو ہمارا جواب ہے کہ کلپنا کی ضرورت مطلق نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

صاف صاف پہلے ہی موجود ہے۔ جب ہاتھی سامنے کھڑا ہے تو بھلا اُس کے نشانِ قدم کا
کھوج کون نکالتا ہے۔ شُرتی صاف کہتی ہے کہ "آتما نہ ستھول ہے۔ نہ سوکشم ہے۔ نہ
لمبا ہے۔ نہ چوڑا ہے"۔ اسی سے جسم وغیرہ تمام دوئی کی نفی ہو جاتی ہے ٭

پھر دوئی کے لے ہونے کا مسئلہ اس لئے بھی قابلِ تسلیم نہیں ہے کہ آتم گیان
جسم کے چھوٹ جانے پر نہیں ہوتا جسم کے قایم رہنے پر ہی ہوتا ہے یعنی جیتے جی
ہی ہوتا ہے۔ دیکھو سُشُپتی میں جسم لے ہو جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی آدمی آتم گیانی
تو نہیں بن جاتا۔ گیان گورو، شاستر اور جسم کے رہتے ہی ممکن ہے۔ اگر جسم کے لے ہونے پر
ہی گیان کا انحصار ہو تو سُشُپتی میں بھی ہو جایا کرے۔ پھر یہ دیکھئے کہ سانپ
لے ہو بھی جائے تو بھی اندھیرے کے دوش سے رسّی نظر نہیں آیا کرتی ہاں
رسّی کو دیکھ لیا جائے تو سانپ فوراً لے ہو جاتا ہے۔ اس پر اگر کہو کہ ستّا
کے ناش ہونے پر ہی بھرم کا کارن یعنی اودیا ناش ہوتی ہے تو ہمارا جواب ہے
کہ تم غلطی پر ہو۔ بھلا کہیں کاریہ کے ناش سے بھی کارن کا ناش ہوا کرتا ہے
ہم پوچھتے ہیں کہ جگت کا کارن تم اودیا کو مانتے ہو یا جگت کو سچا گردانتے ہو۔
اگر اودیا جگت کا کارن ہے تو اپنے کاریہ یعنی جگت کے ناش سے اُس کا
ناش بھلا کیونکر ممکن ہے۔ اس کے برعکس اگر جگت سچا ہے تو وہ لے ہو سکتا
ہی نہیں۔ کیونکہ سچے جگت کا لے ہونا مان لیا تو ساتھ ہی ست آتما کا لے
ہونا بھی ماننا پڑے گا جو محض لغو بات ہے ٭

پھر جگت کے لے ہونے سے موکش کا ملنا اور وجوہات سے بھی محض
لغو ہے۔ اوّل ہم پوچھتے ہیں کہ بدھی کے مطابق کرم کرنے سے آیا سارے
کا سارا جگت لے ہو جاتا ہے یا اُس کا کچھ حصّہ۔ تمام جگت تو جنم جنمانتر میں اننت
کرم کئے جانے سے بھی لے نہیں ہو سکتا اور تھوڑے سے حصّے کا لے ہونا

کچھ عرصے کے لئے لے ہونا۔ سو وہ روز سُشپتی میں خود بخود بھی ہوتا ہی ہے۔ پس بدھی کی
ضرورت ہی کیا خاک رہی۔ دوسرے گو زمانۂ ماضی کا جگت خود بخود لے ہو گیا ہے۔
اور حال کا جگت کاریہ ہونے کی وجہ سے خود بخود لے ہو جائیگا یعنی دونوں میں
بدھی کی ضرورت نہیں۔ مگر مستقبل جگت لے ہوگا تو وہ کسطرح لے ہوگا۔ تیسرے
فرق کے لئے ہو جانے سے جب تمام دکھوں کی نبرتی ہوگئی تو پھر آتم گیان کی
ضرورت کیا خاک رہی جس کا پیدا ہونا تم بدھی سے مانتے ہو۔

خلاصۂ مضمون

تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ آتما کا جوں کا توں گیان ہونے
سے ہی اگیان رفع ہوتا ہے۔ اور پرشارتھ کی سدھی ہو جاتی ہے پس جگت
کے لے ہونے کی کلپنا کرنی محض لغو ہے۔ بدھی واکیوں کا کام صرف اتنا
ہے کہ وہ سُکھ کی چیزوں مثلاً سورگ وغیرہ کی پراپتی کے سادھن یگیہ بتاتے
ہیں۔ اور نشیدھ واکیوں کا یہ کہ وہ اُن کرموں سے بچنا بتاتے ہیں جن کے
کرنے سے دکھ ہوتا ہے۔ آتم گیان سے انکا تعلق کچھ نہیں ہے۔ پس کام کے
لئے ہوتے۔ بھید کے لئے ہوتے۔ سلسلے کے رستے۔ اور گیان و کرم کے
مجموعے سے کرم کانڈ اور گیان کانڈ کے سمبندھ کی توضیح نہیں ہوتی۔ اسلئے
ان دونوں حصّوں کا ایک ہی سمبندھ باقی رہتا ہے جو ہم نے اوپر بتایا ہے
یعنی کرم وسیلہ ہیں اور گیان مدعا۔ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ
وید کے کرم کانڈ اور گیان کانڈ میں سادھن اور سادھیہ کا سمبندھ ہے۔

۴۔ اُپنشدوں کا ادھکاری کون ہے

اُپنشدوں کے گیان کے متعلق ہونے پر اعتراض

اب تک ان تینوں سوالوں کا

جواب دیا گیا کہ اُپنشدوں کا بیشے کیا ہے۔ اُپنشد پڑھنے کا پھل کیا ہے۔ اور کرم کانڈ و گیان کانڈ کا تعلق کیا ہے ٭

اب یہ سوال ہے کہ اُپنشدوں کا ادھکاری کون ہے یعنی اُپنشد پڑھنے کا مستحق کسے ہے۔ آیا کچھ کرنے کے خواہشمند کو یا کچھ جاننے کے خواہشمند کو۔ معترض کہتا ہے کہ اُپنشدوں کا ادھکاری محض کرمی ہے یعنی وہ شخص جو کچھ کرنا چاہتا ہے۔ بھلا کیوں۔ اس لیئے کہ اُپنشد چونکہ وید کا حصہ ہیں۔ ادہ منتر بھاگ اور براہمن بھاگ۔ وید کے دو حصے چونکہ کرم کے ہی متعلق ہیں۔ اس لیئے یہ تیسرا حصہ بھی کرم کے ہی متعلق ہے ٭

اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ کرم کا ناطہ پردھان ہے اس لیئے علم دیتا ہے نہ کہ کچھ کراتا ہے۔ دیکھو بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کرم کانڈ کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں مگر خود کچھ کرم نہیں کرتے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک ندی یا طوفان ہوا کے بہاؤ کی طرح کرم کانڈ کسی کو زبردستی کام کرنے کی تحریک نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہ خیال کہ مجھے کچھ کرنا ہے آدمی کے دل میں اُسی طرح پیدا کر دیتا ہے جسطرح راجا کے حکم سے آدمی کے دل میں خاص فرض بجالانے کا خیال پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی کو نظر میں رکھکر شری شنکر آچاریہ نے برہم سوتروں کے بھاشیہ میں کہا ہے کہ "جو تحریک دھرم یعنی بدھی کے جملوں سے ہوتی ہے وہ اپنے بیشے کی نسبت آدمی کو یہ علم دیتی ہے کہ فلاں کام کرنا ہے"۔ رہی یہ بات کہ بہت سے کرم کانڈ جاننے والے خود کرم کرتے نہیں دیکھے جاتے اسکا جواب یہ ہے کہ اُن میں یا تو شردھا نہیں ہوتی یا اتنا روپیہ پاس نہیں ہوتا کہ یگیہ کرم کر سکیں یا پھر باتیں اُن کے لیئے رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ اس لیئے کرم کانڈ کیطرح اُپنشدونکے ادھکاری بھی وہی لوگ ہیں جو کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اُپنشد ستدھ[illegible] یعنی پہلے کی

موجودہ شے یا برہم کا فقط علم نہیں دیتے ہیں۔ اس لئے جو شخص چت کے نرودھ یعنی
ضبطِ نفس سمجھنے۔ یا بار بار منن کرنے کے عمل کا خواہشمند ہے۔ وہی اُپنشدوں کا ادھکاری
ہے۔ نہ کہ محض جاننے یا گیان کا خواہشمند ہے ۔

اعتراضات بالا کا جواب

اعتراضات بالا کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ تم جو
یہ کہتے ہو کہ اُپنشد کرم کے ہی متعلق ہیں سو کیوں۔ آیا اس وجہ سے کہ وید کے
الفاظ شے موجود کے معنی ہی نہیں دے سکتے۔ یا اُس وجہ سے کہ معنی تو دیتے ہیں
مگر اُن سے کچھ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ یا اس وجہ سے کہ کرم کے علاوہ اور کوئی پھل یا معلوم
ہی نہیں ہو سکتا۔ قیاس اوّل اس لئے ناقابل تسلیم ہے کہ دنیا میں جسطرح اس جملے سے کہ
"دو گائے کو لا" کچھ کرنے کے معنی نکلتے ہیں اسیطرح اس جملے سے کہ "تیرے بیٹا ہوا" شے موجود
کے معنی بھی سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح اُپنشد شے موجود یعنی برہم کے گیان کی تعلیم
دے سکتے ہیں۔ اس مضمون کے متعلق چونکہ پہلے لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔
اس لئے ہمیں لمبی چوڑی بحث اُٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ رہا دوسرا قیاس کہ
شے موجود یعنی برہم کے علم سے کچھ مقصد حاصل نہیں ہوتا سو اس کتاب میں اُپنشدوں کا
پھل بتانے کے ضمن میں سروآتم بھاو سے شروع کر کے کرتارتھ ہونے اور پرم آنند کا
ظہور ہونے تک برہم گیان کے پھلوں کا سلسلے کا سلسلہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں اسلئے
یہ قیاس بھی ناقابلِ تسلیم ہے۔ تیسرا قیاس کہ کرم کے علاوہ وید کا اور کوئی پھل ہی
نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے قابل تسلیم نہیں ہے کہ پھل گیان سروپ آتما ہو سکتا ہے
اسی لئے کہا ہے کہ "اُپنشدوں میں پھل نہ ہونیکا شک تک نہیں اُٹھ سکتا کیونکہ ان کا
پھل تمام بیوہاروں کا ساکشی گیان سروپ آتما ہے۔ اُسی کو نہ مانا تو کل کائنات
میں بس اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائیگا"۔ مطلب یہ کہ تم جو کرموں کا راگ گا رہے
جاتے ہو۔ ان کرموں کی سدھی کے لئے ہی اوّل گیان سروپ ساکشی کو ماننا پڑتا ہے

ورنہ یہ کرموں کی تعلیم ہی سیدھ نہ ہوسکیگی - اور اس سا کشی یا گیان سروپ آتما کی تعلیم اُپنشد دینے ہیں +

پھر یہ بھی بات ہے کہ تمام کرم کانڈ فقط کرم کرنے ہی کی تو تعلیم نہیں دیتا - نہی یا نشیدھ کے جملے بھی تو اس قسم کے آتے ہیں کہ براہمن کو مارنا نہیں چاہئے - ظاہر ہے کہ یہاں کسی قسم کا کام کرنے کی تعلیم نہیں ہے پس یہ مسئلہ قابل تسلیم نہیں ہے کہ کرم کانڈ میں صرف کچھ کرنا ہی بتایا گیا ہے - پھر کرم کانڈ میں اشیاے موجود یعنی سیدھ ارتھوں کا بھی تو ذکر آتا ہے - مثلاً ارتھ واد یعنی تعریفیہ جملوں میں دیوتاؤں وغیرہ کے جسموں کا ذکر ہے - بھگوت پوجیہ پاد شری شنکراچاریہ نے برہم سوتروں میں اور جیمنی مہاراج نے دیوتا ادھی کرن میں اس مسئلے کی بخوبی توضیح کی ہے - بحث بالا سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ اُپنشد محض کرم کے متعلق نہیں ہیں - لہذا ان کے ادھکاری بھی وہ لوگ نہیں ہیں جو کچھ کرنا چاہتے ہیں +

اُپنشد دھیان سکھاتے ہیں نہ کہ گیان اوپر اس بات کی تردید کی گئی کہ اُپنشد کرم کے متعلق نہیں ہیں - معترض اب اور طرح کا اعتراض اُٹھاتا ہے - کہ گیان سروپ آتما کے علم کا انحصار صرف اُپنشدوں پر نہیں ہے - مختلف حالتوں میں بسیط ہونے سے آتما کا وجود پایۂ ثبوت کو پہنچایا جاسکتا ہے - پس آتما کے گیان میں اُپنشدوں ہی کی محتاجی نہیں ہے - دیکھو بیداری خواب اور سشپتی تینوں حالتیں ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہیں - مگر گیان سروپ آتما کا تینوں ہی میں انوبھو یا احساس ہوتا ہے یعنی تینوں میں ہی انوگت یا بسیط ہے - فرد اور جنس کے بارے میں مشاہدہ سے ثابت ہے کہ بسیط جنس یا انوگت جاتی اُن سب افراد یا ویکتیوں سے علیحدہ شے ہوتی ہے جن میں وہ پائی جاتی ہے - مثلاً یگیہ دت دیودت وغیرہ افراد ہیں چونکہ ایک براہمن جاتی انوگت ہے - اس لئے یہ جاتی یا جنس افراد سے مختلف شے ثابت

ہوتی ہے۔ اسیطرح بیداری خواب اور سُشپتی تینوں جُدا جُدا حالتوں میں آتما چونکہ
الگ محسوس ہوتا ہے۔ اس لیئے اُپنشدوں کی مدد کے بغیر اُس کا گیان ہوسکتا ہے۔ پس
آتم گیان کا انحصار محض اُپنشدوں پر رکھنا درست نہیں ہے ؛

آگے کے مضمون کو وارتک سار نامی کتاب میں اسطرح صاف طور پر لکھا ہے کہ چونکہ
اور پرمان سے آتما کی سدھی ہوسکتی ہے۔ اس لیئے وید پرمان کی ضرورت نہیں ہے
شُرتی کی ودھی یعنی کام کرنیکا حکم اُلٹا اس بارے میں ہے کہ آدمی اپنی واسناؤں
یعنی سُوکشم خواہشوں کو روکے۔ اگر واسنائیں رکنے میں نہیں آئیں تو مرتے دم
دل میں ویسے ہی خیالات بھرے رہیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ نزع کے وقت جیسے
خیالات دل پر مسلط ہونگے ویسا ہی آئندہ جنم بھی ملیگا۔ چنانچہ بھگوان کرشن شریمد
بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں ؛

ہوتے وقت قفس تن سے آزاد ؛؛ جو حالت یاد کرتا ہے آدم زاد
وہ جا کے پہنچتا ہے اُسی حالت کو ؛؛ از بسکہ بھری دل میں اُسکی ہے یاد

پس بیداری خواب سُشپتی روپ آتما کی جتنی واسنائیں ہیں اُنکو بہ خوف کھا کر
روکنا چاہیئے کہ آئندہ جنم کا باعث ہونگی۔ اسی وجہ سے شُرتی نے یہ
ودھی رکھی ہے کہ "آدمی آتما کی اُپاسنا کرے"۔ اور اس ودھی کا انگ یا حصہ آئندہ
سدھ ہونے والا گیان سروپ آتما بتایا ہے۔ [مطلب یہ کہ شُرتی آتم گیان
کی تعلیم نہیں دیتی ہے۔ بلکہ اُپاسنا کے کرم کرنے کی ودھی بتاتی ہے کہ آتما کی اُپاسنا
کیا کرو۔ پس مکھیہ یہ اُپاسنا کرم ہے۔ رہا آتما وہ اس مکھیہ کرم کا انگ ہے۔ جسکا
ظہور اُپاسنا کی پختگی پر بعد میں موجودہ شے کیطرح ہوگا۔ جسطرح یگیہ کرم کیئے جائیں
تو بعد میں سورگ کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ مترجم]

جب تک آتما کا مسلسل گیان بے تکلیف و تکلف جاری نہ رہنے لگے اسوقت

تک اُپاسنا برابر جاری رکھنی چاہئے۔ اس سے تمام واسنائیں رفع ہو جائینگی
اور لوگوں کی نظر حالانکہ ایسے بیماری وغیرہ کی واسناؤں یعنی اشیائے مختلفہ پر
رہا کرتی ہے۔ لیکن اُپاسک کے من میں چونکہ واسنائیں نہیں رہتیں۔ وہ آتما
کے علاوہ اور کسی شے کا احساس نہیں کرتا۔ سِدّھ پُرش سروپ کو پہنچکر جسم فانی
کو کھڑا یا بیٹھا نہیں دیکھا کرتا۔ بلکہ سمجھتا ہے کہ نصیبے یعنی پراربدھ کے بس سے یہ
آتا اور جاتا ہے۔ جسطرح متوالے شرابی کا کپڑا جسم پر رہے یا گر پڑے تو اُسے
مطلق خبر نہیں ہوتی۔ اسیطرح آتم اُپاسک جسم سے بے خبر رہا کرتا ہے۔ پس تمام اُپنشد
واسناؤں کے روکنے کے کرم میں آدمی کو لگاتے ہیں۔ اور اسکا راستہ اُپاسنا کا بتلایا ہے
یا یوں سمجھ لو کہ شُرتی کہتی ہے یعنی طالب نجات آدمی کو من کے روکنے کی بدھی
بتاتی ہے۔ من رک جاتا ہے تو تمام واسنائیں خود بخود رک جایا کرتی ہیں۔ چنانچہ
امرت بندو اُپنشد میں آتا ہے کہ "من کو اسوقت تک روکنا چاہئے جبتک
قلب میں فنا نہ ہو جائے" ایسی شُرتی سے واضح ہوتا ہے کہ موکش کے واسطے
من کے روکنے کی بدھی ہے۔ بھگوان پتنجلی جی کا یوگ شاستر ابھی ضبط النفس میں
جا کر ختم ہوتا ہے۔ یہ بدنی یعنی کام میں مصروفیت من کا بندھن ہے۔ اور غیر مصروفیت
موکش۔ آتما کی تمام مصیبتوں کا باعث واسنائیں ہیں۔ ان کے رفع ہونے
کی اور تجاویز ہوں یا نہ ہوں۔ مگر روکنے سے بلا شک و شبہ موکش ملتی ہے پر
ملتی ہے۔ واسنائیں رک جاتی ہیں تو آتما چونکہ بذات خود نوری یعنی گیان سروپ
ہے۔ اس لئے کسی امداد یا ان کی مدد کے بغیر خود بخود ہی پرکاش کرتا ہے۔ اس طرح
یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ جسطرح وید بھی تشٹوم وغیرہ یگیوں کی بدھی بتاتا ہے اسیطرح
اُپنشد اُپاسنا کے عمل سے آخر پد پر پہنچنے کی بدھی بتاتے ہیں۔ نہ کہ آتم گیان جیسی
اُپنشد اسیطرح پیدا نہیں ہوتا جسطرح آنکھیں بغیر کے دیکھنے میں پیدا کرتی ہیں۔

مسئلہ بالا کی تردید جو مسئلہ اوپر بیان کیا گیا وہ اُن جاہلوں کا ہے جو یہ سمجھے بیٹھے
ہیں کہ وید بس آدمی کو کرموں میں ہی مصروفیت کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط
ہے۔ کیونکہ آتم گیان میں کسی قسم کے کرم کی ضرورت نہیں ہے۔ من جتنی چیزوں کی سدّھی
تو لوکِک پرمانوں مثلاً پرتیکش وغیرہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ وید کا الوکِک پرمان
بھی بدھی سے لوگوں کو کرم میں لگا کر بھلا انہیں چیزوں کو بتائے تو وید کا وید پنا ہی
کیا خاک ہوا۔ سب کا مشاہدہ ہے کہ من اور واسناؤں کے ہوتے عالم بیداری
میں دُکھ بھی ہوتے ہیں۔ اور سُشپتی وغیرہ کی حالتوں میں جب من وغیرہ نہیں رہتے
تو دُکھ بھی مفقود ہو جاتے ہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ شرتی نے
جو دُکھوں کے رفع کرنے کی تجویز من کا روکنا بتایا اُس میں نئی بات کون سی کہی
اُپاسنا اور چتّ شُدّھ کی بدھی جو تم کہتے ہو وہ ہمیں بھی تسلیم تو ہے مگر صرف
اس لحاظ سے کہ گیان میں مددگار رہے۔ مطلب یہ کہ گیان تو مکھیہ چیز ہے اور چتّ
شُدّھ وغیرہ اُس کے انگ ہیں جو من کو شُدّھ کر کے گیان کے لائق بناتے ہیں۔

عقل دنیوی کاروبار میں مصروفیت کی وجہ سے بیرونی رُخ رہتی ہے۔ اُپاسنا
سے اندرونی رُخ ہو کر ہو کر آتم وچار کے لائق بن جاتی ہے۔ پھر یہ دیکھئے کہ آتما آواز
لمس رنگ و صورت وغیرہ سے مبرّا و معرّا ہے۔ اُسکو عقل کثیف نہیں دیکھ سکتی۔
اس لئے چتّ شُدّھ سے اس کو لطیف بنانا پڑتا ہے۔ چنانچہ کٹھ وّلی اُپنشد میں
آتا ہے کہ یہ آتما چونکہ تمام دیہیانوں میں چھپا بیٹھا ہے۔ اس لئے ظاہر نہیں
ہوتا۔ صرف عقل تیز و باریک سے دیکھا جاتا ہے۔ پس [illegible] واسناؤں کا کیا
آتما کو برہم سوروپ سے جاننے کا مددگار ہوتا ہے۔ اس لئے شرتی ان شبدوں
یعنی واسنا اور من کے روکنے کے متعلق ہے۔ آتما کو کسی اور بیرونی پرمان سے
جانا جاتا [illegible] اُپاسنا سے آدمی گیان کا ادھکاری بنتا ہے

اور ادھکاری بن چکتا ہے تو اُپنشدوں کے مہاواکیہ سُننے سے اُسے آتما اور
برہم کی یکتائی کا گیان ہوتا ہے۔ پس واسنا کے روکنے یا من کے روکنے میں جیسے کام
کرنا ہے۔ وہ ہنوز ویدانت کا ادھکاری نہیں ہوا ہے۔ اُسے تو ابھی ادھکاری بننے
لئے خواہش انکشاف حقیقت کے پیدا کرنے کا بہت کام باقی پڑا ہے ٭

برہم گیان میں پرتی پتی بدھی

اور اس بات کا کھنڈن کیا گیا کہ ویدانت واکیوں کا مطلب
چت اور واسناؤں کے روکنے کی تعلیم کا نہیں ہے۔ یعنی نیوگ بدھی جس میں
خاص کام کرنا بتایا جاتا ہے۔ وہ ویدانت واکیوں کے معنی نہیں ہیں۔ اس پر بعض
لوگ کہتے ہیں کہ نیوگ بدھی نہ سہی اسی قسم خاص پرتی پتی بدھی کے معنی لو۔ شرتی کہتی ہے
کہ "آتما کو دیکھنا چاہیئے" یہ صاف پرتی پتی بدھی ہے۔ جس میں جاننے کے کرم کا
حکم ہے۔ یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ جس آتما کو دیکھنے یا جاننے کے کرم کے لئے شرتی
پرتی پتی بدھی دیتی ہے۔ وہ کیسا آتما ہے۔ اسکا جواب ہے کہ سروگیہ یعنی سرودیاپک
پس یہ شرتیاں کہ "برہم ست روپ گیان سروپ اور بے حد ہے"۔ "تت توام اسی"
اور اسی قبیل کی اور شرتیاں چونکہ برہم روپ سے آتما کو بتلاتی ہیں۔ اسلئے آتما کو
جاننے کی پہلی بدھی کا شیش یا انگ بھی برہم پڑتا ہے ٭

پرتی پتی بدھی کا کھنڈن

جو لوگ بدھی کے غلام ہیں۔ اور کرم کرکے کچھ سے کچھ بنا
چاہتے ہیں۔ اُن سے ہم کہتے ہیں کہ برہم بدھی کا شیش ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم
پوچھتے ہیں کہ تم بدھی کا شیش کسے بتلاتے ہو۔ آیا سروآتم بھاو کو یا سروآتم بھاو
کے درشن یا احساس کو۔ سروآتم بھاو اسواسطے بدھی کا شیش نہیں ہو سکتا کہ پہلے
ہی سدھ ارتھ یعنی شئے موجود ہے۔ آدمی کچھ کام کرکے اُسے اسطرح تو پیدا
نہیں کر سکتا جسطرح دھرم کو یگیہ کرم کرکرکے پیدا کرتا ہے۔ پھر بدھی کا سروآتم بھاو
سے علاقہ ہی کیا رہا۔ رہا سروآتم بھاو کا درشن۔ سو یہ درشن پرمان سے پیدا

ہوتا ہے نہ کہ آدمی کے کچھ اور کرم کرنے سے۔ بھلا رنگ آنکھ سے نظر آیا کرتا ہے
یا کسی کرم کے کرنے سے۔ بھگوت پوجیہ پاد شری شنکر آچاریہ نے برہم سوتروں کے
بھاشیہ میں سمنوئے کے سوتر میں اس بات کی توضیح شرح و بسط کے ساتھ کی ہے
کہ گیان میں بدھی کا کچھ کام نہیں پڑا کرتا۔ کیونکہ جب چیز موجود ہے تو اُس کے پیدا
کرنے میں آدمی کے کچھ کام کرنے کی ذرا بھی ضرورت نہیں ہے۔ پس یہ واکیہ یا جملہ
کہ "آتما کو دیکھنا چاہئے" یہ حقیقی بدھی نہیں ہے۔ بلکہ اسکا مطلب صرف یہ ہے
کہ آدمی بیرونیات سے نظر ہٹالے۔ یا صرف یہ کہ آتما جاننے لائق چیز ہے۔ پس
آتم گیان مہاواکیوں سے ہی پیدا ہوتا ہے اور اس میں اسی طرح بدھی کا کام
ذرہ بھر بھی نہیں ہے جس طرح اندریوں سے اشیاء موجودہ کا گیان
پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور کسی کرم کی حاجت نہیں ہوا کرتی ہے

جب صورت حال یہ ہے تو یہی بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ مہاواکیہ
الوکک برہم کا گیان پیدا کرتے ہیں جس میں دوئی کا دخل مطلق نہیں ہے۔
اور جو ذات غیر متبدل ہے۔ ایک ذات احد آتما کا گیان دنیا پرمانوں کے
سرتاج وید واکیوں سے ہی ہو بھی سکتا ہے۔ بھلا اور کس پرمان کی طاقت
ہے کہ اس بار عظیم کو اپنے سر پر اُٹھا سکے ٭

منو انتر دھیان کرنے کی بدھی اوپر کی تمام بحثوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو
پہنچی۔ کہ اپنشدوں کے مہاواکیہ اسی طرح برہم گیان پیدا کرتے ہیں جس طرح اندریوں
مثلاً آنکھ کا پرتیکش چیز کے رنگ و صورت کا گیان پیدا کیا کرتا ہے۔ پس
ان میں بدھی کا قدم درمیان میں لانا جس میں کچھ کرنا پڑے۔ بڑی بھاری
غلطی ہے۔ اس تردید ہو جانے پر بھی اپنے آپ کو عالم ماننے والے بعض جاہل
اور طرح سے بدھی کا قدم درمیان میں لاتے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو بو

یا کشف ذات کی تجاویز منن ندہ دھیاس وغیرہ ہیں۔ پس بہ پتی بدھی نہ بھی مانی جائے تو بھی ویدانت واکیوں میں منن وغیرہ کی بدھی ماننی پڑتی ہے۔ مطلب یہ کہ محض ویدانت واکیہ گیان کا باعث نہیں ہیں۔ بلکہ آتم انوبھو کے لئے شرتی منن ندہ دھیاسن وغیرہ کا کرم ہی بتاتی ہے۔ اور یہی گیان کے سبب ہیں۔

یہ اسباب یا تجاویز شم دم وغیرہ ہیں۔ کیونکہ ان کے ہوتے آدمی بے خلل وبے غل وغش ہمیشہ یعنی منن انتر ومنن والی منن یا دھیان آسانی کے ساتھ کرسکتا ہے۔ اور ان میں وید کے مہا واکیوں سے برہم اور آتما کی یکتائی پہنچتا ہے جو بے شک سدھ ارتھ یعنی شے حقیقی ہے اور جس کا گیان یہ مہا واکیہ پرمان کے طور پر دیتے ہیں۔ پس گو وید سے حقیقت کا علم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ وہ پروکش علم ہے اپروکش نہیں۔ اس لئے اپروکش علم کے لئے بار بار دھیان کرنے کی بدھی شرتی بتاتی ہے۔ اس بار بار دھیان کرنے کو شاستر میں پرسنکھیان کا نام دیا جاتا ہے۔ آتما کو اپروکش کرانے کی طاقت منن اور ندہ دھیاسن میں ہے۔ شرتوں سے وید واکیوں کا علم ہوتا ہے یہی دو تجاویز ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ آتم انوبھو کا کارن منن اور ندہ دھیاسن ہے۔ پس شرتی جو یہ کہتی ہے کہ مستقل مزاج گیانی آدمی اسی کو جان کر بھاونا کرے۔ اسمیں آتم انوبھو بہم پہنچانے کے لئے پرسنکھیان یعنی بار بار دھیان کرنے کی بدھی بتائی گئی ہے۔

مسئلہ بالا کا کھنڈن | جن لوگوں کا مت اوپر بیان ہوا وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اُپنشدوں میں ایک آتما کی تعلیم ہے۔ مگر اپنی دلایل لاطایل سے کچھ کرم کرنے کا قدم بھی درمیان میں لاتے ہیں۔ سو یہ محض لغو ہے۔ کیا وجہ کہ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ تم جو دھیان کا ابھیاس بتاتے ہو وہ کیوں؟ کیا آتما کے بھاوا پیدا کرنے کے لئے یا اپروکش یعنی کشف کرنے کے لئے۔ یا پردہ حایل دور کرنے کے لئے۔ یا پرارتھ

جو پھل پیدا ہوتا ہے اُس کے لیئے۔ یا آئش شنک کے رفع کرنے کے لیئے کہ پھل کہیں جاتا نہ رہے۔ یا موکش کے لیئے۔ ان میں سے چاہے جونسا قیاس مانو۔ ہر حالت میں بدھی کا قدم درمیان میں لانا محض بے سود ثابت ہوتا ہے ؛

اگر قیاس اوّل مانو کہ دھیان کا ابھیاس اس لیئے ضروری ہے کہ آتما کا اُس سے بھان یا پرکاش ہو۔ تو تمہیں یاد رہے کہ عالم و علم و معلوم کی ترپٹی جس گیان سروپ آتما سے پرکاش پاتی ہے اور اس پرکاش پانے سے سپشٹ جڑ بنی رہتی ہے۔ اُس کے پرکاش کے لیئے اور کس چانن کی ضرورت ہے پرماتا یعنی عالم اہنکار ہے۔ پرما یعنی علم بدھی کی برتی ہے۔ پرمیہ یعنی معلوم یا بشئے گھڑے وغیرہ ہیں۔ یہ تینوں سویم پرکاش آتما سے ہی تو پرکاشمان ہوتے ہیں اس آتما کے پرکاش کے لیئے دھیان اور پرکاش بھلا کہاں سے نکال کر پیدا کریگا۔ دھیان تو بدھی کی ایک برتی ہے جسکا پرکاش آتما کرتا ہے۔ دھیان سے آتما کا پرکاش کیسا ؛

اب قیاس دویم لیجیے کہ دھیان کا ابھیاس اس لیئے ضروری ہے کہ اُس سے آتما کا اپروکش گیان نصیب ہو۔ سو یہاں اتنی بات خیال میں رکھو کہ جسم خاکی ظاہر ہے کہ پروکش چیز ہے کیونکہ آتما سے دور ہے اور رفا علوۂ کلیہ ہے کہ چیز جتنی دور ہوتی ہے اتنی ہی پروکش بھی ہوا کرتی ہے۔ لیکن یہ پروکش جسم فلکی بھی جس سویم پرکاش آتما کے پرکاش سے ہی آتما سا ہو کر محسوس ہوتا ہے یعنی لوگوں کو اپروکش ہے۔ اُس آتما کے اپروکش کرنے میں بھلا دھیان کا ذریعہ کب کار ن پڑ سکتا ہے ؛

اب قیاس سوم لیجیے کہ دھیان کا ابھیاس اس لیئے ضروری ہے کہ پھل کا [illegible]

کارن ہے اور ظاہر ہے کہ یہی چیزیں پردہ حایل بن سکتی ہیں - خود ہی جس سویم پرکاش آتما سے جو پردہ پرکاش پاتا ہے - جیسا کہ سُشپتی میں روزمرہ دیکھتے ہو - اُس کو بھلا کونسا ایسا پردہ حایل ہے جو چھپا سکے ٭

اب قیاس چہارم لیجے کہ دھیان کا ابھیاس اس لئے ضروری ہے کہ اُس سے پرمان کا پھل پیدا ہو - [یہاں ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ برہم گیان میں پرمان یعنی وسیلہ علم اُپنشد ہیں - پرماتا یعنی علم حاصل کرنے والا وہ شخص ہے جو اُپنشد پڑھتا ہے - اور پرمیہ یعنی برہم ہے - گیان کا ہو جانا پھل ہے - جیسے گھڑے کے دیکھنے میں آنکھ پرمان ہے - دیکھنے والا آدمی پرماتا ہے - خود گھڑا پرمیہ یعنی ہے - اور گھڑے کا گیان میں آ جانا پھل ہے - مترجم] آچاریہ فرماتے ہیں کہ مہا واکیہ کا پرمان ہونا سدھ یعنی بذات خود پرمان ہے - اُسے کسی اور پرمان سے سدھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے - جب اس پرمانوں کے سرتاج پرمان سے اودیا کا ناش ہو گیا - جسے گیان سروپ ساکشی پرکاش کر رہا تھا - تو پھر اور کس پرمان سے پیدا شدہ پھل کی ضرورت باقی رہی - جسے دھیان کی بدھی پیدا کریگی ٭

اب قیاس پنجم لیجے کہ دھیان کا ابھیاس اس شک کے رفع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پرمان سے جو پھل پیدا ہوا ہے - وہ کہیں جاتا نہ رہے - سو یہاں یہ بات خیال میں رکھو کہ گیان سروپ آتما تو وہ چیز ہے کہ عالم - علم - معلوم تینوں نہیں رہنے ہو تو بھی ان کے ناش کا ساکشی بنا قایم رہتا ہے - بھلا جب اس سویم پرکاش آتما کا پرکاش کبھی زایل ہی ہونے نہیں پاتا - تو ناش کا شک کیسا - جسے دھیان کا ابھیاس دور کریگا ٭

اب قیاس ششم لیجے کہ دھیان کا ابھیاس موکش کے لئے ضروری ہے

اس کے بارے میں یاد رکھنا چاہئے کہ موکش تو اس بات کا نام ہے کہ ایک آتما ہی آتما ہے۔
اُسکے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ سو یہ بذات خود سِدّھ یعنی شے موجود ہے۔ اگیان سے بندھ
ہوتا ہے۔ یعنی آدمی اس واہمۂ باطل میں گرفتار ہوتا ہے کہ میں سچِدانند سروپ برہم یا آتما
نہیں ہوں۔ بلکہ محدود جیو ہوں۔ گیان سے جب یہ اگیان دور ہو گیا۔ تو پھر موکش کے
لئے دھیان ابھیاس کی ودھی کی بھلا کیا ضرورت رہی ۔

پھر تم نے جو یہ کہا تھا کہ اُپنشدوں سے جو گیان ہوتا ہے وہ پروکش گیان ہے
اپروکش نہیں اسلئے اپروکش گیان کے واسطے بار بار دھیان ہی کی ضرورت رہتی ہے
اور اسی مطلب سے دھیان کی ودھی رکھی گئی ہے۔ سو ہم پوچھتے ہیں کہ یہ پروکش گیان
ہونا آیا برہم کا سروپ ہے یا شبد پرمان ہمیشہ پروکش گیان ہی پیدا کیا کرتا ہے اگر
قیاس اوّل مانو تو بتاؤ کہ پروکش گیان برہم سروپ ہے یا آتم سروپ۔ پروکش بھلا
برہم کیونکر ہو سکتا ہے۔ شرتی کھلے لفظوں میں پکار پکار کر کہتی ہے کہ "برہم ساکشات
اپروکش ہے"۔ پس اپروکش کے ٹھیک ٹھیک یعنی اصلی معنی برہم کے ہی ہیں۔ یہ برہم کے پروکش
ہونے کا اعتراض اٹھ ہی نہیں سکتا۔ رہا آتما کا اپروکش ہونا وہ ہم نے ابھی اوپر
پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے ۔

اب شبد پرمان کو لیجئے۔ یہ دونوں طرح کا ہی گیان دیتا ہے یعنی پروکش بھی اور
اپروکش بھی۔ مثلاً لفظ کسی ایسی چیز کو بتائے جو زمان و مکان موجود میں نہیں ہے تو
اسکا گیان پروکش ہوگا۔ جیسے سورگ ہے۔ یا بکرماجیت راجہ تھا۔ یہ دونوں پروکش
گیان ہی ہیں۔ اسکے برعکس اس جملے سے کہ "دسواں تو ہے" اپنے آپ کے دسویں
ہونیکا گیان اپروکش طور پر ہوتا ہے۔ بعینہ یہی حال ویدانت واکیوں کا ہے۔ کیونکہ
جب وہ کہتے ہیں کہ "برہم ست روپ ہے" تو برہم کو پروکش طور پر بتاتے ہیں۔ اور جب وہ
بتاتے ہیں کہ تو برہم ہے ... [illegible]

ذات احد آتما میں بلحاظ زمانی و مکانی و اشیائی فرق کی نسبت کا پایا جانا نہیں ہے پس
اُس کا گیان پیدا کرنا کبھی نہیں ہو سکتا۔ پردۂ اگیانی نے اپنے اگیان سے ڈال رکھا ہے۔
آتما تو شے موجود ہے۔ نہ کہ ایسی چیز جو کسی سادھن سے بعدم کسی طرح ظہور میں آتی یا پیدا
ہوتی ہے پس اُس میں بجا و اپنی تخیل یا دھیان کرنے کی بدھی کی ضرورت اس لئے
نہیں ہے کہ دھیان اُسے پیدا نہیں کر سکتا۔ اس پر اگر کہو کہ شرتی تو صاف کہتی
ہے کہ گیانی آتما کو جان کر بجا و نا کیا کرے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ دھیان کرنا ضروری
ہے تو ہمارا جواب ہے کہ اس بات سے تمہارا مت سدھ نہیں ہوتا۔ شرتی یہاں
یہ تو نہیں کہہ رہی ہے کہ دھیان سے آتما کا ظہور یا کشف پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ
اُلٹا یہ کہہ رہی ہے کہ دنیاوی خواہشوں سے اُسے جانو۔ دھیان یا یکسوئی تعلیم کا
مطلب صرف اتنا ہے کہ من بیرونی رخ نہ ہونے پاوے۔ چنانچہ اسی شرتی میں آگے
یہ کہا ہے کہ "بہت شاستر یعنی مجموعۂ الفاظ نہ پڑھو کیونکہ یہ صرف بانی کا تھکانا ہے"
اگر بار بار کے دھیان ابھیاس کی بدھی کی ضرورت ہوتی تو شرتی بہت پڑھنے سے
منع نہ کرتی۔ بلکہ اُلٹا یہ حکم دیتی کہ بار بار پڑھتے رہو۔ بات کو زیادہ طول دینے سے کچھ
حاصل نہیں ہے۔ تمام اُپنشد گیان کی تعلیم دیتے ہیں نہ کہ کچھ کرنے کی۔ پس اُپنشد کا
ادھکاری وہ شخص ہے جو جاننا چاہتا ہے نہ کہ کچھ کرنا۔

۵۔ اُپنشد بذات خود پران ہیں

اُپنشدوں کے پران نہ ہونے کی تردید

اس اُپنشدوں کا بیشتر حصہ ادھیاتم ودیا کا بیان ہوا
چونکہ ادھکاری میں گیان پیدا کرنے والی کتاب ہے۔ اس لئے اپنشد ہی

خواہشمند کے دل میں یہ گیان پیدا کرتے ہیں کہ آتما برہم روپ ہے۔ اُپنشدوں کے پرمان ہونے میں جھگڑا نہیں اُٹھ سکتا۔ کیونکہ وہ سُوتہ یعنی بذات خود پرمان تسلیم کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتی۔ کہ اُپنشد پرمان نہیں ہیں۔

جو شخص اُپنشدوں کو پرمان نہیں مانتا۔ اُس سے ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارا یہ ماننا اس وجہ سے ہے کہ اُپنشد گیان نہیں دے سکتے؟ یا اس وجہ سے کہ وہ گیان تو دیتے ہیں مگر دوسرے پرمانوں سے اُس گیان کا بادھ ہو جاتا ہے یعنی اور پرمان اُس گیان کو جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں۔ یا اس وجہ سے کہ جو گیان اُپنشد دیتے ہیں وہ ایسا ہے کہ اور پرمانوں سے حاصل ہو سکتا ہے یعنی اور پرمانوں کے گیان کی محض نقل ہے۔ خاص اپنا دیا ہوا گیان نہیں ہے؟

قیاس اوّل یعنی یہ کہ اُپنشد گیان نہیں دے سکتے اس لئے ناقابل تسلیم ہے کیونکہ جیسا کہ معمولی واکیوں مثلاً "یہ تم سنت روپ سے ہے۔ گیان سروپ اور ذات مطلق ہے" اور مہا واکیوں مثلاً "یہ آتما برہم ہے" سُنتے ہی فوراً گیان ہوتا ہے۔ یہ بات نہیں کہ اُن کا سُننا بےمعنی ہو جاتا ہے یعنی سُننے سے آدمی کے پلے کچھ پڑتا ہی نہیں اور وہ جاہل کا جاہل رہتا ہے۔

اس پر معترض کہتا ہے کہ اُس شرتی میں کہ "یہ آتما برہم ہے" آتما اور برہم دونوں الفاظ کے معنی آیا لوکک یعنی معمولی ہیں جو بول چال میں لئے جاتے ہیں۔ یا الوکک یعنی غیر معمولی ہیں۔ معمولی بتاؤ تو یہ مقالہ یعنی نقل کرنے والا ہی رہا۔ اور غیر معمولی بتاؤ تو لفظ و معنی کا رشتہ ہی ذہن میں نہیں بیٹھیگا۔ پس شرتی کو سُن کر آدمی ویسا ہی لاعلم رہیگا جیسے پہلے تھا۔ اس اعتراض کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ لفظ و معنی کا علاقہ تو معمولی ہی سمجھنا چاہیے یعنی دونوں الفاظ معنی تو وہی دیتے ہیں جو بول چال میں لئے جاتے ہیں۔ مگر کُل جملے کے معنی چونکہ معمولی طور سے نہیں لئے جاتے یعنی اسطرح نہیں لئے جاتے جس طرح [illegible]

اسی بات کو نظر میں رکھ کر پورب میمانسا میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ "الفاظ کے معنی وید میں بھی وہی لئے جاتے ہیں جو بول چال میں لیئے جایا کرتے ہیں" معترض کہتا ہے کہ تمہارا یہ کہنا محض نادرست ہے۔ کیونکہ کل جملے کے معنی کی توضیح ہی محال ہے ؞

مہاواکیہ کے معنوں پر اعتراض

معترض پوچھتا ہے کہ مہاواکیہ کے معنی تم کیونکر کرتے ہو۔ آیا الحاق سے جس میں ہر لفظ اپنے اپنے معنی علیحدہ علیحدہ دیتا ہے اور ان معنوں کو سلسلہ وار ملا کر کل جملے کے ایک معنی لیئے جاتے ہیں۔ یا اتصاف سے جس میں ایک لفظ کے معنی تو وقیع سمجھے جاتے ہیں اور باقی سب لفظوں کے معنی اُسکی صفت کے لئے جاتے ہیں۔ اور اسطرح ایک خیال پیہ سمجھتے ہیں۔ یا اکھنڈ ایک رس سے جس میں کل جملے سے ایک ہی بے حصص شے مفہوم ہوتی ہے۔ میمانسکوں میں سے بھٹ کے پیروکار جملے کے معنی الحاق کے لیتے ہیں۔ اور پربھاکر کے پیروکار اتصاف کے۔ فریق ثانی کا خیال ہے کہ وید کا ہر جملہ بدھی ہے جس میں ایک تو وقیع امر ہوا کرتا ہے اور باقی سب اسکی صفتیں ؞

اگر تم ویدانتیوں نے "تت توام اسی" وغیرہ مہاواکیوں کے معنی الحاق یا اتصاف کے لئے تو تمہیں اپنا سدھانت چھوڑنا پڑے گا۔ کیا وجہ کہ جیو اور برہم دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ماننی پڑینگی۔ اور تم برہم کو اکھنڈ ایک رس یعنی ذات بے حصص و بے دوئی مانتے ہو۔ پس چاروناچار تمہیں جملے کے معنی اکھنڈ ایک رس کے ہی تسلیم کرنے پڑیں گے۔ سو ہو سکتے نہیں۔ کیونکہ اول تو اسطرح معنی کرنے کا کوئی درشٹانت یا تمثیل نہیں ملتی یعنی کوئی جملہ ایسا نہیں ملتا جو ایک ذات بے دوئی و بے حصص کے معنی دیتا ہو۔ اور اگر لکھ بھی گیلے جہد لکشنا سے تم نے اکھنڈ ایک رس برہم کو سدھ بھی کر دیا۔ تو ذات بے دوئی کا قبول و ترک یعنی لینا چھوڑنا بن نہیں سکتا۔ اس لئے پرشارتھ یعنی کوشش کی کوشش ہی جڑ مول سے اڑ جائیگی۔ تیسرے ذات بے دوئی سدھ ہو گئی تو جگت کو متھیا ماننا پڑیگا اور جگت کے ساتھ وید کو۔ اور وید ہی جب متھیا ہو گیا۔ تو اُس کا پرمان بنا کیا خاک رہا۔ اسکے پرمان

ہی نہیں مان سکیں گے ۔

مہاواکیوں کے اصلی معنی

معترض نے جو یہ اعتراض کیا ہے کہ مثال کے نہ ملنے سے جملے کے معنی ذات تابع دوئی و بے حصص یعنی اکھنڈ ایک رس کے نہیں ہو سکتے۔ سو ہمارا جواب یہ ہے کہ اوّل مثال تمہارا اعتراضیہ جملہ ہی ہے۔ کیا وجہ کہ اکھنڈ ایک رس کا اظہار خود تم ہی اپنے جملے میں کر رہے ہو۔ ظاہر ہے کہ یہاں تم الحاق یا اتصاف سے معنی نہیں لے رہے ہو۔ اگر لیتے تو بھلا اعتراض کی گنجائش ہی کہاں تھی۔ کیونکہ ان دونوں معنوں کو تم خود مانتے ہو۔ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو بات آدمی خود مانے اُسی پر اعتراض کرنے کھڑا ہو۔ پس جس جملے سے تم نے اکھنڈ ایک رس کا اظہار کیا ہے ایک مثال تو یہی ہے ۔

پھر اسی ویدانت آچاریہ دوسری مثال یہ دیتے ہیں کہ برہم ستیہ گیان اور اننت ہے۔ یہ ایک ایسا جملہ ہے کہ اکھنڈ ایک رس برہم کا اظہار کرتا ہے۔ کیا وجہ کہ برہم کی تعریف کا جملہ ہے۔ مثال یہ ہے کہ بڑا روشن چاند ہے۔ یہاں بڑے کے لفظ سے چھوٹے تاروں کے نور سے تمیز کی گئی ہے۔ اور روشن کے لفظ سے تاریک بادلوں سے۔ پس جملے نے جس اکھنڈ ایک رس چیز کا گیان دیا ہے وہ چاند ہی ہے۔ تت توام اسی مہاواکیہ سے اکھنڈ ایک رس برہم کا اظہار ہے۔ انومان کی صورت یہ ہے (۱) تت توام اسی مہاواکیہ اکھنڈ ایک رس برہم کا اظہار کرتا ہے۔ (۲) وجہ یہ ہے کہ تت اور توام دونوں الفاظ جن چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں اُن کا استعمال یا محل علت و معلول سے مبرا ایک ہی شے ہے۔ (۳) جیسے اس جملے میں کہ یہ وہی دیودت ہے۔ دیودت کو بیس برس ہوئے کہ کاشی میں لڑکا سا دیکھا۔ آج دہلی میں جوان دیکھ کر پہچانا کہ یہ وہی دیودت ہے۔ ظاہر ہے کہ کاشی کے مقام اور بیس برس کے زمانِ ماضی کا لڑکا غائب ہے۔ اور دہلی مقام اور زمانِ موجودہ کا جوان [illegible] ان دونوں کے اوصاف متضاد

ایک ہی فرد واحد نیوت کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسی کا
نام اکھنڈ ایک رس ہے ؛

واکیہ سار نامی کتاب میں بھی مہا واکیہ کے معنی اکھنڈ ایک رس برہم کے
ہی لیے گئے ہیں۔ چنانچہ شری سریشور آچاریہ فرماتے ہیں کہ دیکھو دنیا میں آتما
کے لفظ سے معروف آتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح برہم کے معنی سب
ذات عظیم کے لیتے ہیں۔ اس طرح جب یہ مانتے ہو کہ لوکک پرمان سے الفاظ اُن
چیزوں کو بتاتے ہیں جو اُن سے ظاہر ہوتی ہیں۔ تو بھلا وید کے پرمان سے یہ
کیونکر نہ مانو گے کہ مہا واکیہ ایسی شے کو بتاتا ہے جو حواسوں کے علم سے باہر ہے۔
بعینہ یوں سمجھو کہ دنیا میں دھرم ادھرم - دیوتا - سورگ وغیرہ الفاظ کا استعمال
کیا جاتا ہے۔ اور لوکک پرمان سے ان کے معنی [illegible]
جملوں سے تمہارے ذہن میں آتی ہیں۔ پس جس طرح [illegible] ویدک
جملوں سے سورگ کے لفظ سے خاص شے تمہارے ذہن میں آتی ہے جو حواس کے
علم سے باہر ہے۔ اسی طرح اور ویدک جملوں سے اس شے کو ذہن نشین کیوں نہیں
کر سکتے جسے برہم کے لفظ سے پکارا جاتا ہے۔ دیکھو چیز غیر معروف بھی [illegible]
معنی کے الفاظ کے ساتھ اسکا ذکر کرنے سے ذہن میں آجایا کرتی ہے [illegible]
ہے کہ شہد بنانے والیاں اُڑ رہی ہیں۔ تو فوراً سمجھ میں آتا ہے کہ مکھیاں اُڑ رہی
ہیں۔ [illegible] اسی طرح معروف لوکک معنی لینے سے الوکک چیزیں یعنی سورگ دھرم
ادھرم وغیرہ سمجھ ہوتے ہیں۔ [illegible] تم پرمان کیوں نہیں مانتے ؛

جملے کے معنی ہر جگہ الخلق یا الصاف سے بھی کئے جا سکتے۔ مگر مہا واکیوں کے معنی
کرنے میں یہ دونوں طریقے نہیں برتنے چاہئیں۔ محض اکھنڈ ایک رس کے لینے چاہئیں
برہم کو آتما اور آتما کو برہم نہ سمجھنا محض اگیان کی وجہ سے ہے۔ اس کی نفی دونوں

الفاظ یعنی ست اور نولم کرتے ہیں۔ نہ آتما برہم سے الگ شے ہے نہ برہم آتما سے اسلئے
ان دونوں کا ادویتا یعنی یکتائی ہے۔ مگر یہ یکتائی ویسی نہیں ہے جیسی نیل
کمل میں نیل رنگ اور کمل پھول کی مانی جاتی ہے۔ منشا یہ ہے کہ یہ امر ضروری
نہیں ہے کہ جہاں نیلا رنگ ہے وہاں کمل بھی ضرور ہی موجود ہو۔ یا جہاں کمل ہے
وہاں نیلا رنگ بھی لازماً ہو لابدا ہو۔ برہم اور آتما کا یہ حال نہیں ہے۔ انمیں یہ
ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ دونوں ساتھ ہی رہتے ہیں علیحدگی ذرا بھی نہیں ہے ٭

آتما کے معنی ہیں سب سے اندرونی شے یا ذات۔ برہم کے معنی ہیں ذات بے
دوئی۔ اگر برہم کو بیرونی مانا جائیگا یا اندرونی چیز سمجھیں تو ایسی دو چیزیں جو ایسی لغو
بات ہے کہ ذہن میں سمجھ ہی نہیں سکتی۔ ماہیت ذاتی یا اصلی چیز تو ایک ہی ہو سکتی
ہے۔ وہ کیسی یعنی اندرونی ہونا یعنی آتم پن وہی بات ہے جو بے دوئی ہونا یعنی
برہم پن ہے۔ اصطلاح صاف ظاہر ہے کہ ایک ہی چیز کے بتانے کے لئے دو لفظوں کا
استعمال اس لئے کیا گیا ہے کہ اگیان سے پیدا شدہ واہمہ دور ہو جائے۔ برہم ہی آتما
ہے۔ مگر اگیان سے یہ کمی یعنی محدود معلوم ہوتا ہے۔ اسیطرح آتما ہی برہم ہے مگر
اگیان سے آتما کے علاوہ کوئی غیر شے معلوم ہوتا ہے۔ پس مہاواکیہ جو آتما کو برہم
بتاتا ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ یہ کمی ہونے اور غیر ہونے دونوں کو نفی کر کے
اکھنڈ ایک رس یعنی ایک ذات بے حصص و بے دوئی کو سمجھو٭

پرم پرشارتھ

اوپر جو اکھنڈ ایک رس برہم مہاواکیہ سے بتایا۔ وہی پرم پرشارتھ کا مقصد
ہے۔ یہ اعتراض کہ جس شے کا قبول و ترک نہ ہو سکے وہ پرشارتھ کا مقصد مطلوب
نہیں ہو سکتی۔ محض لغو ہے۔ کیونکہ سکھ کی پراپتی اور دکھ کی نِورتی پرشارتھ کے
ایسے مقصود ہیں جنہیں ہر شخص تسلیم کرتا ہے۔ پس شرتی جب یہ سناتی ہے کہ تو برہم
ہے تو بلا سعی و کوشش سب سے اعلیٰ سکھ یعنی برہم آنند کی پراپتی اور تمام دکھوں کی

نیرتی دونوں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایسے ہی یوں سمجھو کہ جسطرح تم کسی قول کو اس وجہ سے پرمان مانتے ہو کہ وہ دنیوی لحاظ سے پُرشارتھ کا اُپدیش کرتا ہے۔ اسی طرح وید سے برہم اور آتما کی یکتائی جانی پرشارتھ ہے اور دنیوی پُرشارتھوں کے مقابلے میں پرم پُرشارتھ ہے۔

یہ اعتراض فضول ہے کہ ویدانت چونکہ برہم کے علاوہ ہر چیز کو متھیا بتاتا ہے اس لیے وید بھی چونکہ متھیا ہوگا پس پرمان نہیں مانا جا سکتا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وید متھیا ہوگا تو کس حالت میں متھیا ہوگا۔ جب تک جیو برہم کی یکتائی کا گیان نہیں ہوا ہے اُس وقت تک جیسی اور سب چیزیں متھیا نہیں بلکہ سچی ہیں۔ اسی طرح وید بھی سچا ہی ہے۔ گیان ہونے پر جیسا اور چیزوں کا متھیا جاننے سے بادھ ہو جاتا ہے اسطرح وید کا بھی کام نہیں رہتا۔ کیونکہ پُرشارتھ کا مقصد پورا ہو چکا۔

اگر کہو کہ گیان ہونے سے پہلے بھی تو ہر چیز متھیا ہی ہے۔ اس لیے وید کیوں نہ متھیا ہوگا تو ہمارا جواب ہے کہ سچائی۔ پرمان پن کا دار و مدار چیز کے سچے یا جھوٹے ہونے پر تو نہیں رکھا جا سکتا۔ دیکھو گھوڑا سچی چیز ہے مگر آنکھ کے گیان میں وہ اس لیے پرمان نہیں پڑتا کہ رنگ و صورت کا گیان اُسی سے ناممکن ہے لیکن جھوٹا عکس سچے چہرے کا گیان دے سکتا ہے۔ کیونکہ وسیلۂ علم پرمان ہو سکتا ہے۔ بس چیز کا علم دینے، موانع کو ہٹانے۔ اور خود بادھ نہ ہونے کی وجہ سے جسطرح بیرونی اشیا کے گیان میں اندریاں پرمان مانی جاتی ہیں۔ اسی طرح برہم گیان میں شرتی پرمان ہے۔

دُہری تعلیم سے ویدانت کا کھنڈن

معترض کہتا ہے کہ تم جو احدیت مانتے ہو وہ غلط ہے۔ کیا وجہ کہ اوّل تو بدھی اور نشیدھ یعنی وید کے احکام و مناہی سے

ہی کثرت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ دوسرے اس ادویت کا علم پرتیکش یعنی
اندریوں سے نا ممکن محض ہے۔ کیونکہ اُن سے ادویت کی جگہ اُلٹا بھید یا فرق ثابت
ہوتا ہے۔ غرض کیا ویدک پرمان اور کیا الوکک پرمان دونوں فرق ثابت کرتے ہیں
نہ کہ ادویت ۔

تمہاری ادویت کی شرتیاں ادویت و فرق دونوں کے لحاظ سے نہ اختیار کے
معنی میں لی جا سکتی ہیں نہ مجموعے کے معنی میں۔ کیونکہ کرموں میں بھی اختیار ہوتا
ہے کہ چاہے یہ کرم کریں چاہیں وہ۔ یا دونوں کا مجموعہ لے کر ہم دونوں ہی کرموں کو
ایک ساتھ کر لیں۔ مگر ادویت و فرق دو متضاد و حریف اشیا ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا
مثلاً خاص ہوم میں ویدک ہدایت اختیاری ہے کہ خواہ جَو سے ہون کرو خواہ
چاولوں سے۔ مگر شے بہت موجود ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ خواہ وہ ایک ہو یا
انیک۔ اسی طرح ایک ہی آدمی ہوش اور بیہوش دونوں بیک مجموعتاً یعنی
اکٹھے کر سکتا ہے۔ مگر ایک ہی چیز متفرق و غیر متفرق تو یکدم نہیں ہو سکتی ۔

شرتیاں چونکہ ادویت کی بھی ہیں اور فرق کی بھی۔ اسلئے ہر دو کے تضاد کا ہمدوش نا ممکن ہے
ان میں سے ایک کا بادھ لازم آتا ہے۔ اور یہ بادھ ادویت کی شرتیوں کا ہونا چاہئے۔
مثلاً یہ شرتی کہ یہاں کثرت مطلق نہیں ہے۔ فرق کی شرتی کا بادھ نہیں کر سکتی۔
کیا وجہ کہ شرتی کے معنی کرنے کا دارومدار الفاظ اور کان سے اُنکے سُننے پر ہے۔ کان
لفظوں کو سُنتا ہے تو معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ پس اسطرح شرتی کا انحصار پرتیکش پر ہی
ٹھہرا۔ لہٰذا پرتیکش پرمان شرتی سے بھی زبردست ماننا پڑتا ہے۔ شرتی اُس کا
بادھ نہیں کر سکتی ۔

پھر یہ بھی بات ہے کہ بُدھی نشیدھ کی شرتیوں کا مفہوم چیتن کی شُدھی ہے
اور چونکہ ادویت کا گیان چیتن کی شُدھی پر منحصر ہے۔ اس لئے یہ بدھی نشیدھ کی

تی ذات بے دوئی کا منقطا ہوتا ہے۔ پرتیکش وغیرہ پرمانوں کی ستا یا ہستی نقش
آب کے پرمانوں کی ستا کی طرح محض پیوہار کی ہے۔ اس لئے جھوٹے ہوتے
ہوئے بھی انکا پرمان پن بنا رہ سکتا ہے۔ لیکن برعکس اسکے اپنشدوں کی شرتیاں جو کہ ذات
حقیقی کو بتاتی ہیں اس لئے ان میں سچا پرمان پن ہے۔ اس طرح جیسے سچے پرمان آپس کا
ایک دوسرے سے کچھ بھی تضاد نہیں ہے۔

پرتیکش اور شرتی میں اس طرح کچھ تضاد واقع نہیں ہوتا جیسے کوئی یہ بات کہے
کہ "یہ آواز تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ میں آنکھوں سے فقط رنگ و صورت کو دیکھا کرتا
ہوں"۔ یہاں ظاہر ہے کہ آواز کانوں کا بشے ہے اور رنگ و صورت آنکھوں کا۔
لیوا آنکھ کا پرمان پن کانوں کے پرمان پن کا منقطا نہیں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پرتیکش
وغیرہ کا پرمان پن فقط آب کی سی چیزوں کو بشے کرنے میں ہے۔ اسکے برعکس
شرتی کا پرمان اُس ذات بے دوئی کو بتاتا ہے جو جگت کی طرح متھیا نہیں ہے۔
بلکہ ذات حقیقی ہے پس پرتیکش اور شرتی ایک دوسرے کے منقطا کیونکر ہو سکتے
ہیں۔ کل بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ چونکہ پرتیکش پرمان اور شرتی دونوں کے بشے علیحدہ
علیحدہ ہیں اس لئے ان میں باہم تضاد نہیں ہے۔ ہاں پرتیکش وغیرہ پرمان متھیا
چیزوں کو بشے کرتے ہیں جیسا دھ گیان ہونے پر ہو جاتا ہے۔ اور شرتی سے
بتائی ہوئی اودویت کا جو کہ بادھ نہیں ہو سکتا اس لئے وہی پرمان یا حقیقی شے ہے۔

آتم گیان ہیں اور پرمان معترض کہتا ہے کہ معمولی آدمی ویدانت کا سدھانت تو
نہیں جانتے۔ مگر آتما کو مانتے ہیں۔ پرتیکش پرمان سے یا کسی اور پرمان سے۔ غرض کسی
نہ کسی طرح آتما کی ہستی تسلیم کرتے ہیں پس اپنشد کوئی نئی بات نہیں بتاتے۔ بلکہ آتما
کے بتانے میں محض منقل یا نقال ہی ہیں۔ آتما کے علاوہ اپنشدوں میں کوئی اور شے
تو نہیں بتائی گئی۔ کہ عجیب و غریب شے کے حصول سے نہیں منقلد نہ کہا جا سکے جس

آتما کو لوگ اور پرمانوں سے بتاتے ہیں۔ تم ویدانتی اُپنشدوں کے پرمان سے
سِدھ کرتے ہو۔ پس تمہارا یہ کہنا کہ آتما صرف اُپنشدوں سے ہی پایا جاتا ہے محض غلط ہے۔

آتم گیان میں صرف اُپنشد پرمان ہیں

ہمارا اعتراض بالا کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ
آیا اور پرمان آتما کو جسم خاکی سِدھ کرتے ہیں یا کوئی اور شے جو جسم خاکی سے مختلف
ہے۔ اگر اُپنشد جسم خاکی کو آتما بتائیں تو بے شک انہیں مقلد کہنا بیجا ہے۔ مگر
اُپنشد جسم خاکی کو تو آتما نہیں بتاتے جو تقلید کا الزام اُن کے سر دھرا جا سکے۔ ہاں
اُن سے کوشش کے لئے شرتی جو اُپنشد میں آتما کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسے تم
چاہو تو تقلید سمجھ لو۔ مگر اُپنشد کے دوسرے فقرے میں ہی اسکی تردید ہے۔
اس سے ثابت ہوا کہ اُپنشدوں میں جسم خاکی کو آتما نہیں بتایا گیا ہے۔ اسلئے
انہیں نقل یا انتقال کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

اب دوسرا قیاس لیجئے کہ اور پرمان آتما کو جسم سے مختلف کوئی اور چیز سدھ
کرتے ہیں اور اسطرح اُپنشد مقلد ٹھہرتے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں بتاتے۔ ہم پوچھتے
ہیں کہ اور پرمان آتما کو کیا بھوگتا جیو بتاتے ہیں۔ یا برہم یا دونوں۔ چونکہ اُپنشدوں کے
علاوہ کوئی اور پرمان آتما کو جیو یا برہم نہیں بتا سکتا۔ اس لئے اُپنشدوں پر تقلید
ہونے کا الزام بھی نہیں آ سکتا۔ آدمی فلسفی ہو یا بازاری۔ بھلا اُپنشدوں کی شرتی کے بغیر
آتما کو کرتا بھوگتا جیو کیونکر بتا سکتا ہے جس کا آئندہ جنم کے جسم کے ساتھ
تعلق ہو سکے۔ ہمارے قول کی توضیح مندرجہ ذیل ہے۔

اوّل یہ دیکھئے کہ آئندہ جنم چونکہ مشہود ہوا نہیں ہے۔ اس لئے اس میں ہونے
والے آتما کو اندریوں سے محسوس نہیں کر سکتے۔ پس آتما میں "پرتیکش پرمان" نہیں چل
سکتا۔ دوسرے چونکہ آتما میں ایسے خواص نہیں جنہیں اندریاں پیش کر سکیں۔ اسلئے بیچ کر [illegible]
گرفت نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے "انومان پرمان" نہیں چل سکتا۔ تیسرے چونکہ آتما ایسی چیز ہے

کہ اُسکی مثال و نظیر نہیں تھا اس لئے مشابہت کے گرفت نہ ہونے سے "اُپمان پرمان" نہیں چل سکتا۔ چوتھے آتما بھاو روپ یعنی ذات ہست ہے ہست شے کے گیان میں "انُپلبدھی پرمان" نہیں چل سکتا جو ابھاو کو گرفت کرتا ہے۔ نہ کہ ہست چیز کو۔ پانچویں "ارتھاپتی پرمان" نہیں چل سکتا کیونکہ دیکھی ہوئی یعنی اندریوں سے محسوس کی ہوئی چیزوں میں قرینہ سے کام لیا جاتا ہے اور آتما ایسی چیز ہے کہ کسی نے اُسے اندریوں سے محسوس نہیں کیا ہے ؎

اس پر اگر کہو کہ چونکہ وید میں سورگ کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے قرینہ چاہتا ہے کہ بھوگوں کا بھوگتا جیو مانا جاوے۔ تو ہمارا جواب ہے کہ شُرتی کے معنوں میں کلپنا کرنے اور قرینہ ڈھونڈھنے کی ضرورت تو اُسوقت پڑے جب اُسی صاف مطلب کی خود شُرتی موجود نہ ہو۔ وہ شُرتی کٹھ ولی اُپنشد میں آتی ہے کہ "جسم پانے کے لئے اور جیو مختلف جُونوں میں جاتے ہیں"۔ اِسی شُرتی سے جیوں کا آیندہ جسموں کے جسم سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اس شُرتی سے جیو کا آیندہ جسم سے تعلق نہ مانیگے تو مہاتسک بھی مہاراج اور شٹ یعنی نہ دیکھے ہوئے پھلوں مثلاً سورگ وغیرہ کے تمام وکمال ویدک کرم چھوڑ دو۔ چارواکوں کی طرح ایک بھی نہ کیا کرو ؎

اس پر اگر کہو کہ آیندہ جسم سے جیو کا تعلق گو ہم معمولی آدمیوں کو نظر نہ آئے۔ مگر یوگی لوگ تو دیکھ سکتے ہیں۔ تو ہمارا جواب ہے کہ جیسے تم لوگ سمجھ رہے ہو وہ بھی تو شُرتی کے مارگ پر چلنے سے ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔ اور کسی طرح سے نہیں۔ پس یوگی کی یوگ شکتی سے ظاہر آشکارہ یا چھپا ہوا شُرتی ہی سے کہا آتما یعنی جیو جانا جاتا ہے جو مرکر سورگ کے بھوگ بھوگ سکے ؎

رہا جیو کا برہم ہونا۔ وہ اہم بدھی یا احساس انانیت سے ممکن ہی نہیں ہے یعنی اہنکاری انانیت یا احساس خودی برہم بھاو کو نہیں پہنچا سکتا۔ الٹا یہ اہنکاری اوکھ

آتم الوبھو سے سدھ ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ گیان صرف یہ برہم ساکشی روپ سے قلب میں جاگزین ہے اور وہ
اسکا اگیہ پرکاش کرتا ہے تو خیال انسبت پیدا ہوتا ہو یہیں کوئی جاہے کہ یہ امر اُپنشد آتم پر یا برہم
کو بھی یوں ستا اگر محض ہے اتنی اسے اُپنشد لئے آتما گیان حصول کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہم بھیا ہوگا کہ یہی
آتما صرف اُپنشد شبد پرمان سے جانا جاتا ہو۔ اور کسی پرمان سے نہیں۔ اس لئے اُپنشد اور
پرمانوں کے متعلق نہیں ہیں۔ بذات خود پرمان ہیں اور سب پرمانوں سے محتاج ہیں۔

۴۰۔ اُپنشد پرمان کا گیہ یا بشے

گیہ یا بشے کی تعریف جو پرتیکش وغیرہ پرمان ثابت کیا گیا پرمان سے کسی چیز کا علم ہوتا ہے
مثلاً آنکھ سے رنگ روپ وغیرہ کا۔ اس رنگ روپ صورت کو پرمان کا گیہ یا بشے کہتے ہیں۔
یہاں سوال اٹھتا ہے کہ اُپنشدوں کا گیہ یا بشے کیا چیز ہے۔ اس شک کے رفع کرنے کیلئے گیہ سے
بحث شروع کی جاتی ہے۔

گیات اگیات کی بحث فلاسفی اس بارے میں متفق الرائے ہیں کہ پرمان کا بشے وہ چیز ہوتی ہے
جو ہنوز اگیات یعنی غیر معلوم ہے۔ یہ اگیات غیر یا ان پرمان سے سدھ ہوا کرتی ہے یا بشے الوبھو سے
یہاں خیال رہے کہ خود پرمان کسی چیز کو نئے سر سے پیدا نہیں کیا کرتا۔ پرمان کے عمل سے پیشتر ہی چیز موجود
ہوتی ہے۔ فقط اسکا علم یا گیان پرمان دیا کرتا ہے۔ پس غیر معلوم جو شے کا سہارا لیکر محض اس کے
علم کے لئے پرمان کی کارروائی ہوا کرتی ہے۔ اگر اول اگیات روپ سے موجود نہ ہو تو پھر پرمان سے
خاک بھی نہیں ہو سکتا۔ اس شے کی نسبت فقط لاعلمی ہی رہیگی۔ گیان کی روشنی میں نہیں آتی
جب صورت حال یہی ظاہر ہے کہ پرمان کے عمل سے پیشتر جسطرح دوامی یا ساودھارن
چیتنا یعنی چیز کا الوبھو اگیات روپ یعنی غیر معلوم طور سے ہوتا ہے۔ بشے پر پرمان اپنا عمل کرتا
ہے تو بس اتنا ہوتا ہے کہ چیز کی صورت معلوم ہو جاتی ہے۔ گیات یا اگیات روپ سے پرمان

خود چیز کو اپنا پیشہ نہیں بنا سکتا مثلاً آنکھ جب کسی چیز کی طرف جاتی ہے تو اس کی صورت رنگ کو
گرفت کرتی ہے جس طرح چیز کی اُپادانتا آنکھ کا پیشہ نہیں ہے اسی طرح چیز کا اگیات یا اگیانتا روپ یعنی
ماہیت ذاتی بھی آنکھ کا پیشہ نہیں جس طرح آنکھ سے نہ گرفت کئے ہوئے پیشہ کو اور پرمان اپنا
پیشہ بناتا ہے اسی طرح سب پرمانوں سے نہ گرفت کئے ہوئے اگیات اگیانتا روپ سے
چیز یعنی ساکشی چیتنا کا پیشہ ہوتی ہے یہاں سمجھ لو کہ اگیات چیز اگیان سے ڈھکی ہوتی ہے اور گیات
چیز پرمان سے روشن ہوتی ہے دونوں کو پیشہ بنانے والے ساکشی چیتنا کہتے ہیں یعنی دونوں کا پرکاشی
ساکشی کہتا ہے شاستروں میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تمام چیزیں کیا اگیات روپ سے اور کیا گیات روپ سے ساکشی کے پیشے

اگیان کا پیشہ چیتن آتما ہے

ہیں۔ اگیات روپ سے چیز کو ساکشی سدھ کر چکا ہے تو اس
اگیات چیز پر تمام پرمان اپنا عمل کرتے ہیں پس سوال یہ ہے کہ اگیانتا یعنی غیر معلوم
ہونا کس کا خاصہ ہے آیا چیتن کا یا چیز کا۔ اگر اگیات چیز کا خاصہ ہو تو نہیں ہو سکتا کیونکہ
وہ تو اگیات چیز کا روپ ہی ہے جس میں بھلا اگیات ہونے کا خاصہ کیونکر ممکن ہو۔ مثلاً کچھ
رسی اگیات ہے اور یہی سانپ اسکا روپ ہے مگر اس اگیانتا کے کارن سانپ ہو گیا
پن کیونکر رہ سکتا ہے اسی طرح تمام جڑ چیزیں اگیات پن کے کارن ہیں۔ ان اگیانتا کے کارن
ہیں اگیانتا پن کا خاصہ کہاں پایا جا سکتا ہے کسی قسم کا تعلق کیوں نہ ہو۔ اس بات کو
کبھی نہیں کہہ سکتا کہ رسی کا سانپ اگیات ہے یعنی میں رسی کے سانپ کو نہیں جانتا
ہوں۔ اسلئے پرمان کے عمل سے جاننا چاہتا ہوں گا۔

اگیات پن کے معنی ہیں صرف اگیان سے ڈھکا جانا اور کچھ نہیں۔ جڑ چیزیں چونکہ
سروپ یعنی ماہیت ذاتی سے ہی ڈھکی ہوئی ہیں۔ انکے لئے اگیات پن کے دوسرے
ڈھکنے والے غلاف کی ضرورت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہاں چیتن ہیں جو اپنے
سروپ سے ظاہر ہے اور شے کے ڈالے ہوئے پردہ حایل سے اسی طرح فرق رونما ہو سکتا
ہے جس طرح سفید براق کپڑے پر سیاہی کا دھبہ پڑ جاتا ہے

روشن کوئی میلا کر سکتا ہے۔ نہ کہ اندھیرے یا دلوں کو۔ اسیطرح اگیات کا اطلاق صرف چیتن پر
ہوتا ہے نہ کہ جڑ پر جسکا سبھی اگیان کا گھڑا ہوا ہے ۔

آتما جگت روپ سے کیونکر نظر آتا ہے

کاریہ کارن روپ جتنی کچھ جگت کی رچنا ہے وہ سب
جڑ ہے۔ اُسی سے گیان سروپ سویم پرکاش روپ آتما ڈھکا ہوا ہے۔ مگر اس ڈھکے ہونیکے باوجود
بھی وہ اپنا اور جڑ دونوں کا پرکاش اسیطرح کرتا ہے جسطرح راہو سے ڈھکا ہوا چاند اپنا اور راہو دونوں کا پرکاش
کیا کرتا ہے جسطرح چاند نہ خود ڈھک جاتا ہے نہ اُسکے نور کا ناش ہو سکتا ہے۔ بعینہ یہی حال آتما اور
اُسکے پرکاش کا سمجھنا چاہیے۔ جسطرح راہو کا چاند سے ڈھکا جانا محض ہماری نظر سے ہے اسیطرح
گیان سروپ آتما کا اگیان سے ڈھکا جانا محض اگیانی کی نظر سے ہے ۔

جس پشپ کو اگیات کا نام دیا جاتا ہے اُسکا انوبھو روپ ہونا لازمی ہے۔ سب ہی چیزیں بوجود
نوری پہلے ہی موجود ہستی ہے۔ اُسکے نور سے تمام پرمان اپنا نام پاتے ہیں۔ تو اسی کے انوبھو کے
لئے دوڑ دوڑ کر باہر جاتے ہیں۔ مگر اسباب ناقص یعنی دوش کی وجہ سے جب گرفت کرتے ہیں جڑ کے
ساتھ ہی گرفت کرتے ہیں۔ جیسے آنکھ گرفت تو کرنا چاہتی ہے سیپی کو مگر نقص کی وجہ سے سیپی کے
ایک حصے کے ساتھ چاندی کو بھی گرفت کرتی ہے۔ ویدانت کے علاوہ جتنے پرمان ہیں وہ سب ناقص
ہیں۔ کیونکہ ان سے گیان سروپ آتما رنگ صورت وغیرہ خاصوں کے ساتھ ہی گرفت ہوتا ہے ۔
جسطرح وہم میں گرفتار آدمی سیپی میں وہمیہ چاندی کا نظر آنا پرمان یعنی آنکھ سے سدھ
مانتا ہے اسیطرح معمولی آدمی رنگ صورت وغیرہ خاصوں کو پرمانوں سے سدھ کرتے
ہیں۔ یوں سمجھ لو کہ جیسے نیایک کہتے ہیں کہ نظر تو سیپی ہی آتی ہے مگر ہم مانتے ہیں چاندی اسیطرح
دیکھتے تو سب ہیں گیان سروپ آتما کو ہی مگر مانتے ہیں جگت۔ غرض سب پرمان اگیات ہو کر ہی
گرفت کرتے ہیں۔ اور اُپنشدوں کا پُشپ تو بڑی ہستی اشنر ہے۔ یہاں اُپنشد کا دیباچہ ختم ہوا چنانچہ
آچاریہ فرماتے ہیں کہ اس دیباچے میں ہمنے اُپنشد کا پشپ بھی معہ ادھکاری پرمان بتا دیا اب
آگے تیتریہ اُپنشد کی شرح شروع کرینگے۔ اسکا وعدہ تو ہم نہیں کر سکتا کہ یہ شرح تم کہاں تک سمجھ سکو گے یا نہیں

علم اور فن کی اشاعت سے ہو سامان پیدا
سب کو آتا ہے نظر سامنے سے بام کمال
میں عطا کرتی ہوں ہر شخص کو محنت کا پھل
خود مدد دینی کرو تم کو مدد میں دونگی

پھر وہی چشمۂ فیض از سر نو جاری ہو
شرط ہمت ہے یہ پھر چڑھنے کی تیاری ہو
پیروہ محنت ہو کہ با سعی عمل کاری ہو
مگر اتنا تو ہو امداد کی حق داری ہو

حق امداد طبیعت میں جو پیدا ہو جائے
بھائیوں کی طرح ایک ایک یہ شیدا ہو جائے

رمز حکمت کی ہے یہ قبلۂ حاجات ہے زر
مدرسے کھولو ہر اک گاؤں ہر قصبے میں
علم ہو عام جہالت کی گھٹا ہٹ جائے
کارخانے ہوں بڑے صنعت و حرفت کے کھیر
جا بجا علم و ہنر کے ہوں وہ چرچے کہ بنے
تاجروں کی بھی بڑی کمپنیاں ہوں قائم
ہر طرح کی تمہیں سرکار نے دی آزادی
جس طرف دیکھئے رستہ ہے ترقی کا کھلا
ملک میں چار طرف امن و اماں پھیلا ہے
میری امداد کے حقدار جبھی تم ہو گے

تم وظیفوں سے اسے بھیج کے لاؤ باہر
کالج ایسے ہوں کہ دکھا کر سپر فرد بشر
چمکے وہ ملک میں تعلیم کا مہر انور
اور زراعت میں ترقی ہو کہیں بڑھ چڑھ کر
ملک مغرب کی طرح منہ بولی سائنس کا گھر
وہ کھلیں بنک کہ روپوں کے ہوں سونے کے گھر
شکر کی جا ہے کہ یہ دور ہے دور خوش تر
جس طرف دیکھو سہولت ہے بڑی پیش نظر
اس سے کیا اور ملیگا تمہیں موقع بہتر
کہ مدد اپنی کرو آپ بہادر بن کر

جبکہ تقریر ہوئی ختم سہارانی کی
کر کے انداز سے مطرب نے غزل اک چھیڑی

اہل ہند آپ کی جانب سے جو ہمت ہو جائے
ملک پھر از سر نو خسرو جہاں بن جائے
[illegible]

قومی پیچھے کی سمجھ پھر آپ کی عظمت ہو جائے
قوم پھر از سر نو صاحب شہرت ہو جائے
[illegible]

وہی تحصیل کمال اور وہی فضل و ہنر
وہی عظمت وہی دولت وہی ثروت ہو جائے

عیش و عشرت کے ہوں پھر ملک میں ساماں پیدا
دور ناداری و افلاس و فلاکت ہو جائے

اہل ہمت کو مدد حق سے ملا کرتی ہے
تم بھی حقدار بنو اسکے وہ ہمت ہو جائے

آریاورت کے سب لوگ ہوں بھائی بھائی
وہی پہلے کی سی پھر تم میں جمعیت ہو جائے

خویش و بیگانے کی باقی نہ رہے کچھ بھی تمیز
جائیگر ایسی طرح لوگوں میں محبت ہو جائے

چار اطراف میں ہوں کام تمہارے مشہور
نام افلاک پہ چڑھ جائیں وہ رفعت ہو جائے

حضرت مہر دعا حق سے کیا کرتے ہیں
دن پھریں ہند کے پھر پہلی سی عظمت ہو جائے

جب غزل ختم ہوئی مجھ پہ مصیبت آئی
آنکھ کیا کھل گئی یوں سمجھو قیامت آئی

آنکھ گو کھل گئی پر خواب کا نقشہ تھا قائم
وہی عالم مری نظروں میں ابھی پھرتا تھا

جاگ اٹھا تھا مگر تھا وہ سماں آنکھوں میں
وہ مکاں اور وہ باغ اور وہ شب کا جلسہ

فکر وہ تھی کہ مجھے ہوتا تھا کیا بات تھی یہ
یہ سمجھ ہی میں نہ آتا تھا کہ اسرار ہے کیا

پھر خیال آیا کہ تھا خواب بشارت آموز
جسکا ہر نکتہ و مطلب ہے نصیحت سے بھرا

یہی بہتر ہے کہ احباب سے ظاہر کیجے
ایسے اسرار کا دل میں نہیں رہنا اچھا

آدمی کعبۂ دیوار سے لیتے ہیں پیام
یہ تو تعبیر طلب خواب ہے عبرت افزا

سامعو آپ کی خدمت میں ہے یہ عرض مری
گو بیاں کر چکا سب میں نے جو کچھ دیکھا تھا

آپ سب نام خدا طبع رسا رکھتے ہیں
علم اور عقل سے ہے آپ کو بہرہ پہنچا

ان مضامین و مطالب کو ذرا سوچیں آپ
کہ یہ باتیں ہیں بجا یا کہ سراسر بیجا

مہر بس نظم کو اب ختم دعا پہ کیجے
یاد رکھو کسی حالت میں نہیں طول اچھا

یا خدا ہند میں جبتک کہ ہمالہ ہو بلند
نام اس ملک کا دنیا میں ہو بالا ہو بلند

حیات انسانی کا ناٹک

حیات انسان کی اک مہر ناٹک کا تماشا ہے
نئے ہیں جس سبب اسمیں نیا ہر ایک پردہ ہے

تماشا گاہ عالم میں تماشے گو بکثرت ہیں
تماشا ایک حیرت زا حیات آدمی کا ہے

بھری ہے کوٹ کر حیرت ہر اک تھیٹر ناٹک کے
کہ حیراں صورت تصویر اس سے چشم بینا ہے

تماشا گاہ دنیا ہے تھیٹر بھی بڑا بھاری
مکاں کیا ہی ہر اک حصہ طلسم حیرت افزا ہے

ہوئی ہے خرچ وہ صنعت تماشائی ہے حیرت میں
جسے دیکھو وہ دیوانہ ہے دلدادہ ہے شیدا ہے

نگاہ دیدۂ بینا کی سیری ہو نہیں سکتی
مناظر ایسے دلکش ہیں پرستاں کا سا نقشہ ہے

نظاروں میں بیاں کیسے اس جلا کی دلفریبی ہے
کہ انکو دیکھکر انسان ہو رہتا ہمیں کا ہے

پہنچا جو شخص اگر اس طلسمی کارخانے میں
اُسے رستا نہیں ملتا نکلنے کو ترستا ہے

بھٹکتا ہی پڑا پھرتا ہے حیراں اور سرگشتہ
کبھی رخ اسطرف کا ہے کبھی قصد اسطرف کا ہے

مگر کولھو کے بیلوں کی طرح سے رات بھر چل کر
پہنچتا جس جگہ سے وہ سحر ہوتا اُسی جا ہے

تماشا گر ہے خود انسان تماشا گاہ دنیا میں
مگر ایسا تماشا گر کہ خود محو تماشا ہے

تماشا گر کو محویت ہے یہ اپنے تماشہ میں
کہ چھوٹا کارخانہ بھی نظر میں اسکی تھوڑا ہے

نہ اسکو یہ خبر مطلق کہ میں آیا یہاں کیوں ہوں
نہ کچھ اس بات کی پروا کہ مجھکو یاں سے جانا ہے

نئے بھیس نئیں ہر پرشے بنتا ہے اسکی نئی صورت
نئی باتیں نئے کرتب نیا انداز سارا ہے

سلام آخری آخر میں کر کے اہل جلسہ کو
گرا جب ساتواں پردہ تھیٹر سے نکلتا ہے

نگاہ دیدۂ بینا تعلق ہے اگر دیکھے
تصاویر طلسمی جانب جلوہ گر دیکھے

اٹھا ہے پردۂ اول کسی کا شہر میں ہے گھر
سرور و سور ہے اس گھر میں سب دلشاد ہیں یکسر

[illegible] سلامت کا [illegible]
مبارکباد گھر والوں کو سب دیتے ہیں آ آکر

طبیعت دوڑتی رہتی ہے دن اور رات ہر شے پر — ابھی ہر شے کی خواہش ہے ابھی دم بھر میں اسکی ہے
حصول شے میں کوشش اسکی ہو لاانتہا اکثر — مگر جب ہو گئی حاصل تو پھر وہ شے نکمی ہے
وہ دل چھوٹا سا اسکا رشک کا بھی ایک شاہد ہے — کہ ہم عمر و ہمسر کو جیسے دیکھا اسکو پانی پانی ہے
شکستیں کی لکھوتی ہے نہایت سخت ناداری — نہیں جب کچھ لگی بس چلتا تو پھر گریہ و زاری ہے
نہیں کی جا نہیں نیچے کی ہرگز یہ نہ داری کا — کہ اس زندگی سے اسکی سخت مایوسی ٹپکتی ہے

تماشا گر کا سچ پوچھو تو وہ چھوٹا سا دل کیا ہے
بذات خود ہے اک عالم بذات خاص دنیا ہے

اگر دیکھو تمہارے یہ وہ نوبہار زندگانی ہے — تماشا گر یہ ہے فضل الٰہی نوجوانی ہے
ذرا دیکھو تو کیا ہی قد نکالا ہے جوان اکثر — ذرا دیکھو تو ترشی کا رنگ کیسا ارغوانی ہے
توانائی بدن میں اور فزوں ہے احساس — غرض ہر بات آتی ہے کہ حسینی کی نشانی ہے
سبھی کھیلوں میں اس ایام ہے جوش میسر بھی — تبسم پھیلے چہرے پہ عیاں جوش جوانی ہے
کیا کرتا ہے خود اسکا بھی اکثر نتیجہ خاطر — اور اسکو دیکھتا ہے جو اسے بھی شادمانی ہے
امنگیں آجکل اسکی بہت ہی اونچی اونچی ہیں — ارادہ زور پہ ہے اور طبیعت میں روانی ہے
خیال اسکو یہ ہے مشکل سے مشکل کام کر لیگا — رکاوٹ اور دقت عزم عالی کو کہانی ہے
پڑھائی اسکو کالج کی ہے تفریح دل شاداب — نگاہوں میں تفرج گاہ ہال امتحانی ہے
تماشگاہ جو ہر کھیل کا میدان ہے اسکی — نظر میں انجمن حلقہ کی بزم نکتہ دانی ہے
بہت تحریر کا ہے شوق تقریر و بیانی ہے — کبھی گانے کے جلسے ہیں کبھی کچھ شعر خوانی ہے
غرض کیا اور غایت کیا تمامی زندگانی کی — لیاقت کی نمائش آجکل بس اسنے ٹھانی ہے
زمیں پر گو جو خود رہتا ہو نظریں بہت اونچی — خیال اسکا عالی دیکھئے جب آسمانی ہے
اڑا کر خیال بیڈھنگی وہ چلتا ہے معاذ اللہ — نہیں شاید کبھی اسکو ضعیفی پیش آنی ہے
یہ سچ ہے ٹھوکریں بھی اسنے کچھ دنیا کی کھائی ہیں — کہ دنیا بھی بڑی ہے ٹھوکر بھی کھانی ہے

مگر آئینۂ دل صاف ہے زنگ کدورت سے
نظر میں اسکی گلزار جہاں دنیائے فانی ہے

تماشا گر کہ وہ مصروفیت ہے دہر فانی میں
کہ چلنے کا خیال آتا نہیں ہے نوجوانی میں

اٹھا ہے پانچواں پردہ تماشہ گر نہیں شاداں
جوانی کے گئیں ہمراہ خوشیاں نوجوانی کی
خدا کے فضل سے کنبہ بڑا ہے اور بوجھ اُس کا
معاش اچھی ہے لیکن خرچ بھی حد سے زیادہ ہے
کبھی لڑکے کی شادی ہے کبھی لڑکی کی شادی ہے
تقاریب مسلسل روز و شب شادی غمی کی ہیں
گراں اجناس ہیں کھانا مگر کم ہو نہیں سکتا
کتب اور فیس کی ہر ماہ بھیجی ہے رقم خاصی
بڑا لڑکا تھا بی اے پاس اور اس سے امیدیں تھیں
مگر افسوس وہ کمبخت نکلا نذر مریدا ایسا
ہمیشہ سے ہے گھر بیکار بیٹھا دوسرا لڑکا
بڑی لڑکی کو دق کے عارضے نے آکے گھیرا ہے
مریض اکثر رہا کرتے ہیں گھر میں چھوٹے بچے بھی
تماشا گر بہت دلتنگ آتا ہے نظر اکثر
بہت تکلیف پاتا ہے بہت دقت اٹھاتا ہے

زمان پختہ کاری ہے تفکر میں ہے سرگرداں
دل اُسکا گھر کے فکروں سے بنا ہے کلبۂ احزاں
اسی کے سر یہ ہے رہتی ہمیشہ کا وش و حرماں
چلن وہ رکھنا پڑتا ہے کہ جو ہو شان شایاں
نہیں اُترا ہے پہلا قرض اب ہے اور کا خواہاں
کہاں سے آئینگے قاروں کا خزانہ جو کرے ساماں
گراں ہے بار چہ لیکن نہیں ممکن رہے عریاں
مگر لڑکے پھریں تعلیم سے آوارہ نہیں امکاں
ملا تھا روزگار اچھا اُسے تھی خویش بہت گریاں
کہ رہتا باپ سے بالکل الگ ہے پھر کر احساں
لگا نے نوکری میں پاکہ کھو لئے آتشہ زکاں
علاج اُسکا مہینوں سے ہی جاری ہے دل بریاں
اور اب اپنی بھی اور بیوی کی بھی صحت میں ہے نقصاں
نہیں دنیا کے دھندوں سے نکلنا گر آساں
وہی دنیا ہے پر اُسکے لئے اور خود ہی نالاں

خدا کی یاد کی فرصت کہاں ملتی ہے بندوں کو
سنبھالے کون دنیا میں بھلا دنیا کے دھندوں کو

مٹا اب وہ چھٹا پردہ تماشاگر کی ہے پیری
ذرا دیکھو تو اُسکی شکل اور صورت کی تبدیلی

گئے افسوس دن تازہ امیدوں اور اُمنگوں کے
حواس ظاہر و باطن ہیں سب بیکار و مختل
قواے باصرہ اور سامعہ میں یوں زوال آیا
وہ اب سنتا کبھی کا دیکھتے ہیں داستاں وعدہ
بدن پر جھریاں ہیں اور بالوں میں سفیدی ہے
ہوئی افسوس محتاج عصا رفتار پیری میں
مگر شاباش ہے اور آفریں بڈھے کی ہمت کو
خیال اسکو ہے دنیا کا فکر اسکو ہے دنیا کا
اُسے فکر شمار روزی ہے اپنے گھر کے دھندے کا
کسی کی جا کے وہ منت سماجت روز کرتا ہے
نہیں بیٹوں کو اور پوتوں کو اسکے حال کی پروا
کبھی سنتا ہے لیکن جب بہت ہی سخت سست ان سے
خیال آتا ہے دنیا ہیچ ہے اور یاں سے جانا ہے
خیال اٹھتے ہیں ایسے دیر پا لیکن نہیں ہوتے

دل پُر یاس میں اب گھر کئے بیٹھی ہے مایوسی
نہ اسکی عقل سالم ہے نہ اُسکی فہم میں تیزی
نہ گویا کان اپنے تھے کبھی پہلے نہ آنکھیں اپنی
نہ کچھ لذت ہے کھانے میں نہ پینے میں مزا باقی
قویٰ ہیں مضمحل سارے کمی ہے زور و طاقت کی
اُسے اب دو قدم چلنا بھی منزل ہے بڑی بھاری
تعاقب میں ہوس کے دوڑتا پھرتا ہے وہ اب بھی
غرض جو کام وہ کرتا ہے تو اسمیں ہے دنیا کی
فلاں کام اسطرح کیجے فلاں بات اسطرح ہوگی
کبھی سمجھے نہیں یہ خواہشیں کہیں یہ سب جائیگا
مگر وہ جان اور دل سے ہے انکے لئے ساعی
کبھی جب یاد پیش آتی ہے کوئی سخت بیماری
غضب ہے میں لے چھٹی نہیں کی کچھ بھی تیاری
وہی دنیا ہے پھر اُسکے لئے چنتا ہیں جیسی ہی

تمہیں شاباش اے دنیا کے دھندو تم نے چھوڑا کب
نہیں یکساں ہے طفلی و جوانی اور پیری سب

اٹھا ہے ساقی اس پر وہی پھر ٹھہر میں گھر ہے
نہ گانے کی صدائیں ہیں نہ جھنجھوں میں ہیں چلو نکی
خوشی کا کام کیا چہرہ پہ ہے پژمردگی چھائی
ہر ایک چھوٹا بڑا گھر میں بے پاؤں سے چلتا ہے
نموش حسرت و حرماں بھری اس گھر پہ چھائی ہے

مگر شادی نہیں اس گھر میں سب کا دل کُڑھتا ہے
نہ کوئی شخص وال دیتا مبارک باد آکر ہے
نکلتا اشک بن بنکر ہے رنج و غم دل کے اندر ہے
نہیں آواز ہے سب بیٹھے ہیں انکو کیا ڈر ہے
سماں ایسا بندھا ہے ہر اک حیران و ششدر ہے

کبھی دالان میں بچھی چارپائی ایک ٹوٹی سی
نہایت غور سے دیکھو تماشہ گر ہی لیٹا ہے
بدن پیلا پڑا ہے دست و پا بھی سخت ٹھنڈے ہیں
بہم سرگوشیاں ہیں اقربا میں یہ کہ دم نکلا
تماشا گر کے منہ سے سخت مایوسی ٹپکتی ہے
اندھیری کوٹھڑی ہے موت راز ہستی کا سربستہ
خلاصہ ہے نظر میں اس کی ساری زندگانی کا
دل مایوس میں رہ رہ کے پچھتاوا یہ آتا ہے
آہ اس کار جہاں میں پہلے کہ دم بھر نہیں سوچا
مری باری ہے اب ہر نیکی تو ہو لیکن ہے افسوس

مریض خستہ جاں وہ کون ہے یہ جس کا بستر ہے
مگر پہچاننا مشکل ہے ایسا حال ابتر ہے
بہت تکلیف سے آتا ہے دم ہے یا کہ نشتر ہے
امید زندگی ممکن نہیں حالت تر بتر ہے
سفر ہے آخرت کا اور کوئی ہادی نہ رہبر ہے
یہی اسرار مخفیہ ہیں غافل سر اکبر ہے
لگا ہونے یہیں استقبال کیا پُر خوف منظر ہے
کہ میری زندگی بے سود گزری کس طرح پر ہے
نظارہ موت کا اور زندگی دیکھا اگرچہ اکثر ہے
نتیجہ کچھ سفر کا ہے نہ کوئی یار و یاور ہے

خیال اس قسم کے دل میں تماشہ گر کے آتے ہیں
ادھر دم ٹوٹتا ہے وہ ادھر پردہ گراتے ہیں

تماشا ہو چکا ہے اور گرا ہے آخری پردہ
یہ کس کی زندگی میں پردہ دلکش تھے ناٹک کے
ولادت بچپنا جوانی اور ضعیفی سب یہ کس کی تھیں
دنیا میں شخص ہرگز وہ تماشہ گر نہیں کوئی
اگر سچ پوچھتا ہے تو تماشہ گر وہ تو ہی ہے
بہت سے گر چکے ہیں اور بہت سے گرتے جاتے ہیں
مگر سمجھا کہ ہے وہ مصروف اپنے تماشوں میں
نظر میں تیری اس دنیا کا سچا سا رنگ چڑھتا ہے
کبھی بیدار ہوتا تو کبھی خود تیری ذاتی تھی

مگر اے دیکھنے والے کبھی تو نے نہیں سوچا
تماشا گر تماشا گاہ میں یہ کون آیا تھا
جوانی بچپنا پیری ضعیفی اور مرنا تھا یہ کس کا
وجود واقعی دنیا میں اسکا جیتے جی دیکھا
تماشا گاہ ہے تیرے تماشوں کے لئے دنیا
دیکھا تاہم تری ہی زندگی ناٹک کا ہر پردا
نہیں بھولے سے بھی ہرگز تماشے کا خیال آتا
بڑے لطف سے ہی یاں گرچہ شغل عالم رہا
جواں تھا تو کبھی اور پیر ہو کر سب تجھے مرنا

یاں نہیں ہے بو الہوس سینے تماشے کا دماغ
مجمع احباب میں بھی میں بہت جاتا نہیں

مجھ کو گھر بیٹھے ہیں سیر اور تفریح حظ تمام
کیونکہ میرے دوست بہتر پاس رہتے ہیں مدام

کون جائے دوستوں میں گپ اڑانے کے لیے
جب کتب ہوں پاس اپنے دل لگانے کے لیے

رات کو سوتے ہیں سب کیا جانور کیا آدمی
میرے کمرے میں مگر جلتی رہا کرتی ہے شمع
یہ سماں تسکین کا ہوتا ہے یہ وقت سکوں
شور و غل سے ہو نہیں سکتی توجہ ہر طرف
اس خموشی کے سمے میں رات کو دوپہر
لوگ کرتے ہیں شکایت شب کو پڑھنا ہے محال
میں پڑھا کرتا ہوں پھر نیند تک آتی نہیں

کیونکہ دن ہے کام کا اور رات ہے آرام کی
نصف شب سے پیشتر سویا نہیں ہوں میں کبھی
ہر طرف چھائی ہوئی ہوتی ہے گھر میں خامشی
شادمانی سی طبع میں ہوتی ہے اور آسودگی
اے کتاب تم سے رہتی ہے مری دلبستگی
ہاتھ میں ہی ہے کتاب اور نیند سی آنے لگی
وقت جاتا ہے کہاں اور رات کتنی ہو گئی

جو مزے لوٹے ہیں میں نے رات کو بیٹھے ہوئے
وہ مزے تحریر اور تقریر میں کب آ سکے

اپنی تصنیفات لیکر شاعران ذی وقار
انکی باتوں سے ہے رنگینی و شیرینی بہت
بیدل و عرفی پہ بھی آفرینی ختم ہے
ہاے قند پارسی شیرینیاں تجھ میں ہیں وہ
یہ عذوبت گر کہیں ملتی ہے تو ہندی میں ہے
میں ملا ہوں ذوق سے مومن سے غالب سے بہت
شاعران انگلش اور شاعران سنسکرت

سب دکھاتے ہیں مجھے حسن طبیعت کی بہار
سعدی و حافظ سے میں ملتا رہا ہوں بار بار
معرفت میں مولوی معنوی ہے تاجدار
چاٹتے ہی ہونٹ رہ جاتے ہیں تیرے دلفگار
اور کوی ڈاس میں ہیں تلسی داس جی شمس النہار
ہیں انیس اور صاحب سحر البیاں بھی میر یار
طرز میں اپنی ہیں سب معجز رقم جادو نگار

شاعری کا جو مزا ان دو زبانوں میں ملا

وہ مناظر آنکھوں نے کہیں دیکھا نہ کانوں نے سنا

شاعروں کے ساتھ میں کرتا ہوں گلگشت چمن
اور سنتا ہوں صدا اے عندلیب پُر محن

یہ ہر اک نظارۂ قدرت میں میرے ساتھ ہیں
کوہ و جنگل دشت و صحرا بحر و بر گلزار و بن

منظروں کو دیکھتا ہوں ہیں بدلتی صورتیں
اور پھر یہ لطف ہے ساتھ ہی لطف سخن

جذبہائے دل کی کیفیت بہت عجیب ہے
اور افسانے ہیں عشق و حسن کے تو بے شکن

راگ کے میٹھے سے سُر آتے کہیں ہیں کانوں میں
اور کہیں پُر جوش تقریریں ہیں آوازہ فگن

کیا ہی رنگیں کھینچتے ہیں تم تصاویر کلام
کس مصور سے اُٹھایا شاعرو تم نے یہ فن

کیمرے جو لوگ کے ہیں آنکھیں تمہاری باتیں
لالٹینیں سحر کی بے شک تمہارے ہیں سخن

میں جو پڑھتا ہوں طبیعت کو وہ ہوتا ہے غلو
کر رہا گویا فرشتوں سے ہوں باہم گفتگو

ہیں مورخ بھی بہت سے میرے یاران صمیم
مجھ کو آ آ کر سناتے ہیں تواریخ قدیم

کھینچتے ہیں یہ بھی تصویریں نہایت دلفریب
ہے مذاق نقشبندی بھی بہت انکا سلیم

کارنامے رزم کے دیکھے کہ ہیبت دل پہ ہے
رنگ تھے وہ بزم میں ہے ڈھنگ راہ مستقیم

میں ہوا ہوں آپ شاہوں کے جلوسوں میں شریک
جو ترک ایران دیکھی خفتگان اے علیم

ہر زمانے کے عمائد سے ملاقاتیں ہوئیں
ہر زمانے کے ملے مجھ سے ملوک اور حکیم

میری نظروں میں ہے قوموں کا عروج اور زوال
اور تہذیب و ترقی و تمدن کی سکیم

شاعری اور فلسفہ ہے مجتمع تاریخ میں
اے مورخ کام تیرا ہے نہایت ہی عظیم

تو ہے پورا فلسفی ترکیب اور تحلیل کا
اور مصور سین کے اجمال اور تفصیل کا

ہو گزارہ دہر میں جو جو ہوئے اہل کمال
یا کہ جن کی زندگانی تھی نمونہ اور مثال

ان کی [illegible] ہے نہایت [illegible]
بعض نے لکھوائے خود اور بعض کا اوروں نے حال

یہ عمارات رفیع الشان گزیں آنکھ سے
ہے کہانی سی نظر میں منزل حور و طیور

ہیں کرشمے صنعت و حرفت کے حیرت زا بہت
روشنی علم کا پھیلا ہے وہ دنیا میں نور

چار دیواری میں گھر کے کی گئی ہیں یہ سفر
ہیں نے گھر میں بیٹھ کر دیکھی ہے سیر بحر و بر

لطف دیتے ہیں ترے مضمون جو ہیں فلسفیانہ
ہیں تری طبع سخن آرا کی نرالی ہیں یوں نشان

بکیا کرتا ہے دریا سے رواں کوزے میں بند
یہ لطافت یہ نزاکت اور پھر یہ اختصار

تیری طبع تازہ مضموں زا ہیولیٰ ہے مگر
رنگ کیا کیا صورتیں کیا کیا ہے کرتی اختیار

فلسفہ پر تو ہے حاوی علم طبعی پر محیط
واقف تاریخ ہے تا بہ ہیں ہے ہوشیار

ماہیں سیر و سفر اخلاق تہذیب و ادب
سب ترے تحریری اعمال ہیں تیرے صنعت کے

ہے بلا کی تیری بندش ہے بیاں گویا کہ ہے
ہاں ہنر تا عمر عیاں اصول واقف ... [illegible]

ہیں جو تیرے پڑھتا ہوں نظر آتا ہے مجھکو اس طرح
چھوٹتے جس طرح محفل میں ہیں ہتاشے ہیں انار

تیری باتوں میں وہ شیرینی ہے گویا قند ہیں
ہو نہیں سکتی تری عادت کے لب بند ہیں

بحر ہے اخلاق کا بھی ایک بحر بیکراں
ہیں ادر خوش اب بھی ہیں بہت حیرت سے یاں

ہیں حکمت سے ہی ہیں بعض معنی ابدا
شاعری کی بعض کے رنگینیں ہیں نگینیاں

نظم میں تجھ سا مختصر اشعار نیز اخلاق کے
نثر میں ذکر معاں طرز بیاں کی خوبیاں

تو ادیب با عمل اے صاحب اخلاق ہے
تو حکیم باخبر ہے فلسفے کا راز داں

بحث کرتا ہے کہیں بایک نکتہ پھر تو تھی
ہے حکایات نفیسہ سے کہیں عذب البیاں

تو نے وہ نکتے بتائے دین و دنیا کے مجھے
یاں کبھی کام آئیں وہاں بھی کام آئیں بیگاں

نیکیاں تو نے سکھائیں اور بدیاں دور کیں
ہوں ترے اطوار شائستہ کا دل سے مدح خواں

طرز ہے دلکش ... تحسین تری تحریر کا

لطف صحبت ہو وہ اُٹھنے کو نہیں دل چاہتا
اور باتوں میں مزا وہ کہ کان تھکتے ہی نہیں

ہے کتب خانہ مرا میرے لئے باغ جناں
جو کتب خانہ مرا میرے لئے ارژنگ ہیں

اس میں ہیں جمع جو سب دنیا کے ارباب کمال
اسمیں ہیں ارباب دنیا اسمیں ہیں اصحاب دیں

ایک سے ہے ایک اعلیٰ ایک سے برتر ہے ایک
دوست مخلص ہیں بھلا ایسی لیاقت کے کہیں

تم کو اے مہری کتابو آفریں و مرحبا
دل نہیں ہوتا تمہاری فیض صحبت سے حزیں

چونکہ ہے اے مہر تو بھی رہرو راہ کمال
ہیں بہت پڑھتا ہوں تیرا بھی کلام بے مثال

تنبیہ مدہوشاں

تری اے مہر کیوں چشم بصیرت وا نہیں ہوتی
تجھے کیوں حق و باطل کی تمیز اصلا نہیں ہوتی

پھنسا رہتا ہے تو کیوں اسطرح اوہام باطل میں
وسیلہ مغفرت کا بوالہوس دنیا نہیں ہوتی

ہوس دنیائے دوں کی ہے کہ تجھکو خوار کرتی ہے
شے ارباب باطن کو ہوس زیبا نہیں ہوتی

جہاں گذران ہے اور چیز ہے اسکی گذرانی
تجھے اس بات کی لیکن ذرا پروا نہیں ہوتی

کھلی ہے بے ثباتی ہستئ موہوم کی جس پر
اُسے فرصت برائے خندۂ بیجا نہیں ہوتی

تجھے مصروفیت اُلٹی ہے وہ دنیائے فانی میں
نظر بھولے سے بھی تو جانب عقبےٰ نہیں ہوتی

کیا ہے اختیار اسطرح فانی کو جو باقی ہے
تمیز اپنے بھی نیک و بد کی تجھکو کیا نہیں ہوتی

فنا لازم ہے اُس شے میں بقا جسکا نتیجہ ہے
فنا فانی میں اچھی اے دل دانا نہیں ہوتی

نہیں جز نام صورت یہ طلسم عالم امکاں
اگر صورت کھنچی ما سوا شیدا نہیں ہوتی

نہ جان ان صورتوں پر خواب کی سی صورتیں ہیں سب
نہ بھول اسکو کہ ہستی خواب کی دنیا نہیں ہوتی

ظہور شاہد اعلیٰ بھی گو مظہر میں مضمر ہے
مگر اُسپہ نگاہ دیدۂ بینا نہیں ہوتی

غضب ہے یہ وہ غفلت تری آنکھوں پہ چھائی ہے

قوی دشمن ہے پیری مذیر کر لے اسکو تو جانیں
نہیں دم کا بھروسا جو گذر جائے غنیمت ہے
تنفس ہاضمہ دوران خوں پر نہیں ہیں بس کہ کے
قوے سب غنیمت ہیں یاد رکھ وہ دن بھی آئیگا

جوانی میں بہت تجھکو سرِ زور آزمائی ہے
کہ دم آیا نہ آیا یہ خبر کب تو نے پائی ہے
ذرا کل جسم کی بگڑی اور انکی بھی صفائی ہے
کہ تو ہے اور مرض ہے اور لبوں تک جان آئی ہے

جوانی چار دن کی میہماں ہے بھول مت ناداں
گھڑی ہنستی ہے پیری اور ضعیفی [illegible]

نہیں ہے دور وہ دن جب ترا قامت جھکا ہوگا
ذرا سی دور بھی چلنے میں ٹانگیں کانپتی ہونگی
نظر آتی نہ ہوگی کوئی بھی شے چشم بینا کو
گرانی کر رہی ہوگی ترے کانوں میں سرگوشی
بھیانک جسطرح ہو خانۂ ویراں کا دروازہ
حواس ظاہری ہونگے ترے بیکار اور مختل
قوے سب مضمحل ہونگے بدن زر ماندہ و عاجز
بھروسا جن عزیزوں پر تجھے تھا باوفائی کا
نہ بیٹے حال پوچھینگے نہ پوتے بات پوچھینگے
بہت یاران ہمدم مر چکے ہونگے ترے آگے
ہجوم یاس میں رہ رہ کے پچھتاوا یہ آئیگا

سہارا ہر کسی کے لئے بازو نہیں ٹوٹا سا عصا ہوگا
ذرا سی دیر بھی تو بیٹھنے میں ہانپنا ہوگا
غبار اندھ دھند کا وہ آنکھ پر پردہ پڑا ہوگا
کہ ہیں بار گراں سخت جوں تو نے سنا ہوگا
دہن دنداں سے خالی وہ بھی بے رونق ترا ہوگا
حواس باطنی پر پردۂ غفلت پڑا ہوگا
نہ کھانے میں مزا ہوگا نہ پینے میں مزا ہوگا
ہر اک نیں سے ثابت بیجا وہ ونا ہوگا
کسی کو بھی نہ ہرگز فکر تیرے حال کا ہوگا
بہت دل پر ترے داغ وفات اقربا ہوگا
گئی سب رائیگاں عمر عزیز انجام کیا ہوگا

نہ آئیگا تجھے کچھ لطف ہرگز زندگانی سے
کہ دل ہوگا ہراساں خوف مرگ ناگہانی سے

اندھیری کوٹھڑی ہر موت اسکا راز پنہاں ہے

جسے کہتے ہیں ہم ملک عدم ملک خموشاں ہے

قیامت تک پڑے سوتے رہو تم غفلت کا ہیں پردے
کہ جاتی ہے جہنم نہ وہاں یا باغ رضواں ہے

بہشت و دوزخ و اعراف سب جھوٹے فسانے ہیں
کہ انکی کچھ حقیقت بھی ہے اسمیں عقل حیراں ہے

اگر ہو خواب غفلت موت سے بہتر نہیں غافل
غم و رنج و الم اور درد کا غفلت ہی درماں ہے

مگر اچھے برے اعمال کا ثمرہ بھی ملتا ہے
خیال خواب غفلت اسلئے خواب پریشاں ہے

کئے ہیں جو عمل وہ پھل بھی اپنا لازمی دینگے
جزا اعمال کی تجھکو کہ جب اسکا امکاں ہے

تجھے لائیگی تیری گردش اعمال پھر یاں پہ
وہی تیرے لئے پھر گردش گردون گرداں ہے

غرض لا انتہا یہ سلسلہ آواگون کا ہے
یہ ہے وہ سلسلہ جس سے نکلنا کار مرداں ہے

نکی کچھ سعی تو نے وقت تھا جب اور طاقت بھی
نتیجہ اسکا اب مایوسی و اندوہ و حرماں ہے

نہیں اس دن سے بدتر کوئی دن دنیا میں اے غافل
کہ مایوسی ہے اور وقت وداع قالب جاں ہے

ابھی سے کر اگر کرنی ہے کچھ اس دن کی تیاری
اجل سر پہ کھڑی ہے چھوڑ یہ جھوٹی ہوسکاری

نہیں ہے دور وہ دن بھی کہ تیرا کوچ ہے یاں سے
جدا ہو جسطرح مرغ گلستانی گلستاں سے

ابھی تک ارتباط قالب جاں تو نے دیکھا تھا
مگر اب دیکھنی ہوگی جدائی جسم کی جاں سے

جواب صاف تجھکو سب اطبا دے چکے ہونگے
مریض موت کو ہوتا نہیں کچھ سود درماں سے

ترے بستر کے گرد اگرد ہونگے اقربا سارے
کوئی خاموش کوئی اشک ریزاں چشم گریاں سے

باہم سرگوشیاں ہونگی کہ کیسا حال ابتر ہے
امید زندگی بے سود ہے گھڑی پل کا مہماں ہے

دکھائیگا کوئی آئینہ کوئی نبض دیکھیگا
کہ جبتک سانس ہے جینے کی بھی ہے آس انساں سے

بدن کا رنگ ہوگا زرد ہلدی کی طرح تیرا
بہت مشکل سے رک رک کے آتا ہے گا دم حلقوم بریاں سے

تشنج تیرے اعضاے بدن کو توڑتا ہوگا
دل پژمردہ ہوگا تیرا اندوہ و حرماں سے

بھیانک ہوگی صورت اور ابتر حال زار ایسا
کہ لیں مدہوش بھی عبرت تیرے حال پریشاں سے

[illegible] لیکن تجھے ہرگز کسی کی بھی
[illegible] اسکا ہے کچھ [illegible] دنیا [illegible] سے

پھنسا جو اسمیں اگر وہ نکلنے ہی نہیں پاتا
عجب ہے پیچ در پیچ اہل دنیا دام دنیا کا

نتیجہ خود فراموشی ہے بیجھ سوچ کر غافل
فقط دارو بیہوشی سے پُر ہے جام دنیا کا

ہوس بیفائدہ ہے محض اہرام چلنے کی دنیا میں
کہ گرنے کے لئے اے غافلو ہے بام دنیا کا

نہیں فکر و عبادت کی جگہ ہرگز ترے دل میں
بھرا رہتا ہے اسمیں وہ خیال خام دنیا کا

سحر سے شام تک بس تو ہے اور دنیا کے دھندے ہیں
نہیں عقبےٰ سے تجھکو کام ہے وہ کام دنیا کا

تجھے چلنا ہے خالی ہاتھ اور ناکام دنیا سے
یہ ہے اک روز انجام اے دل ناکام دنیا کا

مگر انجام یہ دنیا کا تیرے دل نے کب دیکھا
ہوس کا سبز باغ اسنے ہے ایسا روز و شب دیکھا

کہاں گنجائش اسمیں فکر حق کی اور طاعت کی
بھری رہتی ہے تیرے دل میں خواہش مال و دولت کی

ہوس ہے تھیلیاں زر کی سرہانے تکیہ ہوں
تمنا ہے کہ جاناں ہاں اگر گلے میں ہو چھتی کی

جواہر اور زیور سے ہر اک صندوقچہ بھرے ہوں
نہ تو سمجھا نہیں ان زیوروں کی قدر و قیمت کی

بجے جب ہاتھ جیبوں میں صدا جھنکار کی آئے
کہ یہ سچی نشانی ہے صدارت اور امارت کی

خریدے بے تکلف دل ترا جس چیز کو چاہے
نہیں کچھ بحث اس سے چیز ہو کتنی ہی قیمت کی

تری نظروں میں زر ہے قبلۂ حاجات اے غافل
اسی مطلب سے تو نے عمر کب زر میں غارت کی

بدن کی جان کی عصمت کی پروا کچھ نہیں تجھکو
سحر سے شام تک بس تو ہے اور تحصیل دولت کی

ولے ہے چلتی پھرتی چھاؤں دولت جسکو کہتے ہیں
ابھی یاں ہے ابھی واں کیا امید اس سے رفاقت کی

سکندر کا کفن سے ایک خالی ہاتھ باہر تھا
ترے لازم ہو وے نہ یہی نشانی یاس حسرت کی

چلا جائیگا خالی ہاتھ خالی ہاتھ آیا تھا
نہ کالے ہاتھ کر بیسود زر لالچ میں دولت کی

گزارہ جسطرح سے ہو سکے کر لے یہاں ناداں
سہارے بیخبر ورنہ جا نہیں ہے استغنا کی

یہ جتنا مال و دولت ہے یہیں سب چھوڑ جانا ہے
نہ تجھکو ساتھ لیجانا ہے غافل اور نہ لانا ہے

پڑھا تھا گر تو علم معرفت نادان پڑھا ہوتا
پڑھا تو نے نہ جانا یہ کتاب حق خدا کی ہے
حجاب الٹا ہوا ہے علم تیری چشم بینا کو

کتابیں لادنے سے کیا گدھا بنتا ہے کیا حاصل
پڑھا تو نے نہ سمجھا ایک بھی یہ حق ہے یا باطل
تجھے چشم خدا بینی سے بہرہ کب ہوا اے جاہل

مگر جب علم کا سے آدمی داخل کہیں تو ہو
نہ ہو جب تک کہ لب تک اُن درجۂ علم الیقیں تو ہو

بہت ہے شوق اے غافل تجھے اونچے مکانوں کا
دل اہل صفا کی طرح صحن انکے مصفا ہوں
در و دیوار سنگیں ہوں ہر اک دالان عالیشان
مکاں کیساتھ پائیں باغ بھی ہو پر تکلف سا
یہ سب جمع اور تو ہو اور سامان طرب بھی ہو
صفحۂ دیدہ عجم کے ہر جگہ آثار شکستہ
بنے ہیں وہ محل زاغ و زغن اور بوم کے مسکن
کمہار اپنے گدھوں پہ جا کے مٹی واں سے لاتے ہیں
پھٹکتا بھی نہیں جا کر کوئی اب ان کھنڈروں میں
کس و ناکس کی ٹھوکر کھا رہیں جب خود شہنشہ کے
مکان عافیت کا فکر کر رہنا ہے واں جل کر

بلند ایسے کہ ہوں ہمسقف فرما آسمانوں سے
پڑی جھلکے جھلک انوار کی آئینہ خانوں سے
خجل ہو رفعت چرخ بریں بھی سائبانوں سے
مہک گل ہائے نرگس تا کہ آئے گلستانوں سے
مگر یہ رو رکوع دریافت کر شکستہ دالانوں سے
زبان حال سے کیا کہہ رہے ہیں سن تو کانوں سے
بھرے رہتے تھے جو پر رونق شاہی مہمانوں سے
جہاں تھے جبیں فرسا کبھی جن آستانوں سے
مکاں تجھے یاں بچی رہتی تھی ڈیوڑھی پاسبانوں سے
بنا تو ہی توقع کیا رکھے کوئی مکانوں سے
تجھے لینا ہے کیا یاں پر الہی بس آرام خانوں سے

مکاں کا شوق تیرا جب مری نظروں میں پورا ہو
کہ دنیا سے چلے اور سر پہ رکھ کر لے چلے گھر کو

مکاں کے ساتھ ہی ہے شوق تجھ کو ساز و ساماں کا
ظروف سیم و زر ہوں اور یہ خیر وہ سب جمع ہوں
ترے کو ہر ہوں سب جھاڑ اور فانوس ملیں

بنے اسباب آرائش سے گھر گلزار رضواں کا
ہر اک قالین اور پردہ نمونہ ہو گلستاں کا
اور انکے فرش سے [illegible] کا

سجی ہو میز، کرسی اور الماری ٹھکانے سے — بہار باغ دکھلاتا ہر اک جوڑا ہو گلداں کا
تصاویر بےگراں قیمت ہوں دیوار و نیہ آویزاں — کہ حیرانی پہ بھی اُنہیں ہو عالم صاحب جاں کا
صحن آغوش سُناتے ہوں فرنگستاں کے بیچے — سبق جنسے کہے داؤد بھی خوبئ الحاں کا
یہ سامان طرب ہو اور تُو کرسی پہ بیٹھا ہو — نظر کو کھینچ لیں ہو چاروں طرف عالم پرستاں کا
مگر جو جو کیا ہے جمع وہ سامان دنیا ہے — تجھے کچھ فکر بھی ہے بوالہوس عقبیٰ کے ساماں کا
نہیں اس کثرت ساماں میں ممکن دل کی جمعیت — پریشاں تو رہیگا حال یاں طبع پریشاں کا
رہے جب سامنے اسباب ہی آئینۂ دل کے — تو کیونکر منعکس ہو عکس اُس میں روئے جاناں کا
مکاں ساماں سے خالی کر خلوت طبع گر چاہے — دل خالی میں ہوتا ہے درخشاں نور عرفاں کا

دل خالی کی ہے لیکن توقع تجھ سے نادانی
رہے جب دل خیالات پریشاں سے پریشانی

نہ ساماں مکاں پر بوالہوس ہے اکتفا تجھکو — ہوس کہتی ہے ساماں اور بھی درکار تھا تجھکو
سبک سیر اور صبا رفتار گھوڑے ہوں طویلے میں — سواری اُن پہ کرنی چاہیئے صبح و مسا تجھکو
نئے فیشن کی ہوں سب بگھیاں بہر ہوا خوری — اور اُنکی ساخت لندن کی ہو تو آئے مزا تجھکو
نرالی وردیاں ہر رنگ سائیسونکی ہوں یکسر — ہٹو کی اور بچو کی لطف دیتی ہو صدا تجھکو
تو جب بگھی سے اُترے خادمونکی فوج صف بستہ — سر تسلیم خم کر کے دیتی ہو دعا تجھکو
صدارت اور امارت تیرے ہر انداز سے ٹپکے — جلیل القدر سے وہ مرتبہ بخت رسا تجھکو
مگر جتنے تعلق تو نے دنیا میں بڑھائے ہیں — رہیگا فکر بھی اتنا ہی ہر اک بات کا تجھکو
اکیلی جان تیری اور یہ جنجال خدم خانہ — اکیلا دم ترا اور اُس پہ بیرونی و چیرا تجھکو
نہ نوکر ساتھ جائینگے نہ گھوڑے ساتھ جائینگے — تن تنہا ہے کوچ دنیا سے جب آئی قضا تجھکو
یہ دن ہے سامنے اور سب یہ ٹھاٹ اہل نادان — مگر رہنا ہے اس دنیا میں شاید دائما تجھکو
[illegible] — حیا و شرم بھی آتی کبھی اے بے حیا تجھکو

رُلائیگی تجھے آنکھوں سے خوں اک روز نادانی
نہ بھول اسکو کہ غفلت کا نتیجہ ہے پشیمانی

تجھے اے بوالہوس پوشاک میں بھی ہے ہوس جاری
ہوس کیسی ہے جو جوڑے اور بھی درکار ہیں تجھ کو
ترا جو سوٹ ہو وہ اپنی وضع خاص رکھتا ہو
گراں قیمت ہو کپڑا اور من بھاتی تراش اُس کی
سراہے دیکھکر ساری خدائی جامہ زیبی کو
سحر اور شام کا تیرا گزر بازار میں جب ہو
نگاہوں میں تری افسوس یہ عزت کی باتیں ہیں
تماشا یہ ہے تیرے پیٹھ پیچھے لوگ ہنستے ہیں
اگر ایمان ہو تو [illegible] جس سے
تجھے لینا ہے کیا اے بوالہوس پوشاک عمدہ سے
فقط دو گز کفن ملنا ہے جب آخری منزل

تردد رات دن رہتا ہے خاطر کو بڑا بھاری
بھری ہے گرچہ پوشاکوں سے الماری کی الماری
ترے جوڑوں سے نکلے بانکپن بھی اور طرحداری
کہ اسکو دیکھکر عش عش کرے خلق خدا ساری
ترا فیشن کرے خلق خدا کو آئینہ داری
نگاہ رشک سے دیکھے تجھے ہر ایک بازاری
نہیں سوچا کہ ہے یہ وضعداری باعث خواری
کہ یہ خود بیں خود آرا آدمی ہے عقل سے عاری
تجھے [illegible] خود شواری
عبث ہے تیری خود بینی عبث ہے دلشکن یاری
تکبر سے رکھے بیٹھے ہیں یونہی صندوق و الماری

لباس فاخرہ سب تجھ کو چھوڑیں لاغری ہے
کفن پہنیگا جب دیکھینگے کیسی جامہ زیبی ہے

طعام خوب بھی مرغوب دل ہے بیشتر تیرا
ہوس رہتی ہے تجھ کو یہ کہ جب کھانا اُٹھایا جائے
چُنی ہوں نعمتیں دُنیا کی نایاب گراں قیمت
مقوی اور مفرح اور مرغن ہو جو کھانا ہو
شرابیں بھر رہے ہوں بادۂ انگور شیریں کے
مزے دیتی ہو بزم دوستاں میں چشمک ساقی

مگر یہ شوق کچھ اچھا نہیں ہے بے خبر تیرا
مہک جائے بس اسکی بو سے خوشبو سے گھر کا گھر تیرا
ترا دل ہے ہر اک مہماں ہو کھا کر [illegible] تیرا
ترا باغ خشک بھی تر کرے جا [illegible] تیرا
تو جا اسکے پیٹ احسان نہ کھولے جگر تیرا
گراں جسم [illegible]

مگر انساں ہے تو اے بوالہوس یا ہے گدھا گھوڑا
خیال اس طرح جو کھانے میں ہے شام و سحر تیرا

جہاں کی نعمتیں کھا کر شکم تیرا نہیں بھرتا
مگر دوزخ ہے معدہ الاماں والحفیظ تیرا

ابھی ہے وقت فکر توشۂ عقبیٰ ابھی کچھ کر لے
کہ اب ہو یا کہ پھر دنیا سے آخر ہے سفر تیرا

نہ کھا یوں لقمۂ تر آپ تو لقمہ اجل کا ہے
مآل کار یہ ہونا ہے اک دن بے خبر تیرا

ہمیشہ یاد رکھ جو وقت ٹوٹے [illegible]
اسی دن کھائینگے کیڑے ابھی جبڑا توڑ کر تیرا

تعجب ہے مزا کیونکر تجھے آتا ہے کھانے کا
سفر سر پر ہوا ایسا ہو جب دنیا سے جانے کا

دل پر عشق تیرا شاد ہوتا ہے حسینوں سے
تجھے آتا ہے لطف زندگانی مہ جبینوں میں

شکر لب وہ تبسم میں بھری ہو اُن کے شیریں ہنسی
ہلال ابرو وہ جو خنجر رکھیں ابرو کی چینوں میں

ضیا ایسی کہ اُنکے رُخ سے شرمائے مہ تاباں
صفا ایسی نہ ہو بلور کے بھی آبگینوں میں

ادائیں ناز کی ایسی انداز مضطر ہو
نزاکت وہ کہ کم دیکھی ہو ایسی نازنینوں میں

عجب یہ گل بدن حسن کچھ تاثیر رکھتی ہے
جھلکتا ہے درخشِ عشق ایسی ہی زمینوں میں

مگر تو یوں جو شیدا ہے حسینوں پہ خبر بھی ہے
دغا کی جا بھری ہے بیوفائی اُنکے سینوں میں

نشان بیوفا کو یاد [illegible] بتلا یا ہے
نہ یہ طاقت دفینوں میں نہ یہ قدرت خزینوں میں

خدا کا گھر ہے یہ دل اس کو نہ کھو عشق مجازی سے
کہ جو ناپاک کر دے پاک کو وہ ہے کمینوں میں

چڑھے تو دیکھ کر چڑھ زینۂ عشق مجازی پر
رہِ بام حقیقت بھی ہے ان پیچ پیچ زینوں میں

نہ ہوں لیلی وشوں کی عارضی خوبی پہ مجنوں بن
تجھے اوروں سے کیا تو آپ ہے محمل نشینوں میں

خودی جب تک کہ ہے دل میں خدا سے بھی جدا ہے تو
خودی جب اُٹھ گئی ہو جائیگا اسرار بینوں میں

مگر تجھ کو کہاں بہرہ حقیقی عشق بازی سے
بھرا رہتا ہے دل تیرا خیالات مجازی سے

تری [illegible] کرتا ہے
گر تجھ جیسے [illegible] صحبت [illegible] میں

بہت ہیں شیخ جی جیٹ اور بہت سے پیچ شاہد گو
کوئی آتے ہیں بیٹھنے کو تو کوئی گپ اڑانے کو
سناتے ہیں کچہری کے قصے عہدہ دار اکثر
ہوا کرتی ہے اکثر بحث اخباروں کی خبروں پر
کبھی چرچا ہے تیرے گھر میں ہمسائے کے عیب کا
غرض جو تیرے ہم صحبت ہیں اے نادان وہ ایسے ہیں
فضولی ایکدن دو دن کی نبھ جاتی مگر غافل
زمانے بھر کے چرچے آ کے تجھ تک روز ہوتے ہیں
نہ ڈوب اسطرح سیلاب امواج دریا جہالت میں
فضولی کی نہ تھی تجھ سے توقع بہتری کی تھی

بہت ایسے کہ جنکو یاد تیری الفت کا بھرتے ہیں
کوئی چرچے زمانے کے فضول آ آ کر کرتے ہیں
رنگیلے تیرے ہیں اور حال کچھ بھر کہ گزرتے ہیں
ادھورے لیکے اخبار کیپ پورے گزرتے ہیں
کبھی بھائی برادر کے انتظار میں ٹھہرتے ہیں
نہ اولاد کو شمار کرتے ہیں نہ خود ہی کچھ سنورتے ہیں
غضب کرتے ہیں وہ جو انہیں عمر یوں صرف کرتے ہیں
نہیں ہوتے وہ چرچے لیک جنسے دن سنورتے ہیں
یہ دریا وہ ہے جو یاں ڈوبتے ہیں کم ابھرتے ہیں
نگر بگڑے ہوئے ایسے کسی سے کب سنورتے ہیں

اٹھ اب بھی خواب غفلت سے ارے سونا ہے کیا نادان
کہ چڑیاں چگ گئیں جب کھیت پھر رونا ہے کیا نادان

رکھ اپنے مشغلے بھی سوچ کر غافل مآل اپنا
تجھے حاصل ہے کیا اس گنجفے شطرنج و چوسر سے
تھیٹر کشتیاں میلے تماشے ناچ رنگ اکثر
پڑھا کرتا ہے تو جھوٹے فسانے عشق بازی کے
ملاقاتوں میں بھی تیرا بہت سا وقت جاتا ہے
نہیں بیہودہ گو بیہودہ جو بیہودہ ہیں اشخاص
سحر سے شام تک بیٹھکی کا فکر ہے اور تو
عجب فرصت ملی ہے تجھ کو اس جا لہو بازی کی
برے شغلوں میں تو نے عمر جیسی چیز کھوئی ہے

ہوا ایسا پریشاں تو ہے اپنے اور حال اپنا
گیا کرتا ہے انہیں یوں جو ضائع ماہ و سال اپنا
طبیعت پر تری رکھتے ہیں فضولی خیال اپنا
بہت تو نے کیا ہے صرف ان میں زر و مال اپنا
اگر کس کی ملاقات تو نہیں ہے تجھ سے سوال اپنا
نہ جنکو علم سے بہرہ نہ کچھ ذاتی کمال اپنا
نہ تجھکو فکر عقبےٰ کا نہ کچھ فکر مآل اپنا
غضب غفلت نے یہ تیرا کیا ہے اس دنیا میں حال اپنا
کرے تجھ پر دعا ہے فضل رب ذوالجلال اپنا

رسائی کچھ طبیعت کو نہیں بہرہ کچھ حقیقت سے
طبیعت دوڑتی رہتی ہے تیری یوں ہی ہر جانب
نہیں معلوم تو سمجھا ہے کس شے کو کمال اپنا
مگر تو نے نہیں دیکھا کمال اپنا جمال اپنا

کبھی مشغول جو ہوتا نہیں تو فکر عقبیٰ میں
بھلا سمجھا ہے کس چیز پر ناداں دنیا میں

نہ رکھ ہرگز توقع دوستوں سے دوستداری کی
زمانہ ساز اے غافل ہے یہ دنیوی دوستانا
زباں پر اور کچھ ہے دل میں لیکن اور ہی کچھ ہے
موافق دوست ہیں جب تک زمانہ بھی موافق ہے
مگس کی طرح سب ہیں جمع دستر خوان پہ تیرے
اٹھا جب خوان نعمت پھر بھی اٹھ جائینگے دم بھر میں
فضول اور بیہودہ شغل نہیں تیرا یہ ہمدم ہیں
برے وقتوں میں ساتھی کون ہے یاد اب کسی کا ہے
رفیق اس دن رفاقت کر سکیں تیری تو ہم جانیں
تجھے لینا ہے کیا ان دوستوں سے باز آ اب بھی
رفیق اعمال ہیں تیرے رفیق اعمال ہیں تیرے

اگر نادانی سے ہے عیار وہی ہے یہ امیدواری کی
تجھے امید مبارزو ہے الفت شعاری کی
نہ جا باتوں پہ انکی کیونکہ یہ باتیں ہیں خواری کی
زمانہ پھر گیا پھر کس نے تجھ سے سازگاری کی
سمجھ اس نکتۂ باریک کی ناداں باریکی
بس اتنی انتہا ہے دوستوں کی دوستداری کی
ذرا یہ شغل بدلیں پھر نہیں امیدواری کی
تجھے بھی ایک دن پہنچیگی نوبت دم شماری کی
رفاقت کیا نہ آئیگی صدا بھی آہ و زاری کی
کر اپنا فکر گر امید ہے کچھ رستگاری کی
یہ تیرے ساتھ ہونگے قبر میں جب ہوگی تاریکی

تجھے احباب گورستان تک بس چھوڑ آئیں گے
پھر آگے تو ہے اور اعمال تیرے ساتھ جائیں گے

احبا کی طرح سے اقربا میں بھی دکھائی ہے
محبت انکی ہے وابستہ زر یاد رکھ ناداں
کریں جب آکے تعریفیں تو دے کان انکی باتوں میں
[illegible] آکے پوچھیگا

وفا کی جا بھری دل میں سراسر بیوفائی ہے
سلام اقربا اکثر سلام روستائی ہے
کہ تیرے زر کی وہ تعریف اور مدحت سرائی ہے
کھلیگا تجھ کو اس دن انکی جو بے اعتنائی ہے

گرامی خاندانی پہ نہ اترانا نہ ہے زیبا
کہ جیتے جی کے ناطے ہیں یہ بیٹا ہے یہ بھائی ہے

زن و فرزند پسر و دختر و خواہر برادر سب
ہو گئے ہیں چھوڑ کر سب کو اگر جیتے نہ آئی ہے

بھلا سمجھا ہے تو جو روز و شب اہل جہاں نہیں
نہیں معلوم ہوتا تیرے دل میں کیا سمائی ہے

ترے اعمال میں کیا یہ شریک نیک و بد ہونگے
تجھے عقبیٰ میں کیا ان سے امید آشنائی ہے

پھنسا ہے کس طرح دنیا کے تو اوہام باطل میں
نہ آزادی ہی ممکن ہے نہ امکان رہائی ہے

بڑی ڈالی ہے زنجیر تعلق پاؤں میں اپنے
بڑی تیری یہ عقل نارسا کی نارسائی ہے

تعلق تو نے جتنے آگے دنیا میں بڑھائے ہیں
خدا سے بھی تجھے ناداں انہی کی جدائی ہے

جدائی حق سے ہے منظور پر گھر سے نہیں تجھ کو
مگر گھر چھوٹ جائیگا خدا سے یا نہیں تجھ کو

حقیقت آج تو نے عالم پندار کی دیکھی
حقیقت اسکے ہر اک کوچہ و بازار کی دیکھی

تجھے اب بے ثباتی جسم فانی کی بھی کچھ آئی
تو نے ہیں کچھ ادائیں چشم دلدار کی دیکھی

نظر آئی بھیانک کچھ تجھے تصویر پیری کی
بھیانک سیر تو نے مرگ کے دربار کی دیکھی

نتیجہ جو کہ پھیر اواگون ہے تو نے کچھ صورت
بہشت و دوزخ و اعراف میں آزار کی دیکھی

ہوس کا ہے مرض ناقابل درمان و سخت آئیں
رہا کرتی ہے جو حالت دل بیمار کی دیکھی

ثبات اصلا نہیں ہے عزت و دولت کو اے نادان
ذرا تو نے بھی پھر کر سیر اس گلزار کی دیکھی

غرور علم سے جیسا سر مغرور پھرتا ہے
وہ کیفیت بھی تو نے کبر و پندار کی دیکھی

مکان اسباب خوراک اور پوشاک کے یار ہیں
درازی کچھ ہوس کے دائرۂ پُرخار کی دیکھی

بتوں کی بیوفائی نے کیا کچھ گھر ترے دل میں
حسینوں کی دکھائی ہے نظر دیدار کی دیکھی

تجھے ہم صحبت نفسانیت غافل کچھ بھی شرم آئی
کچھ اپنے شغل میں تو نے صورت یار کی دیکھی

کھلا کچھ حال تجھ پر اقربا کا اور یاروں کا
شکستہ کچھ ان میں آنکھ نے جبار کی دیکھی

یہ تصویریں ہیں تیرے سامنے دیکھ انکو عبرت سے

نعمت ہے اگر تو بیدار ہے بھی خواب غفلت

تماشہ دیکھنے لائق تماشہ گاہ کثرت ہے
یہاں جو صورتیں ہر جا ہیں کیسی انکی صورت ہے

قیام اصلا نہیں ہے ایک حالت پر کسی شے کو
ابھی کچھ حال ہے اور ایک دم میں اور حالت ہے

بہت دیکھے امیر اب بھیک بھی مانگتے نہیں
بہت دیکھے فقیر انکو صدارت اور امارت ہے

جنہیں عزت کے دعوے تھے وہ ہیں خاک لیے بستر
ذلیل و خوار تھے جو آج انکو جاہ و عزت ہے

جہاں تھے شہر بستے اب ہیں سنسان جنگل ویرانے
جہاں میدان تھے واں آج شہروں کی عمارت ہے

بزرگ اب وہ کہاں ہیں جنکو پیشتر دیکھا
جوان اب کہاں ہیں یاد جنکا قد و قامت ہے

احبا اقربا خویش بیگانے دوست اور دشمن
جہاں دیکھو وہاں نئی نئی صورت اور سیرت ہے

زمانہ اس طرح بدلا ہے پہچانا نہیں جاتا
جو اپنی ہی ہے نہیں دیکھنے والے کو حیرت ہے

کبھی خود تو بھی بچہ تھا جوانی تو نے پھر دیکھی
ضعیفی اب ہے آگے اور بھی تغیر حالت ہے

تماشا گاہ عالم میں بہت یہ دیکھ لیں آخر
تماشہ آخری یہ ہے کہ اس دنیا سے رحلت ہے

طلسمی کارخانہ ہے غرض دنیائے فانی کا
یہ ساری صورتیں ہیں یوں کہ گویا خواب غفلت ہے

تجھے اس خواب حیرت ناک سے حیرت نہیں ہوتی
تری وابستگی دنیا سے ہے عبرت نہیں ہوتی

کہاں وہ اے دل شیدا تری ہشیاری ہے
تجھے کیا ہو گیا کیوں ایسی غفلت شعاری ہے

خیال ذات کو خاطر سے زائل کر دیا تو نے
صفات عارضی سے بسکہ ہر دم سازگاری ہے

فنا لازم ہے اس شے میں بقا جسکا نہیں
عوارض کو کہیں اک آن ثبات یا استواری ہے

یہاں بالذات قائم ہے تو بس اک جوہر ذاتی
اضافی کل وجود انکا ہستی سے عاری ہے

نموری ہے طلسم اسکی نمود اے غافل
نہ سمجھا جان اسکو گر امید رستگاری ہے

حجاب شاہد اصلی ہیں اسما و صورتیں
چھپانے کو اسے یہ سب طلسمی نقش نگاری ہے

[illegible] تماشہ گاہ [illegible]
سر کثرت میں گر آئینہ توحید باری سے

نہیں جز آب گرداب حباب و موج کی ہستی
کہ گو جنبش میں ہے لیکن وہی اک آب جاری ہے

نہیں جز ذات بینا مظہرات عالم امکاں
کہ ہستی خواب ہے کی خواب کی ہستی ہی ساری ہے

تماشہ گر ہے خود محو تماشہ کیا تماشہ ہے
پھر اسپر محویت ایسی کہ بیہوشی سی طاری ہے

کہاں وہ عالم فرد و سرور و ہستی مطلق
کہاں یہ عارضی اوہام میں ادنیٰ خواری ہے

خودی سے تجھکو اے غافل ہوئی ہے خود فراموشی
شراب بیخودی پی لو یہ ہے دارو بہر مدہوشی

تماشائی ہے تو غافل تماشا گاہ کثرت میں
تماشائی مگر وہ جو ہے محویت کی حالت میں

بسان عالم رویا جہاں کی نقشبندی ہے
ہے غنچہ بار رنگ بینی پہ بھی مستغرق ہے غفلت میں

بہارستان امکاں کے طلسمی کارخانے ہیں
تحیر صورت تصویر ایسے خود ہے حیرت میں

گلستان ظہور اپنا جب کچھ رنگ کھلتا ہے
غضب نیرنگیاں ہیں کارگاہ نام و نمود میں

یہ جلوے یہ تماشے اور یہ نیرنگیاں لیکن
نمود ظاہری سے ہیچ ہیں چشم حقیقت میں

نمایاں ہے وجود اس عالم کثرت کا اے غافل
حباب آسا نمایاں بحر بے پایان وحدت میں

تعین اور تقید کا ہے پندار خودی مرکز
نہیں ممکن تعین لیک نور بے نہایت میں

حقیقت میں ہے تو لا زوال سرور و ہستی مطلق
تعین نے ڈبویا تجھکو دریائے جہالت میں

خدا ہے پیش و پس پائیں و بالا راست و چپ لیکن
تجھے کیونکر نظر آئے کہ تو ہے خواب غفلت میں

طبیعت سے ذرا کر دور یہ پندار انانیت
ذرا سرمہ لگا عرفان کا چشم بصیرت میں

نہ ہستی غیر کی کچھ ہے نہ ہستی ماسوا کی ہے
فقط اک ہستی مطلق ہے وحدت اور کثرت میں

عبث وہم انانیت سے تو اے فہم گمرہ ہے
کہ دنیا میں جدھر دیکھو ادھر اللہ ہی اللہ ہے

اوم ۔ شانتیہ ۔ شانتیہ ۔ شانتیہ